پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری سُنّتوں کا مجموعہ

آئینہ سُنّتِ مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مبلغ اسلام ابو احمد محمد مقصود مدنی

چِشتی کُتب خانہ فیصل آباد

آئینہ سُنّتِ مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مبلغ اسلام ابو احمد محمد مقصود مدنی
چشتی کتب خانہ

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

(القرآن)

آئینۂ سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

تصنیف وتالیف

مبلّغِ اسلام ابو احمد محمد مقصود مدنی

چشتی کُتب خانہ

ارشد مارکیٹ جھنگ بازار فیصل آباد

فون 0412646756__03006674752

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	آئینۂ سنت مصطفٰے ﷺ
مصنف	ابو احمد محمد مقصود مدنی
پہلی بار	مارچ 2004ء
دوسری بار	مارچ 2014ء
کمپوزنگ	چشتی کمپوزرز 03226232632
طابع	صاحبزادہ محمد شفیق مجاہد چشتی
ٹائٹل	محمد حسنین حیدر
ہدیہ	

اِس کتاب میں اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اُسے معاف فرماتے ہوئے
اصلاح فرمادیں تاکہ اگلے ایڈیشن میں درستگی کر لی جائے۔

ملنے کے پتے

جامعہ نور الاسلام مدینہ منزل گلی نمبر 1 بغدادی چوک حاکم علی روڈ
الٰہی آباد فیصل آباد 0300 7903711 . 0300 6690097

انتساب

حضور سرورِ کائنات ﷺ کے خانوادۂ نور

اور اُن اکابرینِ اُمت کے نام جنہوں نے حضور ﷺ

کی سنتوں کو زندہ کیا

نذرِ عقیدت

آقائی و مولائی فنا فی الرسول فنا فی الحُبِّ آلِ رسول

مُفسّرِ قرآں مُحقّقِ دوراں غزالئِ زماں نائبِ حسّان

حضرت علّامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

کے حضور جن کی نظرِ رحمت کی بدولت مجھے عشق رسول ﷺ

کی بے پایاں دولت عطا ہوئی

محمد مقصود مدنی

بفیضانِ نظر

غوثِ زماں، قطبِ دوراں، محقق عصر، نائب مجدد الف ثانی
مقبولِ بارگاہِ غوثِ یزدانی، پیر حقانی، واقف اسرار ربانی،
اولادِ رسول، جگر گوشۂ بتول، خواجۂ خواجگان حضور قبلہ گاہی پیر چوراہی
حضرت پیر سیّد **محمد منظور آصف طاہر** بادشاہ مدظلہ العالی
زیب سجادہ چورہ شریف

ایصالِ رحمت

والدِ گرامی فنافی الرسول، فیضیابِ بابا فرید و نوشہ گنج بخش سیدی ومولائی
حضرت باباجی **حاکم علی** چشتی صابری نوشاہی قادری رحمۃ اللہ علیہ
عاشقِ رسول حضرت صوفی **حافظ محمد صدیق** مدنی رحمۃ اللہ علیہ
اور والدہ مکرمہ معظّمہ، ساس ماں مکرمہ معظّمہ

تعارف

مبلغِ اسلام،شاعرِ اھلِ سُنّت، محقق ومصنف

ابو احمد محمد مقصود مدنی

محبت،عشق، درد جیسی خوبیوں کے مالک کا ذکر جہاں پر آئے تو ایک نام ضرور ذہن میں گردش کرے گا۔وہ نام محمد مقصود مدنی ہے جو محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سرشار ہے، دردِ اہلِ بیت میں گم ہے عشقِ اولیاء میں محو ہے۔

آپ مفکرِ اسلام، مفسرِ قرآن، شاعرِ اہلسنت، فنافی الرسول حضرت علامہ الحاج صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے مقرب شاگردوں میں سے ہیں آپ نے دین، حکمت، شعروادب تبلیغ اور تمام شعبوں میں نمایاں کام کیا ہے۔

محمد مقصود مدنی کی تربیت والدِ گرامی کی زیرِ نگرانی ہوئی، دینی ،طبی اور روحانی تعلیم کا آغاز اپنے والدِ گرامی سے کیا آپ کی والدہ محترمہ نہایت خدا رسیدہ خاتون تھیں جن کی تربیت نے اِنہیں اولیاءاللہ کی محبت عطا کی۔شاعری اور ادب میں محب اہل بیت فنافی الرسول حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ سے شرفِ تلمذ حاصل کیا حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے کئی وُجوہ سے مدنی صاحب سے خصوصی محبت فرمائی محمد مقصود مدنی سچے عاشقِ رسول ہیں اِن کے جذبۂ عشق کو مہمیز مدینہ طیبہ کی حاضریوں سے ہوئی۔

محمد مقصود مدنی تعلیم کے بعد پاکستان لوٹے تو ان کے والدین کریمین رحمۃ اللہ علیہما نے شیخ کامل کی تلاش کا حکم دیا اِسی حوالہ سے مدنی صاحب آستانہ عالیہ چورہ شریف سے منسلک ہو گئے جو برصغیر پاک و ہند میں رُوحانی حوالہ سے محترم سمجھا جاتا ہے،میری مراد آستانہ عالیہ نوریہ چوراہیہ سے ہے آپ نائب مجدد الف ثانی قطب دوراں غوث زماں محقق عصر فخر الاولیاء حضرت سیّد محمد منظور آصف طاہر سجادہ نشین آستانہ عالیہ چورہ شریف کے دستِ حق پرست پر بیعت ہو گئے شیخ کامل نے چاروں سلاسل کی خلافت عطا فرما کر یورپ میں تبلیغ اور اشاعتِ سلسلہ نوریہ چوراہیہ کا حکم ارشا فرمایا۔

عصرِ حاضر کی عظیم شخصیات نے آپ کو خلافت واِجازت عطافرمائی ہے مثلاً محمد مقصود مدنی کو بیعت و خلافت سلسلہ نقشبندیہ چوراہیہ میں عطا ہوئی۔ پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت حضرت پیر وارث علی جیلانی شاہ صاحب سے چشتیہ نظامیہ قادریہ رزاقیہ نقشبندیہ میں خلافت عطا ہوئی۔

اولادِ رسول جگر گوشۂ بتول حضرت پیر سیّد سخی محمد شاہ صاحب کاظمی مدظلہ العالی سے خلافت حاصل ہوئی۔

مفکرِ اسلام، مفسرِ قرآن، فنافی الرسول حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ سے سلسلہ چشتیہ نظامیہ میں بیعتِ خلافت عطا ہوئی۔

حضرت مولانا عبدالرشید رحمۃ اللہ علیہ سمندری شریف سے سلسلہ قادری رضوی میں خلافت ملی۔ حضرت جناب مولوی سلیمان عبداللہ لاکھو قادری قلندری دادو شریف سندھ سے خلافت ملی۔ اِسی طرح جناب حضرت مفتی عبدالحلیم ناگپور شریف سے سلسلہ قادریہ رضویہ کی خلافت ملی۔

آستانہ چشتیہ پر منعقدہ محفل میلاد میں حضرت پیر سید محمد سلیم المعروف بِلّے شاہ صاحب نے مدنی صاحب کو "وکیلِ اہلِ بیت" کا خطاب دیا۔

آپ کے اساتذہ جنہوں نے آپ کی رُوحانی تربیت کی ان میں جناب حضرت محمد اویس القرنی الجبنی (صومالیہ حال مقیم جدہ شریف) الشیخ محمد حسن مندیلی مکی (سعودی عرب) الشیخ محمد جمیل مندیلی (مکہ شریف) مولانا خلیل احمد بنگالی (حال مقیم مکہ معظّمہ) الشیخ بحر اسحاق سوڈانی (حال مقیم جدہ سعودی عرب) حضرت علامہ غازی غلام رسول سیالوی رحمۃ اللہ علیہ۔ آپ نے فاضل طب و جراحت جامعہ طیبہ کالج سے کیا اور طب میں گولڈ میڈل حاصل کیا ابتدائی تعلیم کے بعد سعودی عرب میں دینی وروحانی تعلیم حاصل کی۔

آپ نے اپنے بھائیوں حاجی محمد حنیف مدنی صاحب اور جناب محمد یعقوب مدنی صاحب کی زیرِ نگرانی پرورش پائی۔ مدنی نام کے کے حوالے سے ایک خاص واقعہ ہے کہ ایک دفعہ حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس چشتیاں شریف سے ایک سیّد زادے محمد مقصود مدنی کے ساتھ تشریف لائے تو شاہ صاحب نے محمد مقصود کو مدنی کہہ کر مخاطب کیا تو باباجی سرکار کو بھی یہ نام پسند آیا تو آپ نے کہا ہاں ہمارا مقصود "مدنی" ہے کیونکہ اِس نے مدینہ شریف میں کافی وقت گزارا ہے۔ اِسی طرح جھنگ بازار کی ایک محفل میں باباجی سرکار نے فرمایا کہ "مقصود مدنی تو میرا بھی

مقصود بن گیا ہے"

اِسی طرح مرشدِ گرامی حضرت صاحبزادہ سیّد محمد منظور آصف طاہر بادشاہ بھی انہیں مدنی کے نام سے بلاتے ہیں آپ پر چورہ شریف والوں کی خاص عنایات ہیں جنھوں نے آپ کو بیعت و خلافت سے بھی نوازا اور تبلیغ کے سلسلہ میں یورپ بھی بھیجا۔حضرت صاحبزادہ سیّد محمد منظور آصف طاہر صاحب مولانا محمد مقصود مدنی سے بے پناہ محبت رکھتے ہیں۔سندھ میں حضرت مولوی سلیمان عبداللہ لاکھو جو کہ دادو شریف میں دین کے حوالے سے بہت کام کر رہے ہیں وہ بھی آپ سے بے پناہ محبت رکھتے ہیں۔

محمد مقصود مدنی صاحب اِس وقت پیرس میں تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں مقیم ہیں اور آستانہ عالیہ مدنیہ چوراہیہ فیصل آباد میں بھی اہل اسلام کی روحانی تربیت فرما رہے ہیں۔آپ کی روحانی تربیت الحافظ القاری حاجی محمد صدیق صاحب مدظلہ العالی آف وہاڑی نے فرمائی ہے آپ نے باپ کی شفقت بھی عطا فرمائی اور دُنیا میں رہنے کا ڈھنگ بھی سکھایا۔جناب محمد مقصود مدنی تبلیغ اسلام کے لئے کوشاں ہیں اور اِس مقصد کے تحت بچوں کے لیے حفظ و ناظرہ اور بچیوں کے لئے حفظ وناظرہ ترجمہ وتفسیر القرآن، فاضل عربی، درسِ نظامی اور دورہ حدیث شریف کے حوالہ سے "جامعہ نورالاسلام" کے نام سے ادارہ چلا رہے ہیں۔

نعت خوانوں کی فنی تربیت کے لئے جامعہ نورالاسلام میں خصوصی شعبہ قائم ہے اِس شعبہ کے تحت ہفتہ وار ماہانہ محافل کا اہتمام ہوتا ہے ان محافل میں معروف نعت خوان حضرات شرکت فرماتے ہیں۔جن میں سے چند کے اسماء یہ ہیں۔محمد شعیب مدنی، محمد حسیب رضا عطاری، صوفی محمد اشرف قادری، لیاقت علی نقشبندی، فنافی الوارث الحاج اشفاق احمد وارثی، محمد شہباز حسن مدنی، ساجد علی معصومی مدنی، الحاج شبیر حسین قادری مدنی اور چوہدری ساجد محمود۔

جناب محمد مقصود مدنی کے کلام پر مشتمل کئی آڈیو کیسٹ اور سی ڈیز ریکارڈ ہو کر ریلیز ہو چکی ہیں۔آپ نے شعر وادب، تحقیق اور نعت کے حوالے سے بھی کافی کام کیا ہے علمی شخصیات نے آپ کے متعلق آراء دی ہیں۔حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں !

مقصود جب اہل محبت کا مقصود بن جائے تو پھر اسے اپنے مقصود کو حاصل کرنے کے لئے منزلِ مقصود کا تعین کرنا پڑتا ہے۔

پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، ماہِ ولایت، آفتابِ نقشبندیت حضرت جناب پیر سیّد محمد منظور آصف طاہر صاحب سجادہ نشین دربارِ عالیہ چورہ شریف فرماتے ہیں۔

"اللہ کریم عزیزم محمد مقصود مدنی کو اپنے نیک مقاصد میں کامیاب فرمائے کوشش یہ ہے کہ یورپ اور امریکہ کا مسلمان وہاں رہ کر اپنا اسلامی تشخص گم نہ کر دے اگر ایسا ہو تو وہ بہت خسارے میں رہیں گے۔" اللہ کریم سب مسلمانوں کو سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اور ابو احمد محمد مقصود مدنی خلیفہ دربار چورہ شریف کو یورپ میں مسلمانوں کو بیدار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، عالمِ ربانی، مرشدِ حقانی حضرت پیر سیّد وارث علی جیلانی مدظلہ العالی فاضل مکہ مکرمہ فاضل بریلی شریف تنظیم المدارس جامعہ پنجاب فرماتے ہیں۔

"محمد مقصود مدنی صاحب کی ظاہری و باطنی اور اخلاقی و روحانی تربیت شاعرِ اہلبیت، مفسرِ قرآن، فنا فی الرسول حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی مرہونِ منت ہے۔"

جناب محمد مقصود مدنی تحقیق و تالیف کے میدان میں گراں قدر خدمات سرانجام دے رہے ہیں آپ نے مختلف موضوعات پر تحقیقی کتاب تصنیف فرمائی ہیں۔

آئینہ سنت مصطفیٰ ﷺ، عظمتِ درود شریف، عظمتِ والدین مصطفیٰ ﷺ، عظمت حضرت عبداللہ علیہ السلام، عظمت سیدہ آمنہ، عظمت سیدہ حلیمہ، سراپائے حسن کونین ﷺ، عظمتِ شہزادیٔ کونین، عظمت حضرت ابو طالب، عظمتِ بارہ امام، عظمتِ صحابہ کرام، عظمت اعلیٰ حضرت، خطباتِ مدنیہ، عظمت ارکان خمسہ، میرے محسن، عظمتِ موئے مبارک

جناب محمد مقصود مدنی نے اِن تحقیقی کتابوں کے علاوہ کئی منظوم کتب بھی تحریر فرمائی ہیں جن میں مقصودِ دوعالم، آمنہ پاک دا لال، مدنی دیاں رباعیاں، حسنِ نعت (مرتب محمد شعیب احسن مدنی) گوہرِ مقصود، کلیات مقصود مدنی (اول دوم)، مقصودِ کونین، مقصودِ جاں، گوہرِ مقصود، نوائے مقصود قاسم پیا (مناقب سائیں مشوری)، تصویرِ درد (دوہڑے)، عظمت مرشد انوار چوراہی

محمد عثمان چشتی ایم اے

انچارج علّامہ صائم چشتی ریسرچ سنٹر فیصل آباد

ابتدائیہ

خالقِ کائنات معبودِ عظیم کا کروڑہا بار شکر ہے کہ اس نے اپنا خاص فضل فرماتے ہوئے مجھے یہ شرف عطا کیا کہ میں اس کے محبوب روحِ کائنات جانِ کائنات مقصودِ کائنات احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری پیاری سنتوں کا مجموعہ مرتب کرسکوں۔ میں نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری سنتوں کا مجموعہ مرتب کرنے کا اظہار اپنے محسن و مربی غزالیِ زماں نائب حسان فنافی الرسول حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ سے کیا تو انہوں نے ارشاد فرمایا ! مدنی صاحب یہ بہت ہی ضروری اور اہم کام ہے آپ کتبِ حدیث میں سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرامین کو اپنی ڈائری میں جمع کریں پھر مجھے دکھالیا کریں چنانچہ میں نے آپ کے حکم پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی احادیث مبارکہ جمع کرنے کا کام شروع کر دیا۔

میں ایک ایک مضمون آپ کے پاس لے جاتا رہا اور آپ اس کی اصلاح فرماتے رہے اور اس کتاب کا نام آئینہ سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی آپ نے ہی نے تجویز فرمایا جو میرے لئے بہت بڑے اعزاز کی بات ہے۔

قارئین کرام !اس مجموعہ کی ترتیب وتدوین کے دوران ہی میرے شیخِ کامل نائب مجدد شیخ المشائخ قاسمِ فیضان، جگر گوشہ رسول، اولادِ بتول سیدی و مرشدی حضرت پیر سید محمد منظور آصف طاہر بادشاہ مدظلہ العالی نے کرم نوازی فرماتے ہوئے مجھے تاجِ خلافت سے سرفراز فرمایا اور مجھے حکم دیا کہ دین کی تبلیغ و اشاعت کے لئے یورپ چلا جاؤں میں اپنے شیخِ کامل کے حکم پر فرانس چلا گیا اور صوفیا کا پیغامِ امن دینے کے لئے کئی مُلکوں کا دورہ کیا ان مُلکوں میں جا کر میرا یہ احساس شدت اختیار کر گیا کہ بیرونِ ملک مقیم مسلمانوں کی دینی تربیت کے لئے ایک آسان کتاب کی اشد ضرورت ہے جس میں قرآن و حدیث سے مسائل ضروریہ جمع کئے گئے ہوں پھر میں نے کتاب آئینہ سُنت مصطفیٰ ﷺ کی ترتیب وتدوین کا آغاز کیا بعد میں یہ کتاب میں نے اپنی بیٹیوں کی شادی کے موقع پر اُنہیں جہیز میں دینے کے لئے خصوصی طور پر شائع کی لیکن اس کتاب میں کئی موضوعات تشنہ رہ

گئے اس لئے میں نے آئینۂ سُنت مصطفےٰ ﷺ کی ترتیب وتدوین کے لئے اپنا کام از سرِ نو شروع کر دیا اور نو سال کی محنت شاقہ کے بعد یہ مستند مجموعہ مرتب ہو گیا الحمد للہ یہ کتاب معتبر احادیث و روایات سے بھی مزین ہے اور اس میں اکثر مسائل ضروریہ بیان کر دیئے گئے ہیں۔

قارئین! یہ کتاب میرے والدِ گرامی عاشقِ رسول، فنافی الرسول حضرت بابا جی حاکم علی چشتی صابری قادری نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ اور میری والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا کے فیضان کا نتیجہ ہے جنہوں نے مجھے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا عشق عطا کیا اور میری تربیت اس انداز سے کی کہ میں لوگوں میں عشق رسول کی یہ بے پایاں دولت تقسیم کرنے کے قابل ہوا اللہ تبارک وتعالیٰ اُن کے مزارِ پُر انوار پر کروڑہا رحمتوں کا نزول فرمائے۔

میں شُکر گزار ہوں میرے برادرِ اکبر صاحبزادہ والاشان جناب محمد لطیف ساجد چشتی صاحب کا جنہوں نے میری رہنمائی فرمائی جنہوں نے بابا جی سرکار حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے بعد میری ہر موقع پر رہنمائی فرمائی اور کُتب کی اشاعت کے سلسلہ میں میری حوصلہ افزائی فرمائی اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کا سایہ ہمارے سر پر تا دیر قائم رکھے آمین۔

اس کتاب میں میری کم علمی کی بناء پر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو براہِ کرم مطلع فرما دیں تا کہ آئندہ ایڈیشن میں دُرستگی کر لی جائے۔

محمد مقصود مدنی

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
ابتدائیہ	9	حضوراور خُلفائے راشدین کی سنّت	
أسوۂ رسول	27	کوتھام لو	40
حضور کے احکام کی کیفیت	29	سو شہیدوں کا ثواب	42
حضور کے احکامات واختیارات	30	حضور کی محبت عین ایمان ہے	43
عبادات اور احکام رسول	31	مومن کی نشانی قرآن کی روشنی میں	45
حکمِ نبی پر نماز توڑ دو	31	محبت رسول کا تقاضا یہ ہے	45
حضور کا مقام ورتبہ	32	فرمانِ رسول اور صحابہ کرام	46
ایک ضروری بات	33	چادر جلا دی	48
آپ کو اللہ تعالیٰ نے مُنتخب فرمایا تھا	34	انصاری نے مکان گرا دیا	48
جو محبوب دیں وہ لے لو	34	انگوٹھی پھینک دی	49
حضور شارع ہیں	36	بال کٹوا دیئے	50
خوشنودیٔ خُدا کا ذریعہ	36	حدیث مصطفےٰ بہترین ذریعہ	50
حضور کی اطاعت کے حوالہ سے چند		مُنکرین حدیث گمراہ ہیں	51
احادیث	37	احادیث رسول کے بغیر تفسیر قرآن	
حضور کی اطاعت اللہ کی اطاعت	38	ممکن نہیں	52
گمراہ نہ ہو گے	38	منصبِ رسالت اور حدیثِ رسول	52
قرآن پڑھو اور سنّت سیکھو	38	علومِ قرآن جاننے کیلئے حدیث	
اطاعت گزار جنتی ہے	39	ضروری ہے	53
دو چیزیں قرآن اور سنّت رسول	39	امام اعظم کا عقیدہ	53
سنّت کو سیکھیں	40	قرآن کی روشنی میں سنّت کا مفہوم	53

سنت کی تعریف	55	اُس نے ایمان کاذائقہ چکھا	72
سنت کالغوی معنی	55	ایمان کی ستر شاخیں ہیں	73
حدیث اوراخبار	55	افضل عمل کلمہ ہے	73
امام راغب اور سُنت کا مفہوم	56	کلمہ پڑھنے سے غلام آزاد کرنے کا	
سُنت کا مفہوم لُغت کی روشنی میں	56	ثواب	74
سنت کی اقسام	57	کلمہ کو شیطان سے امن میں	74
سنت سے محبت کرو	58	**طہارت وپاکیزگی**	76
سُنت پر چلنے والے جنتی	60	صفائی نصف ایمان ہے	76
سُنت کے تابع رہو	62	قبر میں عذاب پانے والے	77
سنت کومضبوطی سے تھام لو	62	**استنجا کا سنت طریقہ**	79
بہترین بات اور بہترین راہ	62	مکروہاتِ استنجا	81
حضور آگ سے بچاتے ہیں	63	پانی سے استنجا کی اقسام	81
نفع کس نے اُٹھایا	64	مستحبات وآداب بیت الخلا	82
ہر زمانہ حضور کازمانہ ہے	66	مکروہات بیت الخلا	83
جوحضور کی سنت کے خلاف ہو	66	**مسواک اور سنّتِ مصطفیٰ**	85
عقیدہ کی اہمیت	67	دنیوی واُخروی بہتری کاباعث	85
اسلام میں محبت ہی محبت ہے	68	اُمت کی مشقت گوارانہیں	85
سنّت رسول پرعمل کرنا ضروری ہے	69	جبریل کی تاکید	86
کلمہ طیبہ کی فضیلت	70	مسواک کے خاص اوقات	86
اسلام کے پانچ ارکان	70	تہجد کے وقت مسواک	87
جس کا خاتمہ کلمہ پر ہو وہ جنتی	70	گھر میں جاکر پہلا عمل مسواک	87
اعلانِ توحید جنت کی نوید	71	مسواک کے پانچ مواقع	88
توحید ورسالت کی گواہی دینے والا جہنم		مسواک انبیائے کرام کی سنّت ہے	88
سے آزاد	72	دس امورِ فطرت	88

ستر گنا فضیلت والی نماز	89	وضو توڑنے والی دوسری قسم	103
محبت رسول کا تقاضا	90	**تیمم اور سنت مصطفی**	104
احادیث میں مسواک کی اہمیت	90	تیمم کا لغوی معنی	104
حضرت عائشہ صدیقہ کی روایت	92	تیمم کی اصطلاحی تعریف	104
مسواک پاک کرنے والی ہے	92	تیمم کس سے کفایت کرتا ہے؟	104
مسواک کرکے نماز پڑھنا افضل ہے	93	تیمم کس مٹی سے کرنا ہے؟	106
سوتے وقت مسواک کرنا	93	تیمم کرنے کی شرائط	107
مسواک ہر مرض کے لئے شفا ہے	93	اعضائے تیمم	107
مسواک سُنت موکدہ ہے	93	تیمم کے فرائض	108
مسواک کرنے کا سُنت طریقہ	94	تیمم کی سنتیں	108
وضو اور سنت مصطفے	95	تیمم کے دیگر مسائل	108
وضو کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی	95	نواقض تیمم	109
گناہوں کی بخشش	95	تیمم کرنے سے پہلے پانی کو تلاش کرنا	
مغفرت کی نوید	96	چاہئے	109
گناہ دھل جاتے ہیں	97	تیمم وضو ہے	109
بغیر طہارت نماز قبول نہیں	98	**غسل اور سنت مصطفے**	110
اللہ کے حکم کے مطابق وضو	98	دوسری آیت	110
وضو بسم اللہ سے شروع کرنا	99	چار وجہ سے غسل ضروری ہے	111
وضو داہنے ہاتھ سے شروع کرو	99	غسل میں تین چیزیں فرض ہیں	111
اعضائے بدن کو تین بار دھونا	99	ناک میں پانی ڈالنا	111
ابن عباس کی روایت	100	بدن کا دھونا	112
وضو کا مسنون طریقہ	100	غسل میں یاد رکھنے والی باتیں	112
جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے	102	غسل کرنے کا مسنون طریقہ	112
جن سے وضو نہیں ٹوٹتا	102	غسل کی سنتیں	113

سنت غسل	113
غسل کے مکروہات	113
اذان کی فضیلت	115
اذان نماز کا اعلان ہے	116
اذان واقامت کے کلمات	116
دوسری حدیث	117
اذان اہلِ ایمان کی شناخت	117
اذان کا جواب	118
گناہوں کی معافی	119
شیطان اذان کی آواز سے بھاگتا ہے	120
شیاطین کو بھگانے کا عمل	121
نجات کا پروانہ	121
ہر چیز گواہی دے گی	122
اذان کی دُعا سُنت ہے	122
فضیلت نماز	124
اسلام کا بنیادی رُکن	124
پانچ نمازیں فرض ہیں	125
نماز پڑھنے سے گناہ جھڑ جاتے ہیں	126
گناہوں کی بخشش کا ذریعہ	127
نماز کی اہمیت	127
قیامت کے دن سب سے پہلا سوال	129
بے نمازی کے لئے وعید	129
حضور کی نماز کا ذکر	130
طویل قیام سنت ہے	130
حضور کی سنتیں	130
آپ کا سُنن ونوافل گھر میں پڑھنا	131
وتر اور تہجد	131
آپ کا معمول اشراق اور چاشت	132
اشراق پڑھ کر لوٹنا	132
گناہوں کی معافی	132
نماز سے مُشکلات دور ہوتی ہیں	132
نماز کیسے ادا کریں	133
با جماعت نماز پڑھنے کے متعلق احادیث	135
دوزخ سے آزادی	135
عشاء اور فجر با جماعت نماز پڑھنا	135
جماعت سے دور رہنے والے کیلئے وعید	136
رفع یدین نہ کرو	136
امام کی پیروی کرو	137
رکوع وسجود مکمل کرو	137
امام کے پیچھے قرأت نہ کرو	139
بلند آواز سے آمین نہ کہنے کا بیان	140
نمازِ تراویح اور اس کی تعداد رکعات	140
رمضان میں قیام کی فضیلت	141
صحابہ بیس رکعت تراویح پڑھتے	142
جمعۃ المبارک اور سنت مصطفی ﷺ	143
جمعہ کے فضائل	143

پہلی نماز جمعہ	144	جمعہ چھوڑنا اسلام پس پشت پھینکنا ہے	156
جمعہ کا دن	144	جمعۃ المبارک سنت اعمال	157
جمعہ کا آغاز	144	خوشبو لگانا اور غسل کرنا	158
جمعہ میں خیر ہے	145	جمعہ کے دن غسل کرنا اور خوشبو لگانا	158
سب سے برتر دن	145	خوشبو میسر نہ ہو تو؟	159
جمعہ کے دن قبولیت کی گھڑی	146	جمعہ کے لئے لباس بنانا	159
جمعہ کن کن پر فرض ہے	146	**خطبات جمعہ**	160
جمعہ پڑھنے سے گناہ معاف	147	خطبہ جمعہ اُولیٰ	160
جمعہ کی نماز کے لئے پہلے آنا چاہیے	147	خطبہ جمعہ ثانیہ	160
جمعہ کا خطبہ سننے کا ثواب	148	**روزہ اور سنت مصطفی**	162
نمازِ جمعہ کی فرضیت	149	روزہ کیا ہے	162
سب سے پہلے مصعب نے جمعہ پڑھایا	149	جہنم سے دوری	163
نماز جمعہ کے بعد کھانا کھلایا	149	روزہ دار کے لئے جنت کا دروازہ	163
اذان جمعہ	149	روزہ کی جزا	164
جمعۃ المبارک کے اعمال سنت	151	روزہ ڈھال ہے	165
جمعہ کے خطبہ کی سنتیں	152	روزہ آگ سے بچاتا ہے	165
جمعہ کے دن کثرتِ درود کا ثبوت	152	روزہ دار کے لئے دو فرحتیں	166
برکاتِ جمعۃ المبارک	153	حضور کے روزہ کی کیفیت	166
روشن دِن روشن رات	154	روزہ ترک کرنا	167
جمعہ عید کا دن ہے	154	روزہ رکھنے والے کے لئے حکم	167
جمعہ کی نماز چھوڑنے والوں کے لئے وعید	155	مسافروں کا بیان	168
جمعہ کو ہلکی چیز سمجھ کر ترک کرنا	156	شوال کے روزے	168
جمعہ چھوڑنے سے باز آجاؤ	156	شعبان میں روزوں کی کثرت	169
تارک جمعہ منافق لکھ دیا جاتا ہے	156	صوم وصال روزہ	169

مسنون روزے	170	ہر حرف کے بدلہ دس نیکیاں	189
عرفہ کا روزہ	171	قرآن مجید شفا ہے	189
حاجی عرفہ کا روزہ نہ رکھے	171	تمام بیماریوں کا علاج	190
ایام بیض کے تین روزے	171	نظر بد سے بچنے کا علاج	190
پندرہ شعبان کا روزہ	172	برے خواب سے بچنے کا علاج	191
حضور جو چیزیں نہ چھوڑتے تھے	173	فتنوں سے حفاظت	191
گناہ معاف ہوتے ہیں	173	رزق کی فراوانی	191
لیلۃ القدر کی برکتیں حاصل کرو	173	حاجات کا پورا ہونا	192
گناہ بخش دیئے جاتے ہیں	173	خیر و برکت کا حصول	192
لیلۃ القدر اہل اسلام کو عطا ہوئی	174	غموں سے نجات	192
لیلۃ القدر طاق راتوں میں ہے	174	قرآن سفارش کرے گا	192
اعتکاف سنّت ہے	176	سورہ ملک سفارش کرے گی	193
اعتکاف بیٹھنے کی شرائط کیا ہیں؟	180	دو سورتیں سفارش کریں گی	193
تلاوت قرآن		**حج بیت اللہ**	
اور سنت مصطفے ﷺ	181	**اور سنت مصطفے ﷺ**	194
تعلیم قرآن کی اہمیت	182	حج کے لغوی اور اصطلاحی معنی	195
سب سے بہتر کون	183	حج کی اہمیت	196
قرأت کیسے کی جائے	185	حج کب فرض ہوا	197
حضور نے قرآن گانے کی طرح نہ پڑھا	186	شان نزول	198
تلاوت کرنے والے کیلئے اجر	187	عظیم نعمت حج مبرور ہے	198
قرآن پڑھنے اور پڑھانے والوں پر		حج گناہ مٹا دیتا ہے	199
سکینت	188	حج مبرور کا بدلہ جنت	200
قرآن تھامنے والے گمراہ نہ ہوں گے	188	حاجی اللہ کا مہمان	200
والدین کا اعزاز	189	حج گناہ اور فقر کا علاج ہے	201

حاجی سے دُعا کروانا	201	مال دولت زکوۃ کے ذریعے محفوظ کرو	216
حج کا ثواب	201	زکوۃ کی کم از کم حد	217
حج ادا نہ کرنے پر وعید	202	نظام زکوۃ کی برکتیں	217
حجر اسود کو بوسہ دینا	203	**صدقہ اور سنت مصطفی**	219
حج نہ کرنا محرومیت ہے	204	حلال مال سے صدقہ دو	219
حج گناہوں کو دھو دیتا ہے	204	قیامت کے دن صدقہ کا سایہ ملے گا	220
قربانی اور سنت مصطفی	205	صدقہ آگ سے بچا لے گا	220
قربانی کی تعریف	205	صدقہ گناہوں کو ختم کرتا ہے	220
قربانی کا حکم	205	افضل ترین صدقہ پانی پلانا ہے	220
قربانی سنت ابراہیمی	206	صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا	221
قربانی ہر دور کے لئے تھی	207	باغ سے جانور کھا لے تو صدقہ ہے	221
سنت ابراہیمی بھی سنت مصطفٰے بھی	207	اجر میں افضل صدقہ	222
قربانی کی اہمیت	208	صدقہ دے کر واپس لینا جائز نہیں	222
قربانی کن پر واجب ہے	208	احسان جتلانے سے صدقہ ضائع	
قربانی کا جانور کیسا ہو	209	ہو جاتا ہے	223
قربانی تین دن ہے	210	اہل وعیال پر ثواب کی نیت سے خرچ کرنا	224
پہلا خطبہ عیدین	211	صدقہ کی طاقت	224
دوسرا خطبہ عیدین	211	دن کا آغاز صدقہ سے کرو	225
فضیلتِ زکوۃ	213	صدقہ سے ہاتھ نہ روکو	225
زکوۃ کا لغوی معنی ومفہوم	213	صدقہ بلاؤں کو ٹالتا ہے	225
زکوۃ کا دوسرا مفہوم	213	آلِ رسول کے لئے صدقہ نہیں	226
اسلام کی تکمیل کب ہوگی	215	**علم اور سنت مصطفٰے**	227
مال کا شر دور کرنے کا طریقہ	216	علم کی اہمیت	227
زکوۃ ادا کرنا فرض ادا کرنا ہے	216	سب سے پہلی وحی اور علم	228

طالب علم راہِ خُدا میں	229
اہل علم کے علاوہ دنیا کا حال	229
علم کی فضیلت	230
علم دین اور صدقۂ جاریہ	231
طالب علمی میں موت	231
علم حصول دنیا کے لئے حاصل نہ کرو	231
عالم عابد پر فضیلت رکھتا ہے	232
علم انبیاء کی وراثت ہے	232
عالم کی عابد پر فضیلت	233
علماء ستاروں کی مانند ہیں	234
علوم دو طرح کے ہیں	234
علم چھپانا منع ہے	235
علم کے بغیر فتویٰ دینا منع ہے	236
ذکر اور سنت مصطفی ﷺ	237
ذاکر زندہ ہے غافل مردہ	239
ذاکرین سایہ رحمت میں	239
ذاکر مجاہد سے افضل ہے	240
ذکر باعثِ نجات ہے	240
ذکر مال خرچ کرنے سے افضل ہے	241
ایسے ذکر کرو لوگ دیوانہ کہیں	242
ذکر کی کثرت کرو	242
محافلِ ذکر میں فرشتوں کی کثرت	242
محافل ذکر جنت کی کیاریاں	243
ذاکر کی دوزخ سے نجات	243
ذاکرین کی عظمت	244
محافلِ ذکر کا حاصل جنت ہے	244
ذاکرین مسکراتے جنت میں داخل ہوں گے	245
اہل ذکر کے گھر روشن	245
عذاب نہیں ہوگا	245
قیام اللیل اور سنت مصطفی ﷺ	247
برائیاں مٹانے والا عمل	248
قابل رشک کون	248
جو مانگو ملتا ہے	249
شب بیداری کرنے والا ذاکرین میں	249
قرب خُدا حاصل کرنے کا وقت	250
بغیر حساب جنت میں جانے والے	250
شب زندہ دار اُمت کے سردار	251
تہجد گزار کے لئے خوصی نعمتیں	251
قبولیت دُعا کی گھڑیاں	252
رات کو قیام کرو	253
نعت سننا سنت ہے	254
نعت خوان کے لئے دُعائے رسول	256
شعراء دُشمنِ رسول کی مذمت کریں	257
حسان کی منبرِ رسول پر ثناخوانی	258
حمد بھی کہو نعت بھی پڑھو	259
عبداللہ بن رواحہ کا جذبہ محبت	260

حضور ﷺ نے نعت سماعت فرمائی	261
تلوار اور زُبان کے ساتھ جہاد	262
مخلوق پر شفقت	
اور سنت مصطفے ﷺ	263
جو لوگوں پر رحمت نہیں کرتا	264
کامل مومن پیکرِ اخلاق ہوتا ہے	264
بہترین اخلاق کا مالک	264
حضور کو سب سے زیادہ محبوب	265
اعلیٰ اخلاق والے کا مقام	265
میزان میں سب سے بھاری حُسن اخلاق	265
خوش اخلاق پر آگ حرام	266
معاملہ میں نرمی برتو	266
اللہ نرم خُو کو پسند کرتا ہے	266
خیر سے محروم شخص	267
مسلمان بھائی کے کام آنا	267
تنگ دستی دُور کرنے کا نسخہ	267
اللہ بندے کی مدد کرتا ہے	268
حاجت روائی کرنے والا عذاب سے محفوظ	268
فرشتوں کے سائے میں	269
مومن پر ہتھیار اُٹھانے والا	270
ہر رائی سے سوال ہوگا	270
صلہ رحمی	
اور سنت مصطفے ﷺ	272
صلہ رحمی کیا ہے؟	272
صلہ رحمی کن سے کی جائے	273
صلہ رحمی ہمیشہ جاری رکھیں	273
صلہ رحمی جنت جانے کا وسیلہ	274
قطع رحمی کرنے والے کا انجام	274
اہل وعیال پر خرچ کرنا	275
اللہ غنی کر دیتا ہے	276
اپنے بچوں پر خرچ کا اجر	276
حقوق العباد	
سنت مصطفے ﷺ	279
حقوق والدین	
اور سنت مصطفے ﷺ	280
والدین کو گالی مت دو	281
اللہ کے نزدیک پسندیدہ عمل	282
حُسن سلوک کے حقدار والدین ہیں	282
بدنصیب کی نشانی	283
خدمت سے جنت نافرمانی سے دوزخ	283
والد کے دوستوں سے بھی نیکی کرو	284
ماں باپ کے قدموں میں جنت	284
اللہ کی لعنت کے مصداق لوگ	286
کوئی عبادت قبول نہیں	286
مقبول حج کا ثواب	287
حقوق زوجین	
اور سنت مصطفے ﷺ	288

بہتر شخص کی علامت	288	مطلقہ یا بیوہ بیٹی کی اعانت	304
عورتوں کے حق میں بہتر ہونا	288	**بچوں کے اچھے**	
بیوی کے رویہ پر صبر کرنے کا اجر	290	**نام رکھنا سنت ہے**	305
نکاح میں محبت ہے	291	محمد اور احمد نام والے جنت میں	306
عظیم رُتبہ ملتا ہے	292	انبیاء کے ناموں پہ نام رکھنا	306
خاوند کے حقوق	294	عبدالرحمن کو رحمٰن کہنا درست نہیں	307
بیوی خود کو شوہر کے سپرد کر دے	294	بُرے نام بدل دو	307
باعث لعنت عمل	294	عقیقہ سنت مصطفےٰ ﷺ	308
شوہر کی اجازت نہ ہو تو	295	**یتیموں کے حقوق**	
عورتوں کے حقوق	295	**اور سنت مصطفےٰ** ﷺ	310
اللہ سے ڈرو حقوق ادا کرو	296	یتیم کی کفالت کرنے والا	311
خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلنا	296	بیوہ و مسکین کے لئے کوشاں مجاہد ہے	312
بیوی کی اصلاح کے لئے خاوند کیا کرے	296	یتیم اور عورت کو ان کا حق دو	312
بیوی کا اپنے خاوند کی خدمت کرنا	297	یتیم کا محسن حضور کے ساتھ ہو گا	313
حقوقِ اولاد		دل کی سختی کا آسان نسخہ	313
اور سنت مصطفےٰ ﷺ	299	مسکینوں پر احسان کرنا	314
اپنے اہل و عیال کو آگ سے بچاو	299	**پڑوسی کے حقوق**	
اولاد کی تربیت	300	**اور سنت مصطفےٰ** ﷺ	316
اولاد صدقہ جاریہ ہے	300	ہمسائے کو ستانا منع ہے	318
دوزخ سے بچنے کا سامان	301	جو پڑوسی کو ستائے مومن نہیں	318
بیٹیوں کی پرورش کرنے والے کا مقام	302	جس کا پڑوسی محفوظ نہیں	319
والد جنتی ہے	303	پڑوسی کے ساتھ احسان کرو	319
تین بیٹیوں کی ذمہ داری اُٹھانے والے		مومن وہ ہے جو پڑوسی کو تکلیف نہ	319
کے لئے جنت	303	دے	320
خوبصورت نام اولاد کا حق	303	پڑوسی کو تکلیف پہنچانے والا ملعون	
حضور برا نام تبدیل فرما دیتے	304	برا پڑوس قیامت کی نشانیوں میں سے	320

333	متکبر جنت میں داخل نہ ہوگا	320	قیامت پر ایمان نہ رکھنے والا
334	متکبر کا انجام	321	پڑوسی کے اہلخانہ پر بری نظر رکھنا
334	متکبرانہ چال سے بچو	321	پڑوسی کو کھانے میں سے کچھ بھیج دینا
	غصہ سے بچنا	321	شوربہ زیادہ کرلے
335	**ضروری ہے**	321	دوسری حدیث
336	اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت	322	بہترین پڑوسی
337	غصہ پر کنٹرول کرنا	322	پڑوس میں حق دار کون
338	غضبِ الٰہی سے بچنے کا طریقہ	322	قریبی پڑوسی مقدم ہے
338	جنت میں جانے کا ذریعہ	322	پڑوسی کے حقوق، جامع حدیث
338	حصولِ اجر کا ذریعہ	323	اگر پڑوسی بھوکا رہے
339	غصہ کا علاج کیسے کریں	323	پہلے پڑوسی دیکھو
339	دوسری روایت		**آداب زندگی**
339	غصے کی عادت ختم کرنے کیلئے ورد	324	**اور احکامِ رسول**
	مصافحہ اور معانقہ	325	**صلح کروانے کی فضیلت**
341	**سنت محبوب** ﷺ	326	صلح کروانا حضور کی سنت ہے
341	مصافحہ بدعت نہیں سنت ہے	326	صلح کروانے کے لئے جھوٹ بولنا
341	حضور صحابہ کو گلے لگاتے مصافحہ فرماتے	327	تین دن سے زیادہ ناراضگی منع ہے
342	حضرت جعفر سے معانقہ فرمانا	328	**چغل خوری سے بچو**
342	مصافحہ صحابہ میں مروج تھا	328	چغل خوری کا حکم
343	مسلمان کی بخشش مصافحہ سے	329	چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا
	کھانا کھلانا	329	چغل خور کے لئے آگ
344	**سنت مصطفٰے** ﷺ	330	جنت سے محروم شخص
344	پرہیزگاری کی دعوت کرو	330	دوغلہ کی زبان آگ کی ہوگی
345	ریاکاری کیلئے کھانا کھلانا	331	دو منہ رکھنے والا شخص
345	حضرت علی کا محبوب عمل	332	**تکبر منع ہے**
346	فرشتے کھانا کھلانے والے پر درود	332	متکبر کے لئے سخت سزا ہے

پانی پلانے سے گناہ جھڑتے ہیں	346	کم تعداد والے زیادہ تعداد والوں کو	
جمع ہوکر کھانے کی فضیلت	347	سلام کہیں	359
اجتماع میں برکت ہے	348	سلام کرو محبت پھیلاؤ	360
اللہ کا ہاتھ جماعت پر	348	السلام علیکم کہنا چاہیے	360
زیادہ لوگوں کا کھانا	349	سلام میں پہل کرو	361
کھانے پینے		کفار و مومنین کے اجتماع کو سلام کرنا	361
کے آداب کا بیان	350	پہلے سلام کرو پھر آؤ	362
حلال کھانا کھاؤ	350	گھر والوں کو سلام کہو	362
کھانے کے آداب	351	اہل کتاب کو سلام کا جواب کیسے دیں	363
کھانے سے پہلے کے آداب و سنن	351	سلام پھیلاؤ	363
کھانے پر بیٹھنے کا طریقہ	352	نگاہیں نیچی رکھو سلام کا جواب دو	364
کھانے کے دوران کے آداب	352	اچھی خصلتیں	364
اپنے سامنے کھانا کھاؤ	353	سلام کرنے اور جواب دینے کا طریقہ	364
سونے چاندی کے برتن استعمال کرنا منع		سلام سے نیکیاں ملتی ہیں	365
ہے	354	جماعت کی طرف سے جواب کا حکم	366
تین سانس میں پانی پیو	354	بچوں کو سلام کرنا	366
کھانا کم کھاؤ	355	جب گھر جاؤ سلام کرو	367
برتن میں پھونکنا اور سانس لینا منع	355	بار بار سلام کرنا مستحب ہے	367
پھونک مارنے سے برکت اڑ جاتی ہے	356	اگر کوئی چیز حائل ہو تو دوبارہ سلام کہو	367
مل کر کھانا برکت کا باعث ہے	356	سلام کا جواب نہ دینا بخل ہے	367
کھانے کے بعد کے احکام	357	جن پر سلام نہ کیا جائے	368
کھانے کے بعد دعا پڑھنا	357	سلام کرنے کے فوائد	368
سلام کرنا		**لباس اور**	
سنت مصطفے ﷺ	358	**سنت مصطفے** ﷺ	370
سلام کرنے والے پر رحمت	358	مال ہو تو قیمتی لباس پہنو	370
واقف اور ناواقف کو سلام کہو	359		

سفید رنگ کا لباس سنت ہے	372	دو تسموں والے نعلین	384
آدابِ لباس کا بیان	373	حضور ﷺ کے نعلین کیسے تھے	385
ریشمی کپڑے اور سونا مردوں کے لئے		پہلے جوتا دائیاں پہنے	385
حرام	373	ہر کام کی ابتداء دائیں طرف سے	386
ریشمی لباس عورتوں کے لئے	374	ایڑی والے نوک دار نعلین شریف	386
حضور سفید ٹوپی استعمال فرماتے	375	پیوند لگے نعلین شریف	386
مصری ٹوپی پہننا	375	**انگوٹھی پہننا**	
ٹوپی عمامہ کے بغیر بھی استعمال فرمانا	375	**سنت مصطفے ﷺ**	388
نیا لباس پہنے تو شکر کرے	376	چاندی کی انگوٹھی اور مُہر	388
حضور نے رومی جُبہ زیب تن فرمایا	376	حضور کی انگوٹھی خلفاء ثلاثہ کے پاس	389
حضور نے سُرخ حلّہ زیب تن فرمایا	377	چاندی کے نگینے والی انگوٹھی	389
سرخ چادر زیب تن فرمانا	377	انگوٹھی داہنے ہاتھ میں پہنو	389
زرد رنگ کے کپڑے	378	درمیانی انگلی میں انگوٹھی پہننا	390
دو سبز چادریں زیب تن فرمانا	378	**سرمہ لگانا سنت ہے**	391
ٹوپی کے اوپر عمامہ باندھنا	379	سرمہ حفاظتِ نظر کا ذریعہ	391
سیاہ چادر مبارک زیب تن فرمانا	379	سُرمہ نظر تیز کرتا ہے	391
سبز اور زرد نقوش والی چادر	380	اثمد سرمہ کے استعمال کا حکم	392
آپ کا سفید لباس	380	سرمہ لگانے کا طریقہ	393
سفید کپڑے میں مُردہ دفن کرو	381	رات کو سرمہ لگانے کی حکمت	393
کیسا لباس پہنیں	381	**کنگھی کرنا سنت ہے**	395
حضور ﷺ کی قمیص مبارک	382	داڑھی میں کنگھی کرنا	395
حضور ﷺ کا عمامہ شریف	382	دائیں طرف سے کنگھی کرنا	395
عمامہ شریف کیسے باندھیں	382	روزانہ کنگھی نہ کریں	395
سیاہ عمامہ سُنت مصطفےٰ ہے	383	اپنے بالوں کو اچھی طرح رکھو	396
جوتا پہننے کی سنتیں	384	محبت مصطفےٰ کا انداز	396
بغیر بالوں کے نعلین شریف	384	کنگھی کرنے کے آداب	396

موئے مبارک سے برکت حاصل کرنا	397	حضور مسکراتے تھے	411
کنگھی کیسے کریں	397	آپ متبسم ہوتے	411
مانگ نکالنا	398	حضور محفل میں تبسم فرماتے	412
مانگ درمیان سے نکالنی چاہیے	398	زیادہ مسکرانے والے	412
حضور بالوں میں تیل لگاتے	399	مزاح میں بھی سچی بات	413
داڑھی اور سر میں خوشبو لگانا	399	حضور کا مزاح فرمانا	413
ناخن تراشنے کا		آپ نے مزاح فرمایا	413
سنت طریقہ	400	**چھینک کا جواب دینا**	415
ناخن کاٹنے کا سنت طریقہ	401	اللہ کو چھینک پسند ہے جمائی ناپسند	415
جمعہ کے دن ناخن کاٹنا	401	مومن کے پانچ حقوق	416
خوشبو لگانا سنت ہے	403	چھینک آئے تو آواز پست کرے	416
سرکارِ دوعالم کے خوشبو لگانے کا ذکر	403	چھینک آئے تو ابروؤں پر ہاتھ رکھنا	417
خوشبو واپس نہ کرو	403	چھینک آئے تو چہرہ ڈھانپ لیں	417
مشک عنبر استعمال فرمانا	404	چھینک آئے تو الحمد للہ کہیں	417
خوشبو خوشبو راستے	404	اگر عورت کو چھینک آئے تو مرد کیا کرے	418
خوشبو کا تحفہ	405	**سونے کا سنت طریقہ**	419
داڑھی سنت ہے	406	بستر مبارک	419
مشرکین کی مخالفت میں داڑھی رکھو	406	سونے سے پہلے کے آداب	420
مونچھیں پست کرو داڑھی بڑھاؤ	406	سونے سے پہلے کے اعمال	420
داڑھی کی مقدار	408	دوسری روایت	421
دس چیزیں فطرت سے ہیں	408	دیگر اشیاء	421
داڑھی منڈانا عورتوں سے مشابہت	409	سونے کا طریقہ	421
داڑھی میں گرہ لگانا منع ہے	409	چت لیٹے ہوئے سونا	422
داڑھی بالشت سے زیادہ کاٹ دیں	410	دایاں ہاتھ رُخسار کے نیچے رکھ کر سونا	422
مسکراہٹ اور		چمڑے کا بنا ہوا بستر مبارک	423
مزاح سنت ہے	411	حضور کا بستر مبارک	423

کھردری چارپائی پر سونا	424	**موت کو یاد رکھنا**	441
چٹائی پر سونا	425	مرنے والے کے روزے اُس کا ولی	
ٹاٹ کا بستر	426	رکھے	442
اُون کا بھرا ہوا بستر	427	مرنے والے کی طرف سے صدقہ	442
وضو سے سونے کا اجر	428	مرنے والے کی طرف سے حج	442
آداب سنت نکاح	429	صدقہ کی بدولت گناہوں سے نجات	443
کن عورتوں سے نکاح جائز نہیں	431	مرنے والے کا قرض پہلے ادا کرو	443
جس کی منگنی ہو چکی ہو اُس کو پیغام نہ دو	431	فوت شُدہ ماں کیلئے باغ کا صدقہ	444
لڑکی کی اجازت سے نکاح	431	فوت شُدہ ماں کیلئے پانی کا صدقہ	445
نکاح سے پہلے لڑکی کو دیکھنا	432	مرنے والے کیلئے تین نفع بخش اعمال	445
ازواج النبی کا حق مہر	433	مردوں کی طرف سے کھانا کھلانا	446
لڑکی کا انتخاب	433	**جنازہ کے احکام**	447
لڑکے کا انتخاب	434	مُردہ مومن کے لئے اچھے کلمات کہو	447
نکاح ضرور کرو	434	جنازہ جلدی اُٹھانا	448
مسنون خطبۂ نکاح	434	کلمہ کی تلقین کرو	448
مریض کی عیادت کرنا	436	جنازہ پڑھنے والوں کی شفاعت قبول	
اللہ کی رحمت ڈھانپ لیتی ہے	436	ہوگی	448
تیمارداری کی اہمیت	437	نماز جنازہ کے بعد دُعا کرو	449
مریض کی عیادت کرو	438	قبر پر تھوڑی دیر ٹھہرو	449
مسلمان کے چھ حقوق	438	میت کو غسل دینے والے کی شفاعت	450
عیادت کرنے والے کیلئے مغفرت	438	نماز جنازہ کا طریقہ	450
عیادت کرنے والے کیلئے جنت	439	نابالغ لڑکے کا جنازہ ہو تو یہ دعا پڑھے	451
عیادت کرنے والا دریائے رحمت میں	439	نابالغ لڑکی کا جنازہ ہو تو یہ دعا پڑھے	452
عیادت سے مریض خوش ہوتا ہے	439	**زیارتِ قبور کی فضیلت**	453
بیمار کے پاس زیادہ دیر نہ بیٹھو	440	زیارت قبر سے موت یاد رہتی ہے	453
تیمارداری تین دن بعد ہے	440	پہلے منع فرمایا پھر اجازت دے دی	454

469	روزہ افطار کرتے وقت کی دعا	454	زیارتِ قبور سے آخرت کی یاد
469	شبِ قدر اور شبِ برآت کی دعا	455	زیارت قبور کی اجازت
469	سوتے وقت کی دعا	455	اہلِ قبور کے لئے دُعائے مغفرت
469	بیدار ہوتے وقت کی دعا	456	دعا کی تعلیم
469	کھانا کھانے کی دعا	456	اہلِ قبور سے مخاطب ہونا
470	کھانے کی بعد کی دعا	457	اہلِ قبور کے لئے سلامتی کی دُعا
470	کسی کے گھر کھانا کھائیں تو یہ دعا پڑھے	459	**دعا کی فضیلت**
470	لباس پہننے کی دعا	459	دُعا کا مفہوم
470	سواری پر بیٹھنے کی دعا	460	دُعا عبادت کا مغز ہے
471	قبرستان میں داخل ہونے کی دعا	460	دعا سے تقدیر بدل جاتی ہے
471	آئینہ دیکھنے کی دعا	460	اذان و اقامت کے درمیان دعا
471	خوش خبری سن کر کہیں	461	دعا مانگنے والے کے ساتھ اللہ ہوتا ہے
471	پسندیدہ چیز دیکھ کر کہیں	461	دعا اور قربِ خدا
471	ناپسندیدہ چیز دیکھ کر کہیں	462	اللہ کا وعدہ
472	کوئی نعمت ملے تو کہیں	462	بارگاہ خدا میں دعا محترم ہے
472	اِبتلاء و مصیبت کے وقت کی دعا	463	خوشحالی میں دعائیں کیا کرو
472	قرض اور فکر سے خلاصی کی دعا	463	دعا سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں
472	سخت پریشانی سے چھٹکارے کی دعا	464	دعا گو کے لئے فرشتہ دعا کرتا ہے
473	غصہ آئے تو یہ دُعا پڑھے	464	غائب کیلئے کی گئی دُعا کی قبولیت
473	بارش کے لیے دعا	465	تین دُعائیں مقبول ہیں
473	آندھی آئے تو یہ دعا پڑھیں	467	مسنون دُعائیں
473	نظرِ بد سے بچنے کی دعا	467	دُعائیں قبول ہونے کے اوقات
474	بیت الخلاء میں جانے کی دعا	468	گھر سے نکلنے کی دعا
474	دعائے امن ۔ سید الاستغفار	468	مسجد میں داخل ہونے کی دعا
476	**ایمان کی صفات**	468	مسجد سے نکلنے کی دعا
478	**شش کلمے**	468	نیا چاند دیکھنے کی دعا
481	**منظومات**	468	روزہ رکھنے کی نیت
487	**تاثرات و تقاریظ**		

اُسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

پیارے اسلامی بھائیو! مالک وخالقِ کائنات اللہ عزوجل نے قرآن پاک میں اپنے پیارے محبوب احمد مجتبےٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسوہ حسنہ کو اپنانے اور آپ کے اخلاق طیبہ اور سیرت مقدسہ کو اپنانے کی ہدایت فرمائی ہے۔خالقِ کائنات نے ارشاد فرمایا!

لَقَدۡ کَانَ لَکُمۡ فِیۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُسۡوَۃٌ حَسَنَۃٌ

بیشک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے۔

(سورۃ احزاب آیت ۲۱ ترجمہ کنزالایمان)

اس آیتِ مبارکہ میں فرمایا گیا ہے! اے مسلمانوں تمہارے لئے رسول اللہ کی ذاتِ گرامی ایک عُمدہ نمونہ ہے اللہ تعالٰی نے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اُسوہ مبارکہ کو اُسوہ حسنہ فرمایا ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ آپ خُدا کے محبوب ہیں اللہ کے پیارے نبی اور رسول ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اللہ تعالٰی نے کامل ترین ہستی بنا کر بھیجا ہے، آپ کی ذات ہر پہلو سے کامل مکمل واکمل ہے اور تمام انسانوں کے لئے بہترین نمونہ ہے آپ جانتے ہیں کہ کاریگر جب کوئی ماڈل تخلیق کرتا ہے تو اُس میں اپنی کاریگری کا مکمل اظہار کرتا ہے اللہ تبارک وتعالٰی نے اپنے محبوب نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنے نور سے تخلیق فرما کر دُنیا والوں کو یہ پیغام دیا کہ میرا محبوب تم سب کے لئے بہترین نمونہ ہے تم میرے محبوب کی اتباع کر کے میرا قُرب بھی حاصل کر سکتے ہو اور میری معرفت بھی اس کی اتباع کرنا تمہارے لئے لازم ہے اور اس کی اتباع فی الحقیقت میری ہی اتباع ہے چنانچہ ارشاد فرمایا!

مَنۡ یُّطِعِ الرَّسُوۡلَ فَقَدۡ اَطَاعَ اللّٰہَ ۚ

جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اُس نے اللہ کا حکم مانا

(سورۃ نساء آیت ۸۰ ترجمہ کنزالایمان)

اورفرمایا ! کہ میرا محبوب جب کلام کرتا ہے تو اپنی مرضی سے کلام نہیں کرتا جو یہ کلام کرتا ہے وہ میرا ہی کلام ہے اور جب بھی یہ کلام کرتا ہے تو میری وحی سے کلام کرتا ہے اس لئے اس کا حکم دینا میرا حکم دینا ہے، اس کا بات کرنا میرا بات کرنا ہے اورفرمایا !

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝

اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے ، وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے ۔

(سورۃ نجم آیت ۳۔ ۴ ترجمہ کنزالایمان)

قارئین محترم ! سرکار دوعالم نورمجسم فخر آدم بنی آدم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت واتباع ہر وقت اور ہر آن ضروری ہے اللہ رب العزت نے اپنے پیارے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اطاعت کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا !

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝

اور جو اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے اس نے بڑی کامیابی پائی

(سورۃ احزاب ۷۱ ترجمہ کنزالایمان)

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ اللہ اور اُس کے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اطاعت کامیابی کی سند ہے اور ان کی اطاعت واتباع سے منہ موڑنا ذلت ورُسوائی کا موجب ہے عظیم کامیابی کے لئے اُسوۂ رسول کی پیروی نہایت اہم ہے جو اللہ اور اُس کے رسول سے منہ موڑتا ہے وہ انتہائی گمراہی کا شکار ہے اور اُس کے لئے وعید ہے ۔

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ۝

اور جو حکم نہ مانے اللہ اور اس کے رسول کا وہ بیشک صریح گمراہی بہکا

(سورۃ احزاب ۳۶ ترجمہ کنزالایمان)

پیارے اسلامی بھائیو ! حضور نبی اکرم، رسول محتشم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منصب و مقام کی عظمت ورفعت کا یہ عالم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات والا صفات کو اپنا مظہر اتم بنایا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کو اپنی اطاعت فرمایا ہے ۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طرز حیات کو اسوہ کامل فرمایا ہے ۔

قرآنِ مجیدفرقانِ حمید میں اللہ تعالیٰ نے حضور کی اطاعت کو اپنی اطاعت اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نافرمانی کو اپنی نافرمانی فرمایا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بیعت کو اپنی بیعت قرار دیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فعل کو اپنا فعل قرار دیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نُطق کو اپنی وحی قرار دیا ہے۔

اللہ رب العزت جل مجدہٗ الکریم کی طرف سے عطا کی گئی عظمت ورفعت کی وجہ سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی نائبِ اِلٰہ ہیں آپ ہی اللہ کا پیغام پہنچانے والے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی کے ذریعے تمام انسانوں کے لئے پیغام ہدایت یعنی قرآنِ پاک پہنچا ہے۔

حضور کے احکام کی کیفیت

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اپنا نائب بنایا ہے اس لئے ہر مُسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مقام ومرتبہ کو پہچانے۔

دُنیا کے بادشاہوں اور حاکموں کے احکامات کی جو کیفیت ہے وہ ہم سب جانتے ہیں آج کوئی ڈکٹیٹر (Dictator) یا حکمران قانون بناتا ہے کل وہی قانون تبدیل ہوجاتا ہے۔

آج کوئی (Order) جاری ہوتا ہے کل اُس کو منسوخ کردیا جاتا ہے معلوم ہوا کہ دُنیا دار حکام کے احکامات وقتی اور عارضی ہوتے ہیں اوران احکامات کو کوئی مانے یا نہ مانے ،تنقید کرے یا غلط سمجھے تو ایمان جانے کا کوئی ڈر نہیں لیکن!

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حکومت دائمی آپ کے احکامات ہمیشہ کے لئے اور آپ کے تشریعی احکامات آپ کی سُنت مُستقلاً نافذ العمل ہے اگر کوئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے احکامات کو نہ مانے تو ایمان سلب ہوجاتا ہے۔

معلوم ہوا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حاکمیت کو تسلیم کرنا ہی ایمان ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے احکامات پر بے چون چرا عمل کرنا ہی ایمان ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قول وفعل کی اتباع کرنا ہی ایمان ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات پر سر تسلیم خم کرنا ہی ایمان ہے۔

اللہ تعالٰی نے فرمایا !

فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ
وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿٦٥﴾

جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم
فرمادو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں

(سورۃ نساء آیت ۶۵ ترجمہ کنزالایمان)

لازم ہے مومنوں پہ محبت حضور کی
ہے بندگی خُدا کی اطاعت حضور کی

حضور کے احکامات واختیارات

پیارے اسلامی بھائیو ! فرمان خدا کی روشنی میں معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات کو دل سے تسلیم کرنا ہی ایمان کی نشانی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات کو پڑھ کر اور سمجھ کر ان پر عمل نہ کرنا دل کی تنگی نہیں تو اور کیا ہے ہمیں چاہیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات کو دل کی گہرائیوں سے تسلیم کریں اور اُن پر کشادہ دلی سے عمل پیرا ہو کر دُنیوی واُخروی فلاح حاصل کریں اس لئے کہ !

اللہ تبارک وتعالٰی نے سارے اختیارات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تفویض فرماتے ہوئے ارشا فرمایا !

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ
يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ

اور نہ کسی مسلمان مرد نہ مسلمان عورت کو پہنچتا ہے کہ جب اللہ ورسول کچھ حکم
فرمادیں تو انہیں اپنے معاملہ کا کچھ اختیار رہے

(سورۃ احزاب آیت ۳۶)

عبادات اور احکام رسول

پیارے اسلامی بھائیو! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکام کے آگے صمیم قلب سے سر کو جھکا دینا ہی ایمان ہے کیونکہ ہر فیصلے کا اختیار حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے پاس ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ اختیارات اس لئے حاصل ہیں کہ آپ نائب خُدا بھی ہیں اور محبوب خدا بھی اگر کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو اور عین نماز کی حالت میں اللہ اور اس کا رسول بلائے تو نماز کی ادائیگی موقوف کرنا لازم اور واجب ہے۔

حکمِ نبی پر نماز توڑ دو

قارئین محترم! حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمانِ اقدس پر نماز توڑنے کا حکم خود آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا ہے۔

بخاری شریف میں ہے !

حضرت سعید رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آواز دی۔

میں چونکہ نماز پڑھ رہا تھا اس لئے جواب نہ دیا۔ پھر نماز سے فارغ ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نماز پڑھ رہا تھا اس لئے حاضر نہ ہو سکا۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کیا اللہ تعالی کا یہ حکم نہیں سنا۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا ٱسۡتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمۡ لِمَا يُحۡيِيكُمۡ

اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو جب رسول تمہیں اس چیز کے لئے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی۔

(سورۃ الانفال آیت ۲۴)

حضور کا مقام ورتبہ

قارئین محترم ! حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اعلیٰ ترین درجات عطا فرما رکھے ہیں بلکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب کو تمام عالمین کے لئے کامل ترین نمونہ بنا کر بھیجا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو منصبِ نبوت ورسالت بھی عطا ہوا ہے۔
آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مرتبہ محبوبیت بھی عطا ہوا ہے۔
آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات باعثِ تکوین کائنات ہے۔
آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات سرچشمہ حسنات وبرکات ہے۔
آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مرتبہ اعلیٰ وبالا ہے۔
آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جمالِ جہاں آراء سے حُسنِ یوسف نے صباحت پائی۔
آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے رُعبِ حُسن سے حسینانِ عالم کے سر جُھک گئے۔
آسمان کی بلندیاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قدموں کے نیچے ہیں۔
عرش کی رفعتیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نعلین پر نثار ہیں۔

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فضائل ومناقب اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآنِ مجید میں جگہ جگہ بیان فرمائے ہیں کہیں آپ کے علم کی بات ہے کہیں آپ کے نور کا ذکر ہے کہیں آپ کے زمانہ کا ذکر ہے کہیں آپ کے عُروج کا ذکر ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم معلم علم وحکمت بھی ہیں۔
حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صاحب مقام محمود بھی ہیں۔
حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا علم نسیان سے پاک ہے۔
حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر اللہ کا ذکر ہے۔
حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بات اللہ کی بات ہے۔
حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تمام جہان کے لئے رسول ہیں۔
حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہادیٔ راہِ ہدایت ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مزکی ہیں اور پاک کرنے والے ہیں۔
حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اُمّی ہیں اور کائنات کو تعلیم دینے والے ہیں۔
حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم شاہد ہیں اور خُدا کی گواہی دینے والے ہیں۔
حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قاسم ہیں اور اللہ کی نعمتیں تقسیم کرنے والے ہیں۔
حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مشکل کُشا ہیں اور مُشکلیں آسان فرمانے والے ہیں۔
حُضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اتباع اللہ کی اتباع ہے۔
حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعظیم خُدا کی خوشنودی کا ذریعہ ہے۔
حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رب کی برہان عظیم ہیں۔
حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ادب فریضہ ایمان ہے۔
حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نور ہیں اور اندھیرے سے روشنی کی طرف لانے والے ہیں۔
حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو رسالت عامہ عطا ہوئی۔
حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جامع الصفات بنایا گیا۔
حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کمالات لاریب ہیں۔
حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے قریب واقرب ہیں۔
حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت ہی فلاح کا راستہ ہے۔
حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت ہی کامیابی کا راستہ ہے۔
حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت ہی سامان خُلد ونعیم ہے۔
حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت سے ہی اللہ خوش ہوتا ہے۔
حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت سے نجات کا پروانہ حاصل ہوتا ہے۔
حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت سے ہی رحمتِ خداوندی کا حصول ہوتا ہے۔

ایک ضروری بات

پیارے اسلامی بھائیو! بعض لوگ یہ باتیں کرتے ہیں کہ حضور کو محض ایلچی کے طور پر بھیجا گیا یا یہ کہ حضور کی حیثیت ایک قاصد اور ایک پیامبر کی ہے ایسے لوگ روحِ دین سے بے بہرہ

ہیں۔

ایک نام نہاد مُلاں نے اپنے بیان میں اعلان کیا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی کوئی قانون نہیں بنا سکتے (معاذاللہ) قانون صرف اللہ کا ہے۔

قارئین محترم ! ایسے لوگوں کو اسلام کی روح کی خبر ہی نہیں اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرامین ہی اسلامی قانون (islamic Law) کا درجہ رکھتے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ کے فرامین کو نافذ کرنے والے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کے بغیر فرامین الٰہیہ کو لوگوں تک پہنچانے اور اُن کو نافذ کرنے کا کوئی ذریعہ اور نہیں ہو سکتا۔

جو لوگ اللہ کے فرامین کی من مانی تشریح کر کے اپنے اپنے مقاصد حاصل کرنا چاہتے ہیں درحقیقت ان کو اللہ تعالیٰ کے فرامین مقدسہ کے مفہوم سے آشنائی نہیں ہو سکی اس لئے کہ میرے آقا و مولا کو اللہ تعالیٰ نے حاکمِ کائنات بنا کر بھیجا گیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرامین ہی قانون (Law) کا درجہ رکھتے ہیں۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے مُنتخب فرمایا تھا

قارئین محترم! یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو اختیارات عطا ہوئے منجانب اللہ ہیں آپ کی حیثیت اللہ رب العزت کے خلیفۂ اعظم اور نائب اعظم کی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کا مظہرِ اتم ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منصب عظیم کی نشاندہی خود فرمادی ہے۔

جو محبوب دیں وہ لے لو

وَمَآ اٰتٰـكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰـكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ

اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو

(سورۃ الحشر آیت ۷ ترجمہ کنزالایمان)

قرآنِ پاک میں ارشادِ خداوندی ہے۔

يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ
الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ

وہ انہیں بھلائی کا حکم دے گا اور برائی سے منع فرمائے گا اور ستھری چیزیں ان کے لئے حلال فرمائے گا اور گندی چیزیں اُن پر حرام کرے گا اور ان پر سے وہ بوجھ۔

(سورۃ الاعراف آیت ۱۵۷)

پیارے اسلامی بھائیو! ارشاد خداوندی سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے احکامات کو ہی اللہ کے احکام سمجھنا ایمان ہے اللہ تعالیٰ نے امر و نہی اور حلت و حرمت کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فعل قرار دیا ہے آپ پاکیزہ چیزوں کو اُمت کے لئے حلال قرار دینے والے ہیں اور خبیث چیزوں سے بچانے والے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا قول فعل و عمل ہی دین کی اَساس ہے۔

آپ کی سیرت و کردار ہی عملی نمونہ ہے۔

آپ کا اُسوہ حسنہ ہی کامل ترین ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو ! جس طرح قرآن پاک کے ارشادات کو ماننا اور اُن پر عمل کرنا ضروری ہے اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اَحکامات کو ماننا بھی اتنا ہی ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا !

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ

اے ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا

(سورۃ النساء آیت ۵۹)

قارئین محترم! اللہ تعالیٰ کے فرامین کی روشنی میں یہ بات ظاہر و اظہر ہے کہ ہر کام میں حضور کی اطاعت کرنا ہی ایمان ہے۔

اگر کوئی شخص ساری ساری رات عبادت میں گزار دے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اتباع کا خیال نہیں رکھتا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے احکامات کی بجا آوری نہیں کرتا تو اُس کا ہر عمل بیکار ہے۔

حضور شارع ہیں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ

اے ایمان والو ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بُری لگیں

(سورہ مائدہ آیت ۱۰۱)

پیارے اسلامی بھائیو! بعض لوگ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں ایسے بے فائدہ سوال کرتے تھے جو حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طبیعتِ مبارکہ پر گراں گزرتے۔

ایک روز حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! مجھ سے دریافت کرو میں ہر بات کا جواب دوں گا۔

ایک شخص نے عرض کی میرا انجام کیا ہوگا؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! جہنم

(مُسلم شریف بحوالہ مقام مصطفےٰ ص ۱۱۴)

معلوم ہوا آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منہ سے نکلی ہوئی ہر بات عین وحی خُدا کے مطابق ہوتی اُس شخص نے ایک ناگوار سوال کیا تو آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُس کی اصلیت اُس پر ظاہر فرمادی اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب سے بار بار سوال کرنے سے روکا ہے۔

خوشنودیٔ خُدا کا ذریعہ

پیارے اسلامی بھائیو! حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہر آن ہر گھڑی اللہ رب العزت کے محبوب ہیں۔

اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا! اگر تم میری خوشنودی چاہتے ہو تو اس کے لئے میرے محبوب کی اتباع کرلو تم میرے محبوب بن جاؤ گے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

اے محبوب تم فرما دو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ

(سورۃ آل عمران آیت ۳۱)

حضور کی اطاعت کے حوالہ سے چند احادیث

قارئین محترم ! اب ہم آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اطاعت واتباع کی اہمیت کو اُجاگر کرنے کے لئے کُتب احادیث سے اُن روایات کو پیش کر رہے ہیں جن میں حضور کی اطاعت و اتباع کے احکامات بیان ہوئے ہیں۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ !

جَاءَتْ مَلَائِكَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم وَهُوَ نَائِمٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهُ نَائِمٌ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ. فَقَالُوا فَالدَّارُ الْجَنَّةُ. وَالدَّاعِي مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله وسلم. فَمَنْ أَطَاعَ مُحَمَّدًا فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ وَمَنْ عَصَى مُحَمَّدًا فَقَدْ عَصَى اللهَ وَمُحَمَّدٌ فَرَّقَ بَيْنَ النَّاسِ

کچھ فرشتے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم استراحت فرما رہے تھے تو ان میں سے ایک نے کہا یہ تو سوئے ہوئے ہیں دوسرے نے کہا (ان کی) آنکھ سوتی ہے مگر دل بیدار رہتا ہے۔ پھر انہوں نے کہا حقیقی گھر جنت ہی ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (حق کی طرف) بلانے والے ہیں جس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کی (درحقیقت) اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اچھے اور برے لوگوں میں فرق کرنے والے ہیں۔''

(بخاری شریف جلد ٦ ص ٢٦٥٥)

حضور کی اطاعت اللہ کی اطاعت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

مَنْ اَطَاعَنِی فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ وَمَنْ عَصَانِی فَقَدْ عَصَی اللّٰہ
جس نے میری اطاعت کی سو اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی، اور جس نے میری نافرمانی کی سو اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔"

(ابن ماجہ جلد ۱ ص ۴)(مسند احمد بن حنبل جلد ۲ ص ۲۵۲)(بخاری شریف جلد ۶ ص ۲۶۱۱)

گمراہ نہ ہو گے

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ !

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خَطَبَ النَّاسَ فِی حَجَّۃِ الْوَدَاعِ فَقَالَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنِّی قَدْ تَرَکْتُ فِیْکُمْ مَا اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِہٖ فَلَنْ تَضِلُّوْا اَبَدًا کِتَابَ اللّٰہِ وَسُنَّۃَ نَبِیِّہٖ

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر لوگوں سے خطاب فرمایا اور فرمایا اے لوگو! یقیناً میں تمہارے درمیان ایسی شے چھوڑے جا رہا ہوں اگر تم اسے مضبوطی سے تھامے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت۔"

(سنن بیہقی جلد ۱۰ ص ۱۱۴)(تاریخ طبری جلد ۲ ص ۲۰۶)(المستدرک حاکم جلد ۱ ص ۱۷۱)

قرآن پڑھو اور سُنّت سیکھو

قارئین محترم ! "حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے بیان فرمایا !

اَنَّ الْاَمَانَةَ نَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ فِیْ جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ. وَنَزَلَ الْقُرْاٰنُ فَقَرَءُوْا الْقُرْاٰنَ. وَعَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ

(وحی الٰہی کی) امانت آسمان سے لوگوں کے دلوں کی تہہ میں نازل فرمائی گئی اور قرآن کریم نازل ہوا۔ سو انہوں نے قرآن کریم پڑھا اور سنت سیکھی۔''

(ترمذی شریف جلد ۴ ص ۴۷۴)

(مسلم جلد ۱ ص ۱۲۶)

اطاعت گُزار جنتی ہے

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

كُلُّ اُمَّتِیْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰی قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللهِ وَمَنْ یَّأْبٰی؛ قَالَ مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّةَ. وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبٰی

میری ساری امت جنت میں داخل ہوگی سوائے اس کے جس نے انکار کیا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کس نے انکار کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔''

(بخاری شریف جلد ۶ ص ۲۶۵۵)(المستدرک حاکم جلد ۱ ص ۱۱۲)

دو چیزیں قرآن اور سُنّت رسول

امام مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

تَرَكْتُ فِیْكُمْ اَمْرَیْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللهِ وَسُنَّةَ نَبِیِّهٖ

میں تمہارے پاس دو چیزیں چھوڑے جارہا ہوں اگر تم انہیں تھامے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہ ہوگے یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اُس کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کی سنت۔"

(موطا امام مالک جلد ۲ ص۸۹۹)(مستدرک حاکم جلد ۱ ص ۱۷۲)

سُنّت کو سیکھیں

حضرت ابن عون رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ !

ثَلاَثٌ اُحِبُّهُنَّ لِنَفْسِی وَلِاِخْوَانِی هٰذِهِ السُّنَّةُ اَنْ يَتَعَلَّمُوْهَا وَيَسْأَلُوْا عَنْهَا. وَالْقُرْاٰنُ اَنْ يَتَفَهَّمُوْهُ وَيَسْأَلُوْا عَنْهُ. وَيَدَعُوا النَّاسَ اِلَّا مِنْ خَيْرٍ

تین چیزیں میں اپنے لئے اور اپنے بھائی کے لئے پسند کرتا ہوں ایک یہ کہ وہ اس سنت کو سیکھیں اور اس کے متعلق سوال کریں۔ دوسرا قرآن کریم کہ اسے سمجھیں اور اس کے متعلق پوچھیں، تیسرا یہ کہ بھلائی کے سوا لوگوں سے کنارہ کش رہیں۔"

(بخاری شریف جلد ۶ ص ۲۶۵۴)

حضور اور خُلفائے راشدین کی سُنّت

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُمتِ مُسلمہ کی تعلیم کے لئے واضح ارشادات فرما رکھے ہیں لیکن بعض لوگ اپنی کم فہمی کی بنیاد پر بعض احادیث کو تسلیم کرتے ہیں اور بعض کو چھوڑ دیتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی سُنت کے ساتھ خلفائے راشدین کی سنت کو بھی قانون کا درجہ عطا فرمایا ہے تو جو لوگ صحابہ کرام بالخصوص اصحابِ ثلاثہ سے بغض رکھتے ہیں اُنہیں سمجھنا چاہیے کہ وہ خُلفائے رسول کی اطاعت کیسے کرسکیں گے جب کہ وہ اُن کو تسلیم ہی نہیں کرتے اس لئے ضروری ہے کہ ہر مُسلمان خُلفائے راشدین کی تکریم و تعظیم کا خیال رکھے حضور کا ارشاد ملاحظہ فرمائیں !

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ !

وَعَظَنَا رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم يَوْمًا بَعْدَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَ وَجِلَتْ

مِنۡهَا الۡقُلُوۡبُ. فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّ هٰذِهٖ مَوۡعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَمَاذَا تَعۡهَدُ اِلَيۡنَا يَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ؛ قَالَ اُوۡصِيۡكُمۡ بِتَقۡوَى اللّٰهِ وَالسَّمۡعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنۡ عَبۡدٌ حَبَشِيٌّ. فَاِنَّهٗ مَنۡ يَعِشۡ مِنۡكُمۡ يَرٰى اخۡتِلَافًا كَثِيۡرًا. وَاِيَّاكُمۡ وَمُحۡدَثَاتِ الۡاُمُوۡرِ. فَاِنَّهَا ضَلَالَةٌ. فَمَنۡ اَدۡرَكَ ذٰلِكَ مِنۡكُمۡ. فَعَلَيۡكُمۡ بِسُنَّتِيۡ وَسُنَّةِ الۡخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيۡنَ الۡمَهۡدِيِّيۡنَ. عَضُّوۡا عَلَيۡهَا بِالنَّوَاجِذِ

ایک دن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فجر کی نماز کے بعد ہمیں نہایت فصیح و بلیغ وعظ فرمایا، جس سے آنکھوں میں آنسو جاری ہو گئے اور دل کانپنے لگے۔ ایک شخص نے کہا: یہ تو الوداع ہونے والے شخص کے وعظ جیسا (خطاب) ہے۔ یا رسول اللہ! آپ ہمیں کیا وصیت فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں پرہیز گاری اور سننے اور ماننے کی وصیت کرتا ہوں، خواہ تمہارا حاکم حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔ اس لیے کہ تم میں سے جو زندہ رہے گا وہ بہت سے اختلاف دیکھے گا۔ خبردار (شریعت کے خلاف) نئی باتوں سے بچنا کیونکہ یہ گمراہی کا راستہ ہے لہٰذا تم میں سے جو یہ زمانہ پائے تو وہ میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کو لازم پکڑے، تم لوگ (میری سنت کو) دانتوں سے مضبوطی سے پکڑ لینا (یعنی اس پر سختی سے کاربند رہنا)۔"

(ترمذی شریف جلد ۵ ص ۴۴)(ابوداؤد شریف جلد ۴ ص ۲۰۰)

سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمانِ مقدس سے معلوم ہوا کہ شریعت کے خلاف نئی باتوں سے بچنا ضروری ہے لیکن اس سے یہ مُراد نہیں کہ کوئی ہر نیا کام جو دین کے حوالہ سے کیا گیا وہ خلاف سُنت ہے جیسا کہ پکی مسجدیں بنانا قرآن پاک پر زیر زبر لگانا اور اس جیسے دوسرے امور منع نہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

سنت کو تھام لو

اَلْمُتَمَسِّكُ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِي لَهُ أَجْرُ شَهِيْدٍ

میری سنت کو اس وقت مضبوطی سے تھامے رکھنے والے کے لئے جبکہ میری امت فساد میں مبتلا ہوگئی شہید کے برابر ثواب ہے۔

سو شہیدوں کا ثواب

امام ابونعیم کی روایت میں ہے کہ !

عَنِ ابْنِ فَارِسٍ رضی الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم مِثْلَهُ وَقَالَ: لَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ

''حضرت ابن فارس رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی طرح روایت کی اور اس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو اس کے لئے سو شہیدوں کے برابر ثواب ہے۔''

(طبرانی مجم الاوسط جلد ۵ ص ۳۱۵)(حلیۃ الاولیا جلد ۸ ص ۲۰۰)

بہت سی عہدِ حاضرہ میں سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کئی مبارک سُنتوں پر عمل کرنے میں مسلمان تساہل اور سستی سے کام لے رہے ہیں نبئ غیب داں آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم تھا کہ اُن کی اُمت میں ایسے بھی لوگ ہوں گے جو آپ کی سُنتوں پر عمل چھوڑ دیں گے اس لئے آپ نے ارشاد فرمادیا کہ میری سُنتوں پر فسا کے زمانہ میں عمل کرنے والے کو سو شہیدوں کا ثواب عطا فرمایا جائے گا اللہ تعالیٰ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک سُنتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

سَيَأْتِيْكُمْ عَنِّي أَحَادِيْثُ مُخْتَلِفَةٌ فَمَا جَاءَ كُمْ مُوَافِقًا لِكِتَابِ اللهِ وَسُنَّتِي فَهُوَ مِنِّي وَمَا جَاءَ كُمْ مُخَالِفًا لِكِتَابِ

اللہِ وَسُنَّتِی فَلَیْسَ مِنِّی

تمہارے پاس میری طرف (منسوب شدہ) مختلف احادیث پہنچیں گی، سو جوتمہارے پاس قرآن پاک اور میری سنت کے موافق پہنچے تو (جان لو کہ) وہ میری طرف سے (ہی) ہے اور جو تمہارے پاس قرآن پاک اور میری سنت سے متصادم قول پہنچے تو (جان لو کہ) وہ میری طرف سے نہیں ہے۔"

(مسند الفردوس جلد ۲ ص ۳۲۱) (کامل ابن عدی جلد ۴ ص ۶۹)

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان مقدس کو اللہ تعالیٰ نے اپنا فرمان قرار دیا ہے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی مرضی سے گفتگو نہ فرماتے تھے اسی لئے آپ نے اُمت کو پیغام دیا کہ بعض لوگ اپنی طرف سے باتیں گھڑ کے میرے ساتھ منسوب کریں گے اُن سے بچنے کا ایک ہی راستہ ہے کہ جو بات میری سُنت اور قرآن پاک کے مطابق ہو اس کو مان لو اور جو اُن سے متصادم ہو اُس سے بچنا ضروری ہوگا آج کل بہت سے مجموعہ ہائے حدیث مرتب ہو رہے ہیں جن میں حضور کی احادیث کو کاٹ کر پیش کیا جا رہا ہے اور کئی روایتیں گھڑ کر آپ سے منسوب کی جا رہی ہیں جن سے بچنا از حد ضروری ہے۔

حضور کی محبت عین ایمان ہے

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا !

احب الیکم من اللہ ورسولہ وجہاد فی سبیلہ فتربصوا حتی یاتی اللہ بأمرہ واللہ لا یہدی القوم الفسقین

اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جہان میں کوئی چیز بھی اللہ اور اُس کے رسول اور راہ جہاد سے بڑھ کر محبوب نہیں ہونی چاہیے اگر اللہ اور اس کے رسول کی محبت کم ہے تو عذاب کی وعید ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم میں سے کوئی بھی اُس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے باپ اس کی اولاد اور سب آدمیوں سے پیارا نہ ہو جاؤں۔

(روشنی ص ۱۵ بحوالہ بخاری شریف)

پیارے اسلامی بھائیو ! جس سے محبت ہو اس کا حکم مانا جاتا ہے۔

جس سے محبت اس کی ہر ادا اچھی لگتی ہے۔

جس سے محبت ہو اس کا ہر فعل اچھا لگتا ہے۔

اگر ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عاشق ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سچے امتی ہیں تو ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مکمل اتباع کرنی چاہیے۔

پیارے اسلامی بھائیو ! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مُعلم کائنات ہیں آپ کے بارے میں اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا !

ویعلمهم الکتاب والحکمة

آپ ایسے معلم ہیں کہ آج کی جدیدیت آپ کے علم سے بہرہ یاب ہونا فخر محسوس کرتی ہے۔

میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے معلم ہیں جہاں دیکھو وہیں معلم۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صُفہ کے چبوترے پر بھی معلم ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ناقہ پر بیٹھے ہوئے بھی درس ارشاد فرمارہے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر و حضر میں پیغام خُدا سے لوگوں کو آگاہ فرمارہے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات اہلِ اسلام ہی کے لئے نہیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام اِنسانوں کی طرف مبعوث فرمائے گئے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی ہیں اور آپ کی نبوت قیامت تک کے لئے ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی اور کوئی رسول مبعوث نہیں ہوگا اس لئے آپ ہی کی سنت اور آپ ہی کا طریقہ تمام انسانیت کے لئے نمونہ ہدایت ہے۔

اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُسوہ کو بہترین قرار دیا ہے ہمیں چاہیے کہ ہم ہر گھڑی ہر آن اُسوۂ رسول کی پیروی کریں اور سُنتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہر پہلو سے اپنائیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کریں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقہ مبارک سے رہنمائی حاصل کریں یہی نہیں بلکہ اپنے تمام معمولات حیات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات کی روشنی میں سرانجام دیں۔

مومن کی نشانی قرآن کی روشنی میں

قارئین محترم! قرآن میں واضح ارشاد موجود ہے کہ مومن وہی ہے جو اللہ اور اس کے رسول کے حکم پر لبیک کہے جو چون وچرا کرے جو اپنے لئے آسانیاں تلاش کرے اور احکاماتِ خُدا ورسول پر عمل کرتے ہوئے تنگدلی محسوس کرے وہ مومن نہیں ہے اس لئے کہ مومن اللہ کی بھی اطاعت کرتا ہے اور پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بھی۔

قرآن پاک میں ارشاد خداوندی ہے !

اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ
بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ؕ

مسلمانوں کی بات تو یہی ہے جب اللہ اور رسول کی طرف بلائے جائیں کہ
رسول ان میں فیصلہ فرمائے کہ عرض کریں ہم نے سنا اور حکم مانا

(سورۃ النور آیت ۵۱)

معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حکم کو حکم ربانی ماننا ضروری ہے اور اگر حضور کوئی فیصلہ ارشاد فرمادیں تو اس کو تسلیم کرنا ہی ایمان ہے۔

محبت رسول کا تقاضا یہ ہے

پیارے اسلامی بھائیو! یہ ہے جذبہ محبت اور یہی محبت خُدا کے ہاں قبول ہے۔
حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فیصلہ فرمادیا ہے کہ پانچ وقت نماز پڑھو۔
حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمادیا ہے کہ جھوٹ مت بولو۔
حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فیصلہ ہے کہ چوری مت کرو۔
حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فیصلہ ہے کہ کسی کو ناجائز تنگ نہ کرو۔
حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فیصلہ ہے کسی کو اُس کے حق سے محروم نہ کرو۔
حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فیصلہ ہے سود نہ کھاؤ۔
حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فیصلہ ہے حلال رزق تلاش کرو۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیصلہ ہے جہاد کرو۔
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیصلہ ہے دین کی طرف بلاؤ۔
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیصلہ ہے کہ احکام اللہ پر عمل کرو۔
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیصلہ ہے کہ نیک اعمال کرو۔
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیصلہ ہے کہ بُرے اعمال سے بچو۔

اب جو کوئی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا دعویدار ہے اُسے یہ سوچنا ہوگا کہ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیصلوں پر عمل کرنا ہے یا نہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! اگر تفکرات سے نجات چاہتے ہو تو فرامینِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل کرو۔

اگر مشکلات سے نجات چاہتے ہو تو آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے احکامات کو مان لو۔
اگر رحمت چاہتے ہو تو اپنے کردار کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سُنتوں کا پیکر بنالو۔

عظمتوں کا نشاں بن کے اُبھرو گے تم
چوم لو چوم لو مصطفٰے کے قدم
بس ہو اُسوۂ نبی کا ہی مقصودِ جاں
چوم لو پیارے خیرالوریٰ کے قدم

فرمانِ رسول اور صحابہ کرام

قارئین محترم! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے والے اور آپ کو ظاہری آنکھوں سے دیکھنے والے مومنین کو صحابی کہا جاتا ہے صحابہ کرام کی زندگویں کا مطالعہ کیا جائے تو وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اُسوۂ حسنہ کی کامل تصویر نظر آتے ہیں۔

صحابہ کرام حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر ادا کو دیکھتے۔
صحابہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چلنے کے انداز کو ملاحظہ کر کے ویسے ہی چلنے کی کوشش کرتے۔

صحابہ کرام کھانا کھاتے وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اندازِ طعام پر عمل کرتے۔
صحابہ کرام پانی پیتے وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اُسوہ کامل کی نقل کرتے۔
صحابہ کرام لباس پہنتے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے طریقے کو دیکھتے اور آپ کے پسندیدہ لباس زیب تن کرتے۔
صحابہ کرام سر کی چوٹی سے لے کر پاؤں کے ناخن تک آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سُنتوں کا پیکر نظر آتے ہیں۔
تابعین نے صحابہ کرام سے حضور کی سنتیں سیکھیں۔
آئمہ مجتہدین سے محدثین نے اُسوۂ رسول کی تعلیم حاصل کی۔
محدثین سے علماء واولیاء نے اُسوۂ رسول کی تعلیم حاصل کی۔
اور اولیائے اُمت سے علمائے دین نے اُسوہ رسول کی تعلیم حاصل کی۔
آج بھی صوفیائے کرام کے قدموں میں بیٹھنے والے علمائے کرام حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کا پیکر نظر آتے ہیں ان کی ہر ادا سے سُنت مصطفےٰ کے سنہری پہلوؤں کی جھلک نظر آتی ہے۔
صحابہ کرام ہر آن ہر گھڑی خوشنودیِ رسول حاصل کرنے کی کوشش کرتے۔
اگر کسی حکم کی خبر نہ ہوتی تو جب معلوم ہوتا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حکم فرما رکھا ہے تو اُسی وقت عمل کی کوشش کرتے۔
پیارے بھائیو! اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمیں بھی فلاح وکامیابی حاصل ہو تو صحابہ کرام کی پاک زندگیوں کا مطالعہ کریں جو کہ ہر وقت سنتوں پر عمل کرتے نظر آتے ہیں (الحمد للہ ہم نے "عظمتِ صحابہ" کے نام سے ایک جامع کتاب تالیف کی ہے جس میں صحابہ کرام کے روشن کردار و عمل اور اُن کی آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت کے خوبصورت واقعات جمع کئے ہیں ہماری دُعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہماری اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔)
صحابہ کرام کے چند واقعات پیش خدمت ہیں جن میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے والہانہ عقیدت ومحبت کا اظہار ہو رہا ہے۔

چادر جلا دی

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص خاص قسم کے رنگ میں چادر اوڑھ کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ اقدس سے نا گواری کا اظہار دیکھا تو اسی وقت گھر واپس آئے چولہا جل رہا تھا اس میں چادر ڈال دی پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا وہ چادر کیا ہوئی تو انہوں نے قصہ سنا دیا۔

(ابو داؤد شریف صحابہ کا عشق رسول ص ۴۴)

پیارے اسلامی بھائیو! آپ اس واقعہ کو دیکھیں ابھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چادر تلف کرنے کا حکم نہیں فرمایا تھا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نا گواری کے احساس نے ہی عاشق کے دل کو پریشان کر دیا وہ اسی وقت گئے اور آپ کی نا گواری کا باعث بننے والی چادر کو ہی جلا کر راکھ کر دیا۔

محبت کرنے والوں کے الگ انداز ہوتے ہیں
فدا کر دیتے ہیں مقصودؔ وہ ہر چیز آقا پر

انصاری نے مکان گرا دیا

پیارے اسلامی بھائیو! ایک مرتبہ حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے حُجرۂ مبارک سے باہر تشریف لے جا رہے تھے رستہ میں گنبد دار حجرہ دیکھا جو اُونچا بنا ہوا تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ فلاں انصاری نے قُبہ بنایا ہے آپ یہ سُن کر خاموش رہے پھر جب وہ انصاری حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے سلام کیا تو آپ نے اِعراض فرمایا اور سلام کا جواب نہ دیا۔

انصاری نے صحابہ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نا گواری کے بارے میں پوچھا تو صحابہ نے اُسے بتایا کہ حضور تشریف لے گئے تھے تیرا قُبہ دیکھا تھا اور پوچھا تھا یہ کس کا ہے۔

یہ سُن کر وہ انصاری فوراً گئے اور قُبہ کو گرادیا اور زمین ہموار کردی جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا گزر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پوچھا تو بتایا گیا کہ اس انصاری نے قبہ گرادیا ہے۔

(ابوداؤد شریف صحابہ کا عشق رسول ص ۴۳)

صحابی نے جو دیکھا مصطفیٰ ناراض ہیں مجھ سے
بنایا تھا جو گھر مقصودؔ وہ فوراً گرا ڈالا

قارئین محترم ! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دیکھتے تھے کہ حضور کی پسند ناپسند کیا ہے وہ یہ برداشت نہیں کرسکتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ناراض ہوجائیں اس واقعہ سے بخوبی اندازہ ہوجانا چاہیے کہ صحابہ کرام کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کس قدر والہانہ عقیدت اور محبت تھی دُنیاوی حوالہ سے بھی وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ناراضگی سے پریشان ہوجاتے تھے آج ہم بڑے بڑے مکانات اور پلازے بنا کر ایک دوسرے پر فخر کرتے ہیں جبکہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام عظیم الشان بلڈنگوں کو ناپسند فرماتے تھے اللہ تعالیٰ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اُسوہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

انگوٹھی پھینک دی

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ !

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو آپ نے اس کے ہاتھ سے انگوٹھی نکال کر پھینک دی اور فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی چاہتا ہے کہ آگ کا انگارہ اپنے ہاتھ میں ڈالے۔

پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لے گئے تو دُوسرے لوگوں نے کہا کہ انگوٹھی اُٹھا کر بیچ کر اس سے فائدہ حاصل کرو اُس نے کہا خُدا کی قسم میں اِسے نہیں اُٹھاؤں گا کیونکہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اسے پھینک دیا ہے۔

(ابوداؤد شریف صحابہ کا عشق رسول ص ۴۲)

برادرانِ اسلام ! سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے واضح فرامین کے باوجود مرد آج کل سونے کی انگوٹھی اور چین وغیرہ استعمال کر رہے ہیں اُنہیں دیکھنا چاہیے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خبردار کر رکھا ہے کہ سونا ہاتھ میں انگارہ ڈالنے کے مترادف ہے عاشقِ رسول نے جب دیکھا کہ محبوب اُس کے عمل سے ناراض ہیں تو اُس چیز سے فائدہ حاصل کرنا بھی محبت کے خلاف سمجھا اللہ ہمیں حضور کے فرامین اقدس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بال کٹوا دیئے

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کے بال بڑھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا !ذباب ذباب میں سمجھا کہ حضور نے مجھے حکم ارشاد فرمایا ہے میں گیا اور بال کٹوا کر دوسرے دن حاضر ہوا تو آپ مجھ سے فرمانے لگے میں نے تم سے نہیں کہا تھا لیکن اچھا کیا۔

(ابوداؤد شریف صحابہ کا عشق رسول ص ۴۳)

دیکھنے میں یہ معمولی اعمال ہیں لیکن ان میں بہت بڑا پیغام ہے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تو اُن چھوٹی چھوٹی باتوں کا بھی خیال رکھتے کہ ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ناراض نہ ہو جائیں اور بعض اوقات آپ کے احکامات کے بغیر ہی آپ چہرۂ انور کے تاثرات سے جان لیتے کہ آپ ناراض ہیں۔

ایک ہم ہیں کہ ہمیں آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام احکامات صحابہ کرام کے وسیلہ سے حاصل ہو گئے لیکن پھر بھی ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پاک سُنتوں پر عمل کرنے سے کتراتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت نصیب فرمائے۔

پیارے اسلامی بھائیو ! سچی حقیقی محبت کا تقاضا یہی ہے کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرامین پر عمل کیا جائے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقدس فرامین کو دل میں جاگزیں کیا جائے۔
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سُنتوں کو اپنے قول و فعل اور عمل کا حصہ بنائیں۔

حدیث مصطفیٰ بہترین ذریعہ

پیارے اسلامی بھائیو! حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذاتِ والا صفات کی سیرت طیبہ اور

اُسوۂ حسنہ کا مطالعہ کرنے کے لئے بہتریں ذریعہ حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے میرے اُستادگرامی حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

کتاب اللہ کا حُسنِ معانی
محمد مصطفےٰ کی زندگانی
حدیث مصطفےٰ کیا ہے بتادوں
انہیں کی داستاں ان کی زبانی

عزیزانِ محترم! زندگی کے ہر گوشے کی رہنمائی کے لئے حضورر سالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی احادیث مبارکہ ہمارے پاس موجود ہیں۔

حدیث شریف میں آپ کی صبح کا ذکر ہے۔
حدیث شریف میں آپ کی شام کا ذکر ہے۔
حدیث شریف میں آپ کی عبادت کا ذکر ہے۔
حدیث شریف میں آپ کے قیام کا ذکر ہے۔
حدیث شریف میں آپ کے چلنے کا ذکر ہے۔
حدیث شریف میں آپ کے بیٹھنے کا ذکر ہے۔
حدیث شریف میں آپ کے کھانے پینے کے انداز ملتے ہیں۔
حدیث شریف میں آپ کے اخلاق واطوار کے انداز ملتے ہیں۔

اگر آپ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ مبارکہ کا چلتا پھرتا عملی نقشہ دیکھنا چاہتے ہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی احادیثِ مبارکہ کا مطالعہ کریں۔

مُنکرین حدیث گمراہ ہیں

عزیزانِ محترم! حضورر سالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرامینِ اقدس کے بغیر دین کی تفہیم ہونا ممکن ہی نہیں لیکن آج ایک بدقسمت ٹولہ موجود ہے یہ لوگ جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرامین کے مُنکر ہیں اُن کا عقیدہ ہے کہ ہمیں اپنے ہر عمل کے لئے اور ہدایت کے لئے قرآنِ مجید ہی کافی ہے وہ احادیثِ رسول کو حُجّت تسلیم نہیں کرتے۔

مُنکرین حدیث کسی دینی جذبہ کے تحت قرآن پرعمل اورحدیث کاانکارنہیں کرتے بلکہ ان کامقصدفتنہ وفساد ہےان کاخیال ہے کہ حضورصلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کےفرامین کاانکارکرکےوہ قرآنِ پاک کی من چاہی تاویل کریں اورقرآنِ پاک کی تشریحات کرنے میں حدود وقیود سے آزاد ہوجائیں۔

احادیث رسول کےبغیرتفسیرقرآن ممکن نہیں

قارئین محترم! اہلِ اسلام کاعقیدہ ہے کہ حضورصلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی احادیث مُبارکہ پرعمل کرکےہی دین پرعمل ہوسکتا ہے آپ کےفرامینِ اقدس کےبغیرقرآن مجید کاکلام الٰہی ہونا ثابت نہیں کیاجاسکتاہرمسلمان کواس حقیقت سےآشناہوناچاہیے کہ مسائلِ شریعت کےدلائل کے لئےقرآن مجید کےبعداحادیث شریف کاہی درجہ ہےعلامہ اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں !

"بغیراحادیث رسول کےایمان لائے نہ کوئی قرآنِ پاک کےمطالب ومعانی کوکماحقہ سمجھ سکتا ہےاورنہ ہی دین اسلام پرعمل کرسکتا ہےاس لئے ایسےلوگ جوحدیث مصطفٰے کےخلاف علم بلند کئےہوئے ہیں یہ لوگ گمراہ ہیں بدمذہب ہیں اورمُلحد ومُرتد ہیں لہٰذاان کی کوئی تحریر پڑھنااوران لوگوں کےوعظوں میں شرکت کرناحرام وناجائز ہے۔"

منصبِ رسالت اورحدیثِ رسول

قارئین محترم ! قُرآنِ پاک میں واضح احکام موجود ہیں جوکچھ تمہیں رسول دےاس کو لےلواورجس چیز سےمنع کرےاس سےمنع ہوجاؤاس اعلان سےمعلوم ہوا کہ حضورصلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کواللہ رب العزت کی طرف سےاِختیارات حاصل ہیں آپ جوکچھ ارشادفرماتے ہیں وہ عین منشائےالٰہی ہےعلامہ اعظمی لکھتے ہیں۔

حقیقت تویہ ہے کہ جولوگ حدیثوں کےدلیل شرعی ہونے کاانکارکرتے ہیں وہ حقیقتاً منصبِ نبوت ورسالت ہی کہ مُنکرہیں۔

وہ حضورکومحض قاصد سمجھتے ہیں حالانکہ اللہ نےاپنے نبی کی اطاعت کوہی اپنی اطاعت فرما

رکھا ہے۔

علومِ قرآن جاننے کیلئے حدیث ضروری ہے

قارئین محترم! علما نے لکھا ہے کلام اللہ تمام انبیائے سابقین کے صحائف کا اجمالی خاکہ بھی پیش کرتا ہے اور اس میں تمام علوم ہیں اور یہ ہر چیز کو بیان کرنے والا ہے۔

ان علوم تک رسائی ہر کس و ناکس کا کام نہیں ان علوم تک رسائی صرف نبی اور رسول کو ہی ہو سکتی ہے اس لئے مفسرین کرام تفسیر کرتے وقت سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث کے ذخیرہ کو دیکھتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کی کیا تفسیر فرمائی ہے

امام اعظم کا عقیدہ

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا ہے !

اگر حدیث وسنت نہ ہوتو ہم میں سے کوئی بھی قرآن کو نہ سمجھ سکتا۔

فِقہ حنفیہ کے امام حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ یہ پیغام دے رہے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث مبارکہ پر عمل کئے بغیر اور حدیث کو جانے بغیر کوئی شخص قرآن پاک کی تفہیم نہیں کر سکتا اس لئے ضروری ہے کہ حضور کے فرامین کا مُطالعہ کیا جائے اور اُن لوگوں کی بات پر ہرگز غور نہ کیا جائے جو محض قرآن پاک کو ہی شریعت قرار دیتے ہیں اور حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث کو تسلیم نہیں کرتے۔

احکامِ قرآن کی روشنی میں سُنّت کا مفہوم

قارئین محترم! جیسا کہ ہم پہلے بھی بیان کر چکے ہیں کہ سُنت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال وافعال واعمال کا نام ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام احکامات حضور نبی اکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانِ حق ترجمان کے ذریعہ ہم تک ارسال فرمائے ہیں اور اللہ نے اپنے تمام احکامات کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت سے مشروط فرما دیا ہے۔

آیاتِ قرآنیہ سے ثابت ہوا کہ جس طرح اللہ کی بندگی لازم ہے اُسی طرح اسکے پیارے

رسول صل اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی فرمانبرداری بھی ضروری ہے اور اللہ کی بندگی سے منہ موڑنے والا جتنا بڑا مُجرم ہے اُتنا ہی بڑا مُجرم وہ ہے جو رسول اکرم صل اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نافرمانی کرے۔

سُنت کی تعریف

سنت کا لغوی معنیٰ

سنت کا لغوی معنیٰ کھلا راستہ کے ہیں طریقہ اور سیرت بھی اس مفہوم میں شامل ہیں زُبان کے لحاظ سے اچھی اور بُری دونوں عادات پر سُنت کا لفظ بولا جاتا ہے جیسا کہ سُنت حسنہ اور سُنت سیہ یہ دونوں الفاظ لُغوی لحاظ ورنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سُنت کے حوالہ سے سُنت سیہ کا تو تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔

فان السنة خير كله

یعنی سُنت تمام کی تمام خیر سے متعلق ہے۔

شریعت کی اصطلاح میں سُنت کی تعریف یہ ہے۔

سُنت کا اطلاق حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قول وفعل اور سُکوت پر ہوتا ہے اقوال صحابہ اورافعالِ صحابہ کو بھی سُنت کہتے ہیں۔

حدیث ! شریعت کی اِصطلاح میں حدیث کا اطلاق قول رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ہے۔

محدثین فرماتے ہیں ! سُنت، خبر، حدیث سب ہم معنی ہیں ان میں سے ہر ایک کا اطلاق حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قول وفعل اور سُکوت اور صحابہ کے قول فعل اور سکُوت پر ہوتا ہے۔

حدیث اور اخبار

محدثین نے حدیث شریف اور اخبار میں فرق واضح کیا ہے وہ لکھتے ہیں ! کہ جو کچھ حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ظہور میں آیا ہے یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ سے ظہور میں آیا ہے وہ حدیث ہے اور وہ تفاصیل جس میں احوال سلاطین یا اخبار گزشتہ آئی ہوں وہ خبر ہے۔

امام راغب اور سُنت کا مفہوم

امام راغب نے قرآن پاک کے مفردات پر ایک عظیم الشان تصنیف فرمائی ہے جس کا نام "مفردات القرآن فی غریب الفرقان" ہے وہ لکھتے ہیں !

سُنة النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام طریقہ النبی کأن
ینتحراھاً

سُنت نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا طریقہ مبارکہ ہے جس کی تحصین میں
وہ کوشاں رہے۔

سُنت کا مفہوم لُغت کی روشنی میں

حضرت غزالی زماں سیّد احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ حجیت حدیث میں لکھتے ہیں سُنت لُغت میں راستہ کو کہتے ہیں ایسا راستہ جو متواتر چلنے کی وجہ سے صاف اور ہموار ہو گیا ہو۔

عادات راسخہ کو بھی سُنت کہتے ہیں !

سیرت النبی کو بھی سُنت کہتے ہیں۔

صحیح مسلم شریف میں ہے! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعمال پر لفظ سُنت کا اطلاق کیا جاتا ہے۔

حدیث کا لفظ اقوال پر کیا جاتا ہے اور شریعت کے دلائل میں حدیث اور سُنت کو ہم معنی قرار دیتے ہیں جب ہم سُنت کا لفظ ادا کرتے ہیں تو اس سے مُراد حضور کا طریقہ اور حدیث نبوی ہی ہوتا ہے۔

عُلما نے لکھا ہے سُنت اور حدیث مُترادف ہیں اور شریعت میں یہ دونوں حُجت ہیں جن احادیث نبویہ کو اقوال سے تعبیر کیا جاتا ہے وہ بھی افعال ہی ہیں سُنت پر ایمان لانا تکمیل دین کے لئے ضروری ہے۔

اُصولِ فقہ کی کُتب میں سُنت کا شمار ایسی حُجت شرعیہ میں ہوتا ہے جسے احکام کا ماخذ مانا گیا ہو ایسا ماخذ جو قرآن کے علاوہ ہو۔

ڈاکٹر طاہرالقادری لکھتے ہیں! سنت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایسا طریقہ جاریہ ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول یا فعل سے ثابت ہو جیسے وضو میں بسم اللہ پڑھنا اور تمام اعضاء کو تین مرتبہ دھونا، اس کے کرنے پر اجر اور نہ کرنے پر ملامت ہے۔

روایت ہے کہ !سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

من رغب عن سنّتي فليس منّي

جس نے میری سنّت سے رُوگردانی کی اس کا مجھ سے کچھ تعلق نہیں۔

سنّتیں ترک کرنے والوں سے سیدنا حضرت عبد اللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا!

اگر تم لوگوں نے اپنے پیغمبر صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی سنّت چھوڑ دی تو گمراہ ہو جاؤ گے

(مشکوۃ شریف ص 97)

سنت کی تعریف کرتے ہوئے ڈاکٹر علامہ طاہرالقادری رقمطراز ہیں قرآنِ حکیم کے بعد فقہ اسلامی کا دوسرا بنیادی ماخذ سنت ہے۔اس کا اطلاق حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول (جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا)، فعل (جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا) اور ہر اس کام پر ہوتا ہے جس کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجازت عطا فرمائی۔

سنت کی اقسام

سنت قولی !اس سے مُراد سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات اور فرمودات ہیں یعنی جو کچھ حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زُبانِ حق ترجمان سے ارشاد فرمایا وہ سُنتِ قولی کہلاتا ہے۔

سنت فعلی !اس سے مُراد وہ تمام اُمور ہیں جو سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود کیا کرتے تھے پس حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کئے ہوئے کاموں کو سُنتِ فعلی کہیں گے مثال کے طور پر آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام بیٹھ کر کھانا کھایا کرتے تھے تو بیٹھ کر کھانا سُنتِ فعلی قرار پائے اور اسی طرح بہت سے کام سُنتِ فعلی میں شُمار ہوں گے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کئے۔

سنت تقریری !اس سے مُراد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کسی صحابی نے کوئی کام کیا ہو یا فقط اُس کیا اطلاع حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پہنچی ہو اور اُس کام کے بارے میں حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع نہ کیا ہو بلکہ خاموشی اختیار کی ہو یا اسے پسند فرمایا ہو تو صحابہ کرام کے ایسے افعال کو سنت تقریری کہتے ہیں۔

(سنت مبارکہ ص ۷۰)

سنت سے محبت کرو

مشکواۃ شریف کی روایت ہے !

من احب سنّتی فقد احبنی ومن احبنی کأن معی فی الجنۃ

جس نے میری سنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

(مشکواۃ ۳۰)

اگر کوئی شخص بہت بڑا ثواب حاصل کرنا چاہے تو اسے احیائے سنّت میں مصروف ہونا چاہئے، کیونکہ مٹی ہوئی سنّتوں پر عمل کرنے سے سو شہیدوں کا ثواب ملتا ہے !الغرض سنّتوں پر عمل کرنے سے دنیا و آخرت کی سعادتیں نصیب ہوجاتی ہیں۔

عزیزانِ محترم ! ہم اہلِ سنت ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانِ مبارکہ کے مُطابق اہلِ سنت ناجی فرقہ ہے ہمیں اس بات پر فخر ہے کہ ہم اہلِ سنت ہیں۔

لیکن ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ سُنت کیا ہے۔

سُنت کا مفہوم کیا ہے۔

سُنت کا معنیٰ کیا ہے۔

سُنت کے اجزائے ترکیبی کیا ہیں۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ تمام اہلِ علم کی مُتفق رائے یہ ہے کہ سُنت نبوی تین طرح کی ہے۔

اول ! یہ کہ کوئی حکم قرآن پاک میں موجود ہو اور وہی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ارشاد فرمادیں۔

دوم ! یہ کہ قرآنِ مجید میں مُجمل حکم موجود ہو اور سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی تفصیل بیان فرمادیں۔

سوم ! یہ کہ سُنت وہ ہے کہ جس کے بارے میں قرآنِ مجید کی آیت مبارکہ نہ ہو مگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات مُفصل پائے جائیں۔

سُنت کا لفظ احکامِ شریعت کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول، فعل اور عمل کو سُنت کہتے ہیں۔

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام سُنتِ مبارکہ پر عمل کا خاص اہتمام کرتے تھے اگر آپ صحابہ کرام کی سیرت کا مُطالعہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ اُن لوگوں میں محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس قدر راسخ تھی اُن کی زندگی کا لمحہ لمحہ حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سُنتوں کا مظہر نظر آتا ہے اس لئے کہ وہ لوگ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع اور اطاعت کو آخرت کا سرمایہ نجات سمجھتے تھے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی خواہش اور کوشش یہ ہوتی تھی کہ اُن سے کوئی ایسا فعل سرزد نہ ہوجائے جو سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی عمل کے خلاف ہو۔

حضرت عبداللہ صحابی سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آثار کا بھی نہایت خیال فرماتے اگر حالتِ سفر میں ہوتے تو کوشش سے اُسی جگہ قیام کرتے اور اُسی جگہ نماز ادا فرماتے جہاں حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اُسی جگہ اُونٹنی کو بٹھاتے جہاں سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اُونٹنی کو بٹھایا کرتے تھے۔

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک درخت کے نیچے آرام فرمایا تھا یہ اُس کو ہمیشہ پانی دیتے تا کہ وہ درخت سر سبز و شاداب رہے۔

اُن کی یہ محبت سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کامل تعلق اور نسبت کا اظہار ہے کہ وہ اپنے ہر قول فعل اور عمل سے یہ ثابت کرتے تھے کہ ہم سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ وابستہ ہر چیز کے ساتھ تعلق اور محبت کرنا متاعِ حیات خیال کرتے تھے۔

انہیں عاشقانِ پاکباز کے جذبۂ محبت کے بارے کسی نے کیا خوب کہا !

جہاں جہاں سے وہ گزرے جہاں جہاں ٹھہرے
وہی مقام محبت کی جلوہ گاہ بنے

عشاق کے انداز ہی نرالے ہوتے ہیں اُن کی دیوانگی کمال ہوتی ہے۔
محبوب کی گلیوں کا طواف بھی کرتے ہیں اور محبوب کے کُوچہ کے کُتوں سے بھی پیار کرتے ہیں یہی والہانہ محبت، یہی عشق و مستی کیفیتِ ایمان کی تصدیق کرتی ہے۔

سُنت پر چلنے والے جنتی

حضرت ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا !

جس شخص نے پاک اور حلال رزق کھایا اور میری سُنت پر عمل کیا
اور اس کی زیادتی سے لوگ امن میں رہے وہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔
کسی نے عرض کیا یارسول اللہ ! آج کل تو ایسے لوگ بہت ہیں
آپ نے فرمایا میرے بعد بھی بہت ہوں گے۔

(ترمذی شریف بحوالہ ہدی للمتقین ص ۱۶۴)

پیارے اسلامی بھائیو! اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ رزق حلال کی کتنی اہمیت ہے جنت میں جانے کے لئے کتنی آسان راہ ہے کہ بندہ رزق حلال کی کوشش کرے۔
اِس کے ساتھ ساتھ اسی روایت میں دوسرا عمل یہ بتایا گیا ہے کہ مُسلمان دوسرے مُسلمان سے زیادتی نہ کرے لوگوں کو اپنے ظُلم وستم کا نشانہ نہ بنائے، کسی کی دل آزاری نہ کرے۔
لیکن آج ہم دیکھتے ہیں کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشادات کے مُنکرین بہت زیادہ ہو چکے ہیں مُسلمان مُسلمانوں کا گلا کاٹ رہے ہیں کہیں بم دھماکے کر رہے ہیں کہیں خود کُش حملے کر رہے ہیں کہیں امن کو سبوتاژ کر رہے ہیں یہ لوگ بظاہر مُسلمان ہیں لیکن بباطن کُفار و مُشرکین سے بھی بدتر ہیں۔
ہماری دُعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ سب کو ہدایت دے اور ہمت دے کہ اپنے آقا و مولا

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرامینِ اقدس پر عمل کرتے ہوئے پاکیزہ زندگی گزاریں اور جنت کے حقدار ٹھہریں۔

قارئین محترم ! سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیاری سُنتوں سے پیار کرنا ہی اطاعت فرمانبرداری کے زُمرے میں آتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سُنتوں سے پیار کرنا ہی مومن کی نشانی ہے۔

اگر آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دعویٰ محبت سچا ہے تو پھر سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرامینِ اقدس کی پوری پاسداری کرنا ہوگی کیونکہ محبت تقاضا کرتی ہے کہ محبوب کی بات کو مانا جائے ہمیں چاہیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سُنتوں سے محبت کریں اور اُنہیں اپنی پوری زندگی پر محیط کریں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ! کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا !

جس نے میری سُنت سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔

(ترمذی شریف ہدی للمتقین ص ۱۲۴)

معلوم ہوا کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سُنتِ مبارکہ سے محبت کرنا سرکارِ دوعالم سے محبت کرنا ہے حضور کی سُنتوں پر عمل کرنا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے مُسلمانوں کو اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ دخولِ جنت کے لئے محبت رسول ہی مفتاح یعنی کُنجی ہے تو ہر قول و فعل کو سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سُنتوں کے مطابق کر لینا اللہ کی خوشنودی کا بھی باعث ہوگا اور حصول جنت کا ذریعہ بھی۔

قارئین ! اللہ کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مُسلمانوں کو خبر دے رکھی ہے کہ دو چیزوں یعنی قرآن وسنت کو مضبوطی سے تھامنا کامل ایمان کی نشانی ہے اگر ان دونوں میں سے کسی ایک چیز کو بھی چھوڑ دیا تو گمراہی کے گڑھے میں جا پڑو گے۔

کچھ لوگ قرآنِ پاک کے ساتھ تمسک کرتے ہیں لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشادات کو تسلیم نہیں کرتے تو ایسے لوگ گمراہ ہیں اور دین سے دُور ہیں اللہ تعالیٰ سب کو ہدایت عطا

فرمائے۔

سُنت کے تابع رہو

حضورِ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشا فرمایا !
تم میں سے کوئی شخص اُس وقت تک کامل مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اُس
کی خواہشات اُس کے تابع ہوجاتیں اُس دین کے جو میں لایا ہوں۔

پیارے اسلامی بھائیو ! اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ خواہشات کو دین کے تابع کرنا ایمان کی نشانی ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں پر عمل کرنا ایمان کی نشانی ہے اگر کوئی شخص احکام دین کی اپنی خواہشات کے مطابق تاویل کرتا ہے ایسا شخص ایماندار نہیں ہوسکتا اس لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم اپنی پوری زندگی کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات مبارکہ کے مطابق ڈھال لیں اپنی خواہشات کو چھوڑ کر آقا علیہ الصلوۃ والسلام کے فرامین پر عمل کریں۔

سنت کو مضبوطی سے تھام لو

حضرت غضیف بن حارث ثمانی سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا !جب کوئی قوم کسی بدعت کو جاری کرتی ہے تو ویسی ہی سنت پر عمل کی توفیق جاتی رہتی ہے۔
سنت کو مضبوط پکڑنا بدعت نکالنے سے بہتر ہے۔(رواہ احمد)
(بہری اللمتقین ص ۱۶۷)

بعض لوگ اُن احادیث جن میں لفظ بدعت ہے کو اہل سنت وجماعت پر چسپاں کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اُن احادیث کی بنیاد پر میلاد منانا ،یا ایصال ثواب کی محافل کو بھی بدعت قرار دیتے ہیں حالانکہ یہ مستحب اعمال ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت نصیب فرمائے۔

بہترین بات اور بہترین راہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشا فرمایا !
بہترین بات اللہ کی کتاب اور بہترین راہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کی راہ ہے۔

(مشکوٰۃ شریف ج ا ص ۲)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے لوگوں کا کیا حال ہے ایک چیز جسے میں کرتا ہوں اس سے پرہیز کرتے ہیں پس اللہ کی قسم میں ان کی نسبت اللہ کو بہت زیادہ جانتا ہوں اور اس سے بہت زیادہ ڈرنے والا ہوں۔

معلوم ہوا احکام الٰہیہ کی تشریح وتوضیح کا حق صرف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والا صفات کو ہے اور کسی کو حق نہیں پہنچتا کہ اپنی مرضی سے دین میں کچھ کرتا پھرے۔

حضور آگ سے بچاتے ہیں

پیارے آقا مدنی تاجدار رؤف ورحیم ہیں اور آپ رحمۃ اللعالمین ہیں آپ نہیں چاہتے کہ آپ کا کوئی بھی اُمتی جہنم میں جائے آپ بشیر ونذیر بنا کر بھیجے گئے ہیں اسی لئے آپ نے جہاں بشارات سے جنت کی نوید دی ہے وہیں جہنم سے بچنے کی تلقین بھی فرمائی ہے اور ہمیں بار بار جہنم سے ڈرایا ہے لیکن ہم بدعملی کی وجہ سے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات سے رُوگردانی کرتے ہیں اور اپنے لئے جہنم کا سامان کرتے رہتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے!

میری اور تمہاری مثال ایسی ہے کہ میں تمہاری کمر پکڑتا ہوں آگ سے بچانے کے لئے اور کہتا ہوں میری طرف آؤ آگ سے بچو اور تم مجھ پر غالب آجاتے ہو اور اس میں داخل ہوتے ہو۔

(مشکوٰۃ شریف ج ا ص ۵۲)

اس حدیث مبارکہ میں حضور تاسف فرما رہے کہ اے مسلمانوں تم کیسے ہوا ے کلمہ پڑھنے والو تم کیسے ہوا ے دین حق قبول کرنے والو تم کیسے ہے اے میرے اُمتیو تم کیسے ہو میں تمہیں اپنی طرف بُلا رہا ہوں کہ میرے دامن رحمت میں آجاؤ میرے طریقے پر چلو جنت کے حقدار ٹھہرو گے میری سُنتوں پر عمل کرو اللہ کے محبوب بن جاؤ گے لیکن تم میرے طریقے کی مخالفت کر کے میرے بتائے ہوئے رستے کو چھوڑ کر جہنم کی راہ اختیار کر لیتے ہو۔

نفع کس نے اُٹھایا

حضرت ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ! اس چیز کی مثال جو مجھے دے کر بھیجا گیا ہدایت اور علم سے ہے بہت بارش کی طرح ہے جو زمین پر برسی اس زمین کا ایک ٹکڑا اچھا تھا اس نے پانی قبول کیا اور گھاس اُگائی خشک اور تر گھاس بہت زیادہ۔

اور ایک ٹکڑا بہت سخت تھا کہ اس پر پانی ٹھہرا ئر کا اللہ نے اس سے لوگوں کو بہت زیادہ نفع بخشا اُنہوں نے پانی پیا اور پلایا اور ایک کھیتی کی زمین کے ٹکڑے پر (پانی) پیا کہ وہ میدان تھا اس نے پانی کو روکا اور نہ گھاس اُگایا اس شخص کی مثال جس کو اللہ نے دین کی سمجھ عطا فرمائی اور اس کی جس چیز کے ساتھ مجھے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے اس کے ساتھ نفع حاصل کیا اور جس نے سر نہ اُٹھایا اور نہ ہی ہدایت قبول کی جسے میں دے کر بھیجا گیا ہوں۔

(مشکوۃ شریف ص ۵۴)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف سے جو لائے اور جو کچھ آپ نے ارشادات فرمائے ان کو سمجھنا اور ان پر عمل کرنا بارش کے پانی سے فائدہ حاصل کرنے کی مثال سے ثابت فرمایا گیا ہے اچھی زمین بارش کے پانی سے مزید زرخیز ہو جاتی ہے اور پتھریلی یا کلر والی زمین اللہ کی طرف سے نازل کئے گئے پانی سے بھی کچھ فائدہ حاصل نہیں کر پاتی اور ویسی کی ویسی ہی رہتی ہے۔

محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے احکامات پر عمل کرنے والا اُس زرخیز زمین کی طرح ہے جس نے بارش سے فائدہ حاصل کر لیا اور آپ کے احکامات سے منہ موڑنے والا اُس زمین کی طرح ہے جو بارش سے خود فائدہ حاصل کر سکی اور نہ دوسروں کو فائدہ دے سکی۔

پیارے اسلامی بھائیو ! جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنتوں کا مخالف ہے وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو آواز دینے والا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اس سے بیزار ہیں اللہ کرے مسلمان قوم کا ہر فرد اسلامی تعلیمات کا آئینہ دار ہو جائے اور ہر مسلمان حضور کی سنتوں کا پیکر نظر آئے اور اسلامی شعار کی حفاظت کرنے والا نظر آئے۔

اس پرفتن دور میں جبکہ چاروں طرف سے انواع واقسام کے فتنے دین کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوئے ہیں حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت اور اُسوۂ حسنہ کا مطالعہ اور بھی

ضروری ہوگیا ہے۔

آج کا نوجوان قیدِ فرنگ میں ہے اور دین سے بالکل دور ہے نئی تہذیب کی آڑ میں شیطان نے مسلمانوں کے اذہان وقلوب کو جکڑ رکھا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو ! آپ جہاں بھی ہوں جس فیلڈ میں بھی کام کریں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سُنّتوں پر عمل کریں اگر آپ معلم ہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقۂ تعلیم پر عمل کریں۔

اگر آپ تاجر ہیں تو حضور کی تجارت سے رہنمائی حاصل کریں۔

اگر آپ مزدور ہیں تو مدینہ طیبہ کے باغات میں مزدوری کرتے ہوئے آقا کو دیکھ کر اپنے لئے نمونہ بنائیں۔

اگر آپ جج ہیں تو مدینہ طیبہ کی مسجد میں بیٹھ کر فیصلے کرتے ہوئے محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ لیں۔

اگر آپ قانون دان ہیں تو مسجد نبوی میں مشاورت کرنے والے پیارے کو دیکھ لیں۔

اگر آپ مبلغ ہیں تو طائف کے بازاروں میں تکالیف برداشت کرکے تبلیغ دین کرنے والے آقا کو دیکھ لیں۔

اگر آپ جرنیل ہیں تو غزوات میں کمانڈ کرنے والے آقا کو دیکھ لیں۔

اگر آپ دولت مند ہیں تو کائنات کے مالک ومختار کو دیکھ لیں۔

اگر آپ حاجتمند ہیں تو فقر اختیار کرنے والے لا یحتاج آقا کو دیکھ لیں۔

اگر آپ بھوکے ہیں تو پیٹ پر پتھر باندھ کر دین حق کے لئے جدو جہد کرنے والے آقا کو دیکھ لیں۔

آپ لائف (Life) کے ہر انداز میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات سے رہنمائی حاصل کرسکتے ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو ! اللہ رب العزت نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حیات جاوداں عطا فرمائی آپ کی زندگی کا ہر پہلو ہمارے سامنے ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کے اُسوۂ حسنہ کو ایسا محفوظ فرمایا کہ آپ کے تمام اعمال آپ کے تمام

اقوال اور آپ کے تمام افعال کتب احادیث و تاریخ میں موجود ہیں۔

کسی بھی شخصیت کے شب و روز کا کُتب میں اس طرح موجود نہیں جس طرح اللہ کے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کے اسوہ حسنہ کو عالم انسانیت کے لئے نمونہ بنانا چاہتا ہے۔

ہر زمانہ حضور کا زمانہ ہے

پیارے اسلامی بھائیو !اس بات کو ہمیشہ یاد رکھو کہ ہر زمانہ حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے سب انسانوں کی طرف مبعوث فرمایا ہے اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت و رسالت دائمی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاکم بنا کر بھیجا ہے اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حاکمیت دائمی ہے اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رحمت بنا کر بھیجا ہے اس لئے عالمین کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت دائمی ہے۔

قارئین محترم !حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر آن ہر گھڑی اللہ کے محبوب ہیں ہر زمانہ آپ کا زمانہ ہے ہر عہد حضور کا عہد ہے اور ہر گھڑی حضور کا ذکر بلند ہو رہا ہے۔

ورفعنا لك ذكرك

ورفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر
نام اونچا ہے ترا بول ہے بالا تیرا

اللہ تعالیٰ نے ہم پر خاص فضل و کرم فرمایا کہ ہمیں اپنا پسندیدہ رسول عطا فرمایا ہے اللہ کا خاص احسان ہے کہ اپنا پسندیدہ دین عطا فرمایا اس لئے ہمیں چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُسوہ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے دُنیوی و اُخروی رحمتیں حاصل کریں۔

جو حضور کی سنت کے خلاف ہو

قارئین محترم !جو شخص شریعت کی حدود و قیود میں رہتے ہوئے اللہ کے دین کی اشاعت

کے لئے کوشش کرے وہ ہمارے سر کا تاج ہے مگر کوئی شخص جو بظاہر لبادہ فقر اوڑھے ہوئے ہو اور سنت مصطفیٰ کے خلاف چلنے والا ہو ایسا شخص گمراہ اور ملعون ہے۔

ایسا شخص جو کہے کہ نماز پڑھنے کا حکم نہیں نماز قائم کرنے کا حکم ہے اور ہماری نماز ہمارے مُرشد نے قائم کروائی ہے اس لئے ہمیں ظاہری نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں فی الحقیقت وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کا بھی باغی ہے اور حضور کی سُنت مبارکہ کا بھی باغی ہے۔

جو شخص یہ کہے کہ ہم تو ظاہری نماز نہیں پڑھتے ہم زمین سے سر نہیں ٹکراتے ہم نے تو اندر کی نماز پڑھی ہوئی ہے ایسا شخص گمراہ اور ملعون ہے کیونکہ شریعت کا فتویٰ ظاہر سے شروع ہوتا ہے۔

قرآن پاک میں ارشاد خداوندی ہے اور جو رسول کے خلاف
کرے بعد اس کے کہ روشن ہوگئی اس کے لئے ہدایت کی اور چلے اس راہ
پر جو مُسلمانوں کی راہ سے الگ ہے تو ہم پھیر دیں گے اسے جدھر وہ خود پھرا
ہے اور اسے جہنم میں ڈالیں گے۔

اس ارشاد ربانی سے بالکل واضح ہوگیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو خلاف چلے گا اللہ اُسے جہنم میں ڈالے گا۔

جو آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک سُنتوں کو چھوڑے گا۔
جو آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی راہِ ہدایت کو چھوڑے گا۔
جو مُسلمانوں کی راہ سے الگ ہوگا۔
جو مُسلمانوں کا طریق چھوڑے گا وہ جہنم کا سامان کرے گا۔
اللہ تعالیٰ ہمیں صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔
اللہ تعالیٰ ہمیں انعام یافتہ لوگوں کی اقتدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔
سیدھا راستہ حضور کا راستہ ہے جو شخص سیدھی راہ چھوڑے گا ہرگز فلاح نہیں پاسکتا۔

عقیدہ کی اہمیت

قارئین محترم! آج حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عناد رکھنے والے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بغض رکھنے والے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت وشان کا انکار کرنے والے بھی

مُبلغین کاروپ دھار کر بستر اُٹھا کر گلی گلی گھوم رہے ہیں جو سادہ لوح مُسلمانوں کو قابو کر کے دین کی باتیں سکھاتے سکھاتے اُن کا ایمان لے جاتے ہیں ایسے لوگ بڑے خطرناک ہیں ان سے بچنا ضروری ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو ! جب بھی بیٹھو سچوں کی محفل میں بیٹھو جب جاؤ تو اہل اللہ کے پاس جاؤ۔

علم دین سیکھنا ہو تو دعوتِ اسلامی کے مراکز جاؤ۔

جدید و قدیم دینی علوم کی ضرورت ہو تو منہاج القرآن یونیورسٹی میں جاؤ۔

بھیرہ شریف میں جاؤ، جامعہ رضویہ، جامعہ قادریہ فیصل آباد جاؤ، جامعہ نعیمیہ میں جاؤ، جامعہ نورالاسلام میں جاؤ، جامعہ حیدریہ چشتیہ میں جاؤ۔

ہمارا مقصد یہ ہے کہ ایسی روحانی درسگاہوں کا رُخ کرو جہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت کا درس ملتا ہو۔

ایسی درس گاہوں میں جاؤ جہاں عشق رسول کا درس ملتا ہو۔

ایسی درس گاہوں میں جہاں حُب اہل بیت کا درس ملتا ہو۔

ایسی درس گاہوں میں جاؤ جہاں محبت صحابہ کا درس ملتا ہو۔

ایسی درس گاہوں میں جاؤ جہاں اولیائے کرام سے عقیدت کا درس ملتا ہو۔

پیارے اسلامی بھائیو ! بچو ایسے دین فروشوں سے جو مال و دولت کے پیچھے بھاگ رہے ہیں جو دین کو بیچ رہے ہیں اور ایمان کا سودا کر رہے ہیں۔

جو غیر ملکی امداد سے اور غیر ملکی اسلحہ سے مُسلمانوں کو آپس لڑا رہے ہیں۔

اسلام میں محبت ہی محبت ہے

اسلام دین فطرت ہے اسلام میں محبت ہی محبت ہے اسلام کسی سے نفرت کا درس نہیں دیتا اسلام اپنوں اور بیگانوں کو سلامتی عطا کرتا ہے جو لوگ اسلام کے نام کو استعمال کر کے دہشت گردی کرتے ہیں اُن کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں جو لوگ امن دشمن ہیں وہ اسلام کے بھی دشمن ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اُسوہ مبارکہ کو دیکھیں آپ ہر کسی سے شفقت سے پیش

آتے ہیں نصاریٰ کو مسجد میں ٹھہرایا جارہا ہے۔

یہودیوں کو مدینہ طیبہ میں پناہ مل رہی ہے یہی نہیں بلکہ جہاں اہلِ اسلام کا غلبہ ہو جائے اور جہاں مسلمانوں کی حکومت ہو وہاں رہنے والے غیر مُسلموں کی جان مال عزت آبرو کی حفاظت اسلامی حکومت کی ذمہ داری ہے۔

سنّت رسول پر عمل کرنا ضروری ہے

پیارے اسلامی بھائیو ! حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت طیبہ ہماری ہر منزل پر رہنمائی کرتی ہے ہمیں چاہیے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنتوں پر عمل کریں۔

اپنی بھی اصلاح کریں اور اپنے اہلِ خانہ کی بھی اگر کوئی باپ ہے تو اُسے چاہیے کہ اپنے بچوں کو آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبارک سنتوں سے آگاہ کرے، اگر عزیز و اقارب میں بیٹھیں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت مبارکہ بیان کریں، اگر دوستوں میں بیٹھیں تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مبارک سُنتوں کا ذکر چھیڑ دیں، انشاء اللہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنتوں پر عمل سے حاصل ہونے والے ثمرات دنیا و آخرت میں ہمارے کام آئیں گے۔

کلمہ طیبہ کی فضیلت

دائرہ اسلام میں آنے کے لئے کلمہ طیبہ پڑھنا ضروری ہے اس میں اللہ تعالیٰ کی توحید اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا اقرار ہے یہ کلمہ پڑھتے ہی ایمان کی دولت میسر آجاتی ہے کفر وشرک کی تمام غلاظتیں دُور ہوجاتیں ہیں اور بندہ طہارت وپاکیزگی حاصل کرلیتا ہے حتیٰ کہ حالت کُفر میں کئے گئے تمام گناہوں کی ظلمت دُور ہوجاتی ہے اور نورِ ایمان سے قلب جگمگا اُٹھتا ہے کلمہ اسلام کا بنیادی رُکن ہے اور یہ اُن پانچ ارکان میں شامل ہے جن کی بدولت انسان کو دُنیا وآخرت کی بھلائی حاصل ہوجاتی ہے۔

اسلام کے پانچ ارکان

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى. قَالَ اَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ اَبِي سُفْيَانَ. عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم بُنِيَ الإِسْلاَمُ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لاَ اِلَهَ اِلاَّ اللَّهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ. وَاِقَامِ الصَّلاَةِ. وَاِيتَاءِ الزَّكَاةِ. وَالْحَجِّ. وَصَوْمِ رَمَضَانَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے، اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

جس کا خاتمہ کلمہ پر ہو وہ جنتی

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی حدیثِ مبارکہ میں ہے !

آپ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفید کپڑا اوڑھے سو رہے تھے۔ میں دوبارہ حاضر ہوا اس وقت بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سو رہے تھے۔ پس میں تیسری بار حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدار ہو چکے تھے، میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص لاالٰہ الااللہ کہے، اسی اعتقاد پر اس کا خاتمہ ہو جائے تو وہ جنت میں جائے گا۔

(مسلم شریف ج ا ص ۹۵)

برادرانِ اسلام! کلمہ طیبہ پڑھنے سے مراد احوال واعمال کی اصلاح کے ساتھ کلمہ طیبہ پڑھنا ہے اگر کوئی شخص کلمہ طیبہ تو پڑھے لیکن اللہ اور اُس کے رسول کے احکامات کو نظر انداز کرے تو اُس کو عذاب کا مزہ چکھنا پڑے گا اس لئے ضروری ہے کہ کلمہ گو اللہ تعالی کے احکامات پر عمل کرے اور اپنے احوال واعمال کی اصلاح کو نظر انداز نہ کرے اگر کوئی کلمہ گو گناہوں کی بخشش کے لئے توبہ کی اور اس کی توبہ اللہ تعالی کی بارگاہ میں مقبول ہوگئی تو وہ کلمہ گو شخص یقیناً جنت میں جائے گا۔

اعلانِ توحید جنت کی نوید

حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ كِلَاهُمَا عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ حُمْرَانَ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس حالت میں مرجائے اور اس کو اس بات کا یقین ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے وہ جنت میں جائے گا۔

اس حدیث مبارکہ میں فرمایا گیا ہے کہ جو یہ اعلان کرے کہ سچا معبود اللہ کے سوا کوئی نہیں یعنی اللہ ہی معبود ہے اور وہ زُبان سے اقرار کرے اور دِل سے اس کی تصدیق کرے کہ اللہ تبارک وتعالی معبودِ حقیقی ہے اور اُس کے محبوب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس کے نبی

اور رسول ہیں وہ نجات یافتہ ہے اور جو شخص ظاہراً کلمہ پڑھے لیکن نہ اللہ کی توحید پر یقین رکھے اور نہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رسالت کو تسلیم کرے اور آپ کو آخری نبی تسلیم نہ کرے وہ دائرہ اسلام میں آ ہی نہیں سکتا اور جو دائرہ اسلام میں نہ آئے اُس کی نجات ممکن نہیں۔

توحید و رسالت کی گواہی دینے والا جہنم سے آزاد

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے !

سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ جس نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں تو اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کو حرام کر دے گا۔

اُس نے ایمان کا ذائقہ چکھا

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ اَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ وَبِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَاقَ طَعْمَ الْاِيمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا

حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے۔ایمان کا ذائقہ اسی آدمی نے چکھا جو اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہو گیا۔

برادرانِ اسلام ! کلمہ پڑھنا تمام کامیابیوں کی کُنجی ہے اور اُس کا پڑھنے والا دُنیا میں بھی کامیاب ہے اور آخرت میں کامیاب ہے جیسا کہ حدیث پاک میں فرمایا گیا کہ وہ شخص ایمان کی حلاوت حاصل کرتا ہے جو اللہ تعالٰی کو اپنا معبود، اپنا رب اور اپنا مالکِ حقیقی جانے اور اس کے ساتھ ساتھ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رسالت کا بھی اقرار کرے۔

ایمان کی ستر شاخیں ہیں

حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ أَوْ بِضْعٌ وَسِتُّونَ شُعْبَةً فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنْ الطَّرِيقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنْ الْإِيمَانِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایمان کی ستر سے کچھ زیادہ یا ساٹھ سے کچھ زیادہ شاخیں ہیں۔ ان سب میں افضل لاالہ الااللہ کہنا ہے۔ اور ان سب میں ادنیٰ یہ ہے راستے میں تکلیف دہ چیز کا ہٹانا ہے۔ اور حیا ایمان کی ایک شاخ ہے۔

افضل عمل کلمہ ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنْ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذَلِكَ حَتَّى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ إِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ أَكْثَرَ

مِنْهُ

عبداللہ بن مسلمہ، مالک، سُمی، ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے یہ کلمات: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ الخ "اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں، ملک اللہ ہی کا ہے اور ساری تعریفیں اسی کے لائق ہیں اور وہ ہر شے پر قادر ہے"، ایک دن میں سو (۱۰۰) بار پڑھا تو اس کو دس غلام (آزاد کرنے) کا ثواب ملے گا اور سو گناہ اس کے مٹا دیے جاتے ہیں اور اس دن شام ہونے تک شیطان سے محفوظ رہتا ہے اور اس سے کوئی آدمی افضل نہ ہوگا مگر وہ شخص جو اس سے زیادہ پڑھے۔

(صحیح بخاری ج ۲ حدیث ۵۹۸۵)

برادرانِ اسلام! کلمہ طیبہ کو بار بار پڑھنا رحمت خدا کے حصول کا ذریعہ ہے اور جو شخص کلمہ طیبہ کا ورد کرتا ہے اُسے بیش بہا ثواب عطا فرمایا جایا جائے گا کلمہ کا ورد کرنے والا شیطان کے حملو سے بھی محفوظ رہتا ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کی امداد ونصرت فرماتا ہے جس کی بدولت اُسے دنیا و آخرت کی نعمتیں بھی ملتی ہیں اور اجر وثواب بھی۔

کلمہ پڑھنے سے غلام آزاد کرنے کا ثواب

سیدنا ابوایوب انصاری اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مندرجہ بالا کلمہ (تہلیل لا الہ الا اللہ) دس مرتبہ پڑھا، اس کو اتنا ثواب ملے گا جیسے اس نے اسماعیل (علیہ السلام) کی اولاد سے ایک غلام آزاد کیا۔

کلمہ گو شیطان سے امن میں

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دن میں سو مرتبہ (لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریك له له

الملك وله الحمد وھو علیٰ کلّ شیٍٔ قدیر)اللہ تعالٰی کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے، اور اسی کے لیے تمام تعریفات ہیں اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔" پڑھا، اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ہوگا اور اس کے نامہ اعمال میں سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور سو گناہ مٹا دیے جائیں گے اور اس روز شام تک شیطان سے امن میں رہے گا اور اس سے بہتر کوئی شخص نہ ہوگا لیکن جس نے اس سے بھی زیادہ اسے پڑھا ہو۔"

برادرانِ اسلام! تمام اولیائے کرام کلمہ طیبہ کا ورد کرتے رہے ہیں اور اپنے معتقدین کو کلمہ طیبہ کے اسرار و رموز اور اس کے فوائد سے آگاہ کرتے رہے جو احادیث ہم نے بیان کرنے کا شرف حاصل کیا ہے اُن میں کلمہ طیبہ پڑھنے والے کے درجات کا بیان بھی ہوا ہے اور اس کلمہ طیبہ کے ذریعہ اللہ کا قُرب حاصل کرنے سے بھی آگاہی ہوئی ہے اللہ تبارک وتعالٰی ہمیں زیادہ سے زیادہ ذکر کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

طہارت وپاکیزگی

قارئین محترم! طہارت کو اسلام میں بڑی اہمیت حاصل ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے طہارت اور پاکیزگی کو نصف ایمان فرمایا ہے۔

حضرت ابن مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشا فرمایا!

پاکیزگی نصف ایمان ہے۔

(مسلم شریف انوار الحدیث ص ۳۲)

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہیے کہ اپنے ایمان کی صفائی کرتے ہوئے سنت مصطفٰے کے مُطابق طہارت کا خاص خیال رکھیں اسی حوالہ سے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حدیث مبارکہ ملاحظہ کریں۔

صفائی نصف ایمان ہے

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا!

اَلطُّهُورُ شَطْرُ الْاِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَآنِ اَوْ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَالصَّلَاةُ نُورٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ اَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو فَبَايِعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا اَوْ مُوبِقُهَا

طہارت اور پاکیزگی نصف ایمان ہے اور الحمد للہ ترازو کو بھر دے گا۔(یعنی اس قدر اس کا ثواب عظیم ہے کہ اعمال تولنے کا ترازو اس کے اجر سے بھر جائے گا)اور سبحان اللہ اور الحمد للہ دونوں آسمانوں اور زمین کے بیچ کی جگہ کو

بھر دیں گے اور نماز نور ہے اور صدقہ دلیل ہے اور صبر روشنی ہے اور قرآن
تیرے لئے دلیل ہوگا یا تیرے خلاف دلیل ہوگا (اگر قرآن پر عمل ہوگا تو
دلیل بن جائے گا ورنہ وبال بن جائیگا)۔ ہر ایک آدمی (بھلا ہو یا برا) صبح کو
اٹھتا ہے یا تو اپنے آپ کو (نیک کام کر کے اللہ کے عذاب سے) آزاد کرتا
ہے یا (بُرے کام کر کے) اپنے آپ کو تباہ کرتا ہے۔

(بخاری شریف کتاب الطہارۃ)

علماء فرماتے ہیں اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اُمت کی اصلاح کے لئے کئی باتوں کو بیان کیا ہے، سب سے پہلے پاکیزگی کا ذکر فرمایا، اور اسے نصف ایمان سے تعبیر فرمایا ہے، دراصل انسان دو چیزوں کا مجموعہ ہے قلب اور قالب، انسان کا ایمان اس وقت مکمل ہوتا ہے جب ان دونوں کو پاکی حاصل ہو، دل کی پاکی تو یہ ہے کہ انسان شرک، کفر و بدعات سے اپنے آپ کو بچائے اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر کامل ایمان رکھے، دراصل یہی انسان کے ایمان کی بنیاد ہے، اور انسان جب جسم کی پاکی بھی اختیار کر لے تو انسان کے ایمان کی تکمیل ہو جاتی ہے اس لئے حدیث شریف میں ظاہری پاکی کو نصف ایمان قرار دیا گیا ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو وحی کے ابتدائی دور میں اس کی تلقین فرمائی۔

وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝

اپنے کپڑے (لباس) صاف ستھرا اور مطہر رکھا کرو اور ہر قسم کی غلاظت اور
گندگی سے پرہیز کیا کرو۔

(سورۃ المدثر 5_4)

قارئین محترم! دراصل یہ پیغام ہدایت مومنوں کے لئے دیا جا رہا ہے ہمارا مذہب ہمیں ہر طرح سے صاف ستھرا رکھنا چاہتا ہے اور ظاہری صفائی کا بھی اس کے ہاں اتنا ہی اہتمام ہے جتنا باطن کی صفائی کا۔

قبر میں عذاب پانے والے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ قبر

والوں کو عذاب ہو رہا ہے ایک قبر والے کے متعلق آپ نے فرمایا کہ یہ شخص اپنے پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنے کی وجہ سے عذاب میں مبتلا ہے۔

برادرانِ اسلام ! معلوم ہوا کہ طہارت و پاکیزگی کی بہت اہمیت ہے اور ہم لوگ بسا اوقات سستی کر جاتے ہیں اور طہارت کا مکمل اہتمام نہیں کرتے بظاہر چھوٹی سی غلطی ہمیں جہنم میں ڈال سکتی ہے اس لئے ہمیں چاہیے کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے احکامات کی روشنی میں کامل طہارت حاصل کریں اپنے لباس اور بدن کو پاکیزہ رکھیں لباس کو پاکیزہ رکھنے سے بندے کا رجوع اللہ کی طرف ہو جاتا ہے اور بندہ کوئی بُرائیوں سے بچ جاتا ہے شیطان کو طہارت سے چڑ ہے اس لئے بندے کو چاہیے کہ ہمہ وقت طہارت کا خیال رکھے۔

استنجا کا سُنت طریقہ

پاخانہ یا پیشاب کرنے کے بعد جو ناپاکی بدن پر لگی رہے اسکے پاک کرنے کو استنجا کہتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ

جو شخص وضو کرے تو ناک میں پانی ڈالے اور جو شخص استنجا کرے تو طاق بار کرے۔

پیشاب کرنے کے بعد مٹی کے پاک ڈھیلے سے پیشاب کے مخرج کو سکھانا چاہئے اور اس کے بعد پانی سے دھوڈالنا چاہئے۔

پاخانہ کے بعد مٹی کے تین ڈھیلوں سے پاخانہ کے مقام کو صاف کرے پھر پانی سے دھو ڈالے۔

استنجا ان چیزوں سے جائز ہے جو پتھر کی طرح صاف کرنے والی ہیں، جیسے پاک مٹی کا ڈھیلا، ریت، لکڑی، پھٹا ہوا بے قیمت کپڑا و چڑا اور اس کے سوا ایسی چیزیں جو پاک ہوں اور نجاست کو دور کردیں بشرطیکہ قیمت والی اور احترام والی نہ ہوں۔

پاک مٹی کے ڈھیلوں سے استنجا کرنا سنت ہے ڈھیلے سے استنجا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ بائیں طرف زور دیکر بیٹھے، قبلہ کی طرف منھ نہ ہو، اور ہوا، سورج اور چاند کی طرف سے بھی بچ جائے تین یا پانچ یا سات مٹی کے ڈھیلے اپنے ساتھ لے جائے صاف کرتے وقت پہلے ڈھیلے کو آگے سے پیچھے کی طرف لے جائے اور دوسرے کو پیچھے سے آگے کی طرف لائے پھر تیسرے کو پیچھے کی طرف لے جائے۔

یہ طریقہ گرمی کے موسم کا ہے لیکن جاڑوں میں اس کے برخلاف، پہلے ڈھیلے کو پیچھے سے آگے کی طرف لائے اور دوسرے کو پیچھے لے جائے اور تیسرے کو آگے لائے اور عورت ہمیشہ وہی

طریقہ کرے جو مرد جاڑوں میں کرتا ہے۔اور طریقہ مقصود نہیں بلکہ صفائی کا مددگار ہے اصل مقصود صفائی اور پاکی ہے خواہ جس طریقہ سے بھی حاصل ہو جائے۔اگر ایک یا دو ڈھیلے سے صفائی حاصل ہو جاتی ہے تو تین کی گنتی پوری کر لے اور اگر تین سے بھی صفائی حاصل نہ ہو اور چار سے حاصل ہو تو پانچواں ڈھیلا اور لے تاکہ طاق ہو جائیں کیونکہ طاق عدد کا استعمال مستحب ہے۔

مستحب یہ ہے کہ پاک ڈھیلے یا پتھر دائیں طرف رکھے اور استعمال کئے ہوئے بائیں طرف رکھے اوران کی نجس جانب نیچے کو کر دے، ڈھیلے وغیرہ سے استنجا کرنے کے بعد پانی سے استنجا کرنا سنت ہے۔

افضل یہ ہے کہ پردہ دار جگہ ہو تو دونوں کو جمع کرے پیشاب کرنے کے بعد ڈھیلے سے استنجا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ذکر کو بائیں ہاتھ میں پکڑ کر ڈھیلے یا پتھر پر جو زمین سے اٹھا ہوا ہو یا بائیں ہاتھ میں لیا ہوا ہو حرکت دے یہاں تک کہ رطوبت خشک ہو جائے اور یہ یقین ہو جائے کہ اب پیشاب نہ آئے گا۔

بعض کے نزدیک استبرائ یعنی پیشاب کے بعد چند قدم چلنا یا زمین پر پاؤں مارنا یا کھنکارنا یا دائیں ٹانگ پر بائیں ٹانگ لپیٹنا اور پھر اس کے برعکس کرنا واجب ہے تاکہ رکا ہوا قطرہ نکل جائے،

لوگوں کی طبعیتیں مختلف ہوتی ہیں اور ہر شخص کے لئے اپنا اطمینان ضروری ہے اور یہ استبرائ کا حکم مردوں کے لئے ہے عورت پیشاب سے فارغ ہونے کے بعد تھوڑی دیر ٹھہر کر پہلے ڈھیلے سے مقام پیشاب کو خشک کر لے پھر پانی سے طہارت کر لے یا صرف پانی سے طہارت کر لے پانی سے استنجا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے ہاتھ کے کلائی تک دھو لے پھر اگر روزہ دار نہ ہو پاخانہ کے مقام کو خوب ڈھیلا چھوڑ کر بیٹھے اور بائیں ہاتھ سے خوب استنجا کرے اور اسقدر دھوئے کہ اس کو پاکی کا یقین یا ظن غالب ہو اور چکنائی جاتی رہے اور دھونے میں خوب زیادتی کرے اور اگر روزہ دار ہو تو زیادتی نہ کرے اور نہ زیادہ پھیل کر بیٹھے، دھونے کا کچھ شمار مقرر نہیں اگر وسوسہ والا شخص ہو تو اپنے لئے تین مرتبہ دھونا مقرر کر لے۔

عورت کشادہ ہو کر بیٹھے اور ہتھیلی سے اوپر اوپر دھو لے عورت مرد سے زیادہ کشادہ ہو کر بیٹھے، پیشاب کے مقام کو پہلے دھوئے یہی مختار ہے استنجا کے پاک ہونے کے ساتھ ہی ہاتھ بھی

پاک ہوجاتا ہے۔

استنجا کے بعد ہاتھ کلائیوں تک دھو لے جیسا کہ اول میں دھوتا ہے تا کہ خوب ستھرا ہو جائے۔

جاڑے میں گرمیوں کی نسبت مبالغہ کرے اور اگر گرم پانی ہو تو جاڑے ۔کا حکم بھی گرمیوں کی طرح ہے

مکروہاتِ استنجا

استنجا کرتے وقت قبلہ کی طرف کو منہ یا پیٹھ کرنا خلاف ادب و مکروہ تنزیہی ہے

ہڈی، خشک گوبر، لید، کھانے کی چیز، شیشہ، چونا، لوہا، چاندی، سونا وغیرہ پکی ٹھیکری، پکی اینٹ، پتے، بال، روئی، کوئلہ، نمک، ریشمی کپڑا۔ اور ہر قیمتی اور محترم چیز سے استنجا کرنا مکروہ ہے

بلا عذر دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا، لیکن اگر بائیں ہاتھ میں کوئی عذر ہو تو کراہت نہیں۔

نجس چیزوں سے استنجا کرنا

ایسی چیزوں سے استنجا کرنا جو نجاست صاف نہ کرے جیسے سرکہ وغیرہ

ایسی چیزوں سے استنجا کرنا جس سے انسان اور اس کے جانور نفع حاصل کرسکیں

جس پتھر یا ڈھیلے وغیرہ سے خود یا کوئی اور شخص استنجا کر چکا ہو، لیکن اگر پتھر کے کئی کونے ہوں اور ہر مرتبہ نئے کونے سے استنجا کرے تو کراہت نہیں۔

کاغذ سے استنجا کرنا اگرچہ کورا ہو

بلا اجازت کسی غیر آدمی کے پانی یا کپڑے یا کسی اور چیز سے استنجا کرنا ہے

زمزم شریف سے استنجا پاک کرنا

ایسی جگہ استنجا کرنا کہ کسی غیر شخص کی نظر اس کے ستر پر پڑتی ہو

پانی سے استنجا کی اقسام

ان میں سے پہلی دو قسم کا استنجا فرض ہے !

مخرج کا اس وقت دھونا فرض ہے جبکہ جنابت یا حیض و نفاس کی وجہ سے غسل کرے۔

جب نجاست مخرج سے زائد ہو خواہ تھوڑی ہو یا بہت اس میں زیادہ احتیاط ہے اور شیخین کے نزدیک جب مخرج کے علاوہ قدر درہم سے زیادہ ہو دھونا فرض ہے۔

سنت اور وہ اس وقت جب نجاست مخرج سے بڑھے۔

مستحب، وہ اس وقت ہے جبکہ صرف پیشاب کیا ہو اور پاخانہ نہ کیا ہو اور نجاست مخرج سے نہ بڑھے پس اس وقت پیشاب کی جگہ کو دھونا۔ بعض کے نزدیک مستحب ہے اور بعض کے نزدیک سنت ہے۔

مستحبات وآداب بیت الخلا

جن کپڑوں سے نماز پڑھتا ہے ان کے سوا اور کپڑے پہن کر بیت الخلا میں جانا اگر ایسا نہ کر سکے تو اپنے کپڑوں کو نجاست اور مستعمل پانی سے بچانا، سر کو ڈھانپ کر بیت الخلا میں جانا، جنگل میں جائے تو لوگوں کی نظروں سے دور نکل جانا، انگوٹھی وغیرہ جس میں اللہ کا نام یا قرآن کی آیت یا کسی رسول یا کسی بزرگ کا نام یا حدیث وغیرہ کے الفاظ لکھے ہوں تو اسے نکال دے اگر تعویذ وغیرہ کپڑے میں لپٹا ہوا ہو تو ساتھ ہونے میں کراہت نہیں۔

بیت الخلا میں داخل ہونے سے پہلے یہ دعا پڑھنا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم انی اعوذبك من الخبث والخبائث

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں ناپاک جنوں اور ناپاک جنیوں سے۔

داخل ہوتے وقت پہلے بایاں پاؤں داخل کرنا باہر آتے پہلے دایاں پاؤں نکالنا

کھڑے ہونے کی حالت میں ستر نہ کھولے بلکہ بیٹھنے کے قریب ہو کر کھولے ضرورت سے زیادہ بدن نہ کھولے۔

دونوں پاؤں کو فاصلہ سے رکھے یعنی کھل کر بیٹھے اور بائیں پاؤں پر زور زیادہ دے کر بائیں طرف جھکا رہے۔

بات نہ کرے نہ زبان وحلق وغیرہ سے، اللہ کا ذکر کرے البتہ دل میں اللہ کے ذکر کا خیال کر سکتا ہے اس وقت کا ذکر اپنی نجاستوں کا احساس اور اللہ پاک کی پاکی کا خیال کرنا ہے، چھینک

اور سلام اور اذان کا جواب نہ دے خود کو چھینک آئے تو دل میں الحمد اللہ پڑھ لے زبان سے نہ پڑھے، کسی دینی مسئلہ پر غور نہ کرے۔

بلاضرورت اپنے ستر کو نہ دیکھے نہ اپنے بدن سے کھیل کرے نہ آسمان کی طرف نظر اٹھائے بلاوجہ زیادہ دیر تک نہ بیٹھا رہے جب فارغ ہو جائے تو مقام نجاست کو صاف کر کے کھڑا ہو جائے اور سیدھا ہونے سے پہلے بدن کو چھپا لے۔

بیت الخلا سے باہر آ کر یہ دعا پڑھے۔

الحمد للہ العظیم الذی اخرج ما یو ذینی ما ینفعنی (و بقی فی ما ینفعنی) غفرانك ربنا و الیك المصیر

پانی سے استنجا کرنے کے بعد دونوں ہاتھوں کو کلائیوں تک دھونا تاکہ خوب صاف ستھرا ہو جائے۔

مکروہات بیت الخلا

قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے پائخانہ یا پیشاب کرنا مکروہِ تحریمی ہے اگر بھول کر ایسا ہو گیا تو مستحب یہ ہے کہ قبلہ کی طرف سے جس قدر ہو سکے بچ جائے اور رخ پھیر لے، گھر کے پاخانوں اور جنگل سب جگہ یہی حکم ہے، عورت کے لئے چھوٹے بچے کو قبلہ کی طرف بٹھا کر فراغت کرانا مکروہ اور منع ہے اور اس کا گناہ عورت پر ہے۔

پیشاب پائخانے کے وقت سورج اور چاند کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا۔ بظاہر کراہتِ تنزیہی ہے۔

بلاعذر کھڑے ہو کر یا لیٹ کر یا بالکل ننگا ہو کر پیشاب کرنا۔

جاری پانی یا بند پانی یا نہر یا کنوئیں یا حوض یا چشمہ کے کنارے یا پھل دار درخت کے نیچے یا کھیتی میں یا ایسے سایہ میں جہاں بیٹھنے کا آرام ملے پیشاب یا پائخانہ کرنا۔

مسجد یا عیدگاہ کی دیوار کے پاس یا قبرستان میں یا چوپائے جانور یا لوگوں کے بیٹھنے یا راستہ چلنے کی جگہ میں پیشاب یا پائخانہ کرنا بند قلیل پانی میں پیشاب یا پائخانہ کرنا حرام ہے، بند کثیر میں مکروہِ تحریمی اور جاری میں مکروہِ تنزیہی ہے البتہ جو لوگ دریا یا سمندر کا سفر کرتے ہیں ان کو بوجہ

مجبوری جائز ہے۔

مسجد میں یا مسجد کی چھت میں بول وبراز کرنا حرام ہے۔

نچی جگہ پر بیٹھ کر اونچی جگہ پر پیشاب کرنا۔

چوہے اور سانپ اور چیونٹی کے بل بلکہ ہر سوراخ میں پیشاب کرنا۔

قافلہ یا خیمہ یا کسی مجمع کے قریب پیشاب کرنا۔

سخت زمین پر پیشاب کرنا اگر ایسی جگہ ضرورت پڑے تو پتھر یا عصا وغیرہ سے کوٹ کر یا کھود کر زم کرلے تاکہ چھینٹیں نہ اڑیں۔

پیشاب کر کے اس جگہ وضو یا غسل کرنا یا غسل یا وضو کی جگہ میں پیشاب پائخانہ کرنا یہ سب باتیں مکروہ ہیں۔

ان مسائل سے آگاہ ہونا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے ان مسائل کو جاننے سے ہمارا دنیا وآخرت کا بھلا ہو سکتا ہے اگر ان باتوں کو یاد نہ رکھیں تو طہارت وپاکیزگی کامل اختیار نہیں کی جاسکتی کامل اور طہارت وپاکیزگی نہ ہو تو عبادات کا تصور محال ہے لہٰذا ہمیں چاہیے کہ دین کے مسائل کو سمجھیں اور دوسروں کو سمجھائیں۔

مسواک اور سُنّتِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اسلام دین فطرت ہے اور ہر پہلو سے انسان کی رہنمائی کرتا ہے جسمانی صفائی دینی اور دنیاوی اعتبار سے بہت اہم ہے جس کی بدولت ایک صحت مند معاشرہ وجود پا سکتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مذکی بن کر تشریف لائے ہیں۔

آقائے دوعالم نورِ مجسم احمد مجتبٰے حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پاکیزگی اور طہارت کے لئے خاص احکامات بیان فرمائے ہیں آپ کی حیاتِ طیبہ کا ایک ایک لمحہ ہمیں طہارت وپاکیزگی کا سبق دے رہا ہے طہارت و نظافت کے سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جن چیزوں پر زور دیا اور ان کی تاکید فرمائی اُن میں مسواک بھی ہے۔

مسواک کے طبی فوائد سے کوئی صاحبِ شعور انکار نہیں کرسکتا دینی نقطۂ نگاہ سے اس کی اصل اہمیت یہ ہے کہ مسواک کرنا اللہ تعالٰی کو بہت راضی کرنے والا عمل ہے۔

دنیوی واُخروی بہتری کا باعث

کسی عمل کی خوبصورتی کے دو پہلو ہو سکتے ہیں، ایک یہ کہ وہ دنیوی زندگی کے لحاظ سے فائدہ مند اور عام انسانوں کے نزدیک پسندیدہ ہو اور دوسرا یہ کہ وہ عمل اللہ تعالٰی کو محبوب اور آخرت میں نجات کا وسیلہ ہو۔

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسواک میں یہ دونوں چیزیں جمع ہیں، اس سے منہ کی صفائی ہوتی ہے، گندے اور مضر مادے خارج ہو جاتے ہیں اور منہ کی بدبو زائل ہوتی ہے یہ تو اس کے دنیوی فوائد ہیں اور دوسرا اُخروی فائدہ یہ ہے کہ یہ عمل اللہ کی رضا کا وسیلہ ہے۔

اُمّت کی مشقّت گوارا نہیں

اللہ کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ مسواک فرماتے تھے اور اس کے عظیم فوائد دیکھتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرا جی چاہتا ہے کہ اپنے ہر امتی کے لئے حکم

جاری کردوں کہ وہ ہر نماز کے وقت مسواک ضرور کیا کرے۔ لیکن ایسا حکم میں نے صرف اس خیال سے نہیں دیا کہ اس سے میری اُمت پر بوجھ پڑ جائے گا اور ہر ایک کے لئے اس کی پابندی مشکل ہوگی۔

جبریل کی تاکید

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا!

مَا جَاءَنِیْ جِبْرِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَطُّ اِلَّا اَمَرَنِیْ بِالسِّوَاكِ. لَقَدْ خَشِیْتُ اَنْ اُحْفِیَ مُقَدَّمَ فِیَّ (رواہ احمد)

اللہ کے فرشتے جبریل علیہ السلام جب بھی میرے پاس آئے، ہر دفعہ انہوں نے مجھے مسواک کے لئے ضرور کہا، خطرہ ہے کہ (جبریل کی بار بار کی اس تاکید کی وجہ سے) میں منہ کے اگلے حصہ کو مسواک کرتے کرتے گھس نہ ڈالوں۔

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ مسواک کی کس قدر اہمیت ہے اور اس مبارکہ سنّت کا کس قدر مقام ہے کہ جبریل بھی بار بار تاکید کر رہے ہیں ہمیں چاہیے کہ مسواک کریں تا کہ سنت کا اہتمام ہو سکے۔

مسواک کے خاص اوقات

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ!

كَانَ النَّبِیُّ لَا یَرْقُدُ مِنْ لَّیْلٍ وَّلَا نَهَارٍ فَیَسْتَیْقِظُ اِلَّا یَتَسَوَّكُ قَبْلَ اَنْ یَّتَوَضَّأَ (رواہ احمد و ابو داؤد)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول تھا کہ دن یا رات میں جب بھی آپ سوتے تو اٹھنے کے بعد وضو کرنے سے پہلے مسواک ضرور فرماتے تھے۔

تہجد کے وقت مسواک

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ !

رسول اللہ اذا قام للتہجد من اللیل یشوص فاہ بالسواك

(رواہ البخاری و مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دستور تھا کہ جب آپ رات کو تہجد کے لئے اُٹھتے تو مسواک سے اپنے دہن (منہ) مبارک کی خوب صفائی کرتے تھے (اس کے بعد وضو کرتے اور تہجد میں مشغول ہوتے)۔

گھر میں جا کر پہلا عمل مسواک

شریح بن ہانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ !

سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِاَیِّ شَیءٍ کَانَ یَبْدَأُ رَسُوْلُ اللهِ اِذَا دَخَلَ بَیْتَه؛ قَالَتْ بِالسِّوَاكِ (رواہ مسلم)

میں نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب باہر سے گھر میں تشریف لاتے تھے تو سب سے پہلے کیا کام کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ سب سے پہلے آپ مسواک کرتے تھے۔

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر نیند سے جاگنے کے بعد خاص کر رات کو تہجد کے لئے اُٹھنے کے وقت پابندی سے مسواک کرتے تھے۔

اس کے علاوہ جب باہر سے گھر میں تشریف لاتے تھے تو سب سے پہلے مسواک کیا کرتے تھے۔

اس سے معلوم ہوا کہ مسواک صرف وضو کے ساتھ مخصوص نہیں ہے بلکہ سو کر اُٹھنے کے بعد اور مسواک کیے زیادہ دیر گزرنے کے بعد اگر وضو نہ بھی کرنا ہو جب بھی مسواک کر لینا چاہیئے۔

مسواک کے پانچ مواقع

مسواک کرنا یوں تو ہر وقت میں مستحب اور باعث اجر وثواب ہے لیکن پانچ موقعوں پر مسواک کی اہمیت زیادہ ہے !

وضو میں۔

نماز کے لئے کھڑے ہوتے وقت (اگر وضو اور نماز کے درمیان زیادہ دیر ہو گئی ہو)

قرآن کریم کی تلاوت کے لئے۔

سونے سے اُٹھنے کے وقت۔

اور منہ میں بدبو پیدا ہو جانے یا دانتوں کے رنگ میں تغیر آجانے کے وقت ان کی صفائی کے لئے۔

مسواک انبیائے کرام کی سُنّت ہے

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

اَرْبَعٌ مِّنَ سُنَنِ الْمُرْسَلِیْنَ اَلْحَیَاءُ وَالتَّعَطُّرُ وَالسِّوَاكُ وَالنِّكَاحُ (رواہ الترمذی)

چار چیزیں پیغمبروں کی سنتوں میں سے ہیں۔ایک حیا۔دوسرے خوشبو لگانا۔تیسرے مسواک کرنا۔اور چوتھے نکاح کرنا۔

دس امورِفطرت

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ الخ

دس چیزیں امورِفطرت سے ہیں۔

مونچھوں کا ترشوانا،

ڈاڑھی کا چھوڑنا،

مسواک کرنا،

ناک میں پانی لے کر اس کی صفائی کرنا،

ناخن ترشوانا،

انگلیوں کے جوڑوں کو (جن میں اکثر میل کچیل رہ جاتا ہے، اہتمام سے) دھونا،

بغل کے بال لینا،

موئے زیر ناف کی صفائی کرنا،

پانی سے استنجا کرنا،

حدیث کے راوی زکریا کہتے ہیں کہ ہمارے شیخ مصعب نے بس یہی نو چیزیں ذکر کیں اور فرمایا کہ دسویں چیز بھول گیا ہوں اور میرا گمان یہی ہے کہ وہ کلی کرنا ہے۔''

اور بعض شارحین نے الفطرۃ سے مراد انسان کی اصل فطرت وجبلت مراد لی ہے۔

اس تشریح کی بناء پر حدیث کا مطلب یہ ہوگا کہ یہ دس چیزیں انسان کی اصل فطرت کا تقاضا ہیں جو اللہ نے اس کی بنائی ہے۔

جس طرح انسان کی اصل فطرت یہ ہے کہ وہ ایمان، نیکی اور طہارت و پاکیزگی کو پسند کرتا ہے، اور کفر وفواحش، گندگی اور ناپاکی کو ناپسند کرتا ہے۔ اسی طرح مذکورہ بالا دس چیزیں ایسی ہیں کہ انسانی فطرت تو ان کو پسند ہی کرتا ہے اور حقیقت شناس جانتے ہیں کہ انبیائے کرام جو دین یا زندگی کا طریقہ لے کر آتے ہیں وہ دراصل انسانی فطرت کے تقاضوں ہی کی مستند تشریح ہوتی ہے۔

اگر ہم ان دس چیزوں پر غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ دس چیزیں چھوڑ دی جائیں تو انسان کی ہیبت کذائی اور کی اور ہو جائے اور صفائی ستھرائی کا اہتمام ممکن ہی نہ رہے۔

ستر گنا فضیلت والی نماز

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا!

تَفْضُلُ الصَّلٰوۃُ الَّتِیْ یُسْتَاكُ لَھَا عَلَی الصَّلٰوۃِ الَّتِیْ لَا یُسْتَاكُ

لَهَا سَبْعِيْنَ ضِعْفاً (رواہ البیہقی)
وہ نماز جس کے لئے مسواک کی جائے، اس نماز کے مقابلہ میں جو بلا مسواک پڑھی جائے ستر گنا فضیلت رکھتی ہے۔

برادرانِ اسلام! ستر کا لفظ کثرت اور بہتات کے لئے استعمال ہوا ہے جیسا کہ کئی احادیث میں ستر ہزار فرشتوں کے نزول کی بات فرمائی گئی ہے اسی حوالہ سے اس حدیث کا مفہوم یہ ہوگا کہ جو نماز مسواک کر کے پڑھی جائے وہ اس نماز کے مقابلہ میں جو مسواک کئے بغیر پڑھی جائے گی بہت زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

برادرانِ اسلام! جب کوئی بندہ اپنے رب کے دربارِ عالی میں حاضری اور نماز کے ذریعہ اس سے مناجات کا ارادہ کرے اور یہ سوچے کہ اس کی عظمت و کبریائی کا حق تو یہ ہے کہ مشک و گلاب سے اپنے دہن و زبان کو دھو کر اس کا نام نامی لیا جائے اور اس کے حضور میں کچھ عرض کیا جائے، لیکن اس مالک نے اپنی عنایت و رحمت سے صرف مسواک ہی کا حکم دیا ہے اس لئے میں مسواک کرتا ہوں تو وہ نماز اگر اس نماز کے مقابلہ میں جس کے لئے مسواک نہ کی گئی ہو ستر یا اس سے بھی زیادہ درجے افضل قرار دی جائے تو بالکل حق ہے۔

محبت رسول کا تقاضا

قارئین محترم! یوں تو مسواک کا استعمال ہر لحاظ سے مفید ہے لیکن اگر کوئی شخص یہ خیال کرے کہ یہ اُس کے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پسندیدہ عمل ہے اور آپ کی سنت متواترہ ہے تو وہ محبوب کی اس محبوب چیز کو محبوب رکھے گا۔

احادیث میں مسواک کی اہمیت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
قَالَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَفِي حَدِيْثِ زُهَيْرٍ عَلٰى اُمَّتِيْ
لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ
اگر مسلمانوں پر شاق (یعنی مشکل) نہ ہوتا اور زہیر کی روایت میں یوں ہے

کہ اگر میری امت پر مشکل نہ ہوتا تو میں ان کو حکم دیتا کہ ہر نماز کے وقت مسواک کیا کریں۔

(کتاب الطہارت صحیح بخاری)

مقدام بن شریح نے اپنے باپ سے سنا انہوں نے کہا !

قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ قُلْتُ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَأُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ قَالَتْ بِالسِّوَاكِ

میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب گھر میں آتے تو پہلے کام کیا کرتے؟ انہوں نے کہا مسواک کرتے

(کتاب الطہارت صحیح بخاری)

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ لِيَتَهَجَّدَ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تہجد پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے تو مسواک سے اپنا منہ صاف کرتے۔

(کتاب الطہارت صحیح بخاری)

عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَرَفُ السِّوَاكِ عَلَى لِسَانِهِ

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا مسواک کا ایک کونہ آپ کی زبان پر تھا۔

(کتاب الطہارت صحیح بخاری)

عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب رات کو اٹھ کھڑے ہوتے تو اپنے منہ کو مسواک سے صاف

فرماتے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت

ابن حبان نے اپنی صحیح میں اُم المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر مجھے اپنی اُمت پر دُشوار معلوم نہ ہوتا تو میں ہر نماز کے وقت وضو کے ساتھ مسواک کو لازم کر دیتا ہے۔

(نیل الاوطار ج ا ص ۱۲۵)

اللہ رب العزت نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اختیارات عطا فرما رکھے ہیں آپ چاہتے تو اُمت کے لئے مسواک کو فرض قرار دے سکتے تھے آپ جس چیز کو چاہیں حلال فرما دیں۔ آپ جس چیز کو چاہیں حرام فرما دیں۔

آپ نے مسواک صرف اس لئے فرض نہ فرمائی کہ اُمت کے لئے دشوار ہوگا اسی مفہوم کی ایک اور حدیث حج کے بارے میں ہے آپ نے فرمایا کہ اگر میں ہاں فرما دیتا تو ہر سال حج فرض ہو جاتا۔

پیارے اسلامی بھائیو! اسلامی نظام طہارت وپاکیزگی کو آج میڈیکل سائنس بھی تسلیم کرنے پر مجبور ہے بلکہ سائنسدان حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سُنتوں پر تحقیق کر کے حیران ہو رہے ہیں کہ حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال پہلے جو نظامِ طہارت عطا فرمایا وہ عین فطرت کے مطابق ہے اور اس نظام کے تحت عمل کر کے جسمانی تندرستی، پاکیزگی، اور فلاح حاصل ہو سکتی ہے۔

مسواک پاک کرنے والی ہے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسواک منہ کو پاکیزہ کرنے والی ہے
حضرت انس سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں

تمہیں مسواک کثرت سے کرنے کی تاکید کرتا ہوں۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۵۲ ۱۴۳ اسلامی نظامی طہارت ص ۱۰۲)

مسواک کر کے نماز پڑھنا افضل ہے

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد گرامی ہے !

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں حضور نے فرمایا جو نماز مسواک کر کے پڑھی جاتی ہے وہ بغیر مسواک کے پڑھی جانے والی نماز سے ستر درجا افضل و بہتر ہے۔

(مشکوٰۃ شریف ج ا ص ۹۲)

سوتے وقت مسواک کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رات کو اس وقت تک نہ سوتے جب تک مسواک نہ کر لیتے۔

مسواک ہر مرض کے لئے شفا ہے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مسواک موت کے علاوہ ہر مرض کے لئے شفا ہے۔

(رہبر زندگی طب نبوی)

مسواک سُنت موکدہ ہے

پیارے اسلامی بھائیو! حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حیاتِ طیبہ کا مُطالعہ کیا جائے تو مسواک کی اہمیت اور واضح ہو جاتی ہے۔

مسواک سُنتِ موکدہ ہے جب حضور تشریف لاتے مسواک فرماتے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سونے سے قبل بھی مسواک فرماتے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسواک کو مُنہ کی پاکیزگی قرار دیتے ہیں۔

مسواک کرنے کا سُنت طریقہ

پیارے اسلامی بھائیو ! سُنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق مسواک کی لمبائی ایک بالشت اور موٹائی چھنگلیا جتنی ہونی چاہیے۔

مسواک کو دائیں ہاتھ میں اس طرح پکڑیں کہ چھنگلیا مسواک کے نیچے اور درمیان کی تین اُنگلیاں اُوپر ہوں جب کہ انگوٹھا سرے کے نیچے ہو۔

مسواک کم از کم تین بار کریں۔

مسواک کی ابتداء داہنی طرف سے کریں۔

مسواک پہلے اوپر والے دانتوں پر اور پھر نیچے کے دانتوں پر کی جائے۔

مسواک کرتے وقت پانی قریب ہونا چاہیے۔

مسواک منہ میں ڈالتے وقت ہر بار دھونا چاہیے۔

مسواک کرتے وقت ساتھ ساتھ کُلی کرنا چاہیے۔

مسواک کرنے کے بعد اسے دھوکر اس طرح کھڑی کریں کہ ریشہ اُوپر کی جانب ہوں۔

(رہبر زندگی طب نبوی اسلامی نظام طہارت ص ۳۵)

اسلامی بھائیو ! آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس محبوب عمل کو اپنی زندگی کا حصہ بنا لیں ہمیشہ منہ کی پاکیزگی کے لئے اور بیماریوں سے تحفظ کے لئے مسواک ضرور کیا کریں اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاکیزہ سنتوں پر عمل کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

وضو اور سُنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وضو کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی

عزیزانِ محترم! اللہ رب العزت کی بارگاہ میں عبادات کرنے کے لئے ضروری ہے کہ بندہ مکمل طہارت حاصل کرے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَخِي وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ أَحَدِكُمْ إِذَا أَحْدَثَ حَتَّى يَتَوَضَّأَ

ہمام بن منبہ سے روایت ہے جو وہب بن منبہ کے بھائی ہیں انہوں نے کہا یہ وہ حدیثیں ہیں جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیں، ان میں سے کچھ احادیث کا ذکر کیا۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کی نماز قبول نہیں کرتا اگر وہ بے وضو ہو جائے یہاں تک کہ وہ وضو نہ کرے۔

(بخاری شریف کتاب الطہارۃ)

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس فرمان مقدس میں مطلقاً حکم ارشاد فرمایا ہے کہ بغیر وضو کے نماز درست نہیں لہٰذا کوئی بھی نماز چاہے نماز جنازہ ہو اسی طرح سجدہ تلاوت بغیر طہارت کے درست اور جائز نہیں۔

گناہوں کی بخشش

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ

وَاِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالَ اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَهُوَ بِفِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ عِنْدَ الْعَصْرِ فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ لَاُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيثًا لَوْلَا آيَةٌ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مَا حَدَّثْتُكُمْ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَتَوَضَّأُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ فَيُصَلِّي صَلَاةً اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الَّتِي تَلِيهَا

حمران سے روایت ہے جو حضرت عثمان کے مولیٰ تھے انہوں نے کہا میں نے عثمان بن عفان سے سنا وہ مسجد کے سامنے تھے اتنے میں عصر کی نماز کے وقت مؤذن ان کے پاس آیا انہوں نے وضو کا پانی منگوایا اور وضو کیا پھر کہا قسم اللہ کی میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں اگر اللہ کی کتاب میں ایک آیت نہ ہوتو میں تم سے بیان نہ کرتا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر نماز پڑھے تو اس کے وہ گناہ بخش دیئے جائیں گے جو اس نماز سے لیکر دوسری نماز تک ہوں گے۔

(بخاری شریف کتاب الطہارۃ)

اچھی طرح وضو کرنا ضروری ہے جو لوگ وضو کرنے میں جلدی کرتے ہیں وضو کے فرائض سنت اور مستحبات کا خیال نہیں کرتے وہ عبادات کے ثواب سے محروم رہیں گے اور اچھی طرح وضو کر کے عبادت کرنے والا ثواب بھی حاصل کرے گا اور مغفرت و بخشش بھی اس لئے جب بھی وضو کرو اچھے طریقے سے اور مکمل وضو کرو۔

مغفرت کی نوید

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ قَالَا حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْعَزِيزِ وَهُوَ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ اَتَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَالَ اِنَّ نَاسًا يَتَحَدَّثُونَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَادِيثَ لَا اَدْرِي مَا هِيَ اِلَّا اَنِّي رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مِثْلَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ هَكَذَا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَكَانَتْ صَلَاتُهُ وَمَشْيُهُ اِلَى الْمَسْجِدِ نَافِلَةً وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبْدَةَ اَتَيْتُ عُثْمَانَ فَتَوَضَّأَ

حضرت عمرو بن سعید بن عاص سے روایت ہے کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا انہوں نے وضو کا پانی منگوایا پھر کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی مسلمان فرض نماز کا وقت پائے پھر اچھی طرح وضو کرے اور دل لگا کر نماز پڑھے اور اچھی طرح رکوع اور سجدہ کرے تو یہ نماز اس کے اگلے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گی۔ جب تک کبیرہ گناہ نہ کرے۔ اور ہمیشہ ایسا ہی ہوا کرے گا۔

(بخاری شریف کتاب الطہارۃ)

جیسا کہ اس سے پہلی حدیث مبارکہ میں بھی اس بات کی تاکید موجود ہے کہ بندہ وضو اچھے طریقہ سے کرے اور نماز بھی دل لگا کر پڑھے گا اللہ تعالیٰ اُس کے گناہوں کو بخش دے گا اچھی طرح وضو کر کے نماز ادا کرنا ضروری ہے اگر وضو کامل نہ ہوتا تو اجر بھی حاصل نہ ہوتا مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس بات کا ہمیشہ اہتمام کرے کہ وضو اچھے طریقہ سے ہو۔

گناہ دھل جاتے ہیں

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِهِ

جو شخص اچھی طرح وضو کرے تو اس کے گناہ بدن سے نکل جاتے ہیں یہاں

تک کہ ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں۔

برادرانِ اسلام! اچھی طرح وضو کرنا کس قدر اہم ہے عبادات کا اجر اس کے ساتھ مخصوص ہے اور اللہ کی بخشش حاصل کرنے کا بھی بہترین ذریعہ وضو ہے جس کی بدولت بندے کے گناہ بھی معاف ہو جاتے ہیں اور اللہ کی رضا بھی حاصل ہو جاتی ہے۔

بغیر طہارت نماز قبول نہیں

عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَخَلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَلَى ابْنِ عَامِرٍ يَعُودُهُ وَهُوَ مَرِيضٌ فَقَالَ أَلَا تَدْعُو اللَّهَ لِي يَا ابْنَ عُمَرَ؛ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طُهُورٍ وَلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُولٍ وَكُنْتَ عَلَى الْبَصْرَةِ

حضرت مصعب بن سعد سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ابن عامر کی عیادت کے لیے آئے کیونکہ وہ بیمار تھے۔ابن عامر نے کہا اے ابن عمر تم میرے لیے دعا نہیں کرتے۔انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نماز کو بغیر طہارت کے قبول ہی نہیں کرتا، اور نہ ہی مال غنیمت کے چوری شدہ مال سے صدقہ قبول فرماتا ہے۔اور آپ تو بصرہ کے حاکم تھے۔

نماز کی قبولیت کے لئے ظاہری طہارت بھی ازحد ضروری ہے اگر وضو اچھی طرح نہ ہوگا تو نماز بھی قبول نہیں ہوگی اس لئے ہمیں اہتمام کے ساتھ طہارت و پاکیزگی حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہنا چاہیے اور صدقہ دیتے وقت بھی مال کے پاکیزہ ہونے کا اعتبار ضروری ہے اس لئے چوری شدہ اور غصب شدہ مال سے اللہ تبارک وتعالیٰ صدقہ قبول نہیں فرماتا۔

اللہ کے حکم کے مطابق وضو

جامع بن شداد سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے حمران بن ابان سے سنا وہ بشر کی

حکومت میں ابو بردہ سے حدیث بیان کرتے تھے کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

مَنْ اَتَمَّ الْوُضُوءَ كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَالصَّلَوَاتُ الْمَكْتُوبَاتُ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ

جو شخص وضو کو پورا کرے جس طرح اللہ نے حکم کیا ہے تو اس کی فرض نمازیں کفارہ ہوں گی ان گناہوں کا جو ان کے درمیان میں کرے۔

وضو بسم اللہ سے شروع کرنا

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ ہے کہ وضو کا آغاز بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے کیا جائے حدیث مبارکہ ہے حضرت سعد بن زید روایت کرتے ہیں۔

لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا وُضُوءَ لَهُ, وَلَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ.

حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے وضو شروع کیا اور وضو کے شروع میں بسم اللہ نہ پڑھی اس کا وضو نہیں۔

(ترمذی شریف)

برادرانِ اسلام! کئی لوگ بے توجہی سے وضو کرتے ہیں اور بسا اوقات بسم اللہ شریف نہیں پڑھتے ہمیں اس کا خیال رکھنا چاہیے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان کے مطابق بسم اللہ سے وضو کا آغاز کرنا چاہیے تا کہ وضو کامل ہو اور طہارت و پاکیزگی حاصل ہو سکے۔

وضو داہنے ہاتھ سے شروع کرو

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معمولات میں تھا کہ آپ لباس اور وضو داہنے ہاتھ سے شروع فرماتے یہی سنت ہے لہذا جب وضو کرو تو بسم اللہ شریف پڑھ کر داہنے ہاتھ سے شروع کرو۔

اعضائے بدن کو تین بار دھونا

قارئین محترم! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو میں اعضائے بدن کو تین بار دھونے کا

حکم ارشاد فرمایا ہے اور آپ نے فرمایا ہے کہ یہ میرا اور تمام انبیاء کا طریقہ وضو ہے حدیث شریف میں ہے !

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین تین مرتبہ وضو فرمایا اور فرمایا کہ یہ میرا اور مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام کا وضو ہے۔

(انوار الحدیث ص ۴۳)

برادرانِ اسلام ! سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمانِ عالیہ سے معلوم ہوا کہ وضو سُنت انبیاء بھی ہے اور سنتِ امام الانبیاء بھی اس طرح وضو کی فضیلت دو چند ہو گئی اللہ تعالیٰ ہمیں اچھے طریقہ سے وضو کر کے طہارت و پاکیزگی حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ابن عباس کی روایت

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمایا تو اپنا چہرہ دھویا اس طرح کہ ایک چلو پانی لیا اس سے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ پھر ایک چلو پانی لیا اور اس سے وہی عمل دھرایا۔ اور اسکے ساتھ دوسرے ہاتھ کو ملا کر اپنا چہرہ دھویا۔ پھر پانی کا ایک چلو لیا اور اس سے اپنا دایاں ہاتھ دھویا۔ پھر ایک چلو پانی لیا اور اس سے اپنا بایاں ہاتھ دھویا۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا۔ پھر ایک چلو پانی لیا اور دائیں پاؤں پر چھڑکا یہاں تک کہ اسکو دھولیا۔ پھر دوسرا چلو لیا اور بایاں پاؤں دھویا۔ پھر فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا تھا۔

(فتاویٰ رضویہ جدید ج ۱ ص ۶۲۶)

وضو کا مسنون طریقہ

وضو کی نیت کرنا۔ نیت دل کے ساتھ ہو۔ زبان سے بھی کہہ لینا مستحب ہے اس کا وقت منہ دھونے کے وقت یا اس سے پہلے ہے۔ نیت نماز کی ہو یا ایسی عبادت کی ہو جو بغیر وضو جائز نہیں ہوئیا طہارت حاصل کرنے یا اللہ تعالیٰ کی رضا اور ثواب کی نیت ہو۔

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ پڑھنا۔ کوئی ذکر الٰہی مثلاً لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ یا اَلحَمدُ لِلّٰہِ

وغیرہ پڑھ لے تو سنت ادا ہو جائے گی' اگر شروع میں پڑھنا بھول گیا تو جہاں یاد آئے پڑھ لینا افضل ہے' لیکن سنت ادا نہ ہوگی۔

وضو شروع کرتے وقت پہلے دونوں ہاتھوں کو کلائیوں تک تین بار دھونا جبکہ پاک ہوں اور اگر ناپاک ہوں تو دھونا فرض ہے۔

مسواک کرنا، تین بار کُلّی کرنا اور ہر دفعہ جدا پانی لینا سنت ہے اور اگر روزہ دار نہ ہو تو پانی پہنچانے میں مبالغہ کرنا یعنی غرغرہ کرنا افضل ہے۔

ناک میں تین بار پانی ڈالنا اگر روزہ دار نہ ہو تو اس میں مبالغہ کرنا یعنی ناک میں نرم حصہ تک پانی پہنچانا اور ترتیب یعنی پہلے کُلّی کرنا پھر ناک میں پانی ڈالنا افضل ہے۔

داڑھی کا خلال کرنا جبکہ داڑھی گنجان ہو اور وہ شخص احرام کی حالت میں نہ ہو' خلال کا طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کے چلو میں پانی لے کر داڑھی کے نیچے کے بالوں کی جڑوں میں ڈالے اور داڑھی میں انگلیاں ڈال کر نیچے کی جانب سے اوپر کو خلال کرے اور اس طرح کہ ہاتھ کی پشت گردن کی طرف رہے یعنی انگلیوں کی پشت بالوں کے ساتھ لگے اور ہتھیلی باہر کی جانب رہے۔ بعض کے نزدیک اس کی ترکیب یہ بھی ہے کہ بالوں کے نیچے سے انگلیاں اس طرح داخل کرے کہ ہتھیلی گردن کی طرف ہو اور ہاتھ کی پشت باہر کی طرف ہو تا کہ چلو کا پانی بالوں میں داخل ہو سکے۔

ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا' ہاتھوں کی انگلیوں کے خلال کا طریقہ یہ ہے کہ ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالے اور پانی ٹپکتا ہوا ہو یہی طریقہ اولیٰ ہے۔

وضو کے ہر عضو کو تین تین بار دھونا اس طرح پر کہ ہر دفعہ کچھ بھی خشک نہ رہے یعنی ہر دفعہ پوری طرح دھونا۔ تین بار سے زیادہ نہ دھوئے

تمام سر کا ایک دفعہ مسح کرنا یعنی بھیگا ہوا ہاتھ پھیرنا،

دونوں کانوں کا مسح کرنا،

ترتیب سے وضو کرنا یعنی جس ترتیب سے فرائض میں بیان ہوا،

وضو کے اعضاء کا پے در پے دھونا اس طرح کہ پہلا عضو خشک ہونے سے پہلے دوسرا عضو دھونے لگنا۔

جن چیزوں سے وضوٹوٹ جاتا ہے

اور جن سے وضونہیں ٹوٹتا

جن چیزوں سے وضوٹوٹ جاتا ہے وہ دوقسم کی ہیں۔

اول ! جوانسان کے جسم سے نکلیں۔جیسے پیشاب پاخانہ ٗریح وغیرہ

دوم ! جوانسان پر طاری ہوجیسے بیہوشی ٗنیندوغیرہ

جسم انسانی سے نکلنے والی چیزوں کی بھی دوقسمیں ہیں پہلی جو پیشاب و پاخانہ کے راستہ سے نکلے دوسری وہ جوباقی جسم کے کسی مقام سے نکلے جیسے قے ٗخون وغیرہ۔

ان دوراستوں کےعلاوہ جسم کے باقی حصہ کے کسی مقام سے کچھ نکلنے کی یہ صورتیں ہیں۔

کوئی ناپاک چیز نکلےاورجسم پر بہے مثلاً خون ٗ کچ لہویا پیپ وغیرہ تووضوٹوٹ جاتا ہے خواہ تھوڑی سی بہے۔

اگرآنکھ میں خون نکل کرآنکھ میں ہی بہااورباہرنہیں نکلاتو وضونہیں ٹوٹا کیونکہ آنکھ کواندرکا حصہ نہ وضومیں دھونافرض ہے نہ غسل میں اوراگرباہرنکل کربہاتووضوٹوٹ جائے گا۔

قے میں اگرخون یا کھانا یا پانی منہ بھر کر نکلےتو وضوٹوٹ جائے گا اگر منہ بھر سے کم ہوتو وضونہیں ٹوٹے گا منہ بھر وہ ہو جوبغیر مشقت نہ رک سکے اگر خالص بلغم نکلےتو وضونہیں ٹوٹے گا خواہ منہ بھر ہی ہو منہ یا دانتوں سے خون تھوک کے ساتھ مل کرآئے تواگر خون غالب یا برابر ہےتو وضو جاتا رہےگااور کم ہےتونہیں ٹوٹا۔

اگرزخم پر خون ظاہر ہوااوراس کوانگلی یا کپڑے سے پونچھ لیا پھر ظاہر ہوا پھر پونچھ لیا کئی بار ایسا کیا اگر یہ سب دفعہ کا خون مل کراتنا ہوجاتا ہے کہ بہ جائےتو وضوٹوٹ گیا ورنہ نہیں۔

اگرآنکھ یا کان یا چھاتی یا ناف یا کسی حصہ جسم سے درد کے ساتھ پانی نکلاتواس سے وضو ٹوٹ جائے گا اگر بغیر درد کے نکلاتو وضونہیں ٹوٹے گا

اگرآنکھ نہ دکھتی ہو نہ اس میں کھٹک ہوتی ہواور محض نزلہ کی وجہ سے یا یونہی پانی بہے یا آنسو نکل آئےتو وضونہیں ٹوٹے گااگر جماہواخون مسور کےدانے کے برابر ناک صاف کرتے وقت نکلے

تو وضو باقی رہا۔

وضو توڑنے والی دوسری قسم

وضو توڑنے والی دوسری قسم یعنی جو انسان پر طاری ہوتی ہے اس کی یہ صورتیں ہیں۔

نیند لیٹ کر سونا خواہ چت ہو یا پٹ یا کروٹ پر یا تکیہ وغیرہ کے سہارے سے ہو یا کسی اور شکل پر ہو جس سے سرین زمین سے جدا ہو جائیں یا صرف ایک سرین پر سہارا دے کر سو جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔

سہارے کا مطلب یہ ہے کہ اگر سہارا ہٹا لیا جائے تو وہ گر پڑے اور سرین زمین سے جدا ہو جائے اور اگر بغیر سہارا لئے کھڑے کھڑے یا بغیر سہارا لگائے بیٹھ کر سو جائے یا نماز کی کسی ہیت پر جو مردوں کے لئے مسنون مثلاً سجدہ یا قعدے میں مسنونہ ہیت پر سو گیا تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

اگر دونوں سرین پر بیٹھا ہے گھٹنے کھڑے ہیں ہاتھ پنڈلیوں پر لپٹے ہوئے ہیں اور سر گھٹنوں میں ہے تو اس حالت میں سونے سے وضو نہیں ٹوٹے گا۔

بیہوشی خواہ بیماری یا کسی اور وجہ سے ہو مثلاً غشی، جنون، مرگی اور نشہ وغیرہ سے بیہوشی ہو جائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے اگرچہ تھوڑی دیر ہی ہو اس کی حد یہ ہے کہ اس کے پاؤں میں لغزش آجائے۔

نماز کے اندر قہقہہ مارنا یعنی اس طرح کھلکھلا کر ہنسنا کہ اس برابر والے سن لیں، قہقہہ وضو اور نماز دونوں کو توڑتا ہے خواہ عمداً ہو یا سہواً اگر نماز کے باہر قہقہہ سے ہنسے تو وضو نہیں ٹوٹتا۔

مباشرت فاحشہ یعنی عورت اور مرد کی شرمگاہوں کا اسطرح ملنا کہ ننگے ہوں تو وضو ٹوٹ جائے گا۔

برادرانِ اسلام! وضو کے لئے ضروری احکامات ہم نے بیان کر دیئے ہیں ان کو یاد رکھنا اور ان پر عمل کرنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ طہارت اور پاکیزگی کے بغیر کوئی عبادت بھی قبول نہیں ہوتی اس لئے ہمیں چاہیے کہ مسائلِ طہارت و پاکیزگی کو یاد رکھیں اور اپنے دوسرے مسلمان بھائیوں کو بھی سکھائیں اللہ تعالٰی ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

تیمم اور سُنت مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تیمم کا لغوی معنی

امام ابن اثیر لکھتے ہیں !

واصله في اللغة القصد

لغت میں اس کی اصل ارادہ کرنا ہے۔

(النھایہ ج۵ ص۲۰۹)(لسان العرب ج۱۲ ص۲۲)

تیمم کی اصطلاحی تعریف

شریعت میں تیمم سے مراد ہے کہ مٹی کی طرف ارادہ کرنا چہرے اور ہتھیلیوں پر مسح کرنے کے لئے نماز وغیرہ کو مباح کرنے کی غرض سے۔

(فتح الباری: ج۱ ص۴۳۱)

تیمم کس سے کفایت کرتا ہے؟

تیمم حدث اصغر اور حدث اکبر سے کفایت کرتا ہے۔اس کی دلیل ارشاد باری تعالی ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ۭ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ۭ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰي سَفَرٍ اَوْ جَاۗءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَاۗىِٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَاۗءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاۗءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ۭ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ

تَشْكُرُوْنَ۝

ترجمہ ! اے ایمان والو جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو تو اپنا منہ دھوؤاور کہنیوں تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو اور گٹوں تک پاؤں دھوؤ اور اگر تمہیں نہانے کی حاجت ہو تو خوب ستھرے ہو لو اور اگر تم بیمار یا سفر میں ہو یا تم میں کوئی قضائے حاجت سے آیا یا تم نے عورتوں سے صحبت کی اور ان صورتوں میں پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرو اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کچھ تنگی رکھے ہاں یہ چاہتا ہے کہ تمہیں خوب ستھرا کردے اور اپنی نعمت تم پر پوری کردے کہ کہیں تم احسان مانو۔

(سورۃ المائدہ آیت ۶)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ۭ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰي سَفَرٍ اَوْ جَاۗءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَاۗىِٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَاۗءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاۗءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا۝

ترجمہ ! اے ایمان والو نشہ کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ جب تک اتنا ہوش نہ ہو کہ جو کہو اسے سمجھو اور نہ ناپاکی کی حالت میں بے نہائے مگر مسافری میں اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا یا تم نے عورتوں کو چھوا اور پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کرو بے شک اللہ معاف فرمانے والا بخشنے والا ہے۔

(سورۃ النساء آیت ۴۳)

تیمم امت محمدیہ کی خصوصیت ہے جو کسی اور امت کے لئے جائز نہیں تھا اس کی دلیل یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

اعطیت خمسا لم یعطهن احد قبلی ومنها جعلت لی
الارض مسجدا و طهورا

مجھے پانچ چیزیں ایسی دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ زمین کو میرے لئے مسجد اور پاک کرنے والی بنایا گیا ہے۔

(صحیح بخاری ص ۴۳۵، صحیح مسلم ۱۱۹۱)

امام نووی لکھتے ہیں کہ یہ ایک ایسی خصوصیت اور فضیلت ہے کہ اس کے ساتھ امت محمد یہ کو خاص کیا گیا ہے، اللہ تعالی نے اس کو اس امت پر زیادہ کیا ہے دوسری امتوں پر شرف کے لحاظ سے اور اس میں کوئی اور امت شریک نہیں ہے جیسا کہ مشہور احادیث میں رسول اللہ سے اس کی صراحت ہے۔

(المجموع از امام نووی: ج ۲ ص ۲۰۶)

تیمم کس مٹی سے کرنا ہے؟

صحیح مسلم، صحیح ابی عوانہ اور صحیح ابن خزیمہ میں یہ صراحت موجود ہے کہ !

وجعلت لنا تربتها طهورا

یعنی اس کی مٹی ہمارے لئے پاک کرنے والی بنائی گئی ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے

فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِنْهُ

اس آیت میں (من) تبعیضیہ ہے اس سے مراد یہ ہے کہ مٹی کا کچھ حصہ ہاتھ کے ساتھ لگا ہوا گر کوئی پتھر پر ہاتھ مارے اور اس پر کوئی غبار بھی نہ ہو تو اس سے تیمم نہیں ہوسکتا ہاں اگر پتھر پر غبار ہو تو اس سے تیمم کرنا جائز ہے۔

اسی طرح ریت سے تیمم کرنا جائز نہیں لیکن اگر اس پر غبار ہو تو اس سے تیمم کرنا درست ہے جب رسول اللہ نے سیدنا عمار کو تیمم کی تعلیم دی تھی تو اس کے زمین پر ہاتھ مارنے کا حکم دیا تھا نہ کہ پتھر پر اور بعض احادیث میں یہ لفظ ہیں (نفظهما) آپ نے اپنی ہتھیلیوں کو زمین پر مار کر ان کو

جھٹکا

(نسائی شریف ص ۳۱۸)

امام بیہقی لکھتے ہیں کہ ہمارے نزدیک صرف اس مٹی سے تیمم جائز ہے جس کا غبار ہاتھ کے ساتھ چمٹے۔

(الخلافیات ج ۲ ص ۴۶۷)

اس میں زمین کے لفظ عام ہیں اور وہ احادیث جن میں (تراب) مٹی کے لفظ ہیں وہ زمین سے مٹی کو خاص کر رہے ہیں یاد رہے کہ ہر وہ شئی جو زمین پر ہے اسے (صعیدا) زمین نہیں کہتے ورنہ لازم آئے گا کہ انسان، جانور اور درخت وغیرہ بھی صعیدا میں آتے ہیں جبکہ ایسا کوئی بھی نہیں کہتا۔

اور جمہور محدثین کا یہی موقف ہے کہ تیمم مٹی سے ہی ہوگا اور یہی بات راجح ہے کیونکہ دلیل ان کے ساتھ ہے۔

(فتح الباری ابن رجب ج ۲ ص ۳۳۵)

تیمم کرنے کی شرائط

تیمم کرتے وقت ان شرطوں کا پایا جانا ضروری ہے !

تیمم کرتے وقت پانی کا موجود نہ ہونا، اگر پانی موجود ہے تو تیمم سے کوئی نماز پڑھنا درست نہیں خواہ وہ فرض نماز ہو یا عید یا جنازہ کی نماز ہو۔

پانی کی موجودگی میں نماز کے فوت ہونے کے ڈر سے تیمم سے نماز پڑھنا قرآن وحدیث سے ثابت نہیں ہے۔

کسی بیماری کی وجہ سے (جس میں پانی کے استعمال سے بیماری کے بڑھ جانے کا خطرہ ہو۔)

اعضائے تیمم

قرآن وحدیث میں تیمم کے اعضاء دونوں ہاتھ اور چہرہ ہیں اس کے علاوہ کوئی بھی اعضاء

تیمم میں سے نہیں ہے۔

واجمعت الامة علی ان التیمم لا یکون الا فی الوجه
والیدین سواء کان فی حدث اصغر او اکبر

امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ تیمم صرف چہرے اور ہاتھوں میں ہوتا ہے
خواہ وہ حدث اصغر کی وجہ سے یا حدث اکبر کی وجہ سے۔

(شرح مسلم: ج۲ ص۸۱)

تیمم کے فرائض

تیمم کے تین فرائض ہیں !

نیت کرنا۔

دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر سارے منہ پر پھیرنا۔

دونوں ہاتھوں کو مٹی پر مار کر کہنیوں تک پھیرنا۔

تیمم کی سنتیں

تیمم کی پانچ سنتیں ہیں !

بسم اللہ کہنا۔

ہاتھوں کو زمین پر مارنا۔

انگلیاں کھلی ہوئی رکھنا۔

زیادہ مٹی لگ جانے پر ہاتھوں کو جھاڑنا اس طرح کہ ایک ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ کو
دوسرے ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ پر مارنا۔

داڑھی اور انگلیوں کا خلال کرنا۔

تیمم کے دیگر مسائل

انگوٹھی، چھلے، چوڑیاں وغیرہ پہنی ہوں تو ان کو اتار کر یا ہٹا کر ان کے نیچے ہاتھ پھیرنا فرض

ہے۔جو چیز آگ سے جل کر نہ راکھ ہوتی ہو، نہ پگھلتی ہو، نہ نرم ہوتی ہو وہ زمین کی جنس سے ہے، اس سے تیمم جائز ہے اگر چہ اس پر غبار نہ ہو۔ایسا پاک کپڑا جس پر غبار ہو کہ ہاتھ مارنے سے غبار اُڑتا نظر آئے اس سے بھی تیمم جائز ہے۔جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا یا غسل واجب ہوتا ہے ان سے تیمم بھی جاتا رہتا ہے۔اس کے علاوہ پانی کے میسر آنے سے بھی تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔ہر نماز کے لیے نئے سرے سے تیمم کرنا ضروری ہے۔

(نماز مسنون طریقہ مطبوعہ منہاج القرآن پبلیکیشنز)

نواقض تیمم

یادرہے نواقض وضو ہی نواقض تیمم ہیں، وہ چیزیں جن کے لاحق ہونے سے تیمم ختم ہو جاتا ہے درج ذیل ہیں۔

پیشاب اور پاخانہ، بے ہوش ہونا، مذی، اونٹ کا گوشت کھانا، نیند اسی طرح پانی مل جانا بھی ناقض تیمم ہے خواہ آدمی نماز میں ہی ہو، اونگھ سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

تیمم کرنے سے پہلے پانی کو تلاش کرنا چاہیے

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز عصر کا وقت قریب ہو گیا لوگوں نے پانی تلاش کیا۔الخ

(صحیح بخاری ص ۱۲۹)

اللہ تعالی نے مسلمانوں پر کرم فرمایا اور طہارت و پاکیزگی کے لئے تیمم کی اجازت فرمائی لیکن تیمم اس وقت کیا جائے گا جب پانی بالکل میسر نہ ہو تیمم کرنے سے پہلے پانی تلاش کرنا لازم ہے اور یہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحیح احادیث سے ثابت ہے۔

تیمم وضو ہے

آقائے دوعالم رحمت عالم بن کر تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانتے تھے کہ کئی ایسی جگہیں ہونگی جہاں پانی میسر نہیں لہذا پاک مٹی کے ذریعہ طہارت حاصل کرنے کی سہولت عطا فرمادی۔

غسل اور سنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

برادرانِ اسلام! طہارت و پاکیزگی نصف ایمان ہے جیسا کہ ہم پہلے بھی طہارت کے بیان میں اس کی تفصیلات بیان کر چکے ہیں۔

غسل انسان کی جسمانی صحت و تندرستی کے لئے نہایت ضروری ہے جس طرح پھیپھڑے اور گردے وغیر رڈی فضلات وغیرہ کو خارج کرتے ہیں اور جسم کا اندرونی حصہ صاف رہتا ہے اسی طرح بیرونی جلد بھی مسامات کے ذریعے فضلات خارج کرتی رہتی ہے جس کی صفائی کے لئے غسل کرنا ازحد ضروری ہے غسل کرنے سے مسام کھل جاتے ہیں اور خراب مادے خارج ہو جاتے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالٰی نے طہارت و پاکیزگی کے حوالہ سے قرآنِ پاک میں ارشاد فرمایا!

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ۭ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰي سَفَرٍ اَوْ جَاۗءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَاۗىِٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَاۗءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاۗءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ۝

اے ایمان والو نشہ کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ جب تک اتنا ہوش نہ ہو کہ جو کہو اسے سمجھو اور نہ ناپاکی کی حالت میں بے نہائے مگر مسافری میں اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا یا تم نے عورتوں کو چھوا اور پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو تو اپنے منھ اور ہاتھوں کا مسح کرو بے شک اللہ معاف فرمانے والا بخشنے والا ہے۔

(سورۂ نساء آیت ۴۳ ترجمہ کنزالایمان)

دوسری آیت

وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ۭ

اور اگر تمہیں نہانے کی حاجت ہو تو خوب ستھرے ہو لو

(سورۃ المائدہ آیت ۶ ترجمہ کنزالایمان)

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ ہفتہ میں ایک مرتبہ غسل کر لیا کرے اور اپنے بدن اور سر کو دھو ڈالا کرے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہر ہفتہ میں ایک مرتبہ غسل کرنا خود ایک مستقل سنت ہے۔

چار وجہ سے غسل ضروری ہے

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ !

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم چار وجہ سے غسل فرمایا کرتے تھے جنابت سے، جمعہ کے دن، پچھنے لگوانے کے بعد، اور میت کو غسل دینے کے بعد۔

(سنن ابی داؤد ص ۵۶)

غسل میں تین چیزیں فرض ہیں

غرارہ کرنا! غرارے سے مراد پانی کو زبان کے نیچے، داڑھوں کے پیچھے، رخسار کی تہہ، دانتوں کی جڑ اور درمیانی خالی جگہوں میں پہنچانا ہے۔ اگر جان بوجھ کر کسی جز کو چھوڑ دیا گیا تو غسل درست نہیں ہوگا، دانتوں میں اگر کوئی ایسی چیز لگی ہو جو آسانی سے اُتر نہیں سکتی، جیسے پان کھانے والوں کے دانتوں پر چونے کی تہہ جم جاتی ہے تو یہ معاف ہے، اگر کوئی دانت تار سے باندھا گیا ہو یا مسالہ سے جوڑا گیا ہو تو اس کے نیچے بھی پانی پہنچانا ضروری نہیں۔

ناک میں پانی ڈالنا

یعنی نتھنوں کا نرم حصہ دُھل جانا چاہئے اگر ناک میں رطوبت سوکھ جائے تو اس کو صاف کرنا ضروری ہے۔

بدن کا دھونا

یعنی سر کے بالوں سے پاؤں کے تلوؤں تک ہر حصے پر اِس طرح پانی بہانا کہ جسم کا کوئی بال خشک نہ رہے۔اس سلسلہ میں بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے کیونکہ بعض اعضاء ایسے ہیں جن پر اگر توجہ نہ دی جائے تو وہ دُھلنے سے رہ جاتے ہیں لہٰذا پہلے ان کو مَل لینا چاہئے پھر ان پر بطور خاص پانی بہانا چاہئے۔

غسل میں یاد رکھنے والی باتیں

تمام بالوں کی نوک سے جڑ تک پانی بہانا فرض ہے

جسم میں جہاں سلوٹیں اور جھریاں ہوں ان کے اندر پانی پہنچانا ضروری ہے۔

اگر کسی عضو پر زخم ہو یا پانی بہانا نقصان دہ ہو تو اس پورے عضو کا مسح کر لینا چاہئے اگر زخم پر پٹی ہو تو صرف پٹی کا ہی مسح کافی ہوگا مسح کا طریقہ یہ ہے کہ ہاتھ پانی سے دھو کر جھٹک دیں اور پھر انہیں پٹی پر پھیر دیں۔

نزلہ ہو یا اور کوئی بیماری جس میں غالب گمان ہو کہ سر سے نہانے کی صورت میں مرض میں زیادتی ہوگی یا اور امراض پیدا ہو جائیں گے تو گردن سے نہا لیں اور سر پر گیلا ہاتھ پھیر لیں۔

لوگوں کی موجودگی میں (ندی، نہر یا ٹیوب ویل پر) نہاتے ہوئے ناف سے گھٹنوں تک جسم ڈھانپا فرض ہے۔

غسل کرنے کا مسنون طریقہ

جنبی (جس پر غسل فرض ہو) وہ غسل کی نیت کرے یعنی ارادہ کرے کہ میں نجاست سے پاکی کے لیے غسل کر رہا ہوں۔دونوں ہاتھوں کو دھوئے۔اِستنجاء کرے، اگر بدن کے کسی حصے پر نجاست ہو تو اُسے دور کرے، تین مرتبہ پہلے دائیں کندھے پر پھر بائیں کندھے پر پانی بہائے، پورے جسم کو اچھی طرح مل کر دھوئے، کلی کرتے اور ناک میں پانی ڈالتے ہوئے خوب مبالغہ کرے یعنی اچھی طرح گلے تک اور ناک کی نرم ہڈی تک پانی پہنچائے۔(روزہ دار ایسا نہ کرے)۔دوران

غسل بات نہ کرے اور قبلہ کی طرف منہ نہ کرے۔

غسل کی سنتیں

غسل کرنے یا ناپاکی دور کرنے یا پاکی حاصل ہونے یا نماز جائز ہونے کی نیت دل سے کرنا اور زبان سے کہ لینا بھی بہتر ہے۔

کپڑے اتارنے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا۔

دونوں ہاتھ کلائی تک تین بار دھونا۔

استنجا کرنا یعنی پیشاب اور پاخانہ کے مقام کو دھونا۔

اگر جسم پر کہیں نجاست لگی ہو تو اس کو دھونا۔

نماز کی طرح وضو کرنا۔اس میں مسواک کرنا اور ہاتھ پیر اور داڑھی کا خلال کرنا۔اگر غسل سے پہلے وضو نہیں کیا تو غسل کے اندر وضو بھی ادا ہو گیا پھر وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

سارا جسم تین دفعہ دھونا ترتیب یعنی جس ترتیب سے اوپر بیان ہوا اسی ترتیب سے ادا کرنا پس پہلے ہاتھ دھونا پھر استنجا کرنا پھر بدن کی نجاست دور کرنا پھر وضو کرنا پھر سارا بدن دھونا۔

سنت غسل

سنت غسل چار ہیں ! جمعہ کے دن ان لوگوں کے لئے غسل کرنا سنت ہے جن پر جمعہ فرض ہے۔

دونوں عیدین کے دن طلوع فجر کے بعد ان لوگوں کو غسل کرنا سنت ہے جن پر عیدین کی نماز واجب ہے۔

حج یا عمرہ کے احرام کے لئے احرام باندھنے سے پہلے غسل کرنا۔

حاجی کو عرفہ کے دن معدان عرفات مین زوال کے بعد وقوف کے لئے غسل کرنا۔

غسل کے مکروہات

غسل کے مکروہات وضو کے مکروہات کی طرح ہیں۔ان کے علاوہ کچھ مکروہات یہ

ہیں۔

ننگا نہاتے وقت قبلہ رو ہونا۔

بلاعذر غیر محرم کے سامنے نہانا۔

دعاؤں کا پڑھنا۔

ستر کھلے ہوئے بلاضرورت کلام کرنا۔

پانی زیادہ بہانا۔

سنت کے خلاف غسل کرنا۔

پیارے اسلامی بھائیو! طہارت و پاکیزگی انتہائی اہم اور ضروری عمل ہے اس کے بغیر کوئی عبادت جائز نہیں جیسا کہ، نماز، روزہ، حج، تلاوت قرآن پاک اور دیگر عبادات قرآن پاک میں ارشاد خداوندی ہے۔

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ ﴿٢٢٢﴾

تمہیں اللہ نے حکم دیا بیشک اللہ پسند کرتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے ستھروں کو۔

(سورۃ البقرہ آیت ۲۲۲ ترجمہ کنزالایمان)

ہمیں چاہیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ پر چلتے ہوئے جسم بھی پاکیزہ رکھیں اور توبہ واستغفار کے ذریعہ روح کو بھی پاکیزہ رکھیں۔

اذان کی فضیلت

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اذان کی فضیلت کے حوالہ سے رقمطراز ہیں اذان کا فلسفہ یہ ہے کہ اذان شعائرِ اسلام سے ہے اور دار اسلام اسی سے پہچانا جاتا ہے کہ اس میں جابجا اذان کی آواز سنائی دیتی ہے۔

اسی بنا پر سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم پر شب خون مارنا چاہتے تو پھر پو پھوٹنے کا انتظار فرماتے اگر کہیں اذان کی آواز سنائی دیتی تو آپ مجاہدین کو حملہ کرنے سے روک دیتے تھے۔

لیکن اگر کوئی اذان سنائی نہ دیتی تو اس قوم پر ہلہ بول دیتے اس کی فضیلت اس پر مبنی ہے کہ وہ دعوت نبوت کی ایک شاخ ہے کیونکہ موذن لوگوں کو ایک ایسی عبادت کی طرف بلاتا ہے جو ارکان اسلام میں سب سے بڑا رکن ہے، اور وسائل قرب میں اسے سب پر فوقیت حاصل ہے۔ وہ تمام نیکیاں جن کے کرنے سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے اور شیطان ناخوش ہوتا ہے۔ ان میں سب سے بڑھ کر وہ نیکی ہے جس کا اثر دوسروں تک پہنچے پھر ان متعدی نیکیوں میں سب سے بڑا درجہ حق کا بول بالا کرنا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

> قیامت کے دن موذنوں کی گردنیں سب سے دراز ہوں گی" ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے۔" جس جگہ تک موذن کی آواز پہنچتی ہے، اس دائرہ کے اندر جن وانس یا جتنی چیزیں بھی ہوتی ہیں وہ سب کی سب قیامت کے دن اس کے حق میں گواہی دیتی ہیں اور اللہ تعالیٰ اس کے اتنے گناہوں کو بخش دیتا ہے جو اس دائرہ کے اندر سما سکیں۔

(حجۃ اللہ البالغہ)

موذنین کو اللہ تعالیٰ خصوصی درجات عطا فرمائے گا لیکن یہ بات بھی ضروری ہے کہ موذن کی آواز انداز اور لہجہ اچھا ہونا چاہیے آج کل اکثر مساجد میں مسجد کے مستقل نمازی اذان دے

دیتے ہیں جنہیں نہ تو مخارج کی خبر ہوتی ہے اور نہ ہی وہ اذان کے معنی و مفہوم سے آگاہ ہوتے ہیں موذن اللہ کی عبادت کے لئے بلاتا ہے اس لئے اُس کو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عظیم انعامات کی بشارت دی ہے۔

اذان نماز کا اعلان ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَجْتَمِعُونَ فَيَتَحَيَّنُونَ الصَّلَوَاتِ وَلَيْسَ يُنَادِي بِهَا اَحَدٌ فَتَكَلَّمُوا يَوْمًا فِي ذَلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اتَّخِذُوا نَاقُوسًا مِثْلَ نَاقُوسِ النَّصَارَى وَقَالَ بَعْضُهُمْ قَرْنًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُودِ فَقَالَ عُمَرُ اَوَلَا تَبْعَثُونَ رَجُلًا يُنَادِي بِالصَّلَاةِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلَاةِ

سیدنا عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ مسلمان جب مدینہ میں آئے تو وقت کا اندازہ کر کے جمع ہو کر نماز پڑھ لیا کرتے تھے اور کوئی شخص ندا وغیرہ نہیں کرتا۔ ایک دن مسلمانوں نے مشورہ کیا کہ اطلاع نماز کے لئے عیسائیوں کی طرح ناقوس بجا لیا کریں یا یہودیوں کی طرح نرسنگا بجا لیا کریں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا کہ ایک آدمی کو مقرر کر دیا جائے جو لوگوں کو نماز کے لئے مطلع کر دیا کرے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے بلال! اٹھو اور نماز کے لئے اعلان کر دو۔

برادرانِ اسلام ! جیسا کہ اس حدیث مبارکہ میں بیان کیا گیا ہے کہ پہلے اذان کے ذریعہ نماز کے لئے نہیں بلایا جاتا تھا اس لئے مشاورت کے ساتھ نماز کے لئے بلانے کی ابتداء اذان سے کی گئی اور اذان کے کلمات تعلیم فرمائے گئے یہی اذان تمام اسلامی ممالک میں رائج ہے اور نماز کے لئے بلانے کا طریقہ بھی۔

اذان و اقامت کے کلمات

عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ.

زَادَ يَحْيَى فِي حَدِيثِهِ عَنْ ابْنِ عُلَيَّةَ فَحَدَّثْتُ بِهِ أَيُّوبَ فَقَالَ إِلَّا الْإِقَامَةَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم ہوا کہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہیں اور اقامت میں ایک ایک مرتبہ۔

دوسری حدیث

عَنْ اَبِي مَحْذُورَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ عَلَّمَهُ هَذَا الْاَذَانَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ ثُمَّ يَعُودُ فَيَقُولُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ مَرَّتَيْنِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ مَرَّتَيْنِ زَادَ اِسْحَاقُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اس طرح اذان سکھائی ہے: اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ (باقی روایات میں اللہ اکبر چار مرتبہ ہے)۔ اشهد ان لا اله الا الله. اشهد ان لا اله الا الله. اشهد ان محمد رسول الله. اشهد ان محمد رسول الله **۔ پھر دوبارہ کہے** أشهد ان لا اله الا الله. أشهد ان لا اله الا الله . أشهد أن محمد رسول الله . أشهد أن محمد رسول الله . حي على الصلاة **۔ دو مرتبہ** حي على الفلاح **۔ دو مرتبہ۔ اسحق کا بیان ہے کہ اس کے بعد اللہ اکبر اللہ اکبر۔ لا الہ الا اللہ۔ کہے۔**

اذان اہلِ ایمان کی شناخت

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُغِيرُ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ وَكَانَ يَسْتَمِعُ الْاَذَانَ فَاِنْ سَمِعَ

اَذَانًا اَمْسَكَ وَاِلَّا اَغَارَ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْفِطْرَةِ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجْتَ مِنَ النَّارِ فَنَظَرُوْا فَاِذَا هُوَ رَاعِيْ مِعْزًى

سیدنا انس بن مالک کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صبح سویرے ہی دشمنوں پر حملہ کرتے تھے اور اذان کی آواز پر کان لگائے رکھتے تھے، اگر (مخالفوں کے شہر سے) آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اذان کی آواز سنائی دیتی، تو ان پر حملہ نہ کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک شخص کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہتے سنا تو فرمایا کہ یہ مسلمان ہے۔ اسکے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اسے اشهد ان لا اله الا الله . اشهد ان لا اله الا الله کہتے سنا تو ارشاد فرمایا کہ اے شخص تو نے دوزخ سے نجات پائی۔ لوگوں نے دیکھا تو وہ بکریوں کا چرواہا تھا۔

برادرانِ اسلام! اذان مسلمانوں کو نشانِ امتیاز ہے اور اذان دوزخ سے نجات کا پروانہ بھی ہے اس مبارک عمل میں بندہ اپنے رب کی توحید کا بھی اقرار کرتا ہے اور آقائے دوجہان حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت کا بھی اعلان کرتا ہے اسی لئے اُن بستیوں پر حملہ کرنا منع قرار دیا گیا جہاں سے اذان کی آواز آتی۔

اذان کا جواب

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ حَيْوَةَ وَسَعِيدِ بْنِ اَبِي اَيُّوبَ وَغَيْرِهِمَا عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ فَاِنَّهُ

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِھَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰہَ لِیَ الْوَسِیلَۃَ فَاِنَّھَا مَنْزِلَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ لَا تَنْبَغِی اِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ وَاَرْجُو اَنْ اَکُونَ اَنَا ھُوَ فَمَنْ سَاَلَ لِیَ الْوَسِیلَۃَ حَلَّتْ لَہُ الشَّفَاعَۃُ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم مؤذن کی اذان سنو تو وہی کہو جو مؤذن کہتا ہے، پھر مجھ پر درود پڑھو کیونکہ جو کوئی مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے، اللہ تعالی اس پر اپنی دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔اس کے بعد اللہ تعالی سے میرے لئے وسیلہ مانگو۔اور وسیلہ جنت میں ایک مقام ہے جو اللہ کے بندوں میں سے ایک بندہ کو دیا جائے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں گا۔اور جو کوئی میرے لئے وسیلہ (مقامِ محمود یعنی جنت کا ایک محل)طلب کرے گا تو اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوجائے گی۔

برادران اسلام! جہاں بہت سے مسلمان اذان دینے کا شوق رکھتے ہیں وہیں بعض بدقسمت لوگ محض شرم اور حجاب کی وجہ سے اذان دینے سے کتراتے ہیں اور اگر کبھی اذان اور اقامت کا موقع آئے تو وہ ادھر اُدھر دیکھنے لگتے ہیں انہیں خبر ہونی چاہیے کہ اذان دینے والے کے لئے کس قدر عظیم بشارت ہے کہ اس سے گناہ بھی معاف ہوجاتے ہیں اور اللہ کی رضا بھی حاصل ہوجاتی ہے اس حوالہ سے فرمانِ رسول ملاحظہ فرمائیں۔

گناہوں کی معافی

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِی وَقَّاصٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہُ قَالَ مَنْ قَالَ حِینَ یَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہُ لَا شَرِیکَ لَہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہُ وَرَسُولُہُ رَضِیتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِالْاِسْلَامِ دِینًا غُفِرَ لَہُ ذَنْبُہُ قَالَ

ابْنُ رُمْحٍ فِي رِوَايَتِهِ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَأَنَا أَشْهَدُ وَلَمْ يَذْكُرْ قُتَيْبَةُ قَوْلَهُ وَأَنَا

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے مؤذن کی اذان سن کر یہ کہا کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں ہے، اللہ تعالیٰ یکتا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں، میں اللہ کی ربوبیت اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت سے مسرور اور خوش ہوں اور میں نے مذہب اسلام کو قبول کرلیا ہے تو ایسے شخص کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔

شیطان اذان کی آواز سے بھاگتا ہے

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ ذَهَبَ حَتَّى يَكُونَ مَكَانَ الرَّوْحَاءِ قَالَ سُلَيْمَانُ فَسَأَلْتُهُ عَنْ الرَّوْحَاءِ فَقَالَ هِيَ مِنْ الْمَدِينَةِ سِتَّةٌ وَثَلَاثُونَ مِيلًا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ شیطان جب اذان کو سنتا ہے تو بھاگ جاتا ہے یہاں تک کہ (بھاگتے بھاگتے) روحاء مقام پر پہنچ جاتا ہے۔ سلیمان اعمش کہتے ہیں کہ میں نے روحاء کے بارے میں ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا وہ مدینہ سے 36 میل کے فاصلے پر ہے۔

شیاطین کو بھگانے کا عمل

حَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنْ سُهَيْلٍ قَالَ أَرْسَلَنِي أَبِي إِلَى بَنِي حَارِثَةَ قَالَ وَمَعِي غُلَامٌ لَنَا أَوْ صَاحِبٌ لَنَا فَنَادَاهُ مُنَادٍ مِنْ حَائِطٍ بِاسْمِهِ قَالَ وَأَشْرَفَ الَّذِي مَعِي عَلَى الْحَائِطِ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَبِي فَقَالَ لَوْ شَعَرْتُ أَنَّكَ تَلْقَى هَذَا لَمْ أُرْسِلْكَ وَلَكِنْ إِذَا سَمِعْتَ صَوْتًا فَنَادِ بِالصَّلَاةِ فَإِنِّي سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ وَلَّى وَلَهُ حُصَاصٌ

سہیل کہتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بنوحارثہ کے پاس بھیجا، میرے ساتھ ایک ساتھی بھی تھا۔ اچانک ایک دیوار سے کسی شخص نے اس کا نام لیکر آواز دی، اس نے دیوار کی طرف سر اٹھا کر دیکھا تو کچھ نظر نہ آیا، میں نے اس واقعہ کا اپنے والد سے ذکر کیا، انہوں نے کہا اگر مجھے یہ معلوم ہوتا کہ تمہارے ساتھ یہ واقعہ پیش آئے گا تو میں تمہیں نہ بھیجتا، آئندہ جب تم کوئی ایسی آواز سنو تو اذان دیا کرو، کیونکہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت سنی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب اذان دی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر گوز لگاتا ہوا بھاگ جاتا ہے۔

پیارے بھائیو! اس روایت سے معلوم ہوا کہ شیطان کو بھگانے کے لئے بہترین عمل اذان دینا ہے اگر کوئی شیطانی چیزیں آپ کو تنگ کرتی ہیں اور گھر والوں کو پریشان کرتی ہیں تو گھر میں اذان دے لیا کریں اس طرح شیاطین وہاں سے بھاگ جائیں گے۔

نجات کا پروانہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت ہے اُنہوں نے فرمایا جو سات سو برس ثواب طلب

کرنے کی نیت سے اذان پکارے اس کے لئے جہنم سے نجات کا پروانہ لکھ دیا جاتا ہے۔

(مشکوۃ شریف ج ا ص ۶۶)

برادرانِ اسلام! جو بھی عمل کریں اُس کے لئے نیت ضروری ہے اگر کوئی شخص اذان دینے سے ثواب کی نیت کرے گا تو یقیناً اللہ تعالیٰ اُسے اجرِ عظیم عطا کرے گا اور سب سے بڑی بات یہ کہ مؤذن جہنم کی آگ سے بھی محفوظ ہو جائے گا اور اللہ کی رحمت کے سایہ میں بھی آجائے گا۔

ہر چیز گواہی دے گی

حضرت ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے موذن کی آواز جن وانس اور جو چیز بھی سُنتی ہے سب قیامت کے دن ان کے لئے گواہی دیں گے۔

(مشکوۃ شریف ج ا ص ۶۴)

اذان کی دُعا سُنت ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص اذان سُن کر یہ دُعا پڑھے تو اُس کے لئے قیامت کے دن میری شفاعت حلال ہو گئی۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ
اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ
مَقَاماً مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّه وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَه يَوْمَ
الْقِيَامَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ

(مشکوۃ شریف)

پیارے اسلامی بھائیو! اذان کے فضائل بے شمار ہیں کچھ احادیث وروایات ہم نے پیش کی ہیں اذان کہنے والے لئے آخرت جو بشارات ہیں اُن کی روشنی میں ہمیں چاہیے اذان و

اقامت کہنے کی کوشش کیا کریں اور جب اذان کی آواز سُنیں تو دیگر تمام اُمور کو ترک کر کے اذان کا جواب دیا کریں ہماری غفلت کا اندازہ اس بات سے بخوبی ہو جاتا ہے کہ جب اذان کی آواز ہمارے کانوں میں آرہی ہوتی ہے تو ہم اُس کی طرف توجہ نہیں کرتے بلکہ اپنی گفتگو اور اپنے دیگر معاملات کو جاری رکھتے ہیں حالانکہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ ہے کہ اذان کا جواب دیا جائے۔

اگر کوئی شخص اذان دینا اپنا معمول بنالے تو یقیناً وہ نماز کی طرف راغب ہو جائے گا اُس کی سستی اور کاہلی جاتی رہے گی اور پھر سب سے بڑی بات یہ کہ اذان کے بعد جو دُعا ہے وہ اس قدر جامع ہے جس سے دُنیا و آخرت کی بھلائیاں ہماری قسمت میں ہو سکتی ہیں اس دُعا میں جہاں ہم آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذاتِ بابرکات کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ سے مقامِ وسیلہ کی دُعا کرتے ہیں وہیں اپنے لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت بھی طلب کرتے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک سنتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

فضیلت نماز

پیارے اسلامی بھائیو ! نماز اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ہے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کی فضیلت کے حوالہ سے بار بار آگاہ کیا ہے یہی نہیں بلکہ اللہ تبارک وتعالٰی نے قرآنِ پاک میں نماز کی اہمیت کو بار بار واضح کیا ہے اور نماز قائم کرنے کا بار بار حکم دیا ہے

اسلام کا بنیادی رُکن

نماز اسلام کا بنیادی رُکن ہے اور اسے دین کا ستون قرار دیا گیا ہے اسلام کے پانچ بنیادی ارکان کے حوالہ سے حدیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں!

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ! اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور صلوٰۃ قائم کرنا۔ زکوٰۃ دینا۔ اور حج کرنا۔

(بخاری شریف ج ا ص ۲۸ مسلم شریف ج ا ص ۴۷)

نماز ادا کرنے کی اہمیت وفضیلت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ قرآن مجید میں بار بار نماز کا ذکر آیا ہے۔

اللہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا !

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿۴۳﴾

اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو

(سورۃ البقرہ آیت ۴۳ ترجمہ کنزالایمان)

نماز کے ذریعہ استعانت حاصل کرنے اور صبر کے حوالہ سے اللہ تبارک وتعالٰی نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا !

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ۝

اے ایمان والو صبر اور نماز سے مدد چاہو بیشک اللہ صابروں کے ساتھ ہے

(سورۃ البقرہ آیت ۱۵۳)

اللہ تعالیٰ نے نیک اعمال کرنے اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے والوں کے لئے اجر عظیم کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا !

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۝

بے شک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی اُن کا نیگ ان کے رب کے پاس ہے اور نہ انہیں کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ غم

(سورۃ البقرہ آیت ۲۷۷)

اِس کے علاوہ کثیر احادیث مبارکہ میں فضیلتِ نماز بیان کی گئی ہے اور نماز ادا نہ کرنے پر وعید آئی ہے۔

پانچ نمازیں فرض ہیں

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا !

خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ عزوجل. مَنْ اَحْسَنَ وُضُوْءَهُنَّ وَصَلاَّهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَاَتَمَّ رُكُوْعَهُنَّ وَخُشُوْعَهُنَّ. كَانَ لَهُ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اَنْ يَغْفِرَ لَهُ. وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ. اِنْ شَاءَ غَفَرَلَهُ. وَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ

پانچ نمازیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر فرض قرار دیا ہے۔ جس نے ان نمازوں کو بہترین وضو کے ساتھ ان کے مقررہ اوقات پر ادا کیا اور

ان نمازوں کو رکوع، سجود اور کامل خشوع سے ادا کیا تو ایسے شخص سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اس کی مغفرت فرما دے گا اور جس نے ایسا نہیں کیا (یعنی نماز ہی نہ پڑھی یا نماز کو اچھی طرح نہ پڑھا) تو ایسے شخص کے لیے اللہ تعالیٰ کا کوئی وعدہ نہیں ہے اگر چاہے تو اس کی مغفرت فرما دے اور چاہے تو اس کو عذاب دے۔''

(ابوداؤد ج ۱ ص ۱۷۴)

نماز پڑھنے سے گناہ جھڑ جاتے ہیں

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ !

أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ وَالْوَرَقُ يَتَهَافَتُ فَأَخَذَ بِغُصْنَيْنِ مِنْ شَجَرَةٍ قَالَ فَجَعَلَ ذَلِكَ الْوَرَقُ يَتَهَافَتُ. قَالَ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ. قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَيُصَلِّ الصَّلَاةَ يُرِيْدُ بِهَا وَجْهَ اللهِ فَتَهَافَتُ عَنْهُ ذُنُوْبُهُ كَمَا يَتَهَافَتُ هَذَا الْوَرَقُ عَنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موسمِ سرما میں جب پتے (درختوں سے) گر رہے تھے باہر نکلے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک درخت کی دو شاخوں کو پکڑ لیا، ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں شاخ سے پتے گرنے لگے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پکارا: اے ابوذر! میں نے عرض کیا: لبیک یا رسول اللہ۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسلمان بندہ جب نماز اس مقصد سے پڑھتا ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو جائے تو اس کے گناہ اسی طرح جھڑ جاتے ہیں جس طرح یہ پتے درخت سے جھڑتے جا رہے ہیں۔''

(مسند احمد بن حنبل ج ۵ ص ۱۷۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

اِنَّ اَوَّلَ مَا یُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ بِصَلَاتِهِ فَاِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ وَاَنْجَحَ وَاِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ

قیامت کے روز سب سے پہلے نماز کا محاسبہ ہوگا۔ اگر نماز شرائط، ارکان اور وقت کے مطابق ادا کی گئی ہوئی تو وہ شخص نجات اور چھٹکارا پائے گا اور مقصد حاصل کرے گا۔''

(سنن نسائی ج ۱ ص ۲۳۲)

گناہوں کی بخشش کا ذریعہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! تمہارا کیا خیال ہے اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر ایک نہر جاری ہو اور وہ اس نہر میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرے تو کیا اس طرح غسل کرنا اس کے بدن پر میل باقی رہنے دے گا۔

پس پانچ نمازوں کی مثال ایسی ہے اللہ ان کے ذریعہ خطاؤں کو معاف فرما دیتا ہے۔

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۷۹۔ مشکوۃ شریف ج ۱ ص ۱۷۹)

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت عبادہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نے ارشاد فرمایا !

خداوند قدوس نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں جو انہیں بغیر کسی کوتاہی کے ادا کرے گا تو اس کے لئے جنت ہے اور جو شخص لاپرواہی سے ترک کرے گا اللہ تعالی کی مرضی ہے چاہے رحم کرے یا عذاب دے۔

نماز کی اہمیت

نماز اللہ رب العزت کی رضا کا سبب ہے۔

نماز فرشتوں کی محبت کا سبب ہے۔

نماز انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے۔

نماز دعا کی قبولیت کا ذریعہ ہے۔

نماز اعمال کے مقبول ہونے کا سبب ہے۔

نماز رزق میں برکت کا سبب ہے۔

نماز دشمنوں سے مقابلہ کرنے کا اوزار ہے۔

نماز ابلیس لعین کے لئے ناپسندیدہ ہے۔

نماز ملک الموت کے درمیان سفارش ہے۔

نماز قبر کا چراغ ہے۔

نماز پہلو کا بچھونا ہے۔

نماز منکر نکیر کا جواب ہے۔

نماز قبر میں حشر تک نمازی کی غمخوار ہے۔

نماز محشر کے دن سایہ فگن ہوگی۔

نماز نمازی کے سر کا تاج ہے۔

نماز جسم کا لباس ہے۔

نماز نمازی کے آگے چلنے والا نور ہے۔

نماز نمازی اور دوزخ کے درمیان پردہ ہے۔

نماز پروردگار کے حضور مومنین کے لئے حجت ہے۔

نماز نمازی کے لئے میزان وزن بھاری کرے گی۔

نماز پل صراط کا سہارا بنے گی۔

نماز جنت کی کُنجی ہے۔

نماز میں پروردگار عالم کی تسبیح و تہلیل ہے۔

نماز میں خُداوند قدوس کی تعظیم ہے۔

نماز میں دُعا ہے۔

نماز میں قرآن کی قرأت ہے۔

وقت پر نماز ادا کرنا صالح اعمال میں سے افضل ترین عمل ہے۔

(تنبیہ الغافلین ص ۴۴۴)

قیامت کے دن سب سے پہلا سوال

پیارے اسلامی بھائیو! حضور نبیٔ کریم روف الرحیم حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے !

بندے سے قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا اگر بندے نے نماز صحیح ادا کی ہوگی تو اس پر حساب آسان کر دیا جائے گا۔

اور اگر کمی ہوگی تو اللہ تعالٰی فرمائے گا اس بندے کے کوئی نوافل ہیں پھر وہ نوافل سے فرائض کو پورا کر دیا جائے اس طرح جو شخص پانچوں نمازیں ہمیشہ ادا کرتا ہے تو اللہ تعالٰی سے پانچ خصوصیتیں عطا فرماتا ہے۔

اُس سے معاش کی تنگی دور کردی جاتی ہے۔

اُس سے عذاب قبر کو ختم کر دیا جاتا ہے۔

اُس کے سیدھے ہاتھ میں نامہ اعمال ہوگا۔

پُل صراط سے کُودتی ہوئی بجلی کی مانند گزرے گا۔

نمازی بے حساب جنت میں داخل ہوگا۔

بے نمازی کے لئے وعید

پیارے اسلامی بھائیو! حضور صلی اللہ علہ وآلہٖ وسلم نے نماز کی بہت تلقین فرمائی ہے اور نہ پڑھنے والے کے لئے وعید ارشاد فرمائی ہے۔

جو شخص پانچ نمازوں کی ادائیگی میں کوتاہی کرتا ہے اللہ تعالٰی اس کو بارہ مصیبتوں میں مبتلا فرمادیتا ہے۔

تین دُنیا میں۔

تین موت کے وقت۔
تین قبر میں۔
اور تین قیامت کے دن۔
بے نمازی کو جن تین مصیبتوں کا سامنا دنیا میں کرنا پڑے گا۔
اُس کے رزق سے برکت اُٹھالی جاتی ہے۔
اُس کے تمام اعمال کو شرفِ قبولیت نہیں ملتا۔
اُس کے منہ سے بھلائی سلب کرلی جاتی ہے۔

(تنبیہ الغافلین ص ۳۴۵)

حضور کی نماز کا ذکر

حضرت مُغیرہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس درجہ نوافل پڑھتے تھے کہ پاؤں پر ورم آجاتا کسی نے عرض کی یارسول اللہ آپ تو بخشے ہوئے ہیں پھر اس قدر مشقت کیوں اُٹھا رہے ہیں آپ نے فرمایا۔
میں شکرگزار بندہ نہ بنوں۔

(بخاری شریف ج ۱ ص ۱۵۲)

طویل قیام سنت ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے اس قدر لمبا قیام کیا کہ میں نے بڑے کام کا ارادہ کرلیا شاگردوں نے پوچھا کس کام کا ارادہ کرلیا تھا تو عبداللہ بن مسعود نے فرمایا بیٹھنے کا۔

(بخاری شریف ج ۱ ص ۱۵۳)

حضور کی سنتیں

حضرت نعمان سالم بن اوس روایت کرتے ہیں کہ ام حبیب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں

کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو آدمی رات میں بارہ رکعتوں کی پابندی کرے حق تعالٰی اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیتے ہیں یہ بارہ رکعتیں سُنت موکدہ کہلاتی ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں !

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظہر کی چار رکعت میرے گھر پڑھتے پھر مسجد میں تشریف لے جاتے اور فرض نماز پڑھاتے اس کے بعد گھر تشریف لا کر دو رکعت پڑھتے۔

مغرب کی نماز پڑھا کر گھر تشریف لاتے اور دو رکعت پڑھتے اسی طرح عشاء کی نماز کے بعد تشریف لاتے اور دو رکعت پڑھتے صبح صادق ہونے کے بعد دو رکعت پڑھتے اور نماز فجر کے لئے تشریف لے جاتے۔

(سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۱۷۸)

ان سنتوں کے علاوہ چار سنتیں عشاء سے قبل ہیں مگر غیر مؤکدہ ہیں اور چار رکعت عصر سے قبل ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا ! کہ اللہ اس شخص پر رحم کرے جو عصر سے قبل چار رکعت پڑھے۔

(ترمذی شریف ج ۱ ص ۹۶)

آپ کا سُنن ونوافل گھر میں پڑھنا

قارئین محترم ! حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نوافل اور سنن گھر اور مسجد دونوں جگہ پڑھنا ثابت ہے۔

حضرت عبداللہ بن سعد فرماتے ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ نوافل گھر میں پڑھنا افضل ہے یا مسجد میں؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ! کہ تم دیکھتے ہو میرا گھر مسجد سے کتنا قریب ہے مگر فرائض کے علاوہ اپنے گھر میں نماز پڑھنا مسجد میں نماز پڑھنے سے زیادہ پسند ہے۔

(شمائل ترمذی خصائل نبوی ص ۱۱۷)

وتر اور تہجد

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تہجد کے بعد وتر پڑھتے اور فرماتے تھے جس کو خوف ہو کہ تہجد

میں آنکھ نہیں کھلے گی تو وتر پڑھ کر سوئے۔

(مسلم شریف ج ۱ ص ۲۵۸)

آپ کا معمول اشراق اور چاشت

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ آدمی کے تین سو ساٹھ جوڑوں میں ہے ہر ایک پر روزانہ ایک صدقہ لازم ہے اور چاشت کے وقت کی دو رکعت آدمی کے جوڑوں کی طرف سے صدقہ ہے۔

(ابو داؤد شریف ج ۱ ص ۱۸۲۔ خصائل مصطفےٰ ص ۱۱۸)

اشراق پڑھ کر لوٹنا

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فجر کی نماز پڑھ کر اپنی جگہ تشریف فرما رہتے اور جب سورج طلوع ہو جاتا تو نماز پڑھ کر لوٹتے۔

(ابو داؤد شریف ج ۱ ص ۱۸۳)

گناہوں کی معافی

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد گرامی ہے ! جو شخص فجر کی نماز سے فارغ ہو کر اپنی جگہ بیٹھا رہے اور بے کار بات نہ کرے یہاں تک کہ دو رکعت اشراق پڑھے تو اس کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں خواہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

(ابو داؤد شریف ج ۱ ص ۱۱۸۔ خصائص مصطفےٰ ۱۱۸)

نماز سے مُشکلات دور ہوتی ہیں

قارئین محترم! جب مصائب گھیر لیں جب تنگی آجائے جب مُشکلات کے پہاڑ ٹوٹ پڑیں ایسے وقت میں اپنے رب کو یاد کرنا سنت انبیاء ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے !

يَاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اسْتَعِينُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ

الصّٰبِرِیْنَ﴿۱۵۳﴾

ترجمہ ! اے ایمان والوصبر اور نماز سے مدد چاہو بیشک اللہ صابروں کے ساتھ ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو ! حدیث شریف میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب کوئی سخت مہم پیش آتی نماز میں مشغول ہو جاتے اور نماز سے مدد چاہنے میں نماز استسقاو صلوۃ حاجت داخل ہے۔

جب مصائب آجائیں جب دردو آلام کے گھٹا ٹوپ اندھیرے چھا جائیں تو گھبرانے کی ضرورت نہیں بلکہ نماز میں مصروف ہوجانا چاہیے۔

نبی پاک صلی اللہ علہ وآلہ وسلم کو جب کوئی سخت امر پیش آتا تو آپ نماز کی طرف متوجہ ہوجاتے۔

مشکلات میں نماز کی طرف متوجہ ہونا سرکارِ دوعالم صلی اللہ علہ وآلہ وسلم کی سُنت مبارکہ ہے۔

اللہ کی رحمت کی طلب ہوتو نماز پڑھو۔

اللہ تعالیٰ کی امداد واعانت کی ضرورت ہوتو نماز پڑھو۔

دین دُنیا کی فلاح چاہتے ہوتو نماز پڑھو۔

سرکار کے معمولات دیکھیں جب آندھی چلتی تو مسجد کا رُخ کر لیتے جب تک آندھی نہ رُکتی مسجد سے نہ نکلتے۔

جب سورج گرہن ہوتا تو رحمت عالم صلی اللہ علہ وآلہ وسلم نماز کی طرف متوجہ ہوجاتے

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبیٔ اکرم صلی اللہ علہ وآلہ وسلم نے ارشا فرمایا!

پہلے انبیاءِ کرام علیہم السلام کا یہی معمول تھا کہ ہر پریشانی کے وقت نماز کے لئے مصروف ہوجاتے۔

نماز کیسے ادا کریں

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ

الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ قَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ الرَّجُلُ فَصَلَّى كَمَا كَانَ صَلَّى ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أُحْسِنُ غَيْرَ هَذَا عَلِّمْنِي قَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مسجد میں تشریف لائے کہ اتنے میں ایک آدمی آیا، اس نے نماز پڑھنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سلام کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سلام کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ جاؤ نماز پڑھو، تم نے نماز نہیں پڑھی ۔اس نے واپس ہو کر پہلے کی طرح پھر نماز پڑھی اور لوٹ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سلام کیا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے وعلیکم السلام کہتے ہوئے فرمایا کہ جاؤ نماز پڑھو تم نے نماز ادا نہیں کی ۔حتی کہ تین دفع ایسے ہی کیا تو آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو رسولِ برحق بنایا ہے کہ میں اس طریقہ کے علاوہ مزید کسی چیز سے ناواقف ہوں، براہِ کرم آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مجھے سکھلایئے ۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جب تم نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو تو تکبیر کہو اور پھر جتنا قرآن تم بآسانی پڑھ سکتے ہو وہ پڑھو، اس کے بعد اطمینان سے

رکوع کرو اور پھر باآرام بالکل سیدھے کھڑے ہو جاؤ، اس کے بعد باطمینان سجدہ کرو اور پھر باطمینان قعدہ میں بیٹھو اور اسی طرح اپنی پوری نماز میں کیا کرو۔

باجماعت نماز پڑھنے کے متعلق احادیث

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اُمت کو جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا ثواب بھی بتادیا کہ تنہا نماز سے باجماعت نماز پڑھنے کا ثواب ۲۷ درجہ زائد ہے۔

عن ابن عمر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلوٰۃ الجماعۃ تفضل صلوٰۃ الفذ بسبع و عشرین درجۃ

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جماعت کی نماز اکیلی نماز پر ستائیس درجے افضل ہے

(مشکوٰۃ شریف ص ۱۹۴)

دوزخ سے آزادی

پیارے اسلامی بھائیو! جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے والے شخص کو دوزخ سے آزادی کا پروانہ مل جاتا ہے منافق چالیس دن تک متواتر نماز ادا کر کے تکبیر اولیٰ نہیں پاسکتا۔

(احیاء العلوم ج ا ص ۱۵۵)

عشاء اور فجر باجماعت نماز پڑھنا

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جو شخص عشاء کی نماز باجماعت پڑھے اس کو نصف رات کے قیام کا ثواب مل سکتا ہے عشاء اور فجر باجماعت پڑھے اس کو ساری رات کے قیام کا ثواب ملتا ہے۔

(ابن ماجہ مشکوٰۃ ص ۹۷)

جماعت سے دور رہنے والے کے لئے وعید

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا نماز سے پیچھے نہیں رہتا مگر کھلا منافق اور بیمار شخص کو لایا جاتا ہے جسے دو آدمیوں نے سہارا دیا ہوتا تھا اسے صف میں کھڑا کیا جاتا۔

(مشکوٰۃ ص ۹۷)

رفع یدین نہ کرو

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رَكِبَ فَرَسًا فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ قَالَ اَنَسٌ رضی اللہ عنہ فَصَلّٰى لَنَا يَوْمَئِذٍ صَلَاةً مِنَ الصَّلَوَاتِ. وَهُوَ قَاعِدٌ. فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ قُعُوْدًا. ثُمَّ قَالَ لَمَّا سَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَاِذَا صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا. وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا. وَاِذَا قَالَ (سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ). فَقُوْلُوْا (رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ)

حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھوڑے پر سوار ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دایاں پہلو مبارک زخمی ہو گیا سو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں ایک نماز بیٹھ کر پڑھائی اور ہم نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام پھیر کر فرمایا: امام تو بنایا ہی اس لیے جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو

اور جب وہ (سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ) کہے تو تم (رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ) کہو۔"

(مسلم شریف ج۱ ص308)(نسائی شریف ج۲ ص98)

برادرانِ اسلام! بعض لوگ بار بار رفع یدین کرتے ہیں لیکن حنفیہ کے نزدیک وہ احادیث راجح ہیں جن میں بار بار رفع یدین نہیں بلکہ نماز کے آغاز میں رفع یدین ضروری ہے۔

امام کی پیروی کرو

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ اَنَّہٗ قَالَ: خَرَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ. فَصَلّٰی لَنَا قَاعِدًا. فَصَلَّیْنَا مَعَہٗ قُعُوْدًا. ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ اِنَّمَا الْاِمَامُ (اَوْ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ) لِیُؤْتَمَّ بِہٖ. فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا. وَاِذَا رَکَعَ فَارْکَعُوْا. وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا. وَاِذَا قَالَ: (سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ). فَقُوْلُوْا (رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ) وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھوڑے سے نیچے تشریف لے آئے تو خراش آ گئی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ہم نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بیٹھ کر نماز پڑھی، پھر فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: امام اسی لئے بنایا جاتا ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو، جب رکوع کرے تو رکوع کرو، جب سر اٹھائے تو سر اٹھاؤ اور جب وہ (سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ) کہے تو تم (رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ) کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔"

(ترمذی شریف ج۲ ص ۱۹۴)(ابوداؤد شریف ج۱ ص ۱۶۴)

رکوع وسجود مکمل کرو

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ. عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ

وآله وسلم قَالَ اَقِيْمُوا الرُّکُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَاللهِ اِنِّی لَاَرَاکُمْ مِنْ بَعْدِی (وَرُبَّمَا قَالَ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِی) اِذَا رَکَعْتُمْ وَسَجَدْتُمْ

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رکوع اور سجدے پورے کیا کرو، خدا کی قسم! میں تمہیں اپنے بعد بھی دیکھتا ہوں (اور کبھی فرمایا: پیٹھ پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں) جب تم رکوع اور سجدہ کرتے ہو۔''

(بخاری ج۱ص۲۵۹)(مسند احمد بن حنبل ج ۳ص ۳۰)

عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه: اَلَا اُصَلِّی بِکُمْ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم؟ قَالَ فَصَلّٰی فَلَمْ یَرْفَعْ یَدَیْهِ اِلَّا مَرَّةً

''حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز نہ پڑھاؤں؟ راوی کہتے ہیں: پھر اُنہوں نے نماز پڑھائی اور ایک مرتبہ کے سوا اپنے ہاتھ نہ اٹھائے۔''

(نسائی شریف ج۱ص۲۹۷)

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ رفع یدین ایک مرتبہ کرنا چاہیے بار بار رفع یدین ضروری نہیں لیکن اگر کوئی دوسرے فقہا کا مقلد رفع یدین کرتا ہے تو اس پر طعن نہیں کر سکتے۔

''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاتے، اور پھر ایسا نہ کرتے۔''

(ابو داؤد شریف ج۱ص۲۸۷)

الحمد للہ احناف کا عمل حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عمل کے مطابق ہے ہم نماز کے آغاز میں رفع یدین کرتے ہیں بعد میں نہیں کرتے۔

امام کے پیچھے قرأت نہ کرو

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنهما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم : مَنْ صَلّٰی خَلْفَ الاِمَامِ فَاِنَّ قِرَاءَةَ الاِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کا پڑھنا ہی اس کا پڑھنا ہے۔''

(طبرانی فی المعجم الاوسط ج ۸ ص ۴۳)(موطا امام محمد ج ۱ ص ۹۶)

اسی حدیث سے فقہاء احناف استاد کرتے ہیں کہ مقتدی امام کے پیچھے سورہ فاتحہ شریف نہ پڑھے کیونکہ امام کی قرأت ہی مقتدی کی قرأت ہے جو لوگ سورہ فاتحہ کے بغیر نماز کو مکمل نہیں سمجھتے انہیں اس حدیث مبارکہ پر غور کرنا چاہیے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنهما قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم بِالنَّاسِ فَقَرَأَ رَجُلٌ خَلْفَهُ فَلَمَّا قَضَی الصَّلَاةَ قَالَ : اَيُّكُمْ قَرَأَ خَلْفِي؟ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ اَنَا يَارَسُوْلَ اللهِ! فَقَالَ صلی الله علیه وآله وسلم مَنْ صَلّٰی خَلْفَ الاِمَامِ فَاِنَّ قِرَاءَةَ الاِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی، تو ایک شخص نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے قراءت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز سے فارغ ہو کر فرمایا: تم میں سے کس نے میرے پیچھے قراءت کی تھی؟ (لوگ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناراضگی کے ڈر سے خاموش رہے، یہاں تک کہ) تین بار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتکرار یہی استفسار فرمایا۔ آخر ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو امام کے پیچھے ہو تو امام کی

قراءت ہی اس کی قراءت ہے۔"

(مسند امام اعظم ص ۶۱)

بلند آواز سے آمین نہ کہنے کا بیان

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ اِذَا قَالَ الاِمَامُ (غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ) فَقُوْلُوْا اٰمِیْنَ. فَاِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِکَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب امام (غَیْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَیْهِمْ وَلا الضَّآلِّینَ) کہے تو تم کہو آمین۔ جس کا کہنا فرشتوں کے کہنے کے موافق ہوگیا تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔"

(مستدرک حاکم ج ۱ ص ۳۴۰)(صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۱۷)

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی الله عنه قَالَ سَمِعْتُ اَنَّ النَّبِیَّ صلی الله علیه وآله وسلم قَرَاَ (غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ) فَقَالَ: (اٰمِیْنَ). وَخَفَضَ بِهَا صَوْتَهُ

"حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (غَیْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَیْهِمْ وَلا الضَّآلِّینَ) پڑھا تو کہا: آمین۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آمین کی آواز کو پست کیا۔"

(ترمذی شریف ج ۱ ص ۲۸۹)(مستدرک حاکم ج ۲ ص ۲۵۳)

آمین کو بلند آواز سے نہیں بلکہ پست آواز سے کہنا چاہیے اس لئے کہ یہ عمل فرشتوں کے موافق ہے۔

نمازِ تراویح اور اس کی تعدادِ رکعات

عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ رضی الله عنها اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم صَلّٰی ذَاتَ لَیْلَةٍ فِی الْمَسْجِدِ فَصَلّٰی
بِصَلَاتِہٖ نَاسٌ ثُمَّ صَلّٰی مِنَ الْقَابِلَةِ فَکَثُرَ النَّاسُ ثُمَّ
اجْتَمَعُوا مِنَ اللَّیْلَةِ الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ فَلَمْ یَخْرُجْ اِلَیْھِمْ
رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ قَدْ
رَاَیْتُ الَّذِیْ صَنَعْتُمْ وَلَمْ یَمْنَعْنِیْ مِنَ الْخُرُوْجِ اِلَیْکُمْ اِلَّا
اَنِّیْ خَشِیْتُ اَنْ تُفْرَضَ عَلَیْکُمْ وَذٰلِکَ فِیْ رَمَضَانَ

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد میں (نفل) نماز پڑھی تو لوگوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اگلی رات نماز پڑھی تو اور زیادہ لوگ جمع ہو گئے پھر تیسری یا چوتھی رات بھی اکٹھے ہوئے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی طرف تشریف نہ لائے۔ جب صبح ہوئی تو فرمایا میں نے دیکھا جو تم نے کیا اور مجھے تمہارے پاس (نماز پڑھانے کے لئے) آنے سے صرف اس اندیشہ نے روکا کہ یہ تم پر فرض کر دی جائے گی اور یہ رمضان المبارک کا واقعہ ہے۔

(بخاری شریف ج ۱ ص ۳۸۰) (مصنف عبدالرزاق ج ۳ ص ۴۳)

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اُمت کی تنگی گوارہ نہیں فرماتے اس لئے آپ نے صلوٰۃ التراویح کو مسلسل ادا نہ فرمایا کہ کہیں یہ اُمت پر فرض نہ ہو جائے اور پھر لوگ اس بابرکت عمل سے رُک نہ جائیں صلوٰۃ التراویح ادا کرنا نہایت افضل عمل ہے ہمیں اللہ کی خوشنودی ورضا کے لئے صلوٰۃ والتراویح ادا کرنا چاہیے۔

رمضان میں قیام کی فضیلت

امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ! اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں قیام رمضان (تراویح) کی رغبت دلایا کرتے تھے لیکن حکماً نہیں فرماتے تھے چنانچہ (ترغیب کے لئے) فرماتے کہ جو شخص رمضان المبارک میں ایمان اور ثواب کی نیت کے ساتھ قیام

کرتا ہے تو اس کے سابقہ تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال مبارک تک قیام رمضان کی یہی صورت برقرار رہی اور یہی صورت خلافت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور خلافت عمر رضی اللہ عنہ کے اوائل دور تک جاری رہی یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں جمع کر دیا اور وہ انہیں نمازِ (تراویح) پڑھایا کرتے تھے لہٰذا یہ وہ ابتدائی زمانہ ہے جب لوگ نمازِ تراویح کے لئے (باجماعت) اکٹھے ہوتے تھے۔

صحابہ بیس رکعت تراویح پڑھتے

وقال الامام ابوعیسی الترمذی فی سننه وَاَکْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ عَلٰی مَا رُوِیَ عَنْ عُمَرَ وَعَلِیٍّ رضی الله عنهما وَغَیْرِهِمَا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صلی الله علیه وآله وسلم عِشْرِیْنَ رَکْعَةً. وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِیِّ وَابْنِ الْمُبَارَکِ وَالشَّافِعِیِّ وَقَالَ الشَّافِعِیُّ وَهٰکَذَا اَدْرَکْتُ بِبَلَدِنَا بِمَکَّةَ یُصَلُّوْنَ عِشْرِیْنَ رَکْعَةً

امام ابوعیسیٰ ترمذی رضی اللہ عنہ نے اپنی سنن میں فرمایا! اکثر اہلِ علم کا مذہب بیس رکعت تراویح ہے جو کہ حضرت علی، حضرت عمر رضی اللہ عنہما اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیگر اصحاب سے مروی ہے اور یہی (کبار تابعین) سفیان ثوری، عبداللہ بن مبارک اور امام شافعی رحمہ اللہ علیہم کا قول ہے اور امام شافعی نے فرمایا! میں نے اپنے شہر مکہ میں (اہلِ علم کو) بیس رکعت تراویح پڑھتے پایا۔

(ترمذی شریف ج ۳ ص ۱۶۹)

بیس رکعت تراویح سنت مؤکدہ ہیں مسجد میں صلوٰۃ التراویح ادا کرنا سنت کفایہ ہے تراویح جماعت کے ساتھ گھر میں پڑھی جائیں تو جماعت کا جواب مل جائے گا نابالغ کے پیچھے سُنت مؤکدہ ادا نہیں ہوتی۔

جمعۃ المبارک اور سنت مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نماز جمعہ کو یہ خصوصیت اور فضیلت حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں صرف نمازِ جمعہ کی اذان کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ جب جمعہ کی اذان دی جائے تو نماز کے لیے حاضر ہوں۔

ارشاد فرمایا !

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِن يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ

"اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن (جمعہ کی) نماز کے لیے اذان دی جائے تو فوراً اللہ کے ذکر (یعنی خطبہ ونماز) کی طرف تیزی سے چل پڑو اور خرید وفروخت (یعنی کاروبار) چھوڑ دو۔ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو

(سورۃ الجمعہ آیت ۶۲)

جمعہ کے فضائل

قارئین محترم! دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں جن کے با جماعت پڑھنے کا حکم ہے ان کے علاوہ سنتیں اور نوافل جماعت کے علاوہ پڑھے جاتے ہیں۔

پانچ فرض نمازوں کے علاوہ چند نمازیں اور ہیں جو صرف اجتماعی طور پر ہی ادا کی جاتی ہیں اور وہ اپنی مخصوص نوعیت کی وجہ سے اُمتِ محمدیہ کا شعار ہیں، ان نمازوں میں سے ایک نماز جمعہ ہے جو جمعہ کے دن ظہر کے وقت ادا کی جاتی ہے اور اس کے علاوہ عیدالفطر کی نماز با جماعت شوال المکرم کی پہلی تاریخ کو ادا کی جاتی ہے اور عیدالاضحیٰ کی نماز دس ذی الحج کو سال میں ایک دفعہ ادا کی جاتی ہے۔

پہلی نماز جمعہ

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ منورہ میں حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی طرف حکم نامہ لکھا۔

اور تمہیں دیکھنا چاہیے کہ یہودی زبور کی تلاوت بآواز بلند کس دن کرتے ہیں اسی دن تم اپنی عورتوں اور بچوں کو جمع کرو اور جمعہ کا دن دن ڈھلے سب مل کر اللہ تعالی کا قرب حاصل کرو۔

(تفسیر ابن کثیر ج ۴ ص ۳۶۵۔فضائل جمعہ ص ۸)

جمعہ کا دن

قارئین محترم ! دوسرے مذاہب میں بھی اجتماعی عبادت کے لئے دن متعین تھے اہلِ اسلام کو ہفتہ وار عبادت کے لئے جمعۃ المبارک کا دن اللہ تبارک وتعالی نے عطافرمایا۔

مگر اللہ تعالی نے اس امت کو ایک عظیم علم سے سرفراز فرمایا یعنی انہوں نے یہ بات سمجھ ہی لیا کہ سب سے بہترین دن، جمعہ کا دن ہے اور یہ بات اللہ تعالی نے اولاصحابہ پر کھولی، ان کو جمعہ کی فضیلت الہام فرمائی، چنانچہ ہجرت سے پہلے مدینہ منورہ میں صحابہ نے سب سے پہلے اجتہاد سے جمعہ قائم فرمایا،

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ جب بھی جمعہ کی اذان سنتے تھے تو حضرت اسعد بن زرراہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے خیر کرتے تھے، ان کے صاحبزادے عبدالرحمن نے اس کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے بتایا کہ حضرت اسعد ہی نے سب سے پہلے مسلمانوں کو جمع کر کے فلاں مقام میں جمعہ قائم کیا ہے؛ جبکہ مدینہ میں مسلمانوں کی تعداد کل چالیس تھی۔

(ابوداؤد شریف، باب الجمعۃ فی القری، حدیث نمبر: ۹۰۳)

جمعہ کا آغاز

حضرت اسعد بن زُرارہ رضی اللہ عنہ ایک بلند پایہ صحابی ہیں، مدینہ میں اسلام کی اشاعت

میں ان کی مساعی جمیلہ کا بڑا حصہ ہے، ان کی وفات ہجرت کے بعد جلدی ہوگئی ہے اس لیے تاریخ اسلامی میں گمنام ہیں، انہوں نے ایک مرتبہ مسلمانوں کو مدینہ سے باہر ایک باغ میں جمع کیا، تا کہ پتہ چلے کہ مسلمانوں کی تعداد کتنی ہے؟ اور وہ کس حال میں ہیں؟ جب سب حضرات جمع ہوئے تو مسلمانوں کی تعداد توقع سے زیادہ تھی، سب ایک دوسرے سے مل کر خوش ہوئے،

حضرت اسعد رضی اللہ عنہ نے ایک بکرا ذبح کر کے سب کی دعوت کی، اتفاق سے یہ جمعہ کا دن تھا، کھانا کھا کر سب نے جماعت نے دوگانہ شکر ادا کیا اور مشورہ ہوا کہ آئندہ بھی ہفتہ میں ایک بار جمع ہونا چاہئے، تا کہ ایک دوسرے کے احوال کا پتہ چلے، پھر یہ بات زیر غور آئی کہ کس دن جمع ہونا چاہئے؟ سب نے جمعہ کے دن کی رائے دی اور وجہ یہ بیان کی ہم اہل کتاب سے پیچھے کیوں رہیں، دین کے کاموں میں ہمیں ان سے ایک دن آگے رہنا چاہئے، اس طرح جمعہ کے دن کا انتخاب عمل میں آیا۔

جمعہ میں خیر ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جبریل میرے پاس آئے ان کے ہاتھ میں سفید آئینہ جیسی کوئی چیز تھی، اس میں ایک سیاہ نقطہ تھا، میں نے پوچھا جبرئیل! یہ کیا ہے؟ فرمایا یہ جمعہ ہے، میں نے پوچھا جمعہ کیا ہے؟ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے اس میں خیر ہے،

(مصنف ابن ابی شیبہ حدیث نمبر ۵۵۶۰)

سب سے برتر دن

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

ان سارے دنوں میں جن میں آفتاب نکلتا ہے (ہفتہ کے سات دنوں میں) سب سے بہتر اور برتر جمعہ کا دن ہے، جمعہ ہی کے دن آدم علیہ السلام کو اللہ تعالی نے پیدا کیا اور جمعہ ہی کے دن وہ جنت میں داخل کئے گئے اور جمعہ ہی کے دن وہ جنت سے باہر کر کے اس دنیا میں بھیجے گئے (جہاں ان سے نسل انسانی کا سلسلہ شروع ہوا) اور قیامت بھی خاص جمعہ ہی کے دن قائم

ہوگی۔

(مسلم شریف باب یوم الجمعہ حدیث ۱۴۱۱)

جمعہ کے دن قبولیت کی گھڑی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا !

جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ اگر کسی مسلمان بندے کو حسن اتفاق سے خاص اس گھڑی میں خیر اور بھلائی کی کوئی چیز اللہ تعالی سے مانگنے کی توفیق مل جائے تو اللہ تعالی اس کو عطاہی فرما دیتا ہے۔

(مسلم شریف حدیث ۱۴۰۷)

برادرانِ اسلام! جس طرح پورے سال میں رحمت وقبولیت کی ایک خاص رات (شب قدر) رکھی گئی ہے جس میں کسی بندے کو اگر توبہ واستغفار اور دعا نصیب ہوجائے تو اس کی بڑی خوش نصیبی ہے اور اللہ تعالی سے قبولیت کی خاص توقع ہے اسی طرح ہر ہفتے میں بھی جمعہ کے دن رحمت وقبولیت کی ایک خاص گھڑی ہوتی ہے اگر اس میں بندے کو اللہ تعالی سے دعا کرنا اور مانگنا نصیب ہوجائے تو اللہ تعالی کے کرم سے قبولیت کی امید ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن سلام اور کعب بن احبار رضی اللہ عنہ دونوں سے نقل کیا ہے کہ جمعہ کے دن کی اس ساعت اجابت کا ذکر تورات میں بھی ہے اور معلوم ہے کہ یہ دونوں حضرات تورات اور کتب سابقہ کے بہت بڑے عالم تھے۔

(ابوداؤد شریف حدیث ۸۸۲)

معلوم ہوا کتب سابقہ میں بھی جمعۃ المبارک کی فضیلت کا اعلان موجود تھا یقیناً یہ دن اللہ تعالی کے نزدیک پسندیدہ دن ہے ہمیں چاہیے کہ اس کی مبارک ساعتوں میں زیادہ سے زیادہ ذکر و درود شریف کے ذریعہ اللہ کی خاص نعمتیں حاصل کریں۔

جمعہ کن کن پر فرض ہے

جمعہ کی نماز ہر مسلمان عاقل، بالغ، آزاد، مرد اور غیر معذور پر فرض ہے البتہ اس فرضیت

سے چار قسم کے آدمی مستثنیٰ ہیں (۱) وہ غلام جو کسی کا مملوک ہو (۲) عورت (۳) ایسا بچہ جو ابھی بالغ نہ ہوا ہو (۴) بیمار و معذور البتہ یہ لوگ بھی جمعہ کی نماز پڑھ لیں تو ظہر کی نماز ان کے ذمہ سے ساقط ہو جائے گی اور جمعہ صحیح ہو جائے گی۔

جن لوگوں پر جمعہ فرض ہے ان لوگوں کے لیے اس کی سعی کرنا یعنی اس کو ادا کرنے کی کوشش کرنا واجب ہے۔

(ابوداؤد شریف حدیث نمبر ۹۰۱)

جمعہ پڑھنے سے گناہ معاف

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث مبارکہ ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

''جس شخص نے وضو کیا اور اچھی طرح سے وضو کیا، پھر جمعہ پڑھنے آیا اور خاموشی سے خطبہ سنا تو اس کے اس جمعہ سے لے کر گزشتہ جمعہ تک اور تین دن زائد کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔''

(صحیح مسلم کتاب الجمعہ ج ۲ ص ۵۸۷)

برادرانِ اسلام ! کس قدر مختصر عمل سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو معاف فرما رہا ہے بدقسمت ہیں وہ لوگ جو جمعۃ المبارک کی ان عظیم گھڑیوں کو ضائع کرتے ہیں اور بخشش و مغفرت کے اس عظیم موقع کو گنوا کر اللہ تعالیٰ کے غضب کو دعوت دیتے ہیں اس لئے کہ جمعۃ المبارک ادا کرنے سے راضی ہونے والا رب اُس کی ادائیگی سے رکنے والے کے لئے غضب ناک ہوتا ہے۔

جمعہ کی نماز کے لئے پہلے آنا چاہیے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

''جب جمعہ کا دن آتا ہے تو مسجد کے ہر دروازہ پر فرشتے آنے والے کو لکھتے رہتے ہیں۔ جو پہلے آئے اس کو پہلے لکھتے ہیں اور جب امام (خطبہ کے لیے) بیٹھ جاتا ہے تو وہ اعمال ناموں کو لپیٹ لیتے ہیں اور آ کر

خطبہ سنتے ہیں۔جلدی آنے والا اس شخص کی طرح ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ
میں ایک اونٹ صدقہ کرتا ہے،اس کے بعد آنے والا اس شخص کی طرح ہے
جو ایک گائے صدقہ کرتا ہے۔اس کے بعد والا اس شخص کی مثل ہے جو
مینڈھا صدقہ کرے پھر اس کی مثل ہے جو مرغی صدقہ کرے پھر اس کی مثل
ہے جو انڈہ صدقہ کرے۔"

(صحیح مسلم کتاب الجمعہ ج ۲ ص ۵۸۷)

جمعۃ المبارک کے لئے پہلے آنا بہت بڑے اجر و ثواب کا باعث ہے اس لئے کوشش کر کے پہلے آنا چاہیے لیکن آج کل عام طور پر تاخیر سے آنا فیشن بن چکا ہے اور بہت سے لوگ جمعہ کی دوسری اذان کے بعد مسجد میں آتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں نماز جمعہ کے لئے جلد آ کر اپنی رحمتیں سمیٹنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جمعہ کا خطبہ سننے کا ثواب

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

"جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور جلدی (مسجد) میں حاضر ہوا اور امام
کے قریب ہو کر خاموشی کے ساتھ غور سے خطبہ سنا تو اس کے لیے ہر قدم کے
بدلے ایک سال کے روزوں اور قیام کا ثواب ہے۔"

(جامع ترمذی باب الجمعہ ج ا ص ۵۰۵)

قارئین محترم ! حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جُمعۃ المبارک کی بڑی فضیلت بیان فرمائی ہے۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو جُمعہ کی حقیقت کیا ہے آپ نے یہ بات تین مرتبہ فرمائی۔

هو اليوم الذي جمع فيه ابو كم
یہ وہ دن ہے جس میں تمہارے باپ کے تخلیقی (مادہ کو) جمع کیا گیا۔

(تفسیر مظہری ج ۹ ص ۲۷۸)

علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے !

وفیہ اکمل جمیع الخلائق

اور اسی دن میں تمام مخلوق مکمل ہوئی۔

نمازِ جمعہ کی فرضیت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلا جمعہ سنہ ۱/ ہجری میں ادا فرمایا ہے؛ چنانچہ ابن اسحاق کے بیان کے مطابق ہجرت کے موقع سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ تشریف لاتے ہوئے پیر، منگل اور چہارشنبہ کو قبا میں قیام فرمایا، جمعرات کو مسجد قبا کی بنیاد رکھی اور جمعہ کو وہاں سے روانہ ہوئے اور بنوسالم کے محلہ میں جمعہ کی نماز ادا فرمائی جبکہ ابھی مسجد نبوی کی بنیاد بھی نہیں پڑھی تھی

(ابوداؤد،باب الجمعہ فی القری،حدیث نمبر ۹۰۳)

سب سے پہلے مصعب نے جمعہ پڑھایا

اول من جمع مصعب حتی قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سب سے پہلے مصعب نے جمعہ پڑھایا اور یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئے۔

(تفسیر مظہری ج۹ ص۲۷۹ ۔فضائل جمعہ ص۹)

نماز جمعہ کے بعد کھانا کھلایا

تفسیر روح المعانی میں ہے جب مسلمانوں کا جُمعہ کے دن اجتماع ہوا تو حضرت سعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ نے نمازیوں کے لئے بکری ذبح کی جسے ان سب نے صبح وشام کھایا۔

(تفسیر روح البیان ج۹ ص۵۲۴ ۔فضائل جمعہ ص۱۵)

اذان جمعہ

حضور کے ظاہری زمانہ میں صرف ایک ہی اذان تھی۔

حضرت ابوبکر صدیق کے زمانہ میں بھی ایک ہی اذان تھی۔
حضرت عمر فاروق کے زمانہ میں بھی ایک ہی اذان تھی۔
حضرت عثمان غنی کے دور میں لوگوں کی کثرت ہوگئی تو آپ نے ایک اور اذان بڑھادی۔
اذان جُمعہ سُن کر فاسعوا الی ذکر اللہ پس اللہ کے ذکر کی طرف دوڑ جاؤ۔
ذکر اللہ سے مُراد خُطبہ جمعہ ہے۔
خطبہ میں ذکر رسول کیا جائے خطبہ میں آپ کے اہل بیت کا ذکر خلفائے راشدین کا ذکر۔
مومنین کو پندونصائح کئے جائیں اللہ کے احکام بتائے جائیں اور خوف خُدا کی تلقین کی جائے۔
نماز جمعہ کے بعد زمین پر پھیل جانے کا حکم ہے۔نماز کی وجہ سے جس کاروبار سے منع کیا گیا تھا اس کی اجازت ہوجاتی ہے۔
نماز کے بعد کسب حلال کی طلب وتلاش ایک فریضہ ہے۔لیکن بعض جگہ پر لوگ مطلقاً کاروبار بند رکھتے ہیں حالانکہ یہ چھٹی محض جماعت جماعت جمعہ تک ہونی چاہیے بعد ازاں کاروبار کرنا اللہ کا فضل حاصل کرنے کے مترادف ہے۔
حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جمعۃ المبارک کی بڑی فضیلت بیان کی ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔
جمعہ کا دن دنوں کا سردار ہے۔
جمعہ کا دن اللہ کے نزدیک عظمت والا ہے۔
جمعہ کا دن عید الفطر اور عید الضحیٰ سے افضل ہے۔
جمعہ کی پانچ خصوصیتیں ہیں۔
اللہ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا۔
اللہ نے اس دن آپ کو آسمان سے زمین پر اُتارا۔
اسی دن اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو وفات دی۔
اس دن میں ایک ایسی ساعت ہے جس میں اللہ سب کچھ عطا فرمادیتا ہے جب تک کہ وہ حرام چیز کا سوال نہ کرے۔

اسی دن قیامت بپا ہوگی اور آسمان زمین میں کوئی مقرب فرشتہ پہاڑ سمندر اور ہوائیں ایسی نہیں کہ وہ جمعہ کے دن سے ڈرتے نہ ہوں۔

(مشکوۃ شریف باب الجمعہ ص ۱۲۰)

پیارے بھائیو ! اس عظمت والے دن اللہ سے بخشش ومغفرت طلب کرتے رہنا چاہیے اللہ تعالیٰ کا فضل مانگنا چاہیے اس دن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر خصوصی رحمت نازل فرماتا ہے اس لئے ان مبارک ساعتوں میں اللہ تعالیٰ سے سب حلال چیزوں کا سوال کرنا چاہیے اللہ کے محبوب کی احادیث سے اس بات کی نشاندہی ہوتی ہے کہ اس دن اللہ اپنی خاص رحمتوں کا نزول فرماتا ہے۔

جمعۃ المبارک کے اعمال سنت

غسل کرنا اور جہاں تک ہو سکے صفائی کا خوب خیال رکھنا،

اچھے کپڑے پہننا،

تیل اور خوشبو لگانا،

مسواک کرنا،

ناخن کاٹنا،

زیرِ ناف، مونچھ اور بغل کے بال صاف کرنا،

نماز جمعہ کے لیے جلدی جانا اور مسجد میں پہنچ کر بیٹھے ہوئے لوگوں کو پھلانگ کر نہ جانا،

نماز جمعہ اول وقت میں پڑھنا،

امام کے قریب بیٹھنا،

امام کے لیے جمعہ کی نماز کی پہلی رکعت میں سورہ جمعہ اور دوسری میں سورہ منافقون یا پہلی میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور دوسری میں "هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ پڑھنا،

جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورہ الم سجدہ اور دوسری رکعت میں سورۂ دھر پڑھنا،

والدین کے قبر کی زیارت کرنا،

نماز سے قبل اور بعد کی تمام سنن ونوافل ادا کرنا،

سورہ کہف پڑھنا،

درود شریف کی کثرت کرنا،

جمعہ کے خطبہ کی سنتیں

خطیب کا پاکی کی حالت میں ہونا یعنی بے وضو یا جنبی نہ ہونا،

خطبہ منبر پر کھڑے ہو کر دینا،

خطبہ شروع کرنے سے پہلے منبر پر بیٹھنا،

لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر دینا،

جب خطیب منبر پر بیٹھ جائے تو موذن ان کے سامنے کھڑے ہو کر اذان دینا،

دو خطبوں کا ہونا اور پہلا خطبہ پانچ چیزوں خدا کی حمد اور اس کی تعریف ،کلمہ شہادت، درود شریف، لوگوں کو وعظ و نصیحت اور قرآنی آیت پر مشتمل ہو اور دوسرا خطبہ اللہ کی حمد و ثناء درود شریف سارے مومنین و مومنات کے لیے مغفرت کی دعا، نعمتوں کو جاری کرنے، مصائب کو دور کرنے، دشمنوں کے خلاف مدد کرنے، امراض سے شفا کے طلب اور استغفار پر مشتمل ہونا،

دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنا،

خطبہ اتنی بلند آواز سے دینا کہ لوگوں کو سنائی دے،

خطبہ کو زیادہ لمبا نہ کرنا۔

جمعہ کے دن کثرتِ درود کا ثبوت

عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم اَكْثِرُوْا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهُ مَشْهُوْدٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ وَاِنَّ اَحَدًا لَنْ يُصَلِّيَ عَلَيَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلَاتُهُ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهَا قَالَ قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ؟ قَالَ وَبَعْدَ الْمَوْتِ اِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَأْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللهِ حَيٌّ يُرْزَقُ

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجا کرو،
یہ یوم مشہود (یعنی میری بارگاہ میں فرشتوں کی خصوصی حاضری کا دن) ہے،
اس دن فرشتے (خصوصی طور پر کثرت سے میری بارگاہ میں) حاضر ہوتے
ہیں، کوئی شخص جب بھی مجھ پر درود بھیجتا ہے اس کے فارغ ہونے تک اس کا
درود مجھے پیش کر دیا جاتا ہے۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں
نے عرض کیا: اور (یا رسول اللہ!) آپ کے وصال کے بعد (کیا ہوگا)؟
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں وصال کے بعد بھی (اسی طرح
پیش کیا جائے گا کیونکہ) اللہ تعالیٰ نے زمین کے لیے انبیائے کرام علیہم
السلام کے جسموں کا کھانا

(سنن ابن ماجہ ج ۱ ص ۵۲۴)

الحمد للہ ہم نے درود شریف کے فضائل میں ایک جامع کتاب تالیف کی ہے جس کا نام ''عظمت درود شریف'' ہے اس کتاب میں جمعۃ المبارک کے دن درودِ پاک پڑھنے کے بارے میں بہت سے حوالہ جات جمع کر دیئے ہیں اہلِ ذوق اس خوبصورت کتاب کو پڑھیں اور احباب کو تحفہ میں پیش کریں۔

اللہ کے فضل و کرم اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نعلین پاک کے تصدق پوری دنیا درودِ پاک کی محافل کا انعقاد کرنے کی سعی کی جا رہی ہے اور اس مقصد کے لئے پاکستان میں درود محل شریف کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جس میں پوری دنیا سے درود پاک کا نذرانہ جمع کیا جاتا ہے اور خصوصی محفل میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے۔

برکاتِ جمعۃ المبارک

پیارے اسلامی بھائیو! یہ دن اللہ کو بہت ہی محبوب ہے۔
جمعۃ المبارک کے دن برکت اور رحمت کے فرشتے اُترتے ہیں۔
جمعۃ المبارک کے دن گھروں میں فرشتے مجلسوں میں بیٹھتے ہیں۔
جمعۃ المبارک کے دن فرشتے مومنین کے ساتھ ذکر کرتے ہیں۔

جمعۃ المبارک میں پڑھے گئے درود شریف کو حضور خود سماعت فرماتے ہیں۔
جمعۃ المبارک کے دن عبادت کرنے والے کو بے حد و بے حساب ثواب ملتا ہے۔
جمعۃ المبارک کے دن عبادت کرنے سے قسمت کا ستارا چمک جاتا ہے۔
جمعۃ المبارک کے دن عبادت کرنے سے دل میں نور پیدا ہوتا ہے۔
جمعۃ المبارک کے دن فوت ہونے والے کو فتنۂ قبر سے محفوظ فرما دیا جاتا ہے۔
جمعۃ المبارک کے دن فوت ہونے والے کی موت شہادت کی موت ہے۔

روشن دِن روشن رات

قارئین محترم ! جمعۃ المبارک کی بڑی ہی عظمت و فضیلت ہے حضور سرورِ کائنات فخرِ موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشا فرمایا !

جمعہ کی رات روشن اور جمعہ کا دن روشن دن ہے

(مشکوٰۃ شریف ص ۱۲۱)

پیارے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمانِ عالی شان کی روشنی میں واضح ہوا کہ حضور نے اس کی رات کو روشن رات اور دن کو روشن دن قرار دیا ہے۔

جمعہ کا دن اور رات ہیں روشن
اس کے سب اوقات ہیں روشن

جمعہ عید کا دن ہے

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ! یہ آیت مبارکہ !

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ
وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ

(سورہ مائدہ آیت ۳)

تلاوت کی تو اس وقت میرے پاس ایک یہودی موجود تھا تو اس نے کہا یہ آیت ہم پر نازل ہوئی تو ہم اس دن عید مناتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ! کہ یہ آیت ہماری دوعیدوں کے دن نازل ہوئی ہے ایک جمعہ کا دن تھا اور دوسرا عرفہ یعنی ۹ ذوالحج کا۔

جمعے دا دان مقصود دناں چوں افضل رب فرمایا
اس دن رہندا مومن اُتے رب دے کرم دا سایا

جمعہ کی نماز چھوڑنے والوں کے لئے وعید

حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ ہم نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ برسر منبر فرمارہے تھے جمعہ چھوڑنے والے لوگ یا تو اپنی اس حرکت سے باز آئیں یا یہ ہوگا کہ ان کے اس گناہ کی سزا میں اللہ تعالی ان کے دلوں پر مہر لگا دیگا پھر وہ غافلوں ہی میں سے ہو جائیں گے (اور اصلاح کی توفیق سے محروم کردیئے جائیں گے)

(مسلم شریف حدیث نمبر ۱۴۳۲)

حضرت ابوالجعد ضمری سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جو آدمی بلا عذر تین جمعہ تساہل وغفلت سے چھوڑ دیگا تو اللہ تعالی اس کے دل پر مہر لگا دے گا (پھر وہ نیک عمل کی توفیق سے محروم ہی رہے گا)۔

(ابو داؤشریف حدیث نمبر ۸۸۸)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص بغیر کسی مجبوری کے جمعہ کی نماز چھوڑے گا اور وہ اللہ کے اس دفتر میں جس میں کوئی رد وبدل نہیں ہوسکتا منافق لکھا جائیگا اور بعض روایات میں تین دفعہ چھوڑنے کا ذکر ہے۔

(مسند امام شافعی ج ا ص ۲۸۷)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا !
لوگ جمعہ کی نماز چھوڑنے سے باز آجائیں نہیں تو اللہ تعالی ان کے دلوں پر مہر لگا دیگا، پھر وہ غافلوں میں سے ہو جائینگے

(صحیح مسلم ۸۶۵)

جمعہ کو ہلکی چیز سمجھ کر ترک کرنا

من ترک ثلاث جمع تہاونا بہا طبع اللہ علی قلبہ

"جس شخص نے تین جمعے محض سستی کی وجہ سے، ان کو ہلکی چیز سمجھتے ہوئے چھوڑ دیئے، اللہ تعالیٰ اس کے دِل پر مہر لگا دیں گے۔"

(مشکوٰۃ ص ۱۲۱)

جمعہ چھوڑنے سے باز آجاؤ

لینتہین اقوام عن ودعہم الجمعات او لیختمن اللہ علی قلوبہم ثم لیکونن من الغافلین

"لوگوں کو جمعوں کے چھوڑنے سے باز آجانا چاہئے، ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دِلوں پر مہر کردیں گے، پھر وہ غافل لوگوں میں سے ہوجائیں گے۔

(رواہ مسلم، مشکوٰۃ ص:۱۲۱)

تارک جمعہ منافق لکھ دیا جاتا ہے

من ترک الجمعۃ من غیر ضرورۃ کتب منافقًا فی کتاب لا یمحٰی ولا یبدل

"جس شخص نے بغیر ضرورت اور عذر کے جمعہ چھوڑ دیا اس کو منافق لکھ دیا جاتا ہے، ایسی کتاب میں جو نہ مٹائی جاتی ہے، نہ تبدیل کی جاتی ہے۔"

(رواہ الشافعی، مشکوٰۃ ص:۱۲۱)

جمعہ چھوڑنا اسلام پس پشت پھینکنا ہے

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کا ارشاد ہے !

من ترک الجمعۃ ثلاث جمعات متوالیات فقد نبذ

الاسلام وراء ظهره

"جس شخص نے تین جمعے پے درپے چھوڑ دیئے، اس نے اسلام کو پسِ پشت
پھینک دیا۔"

(مجمع الزوائد ج: ۲ ص: ۱۹۳)

برادرانِ اسلام! ان احادیث سے معلوم ہوا کہ جمعۃ المبارک کا ترک کردینا بدترین گناہِ کبیرہ ہے، اس سستی کی وجہ سے دِل پر مہر لگ جاتی ہے، اوراس میں خیر کو قبول کرنے کی صلاحیت نہیں رہتی ایسے شخص کا شمار منافقوں میں ہوتا ہے جو کہ ظاہر میں تو مسلمان ہے مگر اُس کے قلب میں ایمان کی حلاوت نہیں ہے ایسے شخص کو اس گناہِ کبیرہ سے توبہ کرنی چاہئے اور نماز جمعہ کے لئے اہتمام سے آنا چاہیے اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

پیارے اسلامی بھائیو ! جمعہ کے دن نماز کے لئے مسجدوں کا رُخ ضرور کرو۔

جمعہ کے دن نماز جمعہ کا خاص اہتمام کرو۔

جمعہ کے دن اذان جمعہ کے ساتھ اپنے دیگر کاموں کو ترک کردو۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی واضح احادیث کے باوجود اگر کوئی شخص جمعۃ المبارک ترک کرتا ہے تو جہنم کا ڈر ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ! جمعہ کے تارک کا نام منافقوں میں لکھا جائے گا اور اسے ایسی کتاب میں لکھا جاتا ہے جسے تبدیل نہیں کیا جائے گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ! جب جمعہ میں نیند آنے لگے تو جگہ بدل لو۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ! نماز جمعہ کے لئے امام کے قریب بیٹھو۔

(مشکوٰۃ شریف)

جمعۃ المبارک سُنّت اعمال

پیارے اسلامی بھائیو ! جمعۃ المبار میں غسل کر کے جانا سُنت ہے۔

جمعۃ المبارک میں سیاہ عمامہ باندھنا سُنت ہے۔

جمعۃ المبارک میں خوشبو لگانا سنت ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا !

جو شخص اللہ اور قیامت کے روز پر ایمان رکھتا ہے اس پر نماز جمعہ کا ادا کرنا واجب ہے مگر مریض مسافر عورت بچہ اور غلام اس سے مستثنیٰ ہیں۔

(دار قطنی ہدی للمتقین ص ۸۴)

خوشبو لگانا اور غسل کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جمعہ کے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ خطبہ ارشاد فرمارہے تھے تو ایک آدمی آیا حضرت عمر نے فرمایا کیا تم نماز سے روک لئے جاتے ہو اس شخص نے جواباً عرض کیا کہ میں نے اذان کی آواز سنی اور وضو کیا حضرت عمر نے درمیان میں ہی پوچھ لیا کہ صرف وضو کیا کیا تم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ۔

جب تم میں سے کوئی نماز جمعہ کے لئے آئے تو چاہئے کہ غسل کرے۔

(سنن ابی داؤد عربی ص ۵۶ فضائل جمعہ ص ۱۵)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا !

غسل یوم الجمعہ واجب علی کل محتلم

جمعہ کے دن ہر بالغ مسلمان پر غسل واجب ہے۔

(سنن ابی داؤد ص ۵۶)

جمعہ کے دن غسل کرنا اور خوشبو لگانا

حضرت ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور اچھے کپڑے پہنے اور خوشبو لگائی اگر اس کے پاس خوشبو موجود ہے۔

پھر نماز جمعہ کے لئے آئے اور لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگے پھر نماز ادا کرے جب امام

خطبہ کے لئے نکل آئے اور خاموش رہے تو اس کے جمعہ سے پہلے گزرے ہوئے جمعہ تک کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے بلکہ مزید تین دن کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(سنن ابی داؤد ص ۵۶)

خوشبو میسر نہ ہو تو؟

پیارے اسلامی بھائیو! حضور خاتم النبیین رحمۃ اللعالمین حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کہ مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ جمعہ کے روز غسل کریں اور گھر میں خوشبو ہو تو لگائیں اگر خوشبو نہ ہو تو پانی اس کی خوشبو ہے۔

(ترمذی شریف ہدی للمتقین ص ۸۵)

جمعہ کے لئے لباس بنانا

ابن ماجہ میں روایت ہے حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کہ تم لوگوں میں سے اگر کوئی جمعہ کی نماز کے لئے کاروباری یا محنت مزدوری کا لباس کے علاوہ ایک دو جوڑے بنائے تو کوئی حرج نہیں۔

(ابن ماجہ شریف۔مشکوٰۃ شریف)

ان احادیث وروایت سے معلوم ہوا کہ نمازِ جمعۃ المبارک کی کس قدر اہمیت ہے اس دن میں کئے گئے اعمال عام دنوں میں کئے گئے اعمال کی نسبت حصولِ ثواب کا عظیم ذریعہ ہے اس لئے ضروری ہے کہ ہم جمعۃ المبارک کی پیاری ساعتوں میں اللہ تعالیٰ کی رحمتیں سمیٹنے کا زیادہ سے زیادہ اہتمام کریں اور اس دن کو عید کے دن کی طرح منائیں اس لئے کہ اسے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عید کا دن قرار دیا ہے۔

جمعۃ المبارک کے دن کثرتِ درودِ پاک سے اپنے گناہوں کو مٹائیں اور اللہ کی رحمتیں سمیٹیں اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبات جمعہ

خطبہ جمعہ اُولیٰ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِہِ الْکِتٰبَ وَلَمْ یَجْعَلْ لَّہٗ عِوَجًا وَ
نَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَـہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدِنَا
مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُـہٗ خَیْرُ الْوَرٰی اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ
الدُّنْیَا خُضْرَۃٌ وَحُلْوَۃٌ وَّ اَنِّیْ مُسْتَخْلِفُکُمْ فِیْھَا فَنَاظِرٌ کَیْفَ
تَعْلَمُوْنَ فَاتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ
سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ
وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

خطبہ جمعہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُـہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ
وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ
وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُـہٗ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَـہٗ یُصَلُّوْنَ
عَلَی النَّبِیِّ یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلِ صَلَوَاتِکَ عَدَدَ
مَعْلُوْمَاتِکَ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ اَجْمَعِیْنَ ، خُصُوْصًا
عَلٰی اَفْضَلِ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِیِّیْنَ اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ وَعُمَرَ
الْفَارُوْقِ وَعُثْمَانَ ذِی النُّوْرَیْنِ وَعَلِیِّ الْمُرْتَضٰی وَالْحَسَنَیْنِ
وَعَلٰی سَیِّدَۃِ النِّسَآءِ فَاطِمَۃَ الزَّھْرَآءِ وَعَلٰی عَمَّیْہِ الْمُکَرَّمَیْنِ
الْحَمْزَۃِ وَ الْعَبَّاسِ وَ عَلٰی کُلِّ مَنِ اخْتَارَہُ اللّٰہُ بِصُحْبَۃِ نَبِیِّہٖ

بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ
رَءُوْفٌ الرَّحِيْمٌ اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ
اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

روزہ اور سنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رمضان المبارک برکتوں کا مہینہ ہے اس ماہ مبارک کے روزے ہر مسلمان پر فرض ہیں جو مسلمان اس ماہ مبارک کا احترام کرتے ہیں وہ خوش بخت بھی ہیں اور اللہ کے پسندیدہ بھی اور جو لوگ اس ماہ مبارک کا احترام نہیں کرتے وہ لاتعداد برکات سے محروم بھی رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں سے دور بھی۔

ہر قوم کے مخصوص شعار ہوتے ہیں اور ہر مذہب وقوم اپنے اپنے انداز میں عبادات کے ذریعے ایک دوسرے سے امتیاز رکھتے ہیں اہل اسلام روزہ، نماز، حج اور زکوۃ کے ذریعے دوسری اقوام سے ممتاز ہیں۔

روزہ اسلام کا رُکن ہے روزے ماہ شعبان ۲ھ میں فرض ہوئے روزے کی فرضیت قطعی ہے۔روزے کا مُنکر کافر ہے بلاعذر روزہ چھوڑنے والا گنہگار ہے۔

روزہ جسم کی زکوۃ ہے، روزہ بدنی عبادت ہے اور تزکیۂ نفس کا بہترین ذریعہ ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

لِكُلِّ شَيْءٍ زَكَاةٌ وَزَكَاةُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ

"ہر چیز کی زکوۃ ہے اور جسم کی زکوۃ روزہ ہے۔"

(ابن ماجہ ج ۲ ص ۳۶۱)

روزہ کیا ہے

برادرانِ اسلام ! یہ معلوم ہونا چاہیے کہ روزہ کیا ہے روزہ عربی کے لفظ صَوم کا اُردو ترجمہ ہے لفظ صوم کا لُغوی معنی رُکنا ہے شریعت مطہرہ میں صبح صادق سے لے کر غروبِ آفتاب تک نیت کے ساتھ کھانے پینے اور جماع سے رُک جانا روزہ ہے۔

جہنم سے دوری

روزہ ایک مخفی اور خاموش عبادت ہے جو نمود و نمائش سے پاک ہے روزہ دار کے بارے میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيْلِ اللهِ بَعَّدَ اللهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا

جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو جہنم سے ستر سال (کی مسافت سے) دور کر دیتا ہے۔

(بخاری شریف ج ۳ ص ۱۰۴۴)

روزہ دار کے لئے جنت کا دروازہ

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ اَحَدٌ غَيْرُهُمْ يُقَالُ اَيْنَ الصَّائِمُوْنَ فَيَقُوْمُوْنَ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ اَحَدٌ غَيْرُهُمْ. فَاِذَا دَخَلُوْا اُغْلِقَ. فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ اَحَدٌ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ریّان کہا جاتا ہے۔ قیامت کے دن روزہ دار اس میں سے داخل ہوں گے اور اُن کے سوا اس دروازہ سے کوئی داخل نہیں ہوگا۔ کہا جائے گا: کہاں ہیں روزہ دار؟ پس وہ کھڑے ہوں گے، ان کے علاوہ اس میں سے کوئی اور داخل نہیں ہو سکے گا۔ جب وہ داخل ہو جائیں گے تو اسے بند کر دیا جائے گا، پھر کوئی اور اس سے داخل نہیں ہو سکے گا۔

(بخاری ج ۲ ص ۱۷۱)

روزہ کی جزا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ اللهُ عزوجل کُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَهٗ اِلَّا الصِّیَامَ فَاِنَّهٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ وَالصِّیَامُ جُنَّةٌ وَاِذَا کَانَ یَوْمُ صَوْمِ اَحَدِکُمْ فَلَا یَرْفُثْ وَلَا یَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّهٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ امْرُؤٌ صَائِمٌ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ! لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ یَفْرَحُهُمَا اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ وَاِذَا لَقِیَ رَبَّهٗ فَرِحَ بِصَوْمِهٖ

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بنی آدم کا ہر عمل اسی کے لئے ہے سوائے روزہ کے۔ روزہ صرف میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دیتا ہوں۔ اور روزہ ڈھال ہے اور جس روز تم میں سے کوئی روزہ سے ہو تو نہ فحش کلامی کرے اور نہ جھگڑے اور اگر اسے (روزہ دار کو) کوئی گالی دے یا لڑے تو یہ وہ کہہ دے کہ میں روزہ سے ہوں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان ہے! روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ عزوجل کو مشک سے زیادہ پیاری ہے۔ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں، جن سے اسے فرحت ہوتی ہے: ایک (فرحتِ افطار) جب وہ روزہ افطار کرتا ہے، اور دوسری (فرحتِ دیدار کہ) جب وہ اپنے رب سے ملے گا تو اپنے روزہ کے باعث خوش ہوگا۔“

(مسلم شریف ج ۲ ص ۸۰۷) (نسائی شریف ج ۴ ص ۲۲۱۷)

اس حدیث مبارکہ میں مسلمانوں کو بشارت دی گئی ہے کہ روزہ دار کو سب سے عظیم درجہ یہ ملے گا کہ اُسے اللہ کا قرب خاص حاصل ہوگا اللہ تعالیٰ نے روزہ کی جزا اپنی ذات قرار دی ہے اس حدیث میں روزہ دار کی تربیت بھی کی گئی ہے کہ روزہ دار کلام کرتے ہوئے بھی احتیاط کرے کہ روزہ

اُسے پابند کرتا ہے کہ فحش کلامی نہ کرے ایک دوسرے سے لڑنے سے اجتناب کرے اور گالی کے جواب میں بھی دوسرے شخص کو اس بات سے آگاہ کرے کہ میں اللہ کے حکم کے تابع روزہ سے ہوں اور میں روزہ کے اجر کو لڑ کر ضائع نہیں کر سکتا۔

امتحان بڑا ہو تو درجہ بھی بڑا ملتا ہے روزہ دار اللہ کی رضا کے لئے بھوک پیاس اور خواہشاتِ نفسانیہ کو ترک کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے جزائے عظیم عطا فرما دیتا ہے اس لئے روزہ رکھو تو اس بات کا بھی دھیان رہے کہ ہم نے روزہ کو پورے اہتمام سے پورا کرنا ہے۔

روزہ ڈھال ہے

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ الصِّيَامُ جُنَّةٌ وَحِصْنٌ حَصِيْنٌ مِنَ النَّارِ

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: روزہ ڈھال ہے اور دوزخ کی آگ سے بچاؤ کے لئے محفوظ قلعہ ہے۔''

(الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۵۰)

برادرانِ اسلام! اللہ تعالیٰ نے ہماری بخشش و مغفرت کے لئے بہت سے آسان اعمال حضور کے وسیلہ سے ہمیں عطا کر دیئے بندہ گناہوں کی وجہ سے جہنم کی آگ کے قریب ہو جاتا ہے لیکن اچھے اعمال کی بدولت دوزخ سے بچ جاتا ہے روزہ بھی ایسے ہی اعمال میں سے ہے جن کی بدولت بندہ جہنم سے بچ سکتا ہے فرمانِ نبوی ہے۔

روزہ آگ سے بچاتا ہے

وفی روایة عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ اِنَّمَا الصِّيَامُ جُنَّةٌ يَسْتَجِنُّ بِهَا الْعَبْدُ مِنَ النَّارِ

''اور ایک روایت میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا روزہ

ڈھال ہے اس کے ساتھ بندہ خود کو دوزخ کی آگ سے بچاتا ہے۔"

(مسند احمد بن حنبل ج ۳ ص ۳۹۶)

روزہ دار کے لئے دو فرحتیں

روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں ایک افطاری کے وقت اور ایک اپنے رب کو ملتے وقت۔

حدیث شریف میں ہے کہ !

وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلی الله علیه وسلم يَقُولُ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلاَّ الصِّيَامَ هُوَ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخِلْفَةُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اللہ تعالی نے فرمایا ابن آدم نے ہر عمل اپنے لئے کیا سوائے روزوں کے وہ میرے لئے ہے اور میں اس کا بدلہ دوں گا قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان ہے کہ اللہ تعالی کے ہاں روزہ دار کے منہ کی بو کستوری سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

(بخاری شریف)

حضور کے روزہ کی کیفیت

قارئین محترم! حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نفلی روزے اکثر رکھتے حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی مہینہ میں تو اتنی کثرت سے روزے رکھتے تھے کہ ہم خیال کرتے کہ افطار کا ارادہ نہیں۔

(بخاری شریف ج ۱ ص ۲۶۴)

روزہ ترک کرنا

ماہ رمضان کے روزے فرض کئے گئے ہیں یہ بہت بڑی عبادت ہے اور رُکن ہے لہذا بِلا عُذر شرعی روزہ چھوڑنا بہت بڑا گناہ ہے اور بہت بڑی محرومی ہے حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ! جس نے رمضان کا ایک روزہ بغیر رُخصت کے یا بغیر بیماری کے چھوڑ دیا اب اُس کے متبادل وہ ساری زندگی بھی روزے رکھے تو اس ایک روزے کا بدل نہ ہوں گے۔

(ترمذی شریف ج ۱۱ انتخاب حدیث ص ۵۴)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ !

جو شخص قصداً بلا کسی شرعی عذر کے ایک دن بھی رمضان کے روزہ کو افطار کر دے، غیر رمضان کا روزہ چاہے تمام عمر کے روزے رکھے اس کا بدلہ نہیں ہو سکتا۔

(رواہ احمد والترمذی وابوداود وابن ماجہ والدارمی والبخاری)

روزہ رکھنے والے کے لئے حکم

قارئین محترم ! حضور سرورِ کائنات فخرِ موجودات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے روزہ دار کو بُری باتیں کرنے۔

فحش کلامی کرنے گالی گلوچ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا جو شخص روزہ رکھ کر بُری بات کہنا اور اُس پر عمل کرنا ترک نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کو اِس پرواہ نہیں کہ اُس نے کھانا پینا چھوڑ دیا۔

(بخاری شریف انوار الحدیث ص ۲۳۵)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشادِ گرامی کی روشنی میں یہ معلوم ہوا کہ ایسے شخص کا روزہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول نہ ہوگا جو بُری باتوں سے نہیں رُکتا۔

برادرانِ اسلام ! روزہ ہمیں بُری باتوں سے روکتا ہے اگر ہم بُرے اعمال سے نہیں رکتے

جھوٹ فراڈ فریب، فحش گوئی اور دیگر برے اعمال تو روزہ کا کچھ فائدہ نہیں اس لئے ضروری ہے کہ روزہ رکھیں تو بری سوسائٹی میں نہ بیٹھیں اور وہ روزہ کی حالت میں برے اعمال کریں ہمیں چاہیے کہ زیادہ سے زیادہ ذکر وفکر میں مصروف رہیں تا کہ اللہ تعالٰی کی خوشنودی حاصل ہو سکے۔

مسافروں کا بیان

پیارے اسلامی بھائیو! بیمار اور مسافر پر روزہ اگر چہ فرض نہیں اور وہ دوسرے دنوں میں یہ روزے رکھ سکتے ہیں لیکن آقائے دو عالم نبیٔ غیب دان صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جانتے تھے کہ آئندہ سفر کی سہولتیں بڑھ جائیں گی اِس لئے فرمان ہوا جس شخص کے پاس ایسی سواری ہو جو آرام سے منزل تک پہنچا دے تو اس کو چاہیے کہ روزے رکھے جہاں بھی رمضان آجائے اس حدیث مبارکہ کی روشنی میں موجودہ ذرائع رسل ورسائل اور سواریاں اس قدر تیز اور آرام دہ ہیں کہ مسافر کی شرعی اصطلاح قائم ہی نہیں ہوسکتی ہاں جن علاقوں میں سفر مشکل اور کٹھن ہے ان کے لئے رُخصت ہے کہ وہ دوسرے دنوں میں روزے پورے کرلیں۔

شوال کے روزے

برادرانِ اسلام ! حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم شوال کے چھ روزے رکھتے تھے آپ کا فرمان عالی شان ہے۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ

جو شخص رمضان المبارک کے روزے رکھے، پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے گویا اس نے عمر بھر کے روزے رکھے۔"

(مسلم شریف ج ۲ ص ۸۲۲)(ترمذی ج ۳ ص ۳۲)

شعبان میں روزوں کی کثرت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں! کہ میں نے شعبان سے زیادہ کسی مہینہ میں آپ کو روزے رکھتے نہیں دیکھا شعبان کے مہینہ میں زیادہ سے زیادہ رکھنے روزے رکھنے مستحب ہیں۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ!

لَمْ اَرَكَ تَصُوْمُ مِنَ شَهْرٍ مِنَ الشُّهُوْرِ مَا تَصُوْمُ مِنَ شَعْبَانَ؛ قَالَ ذَاكَ شَهْرٌ يَغْفُلُ النَّاسُ عَنْهُ بَيْنَ رَجَبٍ وَ رَمَضَانَ وَهُوَ شَهْرٌ تُرْفَعُ فِيْهِ الْاَعْمَالُ اِلَى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ فَأُحِبُّ اَنْ يُرْفَعَ عَمَلِي وَاَنَا صَائِمٌ

جس قدر آپ ماہِ شعبان میں (نفلی) روزے رکھتے ہیں اس قدر میں نے آپ کو کسی اور مہینے میں (نفلی) روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک ایسا مہینہ ہے جو رجب اور رمضان کے درمیان میں (آتا) ہے اور لوگ اس سے غفلت برتتے ہیں حالانکہ اس مہینے میں (پورے سال کے) عمل اللہ تعالٰی کی طرف اٹھائے جاتے ہیں۔ لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ میرے عمل روزہ دار ہونے کی حالت میں اٹھائے جائیں۔"

(سنن نسائی ج ۴ ص ۲۰۱)

صوم وصال روزہ

صوم وصال (یعنی پے در پے روزہ رکھنے) سے ممانعت۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال سے منع کیا تو ایک شخص نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ تو وصال کر لیتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم

میں سے کون میرے برابر ہے؟ میں تو رات کو رہتا ہوں کہ مجھے میرا
پروردگار کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔ پھر بھی لوگ وصال سے باز نہ آئے، (یہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی کمال محبت اور اطاعت تھی اور
انہوں نے اس نہی کو براہ شفقت سمجھا) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے
ساتھ ایک روز وصال کیا، پھر دوسرے روز (بھی وصال کیا) پھر انہوں نے
چاند دیکھ لیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر چاند نہ ہوتا تو میں زیادہ
وصال کرتا (اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا زجر و توبیخ کی راہ سے تھا،
جب وہ لوگ وصال سے باز نہ رہے)۔

جو لوگ حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مثلیت کے دعویدار ہیں وہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس فرمان مقدس پر ضرور غور کریں آپ نے فرمایا کہ !

تم میں سے کون میری مثل ہے تم میری طرح پے در پے روزے نہیں رکھ
سکتے کیونکہ میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے،

برادران اسلام! محبوب اپنے محبت کے ساتھ خاص وابستگی رکھے تو اُسے محب کیا کچھ نہیں دیتا حضور کا اپنے پیارے رب سے جو خاص تعلق ہے اس حدیث مبارکہ میں اس کا اظہار ملتا ہے کوئی بھی شخص آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرح پے در پے روزے نہ رکھے اس سے منع فرمایا گیا ہے۔

مسنون روزے

وہ روزے جو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرض روزوں کے علاوہ رکھے اور امت کو ان کی ترغیب دی مسنون روزے کہلاتے ہیں۔

محرم الحرام کی نویں اور دسویں کے روزے یوم عاشورہ کے روزے سے متعلق بڑی فضیلت وارد ہوئی ہے۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عاشورہ کے روزے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

عَنْ اَبِي قَتَادَةَ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه
وآله وسلم سُئِلَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ يُكَفِّرُ

اَلسَّنَةَ الْمَاضِيَةَ

"حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عاشورہ کے روزے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ روزہ گزشتہ سال کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔"

(مسلم شریف ج ۲ ص ۸۱۹)

عرفہ کا روزہ

عرفہ یعنی ذوالحجہ کی نویں تاریخ کا روزہ رکھنا مستحب ہے۔ یہ روزہ ان کے لئے مستحب ہے جو حالتِ حج میں نہ ہوں۔

حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرفہ کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ

عرفہ کا روزہ گزشتہ اور آئندہ سال (کے گناہوں) کے لئے کفارہ ہے۔

(مسلم شریف ج ۲ ص ۸۱۹)

حاجی عرفہ کا روزہ نہ رکھے

یاد رہے کہ حج کرنے والوں کا عرفہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ تنزیہی ہے اس لئے روزے کی وجہ سے کمزوری کی بناء پر کہیں ان کی دعا و استغفار میں سستی نہ آجائے۔ جیسا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ حج کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرفہ کے دن روزہ نہ رکھا۔"

(ترمذی شریف ج ۲ ص ۱۱۷)

ایّامِ بیض کے تین روزے

ایام بیض کے تین روزے یعنی ہر اسلامی مہینے کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کو روزہ رکھنا

بھی مستحب ہے۔حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

صَوْمُ ثَلَاثَةٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانَ اِلَى رَمَضَانَ صَوْمُ الدَّهْرِ

"ہر ماہ تین دن کے روزے رکھنا اور ایک رمضان کے بعد دوسرے رمضان کے روزے رکھنا یہ تمام عمر کے روزوں کے مترادف ہے۔

(مسلم شریف ج ۲ ص ۸۱۹)

پندرہ شعبان کا روزہ

پندرھویں شعبان کا روزہ یعنی ماہ شعبان کی پندرہ کو روزہ رکھنے کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تلقین فرمائی۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم اِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُوْمُوْا لَيْلَهَا وَصُوْمُوْا نَهَارَهَا فَاِنَّ اللهَ يَنْزِلُ فِيْهَا لِغُرُوْبِ الشَّمْسِ اِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ اَلاَ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ لِيْ فَاَغْفِرَ لَهُ، اَلاَ مِنْ مُسْتَرْزِقٍ فَاَرْزُقَهُ، اَلاَ مُبْتَلًى فَاُعَافِيَهُ، اَلاَ كَذَا اَلاَ كَذَا، حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب پندرہ شعبان کی رات ہو تو اس رات کو قیام کیا کرو اور دن کو روزہ رکھا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ غروب آفتاب کے وقت آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے اور فرماتا ہے کیا کوئی میری بخشش کا طالب ہے کہ میں اسے بخش دوں؟ کیا کوئی رزق مانگنے والا ہے کہ میں اسے رزق دوں؟ کیا کوئی بیمار ہے کہ میں اسے شفا دوں؟ کیا کوئی ایسے ہے؟ ایسے ہے؟ یہاں تک کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔

(ابن ماجہ ج ۱ ص ۴۴۴)

حضور جو چیزیں نہ چھوڑتے تھے

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ! چار چیزیں ہیں جنھیں حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ترک نہ فرماتے۔

۱۔ عاشورہ کا روزہ۔
۲۔ ذوالحج کے روزے (ایک سے نو ذوالحج
۳۔ ہر مہینہ کے تین روزے۔
۴۔ فجر کے فرض سے پہلے دو رکعت

گناہ معاف ہوتے ہیں

حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ! جس نے ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے رمضان المبارک کے روزے رکھے اور رات کو تراویح کے لئے قیام کیا تو اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے جائیں گے۔

(تنبیہ الغافلین ج ۲ ص ۱۹)

لیلۃ القدر کی برکتیں حاصل کرو

برادرانِ اسلام ! رمضان المبارک میں ایک ایسی رات ہے جسے قرآنِ پاک میں لیلۃ القدر یعنی قدر والی رات کہا گیا ہے اللہ تعالیٰ نے اس رات کو ہزار مہینوں سے افضل قرار دیا ہے۔

اس مبارک رات میں حضرت جبریل امین ملائکہ کی جماعت میں اُترتے ہیں اور ہر قیام و قعود کرنے والے بندے پر جو اللہ کی عبادت اور ذکر میں مصروف ہو دُعا کرتے ہیں ہمیں چاہیے کہ اس مبارک رات کی برکات حاصل کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ عبادت اور ذکر الٰہی کریں۔

گناہ بخش دیئے جاتے ہیں

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه. عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله

وسلم قَالَ مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے شبِ قدر میں حالتِ ایمان کے ساتھ ثواب کی غرض سے قیام کیا اُس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں، اور جس نے ایمان کی حالت میں ثواب کی غرض سے رمضان کے روزے رکھے اُس کے بھی سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

(بخاری شریف ج ۲ ص ۶۷۲)

لیلۃ القدر اہل اسلام کو عطا ہوئی

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلی الله علیه وآله وسلم اِنَّ اللهِ عزوجل وَهَبَ لِأُمَّتِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَلَمْ يُعْطِهَا مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے لیلۃ القدر میری امت ہی کو عطا کی ہے، اس سے پہلے کسی امت کو یہ عطا نہیں فرمائی۔'' اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

(مسند الفردوس ج ۱ ص ۱۷۳)

لیلۃ القدر طاق راتوں میں ہے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس رات کی برکات کے حصول کی تعلیم فرمائی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا !

عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله

وسلم قَالَ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ
مِنْ رَمَضَانَ

''اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شبِ قدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کیا کرو۔''

(بخاری شریف ج ۲ص ۱۰۷)

برادرانِ اسلام !اگر شب قدر متعین ہوتی تو بہت سے لوگ صرف اسی رات عبادت کا اہتمام کرتے اللہ تعالٰی نے اس رات کو واضح نہیں فرمایا بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو اس طرح مومنین تمام طاق راتوں میں اللہ تعالٰی کی رحمت کے طلبگار ہوتے ہیں اور سارا آخری عشرہ میں اللہ کی رحمتیں حاصل کرتے رہتے ہیں ستائیس رمضان المبارک کو لیلۃ القدر کا ہونا لازم نہیں اس لئے طاق راتوں میں تلاش کرنے کا حکم دیا گیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ فرماتی ہیں !

اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ شبِ قدر کون سی ہے تو اس رات میری دعا یہ ہو گی کہ میں اللہ تعالٰی سے مغفرت اور عافیت مانگوں۔'' اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

اعتکاف سُنّت ہے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ !

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رمضان المبارک کے پہلے عشرے میں اعتکاف کیا، پھر ایک ترکی خیمہ میں رمضان المبارک کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا، جس کے دروازے پر چٹائی لٹکی ہوئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دستِ اقدس سے وہ چٹائی ہٹائی اور خیمہ کے ایک کونے میں کر دی، پھر خیمہ سے سر باہر نکالا اور لوگوں سے مخاطب ہوئے لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہو گئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: میں نے اس رات کی تلاش میں پہلے عشرے میں اعتکاف کیا، پھر درمیانی عشرہ میں اعتکاف کیا، پھر میرے پاس کوئی (فرشتہ) بھیجا گیا، تو مجھے کہا گیا کہ یہ آخری عشرہ میں ہے، تم میں سے جو شخص اعتکاف بیٹھنا چاہے تو وہ اعتکاف کرے۔ لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اعتکاف کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے شبِ قدر طاق رات میں دکھائی گئی اور میں شبِ قدر کی صبح کو پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا تھا۔ اکیسویں شب کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رات بھر قیام کیا، صبح کے وقت بارش ہوئی اور مسجد سے پانی ٹپکا اور میں نے پانی اور مٹی دیکھی، جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کی نماز سے فارغ ہو کر نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مقدس پیشانی اور ناک مبارک کی چوٹی دونوں میں مٹی اور پانی کے آثار تھے اور یہ آخری عشرہ کی اکیسویں رات تھی۔"

آپ رمضان المبارک میں دن رات اللہ تعالٰی کی یاد میں گزارتے اور عام مہینوں کی نسبت اس مہینہ میں زیادہ سے زیادہ نوافل ادا فرماتے کیونکہ اس ماہ مبارک میں ہر عبادت کا اجر بہت زیادہ ہو جاتا ہے اللہ تعالٰی سے دُعا ہے کہ ہمیں حضور صلی اللہ علی وآلہ وسلم کی مبارک سُنتوں پر

عمل کرنے اور رمضان المبارک کی پوری پوری برکتیں حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ اَزْوَاجُهٗ مِنْ بَعْدِهٖ

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان المبارک کے آخری دس دن اعتکاف کیا کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال مبارک ہو گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آپ کی ازواج مطہرات نے بھی اعتکاف کیا ہے۔“

(بخاری شریف ج ۲ ص ۷۱۳)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَعْتَكِفُ فِیْ كُلِّ رَمَضَانَ عَشْرَةَ اَيَّامٍ. فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِیْ قُبِضَ فِيْهِ اعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ يَوْمًا

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سال رمضان المبارک میں دس دن اعتکاف فرماتے تھے اور جس سال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا اس سال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیس دن اعتکاف کیا۔“

(مسلم شریف ج ۲ ص ۸۳۰)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ قَالَ نَافِعٌ وَقَدْ اَرَانِیْ عَبْدُ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ الْمَكَانَ الَّذِیْ كَانَ يَعْتَكِفُ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مِنَ الْمَسْجِدِ

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے مجھے مسجد میں وہ جگہ دکھائی جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔"

(بخاری شریف ج ۲ ص ۷۱۹)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما اَنَّ عُمَرَ رضی الله عنه سَأَلَ النَّبِيَّ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ اَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ فَأَوْفِ بِنَذْرِكَ

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا: میں نے دورِ جاہلیت میں منت مانی تھی کہ خانہ کعبہ میں ایک رات کا اعتکاف کروں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنی منت پوری کرو۔"

(ترمذی شریف ج ۳ ص ۱۱۲)

عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ يَمُرُّ الْمَرِيْضَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَيَمُرُّ كَمَا هُوَ وَلَا يُعَرِّجُ يَسْأَلُ عَنْهُ

"حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی مریض کے پاس سے اعتکاف کی حالت میں گذرتے تو بغیر ٹھہرے حسب معمول گزرتے جاتے اور اس کا حال پوچھ لیتے۔"

(ابوداؤد شریف ج ۲ ص ۳۳۳)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم اَنَّهُ كَانَ اِذَا اعْتَكَفَ طُرِحَ لَهُ فِرَاشُهُ اَوْ يُوضَعُ لَهُ سَرِيْرُهُ وَرَاءَ اُسْطُوَانَةِ التَّوْبَةِ

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اعتکاف فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے

ستون توبہ کے پیچھے تخت یا بستر بچھا دیا جاتا۔“

(سنن ابن ماجہ ج ۱ ص ۵۶۴)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ فِی الْمُعْتَکِفِ هُوَ یَعْتَکِفُ الذُّنُوْبَ وَیُجْرَی لَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ کَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ کُلِّهَا

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعتکاف کے بارے میں فرمایا: وہ گناہ سے روک دیتا ہے۔اس کے لئے ایسی نیکیاں لکھی جاتی ہیں جو تمام نیکیوں پر عمل کرنے والوں کے لئے لکھی جاتی ہیں۔“

(سنن ابن ماجہ ج ۱ ص ۵۶۷)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما عَنِ النَّبِیِّ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ مَنِ اعْتَکَفَ یَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ الله عزوجل جَعَلَ اللهُ بَیْنَهُ وَبَیْنَ النَّارِ ثَلَاثَ خَنَادِقَ کُلُّ خَنْدَقٍ اَبْعَدُ مِمَّا بَیْنَ الْخَافِقَیْنِ

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ایک دن اعتکاف کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان تین خندقوں کا فاصلہ کر دیتا ہے، ہر خندق مشرق سے مغرب کے درمیانی فاصلہ سے زیادہ لمبی ہے۔“

(الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۲۶۲)

عَنْ عَلِیِّ بْنِ حُسَیْنٍ رضی الله عنهما عَنْ اَبِیْهِ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم مَنِ اعْتَکَفَ عَشْرًا فِی رَمَضَانَ کَانَ کَحَجَّتَیْنِ وَعُمْرَتَیْنِ

”حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما اپنے والد (حضرت امام حسین علیہ

السلام) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
جو شخص رمضان المبارک میں دس دن اعتکاف کرتا ہے اس کا ثواب دو حج
اور دو عمرہ کے برابر ہے۔"

(شعب الایمان ج ۳ ص ۴۲۵)

اعتکاف بیٹھنے کی شرائط کیا ہیں؟

اعتکاف بیٹھنے کی شرائط درج ذیل ہیں

مسلمان ہونا۔

اعتکاف کی نیت کرنا۔

حدث اکبر (یعنی جنابت) اور حیض ونفاس سے پاک ہونا۔

عاقل ہونا۔

مسجد میں اعتکاف کرنا۔

اعتکاف واجب (نذر) کے لئے روزہ بھی شرط ہے۔

جو شخص اللہ کی رضا کے لئے ایک دن اعتکاف کرتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان تین خندقوں کا فاصلہ کر دیتا ہے ہر خندق مشرق سے مغرب کے درمیانی فاصلے سے زیادہ لمبی ہے۔"

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ ہمیں حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری پیاری سُنتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

تلاوت قرآن اور سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشا فرمایا !
اے لوگو میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں ایک کتاب
اللہ دوسری میری سنت اور دوسری روایت میں ہے کہ ایک کتاب اللہ اور
دوسری میری آل وعترت۔

قرآنِ پاک کتاب ہدایت ہے اہلِ اسلام میں جب تک قرآنِ پاک کے ساتھ اپنا تعلق قائم رکھا تو عروج ووقار حاصل رہا آج اگر ہم دنیا میں مغلوب اور بے توقیر ہیں تو اس کی وجہ یہی ہے کہ ہم نے قرآن پاک سے اپنا تعلق کمزور کرلیا ہے۔

برادرانِ اسلام ! کتاب اللہ سے وابستگی کی بدولت معاشرہ میں ہر طرح کی آسودگی ہوتی ہے اور کتاب اللہ سے دوری کی وجہ سے معاشرہ ایمان، نیکی، تقوی، امانت، دیانت، صداقت اور شجاعت کے بجائے شرک، بدعات، ظلم، بے رحمی، قتل وغارت، لوٹ کھسوٹ، اغوا، شراب، زنا، جوا، بے حیائی، بدامنی اور بدحالی کا شکار ہوجا تا ہے اگر ہم اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگیوں میں اعلی و ارفع اقدار کا چلن عام کرنا چاہتے ہیں، اپنی ذلت اور پستی کو عزت اور وقار میں بدلنا چاہتے ہیں تو ہمیں قرآن مجید کی طرف پلٹ آنا چاہیئے۔

بخشش کا سب سامان ہے قرآن پاک میں
ہر چیز کا بیان ہے قرآن پاک میں
قرآن پاک نور ہے رب کا کلام ہے
مقصودِ نورِ جان ہے قرآن پاک میں

قرآنِ پاک کلامِ الٰہی ہے !

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کی تلاوت کرنے اور اس کے پڑھنے اور پڑھانے کے بارے میں بہت سے ارشادات فرمائے۔

قرآن پاک کی عظمت کے بارے میں آپ کا فرمان ہے !

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ! قرآنِ مجید کی تلاوت اللہ کی طرف سے عظیم نعمت ہے پس جس قدر طاقت رکھتے ہو اسے پڑھو۔

قرآنِ مجید اللہ تعالیٰ کی ایسی کتاب ہے جو روشن وتاباں ہے فقیہہ ابواللیث ثمرقندی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب تنبیہہ الغافلین میں رقمطراز ہیں۔

قرآن مجید نفع دینے والی کتاب ہے۔
قرآن مجید ہر کجی سے پاک کتاب ہے۔
قرآن مجید میں کوئی ریب نہیں۔
قرآن مجید کی اتباع نجات ہے۔
قرآن مجید کے عجائبات لامحدود ہیں۔
قرآن مجید کو پڑھنے والا محفوظ و مامون ہو جاتا ہے۔
قرآن مجید شفاء ہے۔
قرآن مجید کی تلاوت کثرت سے کرنا باعث نجات ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو ! قرآنِ پاک اللہ رب العزت جل جلالہٗ کا کلام ہے اور تمام انسانیت کے لئے مکمل دستور العمل ہے قرآنِ پاک انسان کی ہر فلاح و بہبود کا ضامن ہے اس لئے ضروری ہے کہ ہم اللہ کے پاک کلام کے ساتھ اپنا ربط مضبوط کریں اور فلاح وظفر کے حقدار ٹھہریں۔

قرآنِ پاک میں میرے محمد کی نعت ہے
قرآنِ پاک باعثِ غفر و نجات ہے
قرآنِ پاک آخری اللہ کی ہے کتاب
مقصودؔ اس کو پڑھنا ہی عرفانِ ذات ہے

تعلیم قرآن کی اہمیت

حدثنا حجاج بن منهال. حدثنا شعبة. قال اخبرني علقمة بن مرثد. سمعت سعد بن عبيدة. عن ابي عبد الرحمن

السلمی. عن عثمان. رضی الله عنه. عن النبی صلی الله علیه وسلم قال خیرکم من تعلم القرآن وعلمه قال واقرا ابو عبد الرحمن فی امرة عثمان حتی کان الحجاج. قال وذاك الذی اقعدنی مقعدی هذا

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے بیان کیا، کہا کہ مجھے علقمہ بن مرشد نے خبر دی، انہوں نے سعد بن عبیدہ سے سنا، انہوں نے ابوعبدالرحمن سلمی سے اور انہوں نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن مجید پڑھے اور پڑھائے۔ سعد بن عبیدہ نے بیان کیا کہ ابوعبدالرحمن سلمی نے لوگوں کو عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت سے حجاج بن یوسف کے عراق کے گورنر ہونے تک قرآن مجید کی تعلیم دی۔ وہ کہا کرتے تھے کہ یہی حدیث ہے جس نے مجھے اس جگہ (قرآن مجید پڑھانے کے لئے) بٹھا رکھا ہے۔

(صحیح بخاری فضائل القرآن)

سب سے بہتر کون

حدثنا ابو نعیم. حدثنا سفیان. عن علقمة بن مرثد. عن ابی عبد الرحمن السلمی. عن عثمان بن عفان. قال قال النبی صلی الله علیه وسلم. ان افضلکم من تعلم القرآن وعلمه

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا، ان سے علقمہ بن مرثد نے، ان سے ابوعبدالرحمن سلمی نے، ان سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سب میں بہتر وہ ہے جو قرآن مجید پڑھے اور پڑھائے۔

(صحیح بخاری فضائل القرآن)

پیارے اسلامی بھائیو ! حضور رسالتمآب صلی علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ! عبادات میں سب سے افضل تلاوت قرآن پاک ہے سبحان اللہ۔

قرآن پاک کو پڑھنا افضل ترین عبادت ہے۔

قرآن پاک کی تعلیم سب سے بہترین عمل ہے۔

قرآن پڑھنے والا اور پڑھانے والا سب سے بہترین ہے۔

قرآن پاک پڑھنا عبادت ہے دوستو
قرآن پاک نورِ بصیرت ہے دوستو
مقصود اس کا پڑھنا بھی راہ نجات ہے
قرآن پاک بخشش و رحمت ہے دوستو

پیارے اسلامی بھائیو ! تمام الہامی کتب سے بڑھ کر عزوشرف والی کتاب قرآن پاک ہے۔

عظمت اور فضیلت والی کتاب قرآن پاک ہے،

خیر و برکت کا مخزن کتاب قرآن پاک ہے،

ہدایت اور حکمت سے لبریز قرآن پاک ہے،

شک وشبہ سے بالاتر کتاب قرآن پاک ہے،

حق وباطل میں فرق کرنے والی کتاب قرآن پاک ہے،

جہالت کے اندھیروں سے نکال کر توحید کے نور سے منور کرنے والی کتاب قرآن پاک ہے،

ایمان لانے والوں کو جنت کی بشارت دینے والی کتاب قرآن پاک ہے، اور اللہ تبارک وتعالٰی کی توحید اور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت کا انکار کرنے والوں کو جہنم سے ڈرانے والی کتاب قرآن پاک ہے، بلکہ یہ کہنا سو فیصد درست ہوگا کہ بنی نوع انسان کے لئے سب سے بڑی نعمت قرآن پاک ہے۔

مقصود اس کا پڑھنا بھی راہ نجات ہے
قرآن پاک اللہ کی نعمت ہے دوستو

ارشادِ باری تعالیٰ ہے !

فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى

تو جو میری ہدایت کا پیرو ہوا وہ نہ بہکے نہ بد بخت ہو

(سورۃ طٰہٰ آیت ۱۲۳ ترجمہ کنزالایمان)

فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ

تو تمہارے پاس تمہارے رب کی روشن دلیل اور ہدایت اور رحمت آئی

(سورۃ الانعام، آیت نمبر ۱۵۷)

اللہ تعالیٰ قرآن پاک کے ذریعہ دشمنان دین کو گمراہ بھی کرتا ہے اور اہلِ ایمان کو ہدایت اور نور عطا کرتا ہے اس لئے آج بعض گمراہ فرقے قرآن پاک کی من چاہی تفسیر کر کے گمراہ ہو گئے ہیں اور الحمد للہ اہل سنت وجماعت قرآن پاک سے ہدایت اور نور لے کر اپنے قلوب کو منور کر رہے ہیں فرمانِ الٰہی ہے۔

وَاِنَّهٗ لَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ

اور بیشک وہ ہدایت اور رحمت ہے مسلمانوں کے لئے

(سورۃ النمل، آیت نمبر ۷۷)

پیارے اسلامی بھائیو ! یہ قرآن مجید کا اعجاز ہے کہ جو بھی ادنیٰ و اعلیٰ شخص ہدایت کی نیت سے اسے پڑھتا ہے یا سنتا ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ ہدایت کے راستے کھول دیتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کو نورِ باطن عطا کرتا ہے اور بے شمار انعامات سے نوازتا ہے۔

قرأت کیسے کی جائے

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تلاوت میں ہر آیت کو جدا جدا کر کے علیحدہ علیحدہ اس طرح پڑھتے کہ الحمد للہ رب العلمین پر ٹھہرتے پھر الرحمن الرحیم پر وقف کرتے پھر ملک یوم الدین پڑھتے۔

قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کی کیفیت پوچھی تو انہوں نے فرمایا کہ حضور

اقدس صلی اللہ علیہ (مدوالے حروف کو) مد کے ساتھ کھینچ کر پڑھتے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن گانے کی طرح نہ پڑھا

قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حق تعالیٰ جل شانہ نے ہر نبی کو حسین صورت اور حسین آواز والا مبعوث فرمایا ہے۔ اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حسین صورت اور جمیل آواز والے تھے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم قرآن شریف (گانے والوں کی طرح) آواز بنا کر نہیں پڑھتے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی قرات کی آواز (صرف اس قدر بلند ہوتی تھی کہ) آپ اگر کوٹھری میں پڑھتے تو صحن والے سن لیتے تھے۔

پیارے اسلامی بھائیو ! اچھی قرأت سے خوبصورت آواز سے قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا بہت ہی اچھا عمل ہے دوسروں کو تعلیم وترغیب دینے کے لئے اچھی قرأت سے پڑھنا افضل ہے اگر لوگ نماز میں مصروف ہوں اور سورہے ہوں تو آہستہ پڑھنا افضل ہے اگر قرآن پاک پڑھا جائے تو خاموشی سے سننا فرض ہے قرآن پاک کی تلاوت باعثِ قرب خداوندی ہے اس لئے ہمیں چاہیے کہ ہم تلاوت قرآن کو اپنا معمول بنائیں تا کہ دین ودنیا کے خزانے سمیٹ سکیں۔ آمین۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن مجید کے فضائل اور فیوض وبرکات کے بارے میں جو احادیث مبارکہ ارشاد فرمائیں ہیں وہ اتنی زیادہ ہیں کہ اس نعمت عظمیٰ کا شکر ادا کرنے کے لئے امت محمدیہ کا ہر فرد اگر ساری زندگی اللہ تعالیٰ کے حضور سجدے میں گزار دے تب بھی حق شکر ادا نہیں ہوتا۔

قرآن مجید سیکھنے کے لئے جو شخص گھر سے نکلے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرمادیتے ہیں۔"

(صحیح مسلم شریف)

عَنْ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

حضرت عثمان (بن عفان) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن حکیم سیکھے اور سکھائے۔

(صحیح بخاری)

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم اِنَّ اَفْضَلَكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرآنَ وَعَلَّمَهُ

"اور ایک روایت میں ان ہی سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک تم میں سے افضل شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔"

(صحیح بخاری)

عَنْ سَعْدٍ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم خِيَارُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرآنَ وَعَلَّمَهُ قَالَ وَاَخَذَ بِيَدِي فَاَقْعَدَنِي مَقْعَدِي هٰذَا اُقْرِءُ

"حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو قرآن مجید سیکھیں اور سکھائیں۔ عاصم کہتے ہیں: مصعب نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے اس (اعلیٰ) مقام پر بٹھایا کہ میں (اسے) قرآن پڑھاؤں۔"

(ابن ماجہ)

تلاوت کرنے والے کے لئے اجر

اللہ کے پیارے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تلاوتِ قرآن اور تعلیم قرآن کی جو اہمیت بیان کی ہے اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اعمال اللہ کے نزدیک کس قدر پسندیدہ ہیں آج دنیاوی تعلیم پر زور دیا جاتا ہے، ہم اپنے بچوں کو قرآن سے دور کر رہے ہیں ہمیں چاہیے دنیاوی تعلیم کے ساتھ قرآن کی تعلیم کا بھی بندوبست کریں تا کہ فلاح حاصل کر سکیں۔

"قرآن مجید کا علم سیکھنے والے کے لئے زمین وآسمان کی ہر چیز حتیٰ کہ پانی
کے اندر مچھلیاں بھی دعا کرتی ہیں۔"

(ابن ماجہ شریف)

قابل رشک لوگ

قرآن مجید کی بکثرت تلاوت کرنے والے لوگ قابل رشک ہیں۔

(صحیح بخاری شریف)

تلاوت کرنے والا فرشتوں کا ساتھی

قرآن مجید کی بکثرت تلاوت کرنے والا قیامت کے روز مقرب فرشتوں
کے ساتھ کھڑا ہوگا۔

(صحیح مسلم شریف)

قرآن پڑھنے اور پڑھانے والوں پر سکینت

قرآن مجید پڑھنے پڑھانے والوں پر اللہ تعالیٰ سکینت نازل فرماتے ہیں،
فرشتے ان کی مجلس کے گرد (احتراما) کھڑے رہتے ہیں نیز اللہ تعالیٰ ان
لوگوں کا ذکر (فخر کے طور پر) فرشتوں کے سامنے کرتے ہیں۔

(صحیح مسلم شریف)

قرآن تھامنے والے گمراہ نہ ہوں گے

"قرآن مجید کا ایک سرا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا سرا اہل ایمان
کے ہاتھ میں پس جو اسے تھامے رکھیں گے (دنیا میں) گمراہ ہوں گے نہ
(آخرت میں) ہلاک ہوں گے۔"

(معجم کبیر طبرانی)

تعلیم قرآن دلانے والے والدین کا اعزاز

اپنی اولاد کو قرآن مجید کی تعلیم دلوانے والے والدین کو قیامت کے روز دو
ایسے قیمتی لباس پہنائے جائیں گے جن کے مقابلے میں دنیا و مافیہا کی
ساری دولت ہیچ ہوگی۔

(مسند امام احمد بن حنبل)

ہر حرف کے بدلہ دس نیکیاں

قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے کو ایک حرف پر دس دس نیکیاں ملتی ہیں۔

(سنن ترمذی شریف)

قرآن مجید شفا ہے

اللہ تعالی نے قرآن مجید کو درج ذیل تین مقامات پر شفا ارشاد فرمایا ہے !

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ
الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ۝

اور ہم قرآن میں اتارتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کے لئے شفا اور رحمت
ہے اور اس سے ظالموں کو نقصان ہی بڑھتا ہے۔

(سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۸۲ ترجمہ کنز الایمان)

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي
الصُّدُوْرِ ۙ

اے لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آئی اور دلوں کی
صحت اور ہدایت۔

(سورۃ یونس آیت ۵۷)

قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ ؕ

تم فرماؤ وہ ایمان والوں کے لئے ہدایت اور شفا ہے

(سورۃ حم آیت ۴۴)

قرآن مجید انسان کی تمام روحانی بیماریوں مثلاً شرک، کفر، نفاق، ریا، حسد، بغض، کینہ، عداوت وغیرہ کے لئے تو بدرجہ اُولیٰ شفا ہےاس کے ساتھ ساتھ قرآن کریم جسمانی بیماریوں کا بھی علاج ہے آیات شفا لکھ کر پھیلانے سے اللہ تعالیٰ جسمانی عوارضات سے شفا عطا فرما دیتا ہے۔

تمام بیماریوں کا علاج

تمام بیماریوں میں سورہ فاتحہ کا دم بکثرت کرنا چاہئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے !

"سورہ فاتحہ پڑھ کر جو چیز اللہ تعالیٰ سے طلب کی جائے اللہ تعالیٰ اسے عطا فرماتے ہیں۔"

(مسلم شریف)

نیز صبح وشام تین تین مرتبہ سورہ الاخلاص اور معوذتین پڑھ کر دم کرنا چاہئے۔

(ابوداؤد شریف)

مرض الموت میں مریض کی عیادت کرنے والوں کو معوذتین پڑھ کر مریض پر دم کرنا چاہئے۔رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرض الموت میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا معوذتین پڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دم کرتی رہیں۔

(صحیح بخاری)

نظر بد سے بچنے کا علاج

نظر بد سے بچنے کے لئے معوذتین پڑھ کر مریض کو دم کرنا چاہئے۔

سیدنا ابو سعید کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی بعض دعاؤں کے

ساتھ شیاطین جن وانس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب فرمایا کرتے تھے، لیکن جب معوذتین اتریں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باقی دعائیں ترک فرمادیں اور معوذتین کو اپنا معمول بنالیا۔"

(ترمذی شریف)

برے خواب سے بچنے کا علاج

اگر بُرا خواب آئے تو جاگنے کے بعد تین بار یہ دُعا پڑھے تو مومن ہر شر سے محفوظ ہوجاتا ہے۔

بار اَعُوذُبِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنَ (یا) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

(مسلم شریف)

فتنوں سے حفاظت

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے "سورہ کہف کی پہلی دس آیات یاد کرنے والا شخص فتنہ دجال سے محفوظ رہے گا۔" یاد رہے کہ فتنہ دجال کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے "حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک فتنہ دجال سے بڑا کوئی فتنہ نہیں۔"

(مسلم شریف)

رزق کی فراوانی

ارشاد باری تعالیٰ ہے "اگر انہوں نے توراۃ، انجیل اور ان کے رب کی طرف سے جو بھی تعلیم ان پر نازل کی گئی، کو قائم کیا ہوتا تو ان پر اوپر سے بھی رزق برستا اور نیچے سے بھی ابل پڑتا۔"

(سورۃ المائدہ ٦٦)

حاجات کا پورا ہونا

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے "جو شخص سورہ بقرہ کی آخری دو آیات پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے جو کچھ طلب کرے گا، اسے اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا۔" (مسلم) نیز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے "سورہ فاتحہ پڑھ کر اللہ سے جو کچھ طلب کیا جائے اللہ تعالیٰ عطا فرماتے ہیں۔"

(مسلم شریف)

خیر و برکت کا حصول

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے "سورہ بقرہ پڑھا کرو، اس کا پڑھنا باعث برکت ہے اور اسے چھوڑنا باعث حسرت ہے۔"

(مسلم شریف)

غموں سے نجات

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے "جو شخص صبح و شام تین تین مرتبہ سورہ اخلاص، سورہ الفلق اور سورہ الناس پڑھے گا وہ ہر طرح کے مصائب اور رنج و غم سے محفوظ رہے گا۔"

(ابوداؤد شریف)

برادرانِ اسلام! عالم دنیا اور عالم برزخ کی طرح آخرت میں بھی انسان اللہ تعالیٰ کی رحمت کا سب سے زیادہ محتاج ہوگا اور یہ رحمت بھی قرآن مجید کے ذریعہ ہی حاصل ہوگی۔ میدان حشر ہو یا، میزان، صراط ہو یا جنت ہر جگہ قرآن مجید اپنے حاملین کے لئے رحمت کا مژدہ بن کر آئے گا چند احادیث مبارکہ ملاحظہ ہوں۔

قرآن سفارش کرے گا

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے "قرآن مجید قیامت کے روز اپنے پڑھنے والوں کے لئے سفارش کرے گا۔" (طبرانی شریف)

سورہ ملک سفارش کرے گی

سفارش کرنے کے سلسلہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض سورتوں کا خاص طور پر ذکر بھی فرمایا ہے۔مثلاً سورہ ملک کے بارے میں ارشاد مبارک ہے"سورہ ملک اپنے پڑھنے والوں کے لئے (مسلسل) سفارش کرتی رہے گی حتیٰ کہ اسے بخش دیا جائے گا۔"

(احمد،ترمذی،ابوداؤد،نسائی)

دوسورتیں سفارش کریں گی

سورہ البقرہ اور آل عمران کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہاں تک فرمایا "یہ دونوں سورتیں اپنے پڑھنے والوں کی مغفرت کے لئے اللہ تعالیٰ سے جھگڑا کریں گی۔"

(مسلم شریف)

برادرانِ اسلام! جنت میں قاری کے درجہ کا تعین اس کے حفظ قرآن کے مطابق ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے" قاری سے کہا جائے گا قرآن مجید پڑھ اور درجات چڑھتا جا تیرا درجہ وہاں تک ہے جہاں آخری آیت ختم ہوگی۔"

(ترمذی شریف)

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !عبادات میں سب سے افضل تلاوت قرآن پاک ہے سبحان اللہ۔

قرآن پاک کو پڑھنا افضل ترین عبادت ہے۔
قرآن پاک کو پڑھنا اور پڑھانا افضل ترین عمل ہے۔

قرآن پاک آخری اللہ کی ہے کتاب
مقصود اس کو پڑھنا ہی عرفانِ ذات ہے

پیارے اسلامی بھائیو ! ہمیں چاہیے کہ اپنے روزمرہ اہم اُمور میں تلاوتِ قرآن پاک کو بھی شامل رکھیں اور ہر روز آیاتِ قرآنیہ کی تلاوت کر کے قرآن پاک کے وسیلہ سے حاصل ہونے والی اللہ تعالیٰ کی رحمتوں بخششوں اور عنایتوں کے حقدار ٹھہریں۔

حج بیت اللہ اور سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیارے اسلامی بھائیو ! حج ارکانِ اسلامی میں سے ہے حج فرضِ عین ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرمایا ہے۔

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ
وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ۝

اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے اور جو منکر ہو تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے۔

(سورۃ آل عمران آیت ۹)

اس آیت کی تفسیر میں مفسر قرآن حضرت مولانا سیّد نعیم الدین مراد آبادی تفسیر خزائن العرفان میں رقمطراز ہیں ! اس آیت میں حج کی فرضیت کا بیان ہے اور اس کا کہ استطاعت شرط ہے حدیث شریف میں سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی تفسیر زادو راحلہ سے فرمائی زاد یعنی توشہ کھانے پینے کا انتظام اس قدر ہونا چاہئے کہ جا کر واپس آنے تک کے لئے کافی ہو اور یہ واپسی کے وقت تک اہل وعیال کے نفقہ کے علاوہ ہونا چاہیے راہ کا امن بھی ضروری ہے کیونکہ بغیر اس کے استطاعت ثابت نہیں ہوتی اس سے اللہ تعالیٰ کی ناراضی ظاہر ہوتی ہے اور یہ مسئلہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ فرض قطعی کا منکر کافر ہے۔

برادرانِ اسلام ! اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ

”اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: یہ گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، اور

نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اور (بیت اللہ کا) حج کرنا اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔"

(بخاری شریف ج ۱ ص ۱۲) (مسلم شریف ج ۱ ص ۴۵)

حج کے لغوی اور اصطلاحی معنی

پیارے اسلامی بھائیو ! حج کا لُغوی معنیٰ ہے قصد کرنا، ارادہ کرنا اور شریعت کی اصطلاح میں ایک مخصوص عبادت ہے۔

وہ مومنین جو آزاد ہوں بالغ ہوں اُن پر حج فرض ہے۔ بچوں، دیوانوں اور غلاموں پر حج فرض نہیں ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو ! قُرآنِ پاک میں واضح حکم ہے کہ جو بھی استطاعت رکھتا ہو اس پر حج بیت اللہ فرض ہے۔

حج کے اصل معنی ارادے کے ہیں، کسی چیز کا ارادہ کیا جائے تو کہا جاتا ہے "حججت الشیئ "شریعت کی اصطلاح میں بیت اللہ شریف کی ازراہِ تعظیم مخصوص اعمال کے ساتھ زیارت کا ارادہ کرنے کا نام حج ہے۔

(عمدۃ القاری ج ۱۴ ص ۱۷۱، ۱۷۲)

برادرانِ اسلام ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ حج کیا ہے؟

حج ایک معین اور مقررہ وقت پر اللہ رب العزت کے دربار میں دیوانوں کی طرح حاضر ہونا اور اس کے پیارے نبی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اداؤں اور اُن کی سنتوں پر عمل کر کے اللہ تبارک وتعالیٰ سے اپنی اطاعت و محبت کا ثبوت دینا ہے اور بندے کا اپنے معبود کے ساتھ خاص جذبات و کیفیات کے مطابق اظہار محبت حج کی اصل ہے۔

اللہ تعالیٰ کی عظمت وشان ہے کہ وہ ذوالجلال ہے، وہ احکم الحاکمین ہے، وہ مالک کائنات ہے اور ساری مخلوق اُس کی محتاج ہے اور تمام انسان اُس مالکِ حقیقی کے مملوک ومحکوم ہیں وہ معبودِ حقیقی ہے، وہ جمیل اور اُس کی صفات سے اُس کے جمال کا اظہار ہو رہا ہے اس لئے بندے کا اپنے معبود کے ساتھ وہ رشتہ ہونا چاہیے جو ایک محب کا اپنے محبوب کے ساتھ کیونکہ ہر لحاظ سے وہی محبوب

حقیقی ہے۔

اس کی پہلی حاکمانہ اور شاہانہ شان کا تقاضا یہ ہے کہ بندے اس کے حضور میں ادب و نیاز کی تصویر بن کر حاضر ہوں،

ارکانِ اسلام میں پہلا عملی رکن نماز اسی کا خاص مرقع ہے اور اس میں یہی رنگ غالب ہے اور زکوۃ بھی اسی نسبت کے ایک دوسرے رخ کو ظاہر کرتی ہے اور اسی کی دوسری شان محبوبیت کا تقاضا یہ ہے کہ بندوں کا تعلق اس کے ساتھ محبت و وارفتگی کا ہو، روزے میں بھی کسی قدر یہ رنگ ہے، کھانا، پینا چھوڑ دینا اور نفسانی خواہشات سے منہ موڑ لینا عشق و محبت کی منزلوں میں سے ہے۔

مگر حج اس کا پورا پورا مرقع ہے، سلے کپڑوں کے بجائے ایک کفن نما لباس پہن لینا، ننگے سر رہنا، حجامت نہ بنوانا، ناخن نہ ترشوانا، بالوں میں کنگھا نہ کرنا، تیل نہ لگانا، خوشبو کا استعمال نہ کرنا، میل کچیل سے جسم کی صفائی نہ کرنا، با آوازِ بلند لبیک لبیک پکارنا، دیوانہ وار بیت اللہ کے گرد چکر لگانا، اس کے ایک گوشہ میں لگے ہوئے حجرِ اسود کو چومنا اور فرطِ عقیدت و محبت سے کعبہ کے در و دیوار سے لپٹنا اور آہ و زاری کرنا پھر صفا و مروہ میں حضرت حاجرہ رضی اللہ عنہا کی سُنت ادا کرتے ہوئے پھیرے لگانا۔

پھر مکہ شہر سے بھی نکل جانا اور منیٰ کبھی عرفات اور کبھی مزدلفہ کے صحراؤں میں جا پڑنا پھر جمرات پر بار بار کنکریاں مارنا، یہ تمام اعمال وہ ہیں جو محبت میں سرشار ہونے والے دیوانوں سے سرزد ہوتے ہیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام گویا اس رسمِ عاشقی کے بانی ہیں، اللہ تعالیٰ کو ان کی یہ ادائیں اتنی پسند آئیں کہ اپنے دربار کی خاص الخاص حاضری حج و عمرہ کے ارکان و مناسک ان کو قرار دیدیا، انہی سب کے مجموعہ کا نام گویا حج ہے اور اسلام کا آخری اور تکمیلی رکن ہے۔

حج کی اہمیت

برادرانِ اسلام ! شریعت میں حج کی جو اہمیت ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ارکانِ حج کی ادائیگی صرف شہر مکہ ہی میں ہوتی ہے، مسلمان دنیا کے کسی حصہ میں بھی رہتا ہو اور وہ صاحبِ نصاب ہو تو اُس کو ایک مقررہ وقت پر مکہ معظمہ پہنچ کر ارکانِ حج ادا کرنا ضروری

ہیں۔

دیگر تمام ارکانِ اسلام میں اُتنی مشکلات نہیں جتنی حج کے لئے مسلمان کو برداشت کرنا ہوتی ہیں اللہ رب العزت نے ان تمام مشکلات کے باوجود مسلمانوں پر حج بیت اللہ زندگی میں ایک بار کرنا فرض قرار دیا ہے

حج کب فرض ہوا

علمائے اسلام کی اس بارے میں مختلف آراء ہیں کہ حج کب فرض ہوا۔

حج کی فرضیت کا حکم راجح قول کے مطابق سن ۹ ہجری میں آیا اور اس کے اگلے سال سن ۱۰ ہجری میں سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے وصالِ با کمال سے صرف تین ماہ پہلے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی بڑی تعداد کے ساتھ حج فرمایا۔

یہ حج حجۃ الوداع کے نام سے مشہور ہے اور اسی حجۃ الوداع میں خاص عرفات کے میدان میں آپ پر یہ آیت نازل ہوئی

> اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ
>
> آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا

(سورۃ مائدہ آیت ۳ ترجمہ کنزالایمان)

اس آیت کی تفسیر میں مفسرِ قرآن حضرت سیّد نعیم الدین مرادآبادی لکھتے ہیں !

یہ آیت حجۃ الوداع میں عرفہ کے روز جو جمعہ کو تھا بعدِ عصر نازل ہوئی ، معنی یہ ہیں کہ کُفّار تمہارے دین پر غالب آنے سے مایوس ہو گئے۔

اور امورِ تکلیفیہ میں حرام و حلال کے جو احکام ہیں وہ اور قیاس کے قانون سب مکمل کر دیئے، اسی لئے اس آیت کے نُزول کے بعد بیانِ حلال وحرام کی کوئی آیت نازل نہ ہوئی اگرچہ '' وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ '' نازل ہوئی مگر وہ آیت موعظت و نصیحت ہے۔ بعض مفسّرین کا قول ہے کہ دین کامل کرنے کے معنی اسلام کو غالب کرنا ہے جس کا یہ اثر ہے کہ حجۃ الوداع

میں جب یہ آیت نازل ہوئی کوئی مشرک مسلمانوں کے ساتھ حج میں شریک نہ ہو سکا۔ایک قول یہ ہے کہ معنیٰ یہ ہیں کہ میں نے تمہیں دشمن سے امن دیا۔ایک قول یہ ہے کہ دین کا اِکمال یہ ہے کہ وہ پچھلی شریعتوں کی طرح منسوخ نہ ہوگا اور قیامت تک باقی رہے گا۔

شانِ نزول

بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک یہودی آیا اور اس نے کہا کہ اے امیر المومنین آپ کی کتاب میں ایک آیت ہے اگر وہ ہم یہودیوں پر نازل ہوئی ہوتی تو ہم روزِ نُزول کو عید مناتے فرمایا کون سی آیت ؟اس نے یہی آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ پڑھی آپ نے فرمایا میں اس دن کو جانتا ہوں جس میں یہ نازل ہوئی تھی اور اس کے مقامِ نُزول کو بھی پہچانتا ہوں وہ مقام عرفات کا تھا اور دن جمعہ کا، آپ کی مراد اس سے یہ تھی کہ ہمارے لئے وہ دن عید ہے۔ترمذی شریف میں حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آپ سے بھی ایک یہودی نے ایسا ہی کہا آپ نے فرمایا کہ جس روز یہ نازل ہوئی اس دن ۲ دو عیدیں تھیں جمعہ و عرفہ۔

اس سے معلوم ہوا کہ کسی دینی کامیابی کے دن کو خوشی کا دن منانا جائز اور صحابہ سے ثابت ہے ورنہ حضرت عمر و ابنِ عباس رضی اللہ عنہم صاف فرما دیتے کہ جس دن کوئی خوشی کا واقعہ ہو اس کی یادگار قائم کرنا اور اس روز کو عید منانا ہم بدعت جانتے ہیں، اس سے ثابت ہوا کہ عیدِ میلاد منانا جائز ہے کیونکہ وہ اعظمِ نِعَمِ الٰہیہ کی یادگار و شکر گزاری ہے۔

(تفسیر خزائن العرفان)

عظیم نعمت حج مبرور ہے

حج اسلام کا تکمیلی رکن ہے اگر بندہ کو صحیح اور مخلصانہ حج نصیب ہو جائے جس کو دین و شریعت کی زبان میں "حج مبرور" کہتے ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت بندے کو عطا ہو جائے تو اس کو حج مبرور جیسی نعمت عظمیٰ حاصل ہو جاتی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
جس آدمی نے حج کیا اور اس میں نہ تو کسی شہوانی اور فحش بات کا
ارتکاب کیا اور نہ اللہ کی کوئی نافرمانی کی تو وہ گناہوں سے ایسا پاک وصاف
ہو کر واپس ہوگا جیسا اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔

(بخاری شریف حدیث ۱۴۲۴)(مسلم شریف حدیث ۲۴۰۴)

قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے !

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۗ

حج کے کئی مہینے ہیں جانے ہوئے تو جو ان میں حج کی نیت کرے تو نہ عورتوں
کے سامنے صحبت کا تذکرہ ہو نہ کوئی گناہ نہ کسی سے جھگڑا۔

(سورۃ بقرہ آیت ۱۹۷)

حج گناہ مٹا دیتا ہے

بردرانِ اسلام ! اس آیت میں حج کرنے والوں کو ہدایت فرمائی گئی ہے کہ خاص کر زمانہ حج میں وہ شہوت کی باتوں اور اللہ کی نافرمانی والے سارے کاموں اور آپس کے جھگڑے سے بچیں جو مسلمان اللہ تعالٰی کے احکامات تسلیم کرتے ہوئے حج کرتا ہے اُس کے تمام گناہوں کو معاف کر دیا جاتا ہے ایک اور حدیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں !

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ اُمُّهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے اس گھر (کعبہ) کا حج کیا پس وہ نہ تو عورت
کے قریب گیا اور نہ ہی کوئی گناہ کیا تو (تمام گناہوں سے پاک ہو کر) اس
طرح واپس لوٹا جیسے اس کی ماں نے اُسے جنم دیا تھا۔

(سنن نسائی ج ۵ ص ۱۱۴)(مسلم شریف ج ۲ ص ۹۸۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث میں اس ہدایت پر عمل کرنے والوں کو بشارت سنائی گئی ہے کہ جو شخص حج کرے اور ایام حج میں نہ شہوت کی باتیں کرے اور نہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی کوئی ایسی حرکت کرے جو فسق کی حد میں آتی ہو تو حج کی برکت سے اس کے سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور وہ گناہوں سے بالکل ایسا پاک وصاف ہو کر واپس ہو گا جیسا کہ وہ اپنی پیدائش کے دن بے گناہ تھا، اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ دولت نصیب فرمائے، آمین۔

حج مبرور کا بدلہ جنت

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه. قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم اَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا. وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ اِلاَّ الْجَنَّةُ

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک عمرہ سے دوسرے عمرہ تک کا درمیانی عرصہ گناہوں کا کفارہ ہے، اور حج مبرور (مقبول) کا بدلہ جنت ہی ہے۔“

(مسلم شریف ج ۲ ص ۹۸۳) (ترمذی شریف ج ۳ ص ۲۷۲)

حاجی اللہ کا مہمان

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم اَلْحُجَّاجُ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللهِ اِنْ دَعَوْهُ اَجَابَهُمْ. وَاِنِ اسْتَغْفَرُوْهُ غَفَرَ لَهُمْ

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں، وہ اس سے دعا کریں تو ان کی دعا قبول کرتا ہے اور اگر اس سے بخشش طلب کریں تو انہیں بخش دیتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۹)

برادرانِ اسلام ! ان احادیث میں اللہ کے پیارے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حجاج کرام کے لئے جو بشارات عطا فرمائی ہیں اُن سے یہ ظاہر ہو جاتا ہے کہ یہ بدنی عبادت اللہ تعالٰی کے نزدیک کتنی پسندیدہ ہے بندہ مہمان ہوتا ہے رب میزبان ہوتا ہے رب کا مہمان جو کچھ رب سے مانگتا ہے اُسے عطا کر دیا جاتا ہے حتیٰ کہ سب اہم ترین یہ کہ گناہوں کو بخش کر اُسے پاک صاف کر دیتا ہے۔

حج گناہ اور فقر کا علاج ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! پے در پے حج اور عمرہ کیا کرو کیونکہ حج اور عمرہ دونوں فقر و محتاجی اور گناہوں کو اس طرح دور کر دیتے ہیں جس طرح لوہار اور سنار کی بھٹی لوہے اور سونے چاندی کا میل کچیل دور کر دیتی ہے اور حج مبرور کا صلہ اور ثواب تو بس جنت ہی ہے۔

(ترمذی شریف حدیث نمبر ۷۳۸)(سنن نسائی حدیث نمبر ۲۵۸۴)

حاجی سے دُعا کروانا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جب کسی حج کرنے والے سے تمہاری ملاقات ہو تو اس کے اپنے گھر میں پہنچنے سے پہلے اس کو سلام کرو اور مصافحہ کرو اور اس سے مغفرت کی دعا کے لیے کہو: کیونکہ وہ اس حال میں ہے کہ اس کے گناہوں کی مغفرت کا فیصلہ ہو چکا ہے (اس لیے اس کی دعا قبول ہونے کی خاص توقع ہے)۔

(مسند احمد حدیث ۵۳۷۱)

حج کا ثواب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کا جو بندہ حج یا عمرہ کی

نیت سے یا راہِ خدا میں جہاد کے لیے نکلا؛ پھر راستہ ہی میں اس کو موت آگئی
تو اللہ تعالٰی کی طرف سے اس کے واسطے وہی اجر وثواب لکھ دیا جاتا ہے جو
حج وعمرہ کرنے والوں کے لیے اور جہاد کرنے والوں کے لیے مقرر ہے۔

(شعب الایمان حدیث ۳۹۴۵)

اللہ تعالٰی کے اس کریمانہ دستور وقانون کا اعلان خود قرآن مجید میں بھی کیا گیا ہے:

وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ
الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

اللہ ورسول کی طرف ہجرت کرتا پھر اسے موت نے آلیا تو اس کا ثواب اللہ
کے ذمہ پر ہو گیا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(سورۂ نسا آیت ۱۰۰ ترجمہ کنزالایمان)

مفسرِ قرآن سیّد نعیم الدین مراد آبادی لکھتے ہیں !اس کے وعدے اور اس کے فضل وکرم سے کیونکہ بطریق استحقاق کوئی چیز اس پر واجب نہیں اس کی شان اس سے عالی ہے جو کوئی نیکی کا ارادہ کرے اور اس کو پورا کرنے سے عاجز ہو جائے وہ اس طاعت کا ثواب پائے گا طلبِ علم، جہاد، حج، زیارت، طاعت، زہد وقناعت اور رزقِ حلال کی طلب کے لئے ترکِ وطن کرنا خدا اور رسول کی طرف ہجرت ہے اس راہ میں مرجانے والا اجر پائے گا۔

(تفسیر خزائن العرفان)

برادرانِ اسلام !اگر کوئی بندہ اللہ کی رضا کا کوئی کام کرنے کے لیے گھر سے نکلے اور اس کے عمل میں آنے سے پہلے راستہ ہی میں اس کی زندگی ختم ہو جائے تو اللہ تعالٰی کے ہاں اس عمل کا پورا اجر اس بندہ کے لیے مقرر ہو جاتا ہے اور یہ اللہ تعالٰی کی شانِ رحمت کا تقاضا ہے۔

حج ادا نہ کرنے پر وعید

عَنْ اَبِي اُمَامَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله
علیه وآله وسلم مَنْ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنَ الْحَجِّ حَاجَةٌ ظَاهِرَةٌ اَوْ
سُلْطَانٌ جَائِرٌ اَوْ مَرَضٌ حَابِسٌ فَمَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ فَلْيَمُتْ اِنْ

شَآءَ يَهُوْدِيًا وَاِنْ شَآءَ نَصْرَانِيًا

حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو فریضہ حج کی ادائیگی میں کوئی ظاہری ضرورت یا کوئی ظالم بادشاہ یا روکنے والی بیماری (یعنی سخت مرض) نہ روکے اور وہ پھر (بھی) حج نہ کرے اور (فریضہ حج کی ادائیگی کے بغیر ہی) مرجائے تو چاہے وہ یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر (اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی فکر نہیں ہے)۔"

(ترمذی شریف ج ۳ص ۱۷۶)

حجر اسود کو بوسہ دینا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم فِي الْحَجَرِ وَاللهِ لَيَبْعَثُهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهُ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهِ يَشْهَدُ عَلَى مَنِ اسْتَلَمَهُ بِحَقٍّ

"حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجر اسود کے متعلق فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے دو آنکھیں عطا فرمائے گا جن سے یہ دیکھے گا اور ایک زبان عطا فرمائے گا جس سے یہ بولے گا اور ہر اس شخص کے متعلق گواہی دے گا جس نے حالتِ ایمان میں اسے بوسہ دیا۔"

(ترمذی شریف ج ۳ص ۲۹۴)

برادرانِ اسلام ! اللہ قادرِ مُطلق ہے جسے چاہے جو چاہے عطا فرمادے لیکن بعض لوگ اللہ تعالیٰ کی عطا کا ہی انکار کر دیتے ہیں اللہ تعالیٰ اگر پتھر کو یہ علم عطا فرمائے گا کہ وہ جو بوسہ دینے والوں کو جانے گا پہچانے گا اور اُن کی گواہی دے گا تو اپنے نبیوں اور ولیوں کو یہ طاقت کیوں نہیں دے سکتا جو اپنے محبین کو پہچان کر اپنے ساتھ جنت میں لے جائیں۔

حج نہ کرنا محرومیت ہے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ کا فرمان ہے کہ جو بندہ ایسا ہو کہ میں نے اس کو صحت عطا کر رکھی ہو اور اس کی روزی میں وسعت دے رکھی ہو اور اس کے اوپر پانچ سال ایسے گزر جائیں کہ وہ میرے دربار میں حاضر نہ ہو وہ ضرور محروم ہے۔

(شعب الایمان حدیث ۳۹۷۵)

برادرانِ اسلام! اس فرمان رسول کا تقاضا یہ ہے کہ ہر صاحب ثروت پر اگر اس میں حج کی طاقت ہو تو ہر پانچ سال میں ایک مرتبہ حج فرض ہوتا مگر دوسری احادیث میں حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے واضح الفاظ میں یہ ثابت ہو گیا کہ حج عمر بھر میں ایک ہی مرتبہ فرض ہے اس لیے اس حدیث کو فرض پر تو محمول نہیں کیا جاتا۔

پیارے اسلامی بھائیو! اگر حج کی طاقت ہو تو حج ضرور کرو۔

اگر مالی وسعت عطا ہوئی ہے تو حج کا فرض ضرور ادا کرو۔

اگر صحت و تندرستی عطا ہوئی ہے تو حج کر کے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو۔

بعض نا عاقبت اندیش لوگ جہالت کی وجہ سے حج جیسے عظیم رکن اسلام کے بارے میں لوگوں کو ورغلاتے ہیں اور صوفیاء کے بھیس میں ایمان کے ڈاکو لوگوں کو حج سے روک لیتے ہیں اور کہتے رہتے ہیں بس جی حج یہی ہے کہ اپنے پیر و مرشد کو راضی کر لو کعبے میں کیا رکھا ہے مرشد کو دیکھ لو حج ہو جائے گا وغیرہ وغیرہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے بچائے آمین۔

حج گناہوں کو دھو دیتا ہے

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حج گناہوں کو ایسا دھو دیتا ہے جیسا کہ پانی میل کو۔

(کشف الغمہ ج ۱ ص ۲۱۴)

قربانی اور سنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قربانی کی تعریف

کتب فقہ میں قربانی کے لئے لفظ اضحیہ استعمال ہوا ہے۔اس کی وضاحت کچھ اس طرح ہے۔لغت میں اضحیہ،ہر اس جانور کا نام ہے جسے قربانی کے دن ذبح کیا جاتا ہے۔اس کی جمع اضاحی ہے۔اصطلاح شرع میں اضحیہ سے مراد مخصوص وقت میں جانور کو ذبح کرنا ہے۔

قربانی کا حکم

حضرت امام طحاوی نے ذکر فرمایا ہے کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک قربانی دینا واجب ہے۔اور صاحبین (امام یوسف اور امام محمد) کے نزدیک قربانی دینا سنت موکدہ ہے۔

(حاشیہ کنزالدقائق کتاب الاضحیہ)

حضور سرورِ کائنات فخرِ موجودات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یوم النحر یعنی ذوالحجہ کی دس تاریخ کو عیدالضحیٰ کے دن قربانی فرماتے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنی اُمت میں سے اس قدر محبت ہے کہ آپ اُمت کی طرف سے قربانی فرماتے وہ لوگ جو قربانی نہیں دے سکے انہیں مایوس نہیں ہونا چاہیے کیونکہ ان کی طرف سے تو خود آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام قربانی دیتے رہے۔

برادرانِ اسلام! بعض عبادات کا تعلق انسان کی ذات سے ہے اور بعض عبادات کا تعلق مال سے ہے جو عبادات بدن سے متعلق ہیں وہ بدنیہ کہلاتی ہیں اور جن کا تعلق مال سے ہے وہ مالیہ کہلاتی ہیں۔علاوہ ازیں رب کائنات نے انسان کو مقام انسانیت کی رفعتوں اور بلندیوں پر فائز کرنے کے لئے اپنی ہی جناب سے دی ہوئی نعمتوں کو اپنے راستے پر خرچ کرنے کی بار بار ترغیب

دی۔

جو مال اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے لئے اس کے راستے میں خرچ ہوجائے وہ مال آخرت میں کام آئے گا اسی لئے سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کو بار بار اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی ترغیب دی ہے آپ کی ساری زندگی اس بات کی شاہد ہے کہ جو بھی مال آیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسے اللہ کی راہ میں خرچ کر دیا۔

برادرانِ اسلام ! آج انسان کہتا ہے کہ میرا مال میرا مال لیکن بندے کا مال وہی ہے جو اُس نے خرچ کرلیا کھالیا یا پہن لیا اور فی الحقیقت اصل مال اُس کے پاس وہ زادِراہ ہے جو اُس نے اپنی آخرت کے لئے اللہ کی راہ میں خرچ کر دیا۔

چنانچہ رب کریم کے وہ محبوب بندے جو اس حقیقت سے آشنا ہوتے ہیں کہ سب کچھ رب کریم کا عطا کردہ ہے تو جب وہ اپنے ہی دیئے سے اپنے ہی راستے میں خرچ کرنے کا ارشاد فرماتا ہے تو اگر سارا مال بھی خرچ کر دینے سے اس کی خوشنودی اور رضا حاصل ہوجائے تو یقیناً یہ سعادت مندی ہے۔

علماء لکھتے ہیں! عبادات مالیہ میں سے ایک عظیم عبادت قربانی ہے جو صاحب استطاعت افراد پر ہر سال مخصوص ایام اور اوقات میں واجب ہے۔

قربانی سنت ابراہیمی

قربانی رب کریم کے پیارے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس عظیم قربانی کی یاد ہے جب آپ نے مسلسل تین راتیں عالم خواب میں قربانی کا حکم پا کر اپنی جان سے عزیز لخت جگر حضرت اسماعیل ذبیح اللہ علیہ السلام کے پھول کی پتی سے نازک اور ریشم سے نرم گلے پر اپنے رب کے حکم کی تعمیل میں چھری رکھ دی تھی اور اس قربانی کے سبب رضائے الٰہی کی حدوں کو چھو کر ملائکہ کو بھی ورطہ حیرت میں ڈال دیا تھا اور یہ واضح کر دیا کہ ابراہیم کا دل اپنے رب کے سوا کسی کا مسکن نہیں وہ محبت الٰہی سے معمور ہے کسی اور کی محبت اس پر غالب نہیں اسکے تمام تر جذبات محبت خداوندی کے تابع ہیں رب کریم کو یہ ادا پسند آئی اور اپنے پیارے خلیل کی اس قربانی کو اپنی بارگاہ عالیہ میں شرف قبولیت عطا فرما کر جبرائیل امین کو جنت سے دنبہ لے جانے کا حکم ارشاد فرمایا اور اسے حضرت

اسماعیل علیہ السلام کی جگہ ذبح کرایا پھر رب کریم نے اس سنت ابراہیم کو ہمیشہ کے لئے باقی رکھا۔

قربانی ہر دور کے لئے تھی

ہر دور میں قربانی کا یہ سلسلہ چلتا رہا حتی کہ زمانہ جاہلیت میں بھی قربانی کا رواج رہا۔مگر ان کا طریقہ کار یہ تھا کہ جانور ذبح کرنے کے بعد خون کعبہ معظمہ کی دیواروں سے لگا دیتے اور گوشت بتوں کے سامنے اکٹھا کر دیتے تھے۔بعد ازاں جب حضور نبی رحمت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تاج سجائے مبعوث ہوئے تو خالق کائنات نے قربانی کا حکم باقی رکھتے ہوئے فرمایا۔

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝

توتم اپنے رب کے لئے نماز پڑھواور قربانی کرو

اور ساتھ ہی زمانہ جاہلیت کی اس ناپسندیدہ رسم کو جڑ سے اکھیڑنے کیلئے ارشاد فرمایا !

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ۚ

اللہ کو ہرگز نہ ان کے گوشت پہنچتے ہیں نہ ان کے خون ہاں تمہاری پرہیزگاری اس تک باریاب ہوتی ہے۔

(سورۃ حج آیت ۳۷ ترجمہ کنزالایمان)

معلوم ہوا رب کریم کو ان جانوروں کے گوشت اور خون کی قطعا ضرورت نہیں۔وہ تو صرف یہ دیکھتا ہے کہ تمہارے دلوں میں کس قدر خوف الٰہی اور تقویٰ موجود ہے۔اطاعت وفرمانبرداری کے کتنے جذبات موجزن ہیں۔

سنت ابراہیمی بھی سنت مصطفےٰ بھی

سرکار دوعالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی حیات طیبہ میں مسلسل قربانی کرتے رہے اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین کو بھی اس کی عظمت واہمیت سے آگاہ فرمایا۔لہذا اب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے لئے قربانی دینا سنت ابراہیمی بھی ہے اور سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی۔

قربانی کی اہمیت

قربانی کی اہمیت اس بات سے ظاہر ہو جاتی ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ مبارک عمل خود فرماتے رہے اور اہلِ اسلام کو اس کا حکم دیا یہ بابرکت عمل مسلمانوں کی فلاح کا بھی باعث ہے اور قربانی کی بدولت جذبۂ ایثار بھی بیدار ہوتا ہے۔

حضرت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ!

قربانی کے دن آدمی کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک خون بہانے سے زیادہ پسندیدہ نہیں بے شک قیامت کے دن وہ جانور اپنے سینگوں بالوں اور کھروں کے ساتھ حاضر ہوگا خون زمین پر گرنے سے قبل وہ رب کریم کی بارگاہ میں مقامِ قبول پر پہنچ جاتا ہے پس تم خوش دلی کے ساتھ عمل کرو۔

(ترمذی شریف ج۱ ص ۲۷۵)

قربانی کن پر واجب ہے

قربانی کے وجوب کے لئے بنیادی طور پر چار شرائط کا ہونا ضروری ہے۔

آزاد ہونا
مسلمان ہونا
مقیم ہونا
خوشحال ہونا

مذکورہ بالا شرائط کا قربانی کے مکمل وقت کو محیط ہونا ضروری نہیں۔ بلکہ وقت کے کسی حصہ میں ان شرائط کا پایا جانا قربانی کے وجوب کے لئے کافی ہے۔ مثلاً ایک شخص قربانی کے پہلے دن کافر تھا۔ دوسرے دن مسلمان ہو گیا' مسافر تھا مقیم ہو گیا۔ فقیر تھا دوسرے دن کہیں سے دولت ملی خوشحال ہو گیا تو اس پر قربانی واجب ہو گئی۔ بشرطیکہ دیگر شرائط پائی جائیں۔

(عالمگیری)

حَدَّثَنِي جُنْدَبُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ شَهِدْتُ الأَضْحَى مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ فَلَمْ يَعْدُ اَنْ صَلَّى وَفَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ سَلَّمَ ۔ فَاِذَا هُوَ يَرَى لَحْمَ اَضَاحِيَّ قَدْ ذُبِحَتْ قَبْلَ اَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهِ فَقَالَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ اُضْحِيَّتَهُ قَبْلَ اَنْ يُصَلِّيَ ۔ اَوْ نُصَلِّيَ ۔ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا اُخْرَى ۔ وَمَنْ كَانَ لَمْ يَذْبَحْ ۔ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللّٰهِ

حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں عیدالاضحیٰ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ تھا ابھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نماز سے فارغ ہوکر سلام بھی نہیں پھیرا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ذبح شدہ قربانیوں کا گوشت دیکھا کہ نماز عید سے فارغ ہونے سے قبل ہی ذبح کردیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جس آدمی نے اپنی نماز یا نماز سے قبل قربانی ذبح کرلی ہے اسے چاہیے کہ وہ اپنی قربانی کی جگہ دوسری قربانی کرے۔اور جس نے ذبح نہیں کیا اس کو چاہیے کہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

(بخاری شریف)

وہ مقامات جہاں عید کی نماز ادا کی جاتی ہے' چاہے وہ شہر ہو یا دیہات' ان میں عید کی نماز ادا ہونے کے بعد ہی قربانی ہوسکتی ہے۔عید کی نماز سے پہلے قربانی کرنا جائز نہیں۔اور جہاں عید کی نماز نہیں ہوتی' وہاں طلوع آفتاب کے بعد قربانی کرنا درست نہیں(ہدایہ' عالمگیری)

اگر کسی نے عید کی نماز کے بعد مگر خطبہ سے پہلے قربانی کی تو اس صورت میں قربانی ہوجائے گی مگر ایسا کرنا مکروہ ہے۔

قربانی کا جانور کیسا ہو

حضرت براء بن عازب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ چار قسم کے جانوروں کی قربانی جائز نہیں۔

ایسا کانا جانور جس کا کانا پن ظاہر ہو
ایسا لنگڑا جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو
ایسا بیمار جانور جس کی بیماری ظاہر ہو
اتنا کمزور جس کی ہڈیوں میں مغز باقی نہ رہے۔

(ترمذی شریف)

قربانی تین دن ہے

قربانی صرف تین دن ہے' چوتھے دن کی قربانی ناجائز ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام تابعین تبع تابعین اولیاء کرام اور آج تک لوگ صرف تین دن قربانی کرتے چلے آرہے ہیں اسی پر اجماع امت ہے چوتھے دن قربانی کرنا دین میں بدعت اور فتنہ ہے لہذا مسلمانوں کو اس فتنے سے بچنا چاہئے۔

بردرانِ اسلام ! اللہ کے دیئے ہوئے مال سے قربانی کرنا بہت اجر وثواب کا باعث ہے اس لئے جو لوگ صاحب نصاب ہیں اُن کو چاہیے کہ قربانی کریں اور قربانی کا گوشت بجائے فریز کرنے کے آخرت کے لئے جمع کریں اور زیادہ سے زیادہ حقداروں میں تقسیم کرکے اللہ کی رحمتوں کے حقدار بنیں۔

یہ عمل اللہ کو بھی محبوب ہے اور اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی محبوب ہے اس لئے قربانی کا اہتمام بطورِ خاص ہونا چاہیے اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

پہلا خطبہ عیدین

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ
الْحَمْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ قَبْلَ کُلِّ شَیْءٍ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ بَعْدَ کُلِّ شَیْءٍ
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مَعَ کُلِّ شَیْءٍ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کَمَا حَمِدَہُ الْاَنْبِیَاءُ
وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعِبَادِہِ الصَّالِحُوْنَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ
الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا وَّسَبِّحُوْہُ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا ، فَیَا اَیُّهَا
الْمُؤْمِنُوْنَ رَحِمَنَا وَرَحِمَکُمُ اللّٰہُ ، اِعْلَمُوْا اَنَّ یَوْمَکُمْ هٰذَا یَوْمٌ
عَظِیْمٌ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ
اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

اَقُوْلُ قَوْلِیْ هٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ لِیْ وَلَکُمْ وَلِسَائِرِ الْمُؤْمِنِیْنَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ اِنَّہٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ

دوسرا خطبہ عیدین

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ
الْحَمْدُ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ
وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا
شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اِنَّ اللّٰہَ
وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ، یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا
عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلِ

صَلَوَاتِكَ عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِكَ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَاَ زْوَاجِهٖ اَجْمَعِيْنَ خُصُوْصًا عَلٰى اَ فْضَلِ النَّاسِ بَعْدَ
النَّبِيِّيْنَ اَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ وَعُمَرَ الْفَارُوْقِ وَعُثْمَانَ ذِي
النُّوْرَيْنِ وَعَلِيِّ الْمُرْتَضٰى وَالْحَسَنَيْنِ وَعَلٰى سَيِّدَةِ النِّسَآءِ
فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ وَعَلٰى عَمَّيْهِ الْمُكَرَّمَيْنِ الْحَمْزَةِ وَ الْعَبَّاسِ وَ
عَلٰى كُلِّ مَنِ اخْتَارَهُ اللّٰهُ بِصُحْبَةِ نَبِيِّهٖ بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ
قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ الرَّحِيْمٌ اَللّٰهُ
اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

(اوراد و جواہراتِ مدنیہ)

فضیلتِ زکوٰۃ

زکوٰۃ کا لغوی معنیٰ ومفہوم

لغوی اعتبار سے زکوٰۃ کا لفظ دو معنوں کا حامل ہے۔اس کا ایک معنی پاکیزگی، طہارت اور پاک صاف ہونے یا پاک صاف کرنے کا ہے اور اس کا دوسرا معنی نشو ونما یعنی کسی چیز کے بڑھنے، پھلنے پھولنے اور فروغ کے ہیں زکوٰۃ کے پہلے معنی کی وضاحت میں جو پاکیزگی وطہارت پر دلالت کرتا ہے۔

قرآنِ کریم میں ارشاد ہے !

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ۝

بے شک مراد کو پہنچا یا جس نے اسے ستھرا کیا اور نامراد ہوا جس نے اسے معصیت میں چھپایا

(سورۃ شمس آیت ۹۔۱۰)

اس آیہ کریمہ میں دنیوی واخروی کامیابی کیلئے طہارت وتزکیہ نفس کا جو تصور پیش کیا گیا ہے اسے مدنظر رکھنے سے زکوٰۃ کا اطلاق راہ خدا میں خرچ کیے جانے والے اس مال پر ہوتا ہے جو دولت کو ہر قسم کی آلائشوں سے پاک وصاف کردیتا ہے۔

زکوٰۃ کا دوسرا مفہوم

زکوٰۃ کا دوسرا مفہوم نشو ونما پانے، بڑھنے اور پھلنے پھولنے کا ہے جیسے وہ کھیتی جو بہت بڑھ رہی ہو اور پھل پھول لا رہی ہو اس کے بارے میں کہا جاتا ہے۔

زَكَا الزَّرعِ

"کھیتی نے نشو ونما پائی۔"

اگر ہم اس مفہوم کو پیشِ نظر رکھیں تو زکوٰۃ کے لفظ کا اطلاق اس مال پر ہوتا ہے جسے خدا کی

راہ میں خرچ کرنے سے اس میں کمی واقع نہیں ہوتی بلکہ وہ خدا کا فضل اور برکت شامل ہونے کی وجہ سے بڑھتا رہتا ہے۔

برادرانِ اسلام! زکوۃ کا حکم قرآن پاک میں بیاسی بار دیا گیا ہے اللہ تعالیٰ کا مکرر اس بات سے آگاہ کرنا اس چیز کی نشاندہی کرتا ہے کہ زکوۃ ادا کرنا بہت ضروری ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے زکوۃ کی ادائیگی کو کس قدر اہم قرار دیا ہے۔

وہ لوگ جو زکوۃ ادا کرنے سے انکار کریں وہ اسلام کے بنیادی رکن کا انکار کرتے ہیں اس لئے اُن سے مقاتلہ جائز ہے اسی لئے جب منکرین زکوۃ دینے سے انکار کیا تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اُن سے جنگ کی

سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کمال جرآت ایمانی سے اکثر صحابہ کے مشوروں کے اس بات کا بانگِ دہل اعلان کیا کہ جو کوئی نماز اور زکوۃ میں کسی قسم کی تفریق اور امتیاز روا رکھے گا میں اس کے خلاف جہاد کروں گا۔ چنانچہ امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے باغیوں کے خلاف کھلم کھلا جہاد کیا اور ان کی تلوار اس وقت تک نیام میں نہ آئی جب تک منکرین زکوۃ کی برپا کی ہوئی شورش پوری طرح ختم نہ ہوگئی۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے نماز پڑھنے اور زکوۃ ادا کرنے کا حکم کئی جگہ پر بار بار ارشاد فرمایا ہے اس لئے نظامِ صلوٰۃ اور نظامِ زکوۃ کا قیام نہایت اہم ہے۔

ڈاکٹر طاہر القادری لکھتے ہیں ! اسلام کے روحانی نظام کے نافذ کرنے سے نیکیوں کو فروغ ملتا ہے جب کہ اس کے اقتصادی نظام کا نفاذ برائیوں کو جڑ سے کاٹنے کا موجب بنتا ہے اگر اسلام کا اقتصادی نظام مفقود ہو تو غیر متوازن معیشت کے مضر اثرات پورے معاشرے پر مرتب ہوں گے اور دولت چند ہاتھوں میں سمٹ جانے کی وجہ سے ارتکازِ زر کا رجحان فروغ پذیر ہوگا جس سے معاشرے میں برائیاں جنم لینے لگیں گی

یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ مال کی مثال پانی کی سی ہے جو اگر کسی جگہ جمع ہو کر دیر تک کھڑا رہے اور اس کے نکاس کا کوئی اہتمام و بندوبست نہ ہو تو اس میں تعفن پیدا ہو جاتا ہے۔

اس طرح وہ پانی جو صاف وشفاف ہونے کی صورت میں انسان کے لیے حیات بخش اور صحت افزا تھا متعفن ہونے کی وجہ سے بیماری کا گھر اور موت کا سامان بن جاتا ہے۔ پانی کو صاف و

شفاف اور تعفن سے پاک رکھنے کا صرف ایک طریقہ ہے کہ وہ ایک جگہ زیادہ دیر جمع نہ ہو اور اس کے نکاس کا خاطر خواہ بندوبست ہوتا رہے۔

اس اعتبار سے زکوۃ، مال و دولت اور سرمائے کے لئے گردش اور نکاس کا درجہ رکھتی ہے۔ یہ وہ نظام ہے جو زر و مال کو ایک جگہ بغیر خرچ کیے جمع رہنے سے باز رکھتا ہے۔ اس طرح سال میں ایک بار ادا کی ہوئی زکوۃ، مال و دولت کو چند ہاتھوں میں مرتکز نہیں ہونے دیتی اور اس گردشِ زر سے سرمائے کا چشمہ صافی تکدر آشنا نہیں ہونے پاتا۔

زکوۃ اپنے مفہوم کے اعتبار سے وہ میل کچیل ہے جسے نکال دیا جائے تو دولت آلودگی سے پاک و صاف ہو جاتی ہے۔ یہ صرف ان مستحقین کا حق ہے جن کی تفصیل صراحت کے ساتھ کتب فقہ میں بیان کر دی گئی ہے۔ زکوۃ کا حق حقوق العباد کے زمرے میں آتا ہے۔ اگر اسے صحیح طریقہ اور جگہ پر استعمال کیا جائے تو اس کی یہ ادائیگی اتنی بڑی نیکی ہے جس سے بے شمار برکتیں پیدا ہوتی ہیں اور دینے والے کا مال بجائے گھٹنے کے بڑھتا رہتا ہے۔

حقوق العباد ہونے کے ناطے زکوۃ اگر ایک طرف بندوں کا حق ہے تو دوسری طرف یہ خالق کا بھی حق ہے۔ اس کی عدم ادائیگی سے جہاں ایک طرف بندوں کے حق کو ٹھکرایا جاتا ہے وہاں لامحالہ خالق کے حق کو ٹھکرائے جانے کا پہلو بھی نکلتا ہے۔

اسلام کی تکمیل کب ہو گی

عَنْ عَلْقَمَةَ رضی الله عنه. قَالَ فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم. اِنَّ تَمَامَ اِسْلَامِكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا زَكَاةَ اَمْوَالِكُمْ

”حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں فرمایا: تمہارے اسلام کی تکمیل یہ ہے کہ تم اپنے مال کی (کامل) زکوۃ ادا کیا کرو۔“

(الترغیب والترھیب ج ۱ ص ۳۰۱)

مال کا شر دور کرنے کا طریقہ

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اَرَاَیْتَ اِنْ اَدّٰی الرَّجُلُ زَکَاۃَ مَالِہٖ؟ فَقَالَ مَنْ اَدّٰی زَکَاۃَ مَالِہٖ فَقَدْ ذَھَبَ عَنْہُ شَرُّہٗ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ! اس شخص کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جس نے اپنے مال کی زکوۃ ادا کردی؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے مال کی زکوۃ ادا کردی، اس مال کا شر اس سے جاتا رہا۔

(مستدرک حاکم ج۱ ص ۵۴۷)

زکوۃ ادا کرنا فرض ادا کرنا ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ اِذَا اَدَّیْتَ الزَّکَاۃَ فَقَدْ قَضَیْتَ مَا عَلَیْکَ وَمَنْ جَمَعَ مَالًا حَرَامًا ثُمَّ تَصَدَّقَ بِہٖ لَمْ یَکُنْ لَہٗ فِیْہِ اَجْرٌ وَکَانَ اِصْرُہٗ عَلَیْہِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تو نے (اپنے مال کی) زکوۃ ادا کردی تو تو نے اپنا فرض ادا کردیا۔ اور جو شخص حرام مال جمع کرے پھر اسے صدقہ کردے اسے اس صدقہ کا کوئی ثواب نہیں ملے گا بلکہ اس کا بوجھ اس پر ہوگا۔

(مستدرک حاکم ج۱ ص ۵۴۷)

مال دولت زکوۃ کے ذریعے محفوظ کرو

عَنِ الْحَسَنِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ

عليه وآله وسلم حَصِّنُوْا اَمْوَالَكُمْ بِالزَّكَاةِ وَدَاوُوْا اَمْرَاضَكُمْ بِالصَّدَقَةِ وَاسْتَقْبِلُوْا اَمْوَاجَ الْبَلَاءِ بِالدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے مال و دولت کو زکوٰۃ کے ذریعے بچاؤ اور اپنی بیماریوں کا علاج صدقہ کے ذریعے کرو اور مصیبت کی لہروں کا سامنا دعا اور گریہ وزاری کے ذریعے کرو۔

(سنن ابوداؤد شریف ص ۴۳)

برادرانِ اسلام! اس حدیث مبارکہ میں اللہ کے پیارے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں کئی ضروری باتوں کی تعلیم ارشاد فرمائی ہے اول یہ کہ زکوٰۃ دینے والا اپنے مال کو ہر قسم کی آفات وبلیّات سے محفوظ کر لیتا ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت اُس کے مال کی نگران بن جاتی ہے اور یہ دنیاوی مال بھی اُس کے لئے باعثِ سکون ہو جاتا ہے اور اس کے برعکس زکوٰۃ نہ دینے والے کے مال کو اللہ تعالیٰ ناپسند فرماتا ہے دوسرے یہ کہ اللہ کے دیئے مال سے صدقہ کرنے بیماریاں ختم ہو جاتی ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

زکوٰۃ کی کم از کم حد

زکوٰۃ کی کم از کم حد سال میں جمع شُدہ مال پر اڑھائی فی صد کی شرح از روئے شریعت مقرر کی گئی ہے لیکن یہ وہ حد ہے جس سے اسلام کے ایک بنیادی رکن کی بجا آوری فرضیت کی حد تک ہوتی ہے اور اس سے پہلوتہی انسان کے ایمان واسلام کو معرضِ خطر میں ڈال دیتی ہے۔

نظام زکوٰۃ کی برکتیں

برورانِ اسلام ! مال واولاد رزق وآسائش سب کچھ اللہ تعالیٰ کی عطا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے عطا کئے ہوئے مال سے کچھ حصہ ان غریبوں مسکینوں اور فقراء کو دینے کا مطالبہ کیا ہے جن کے پاس مال نہیں۔

برورانِ اسلام !اگر ہمارے معاشرے میں زکوٰۃ کا حقیقی نظام رائج ہو جائے تو سارا

معاشرہ خوشحال ہوسکتا ہے۔

زکوۃ کی ادائیگی سے حب مال ختم ہوتی ہے۔

زکوۃ کی تقسیم سے غریبوں کا بھلا ہو جاتا ہے۔

زکوۃ کے مال سے غریبوں کے لئے رزق کا انتظام ہو جاتا ہے۔

زکوۃ کے مال سے فقراء کے لئے رہائش کا انتظام ہوسکتا ہے۔

قارئین کرام ! ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالی کے فرامین کی روشنی میں نظامِ زکوۃ کو جاری فرمایا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی برکات کی نشاندہی فرمادی۔

اب ہمارے لئے ضروری ہے کہ وہ سونا چاندی اور مال واسباب جو ضروریات سے زائد ہے اس پر زکوۃ دیں اور اللہ تعالی اور اس کے محبوب کے احکام کی تابعداری کریں۔

بردرانِ اسلام! سرکار مدینہ سرورِ قلب وسینہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

جو مال برباد ہوتا ہے، وہ زکوۃ نہ دینے سے برباد ہوتا ہے اور فرمایا کہ زکوۃ دے کر اپنے مالوں کو قلعوں میں بند کرلو اور اپنے بیماروں کا علاج صدقہ سے کرو اور بلا نازل ہونے پر دعا اور تضرع سے استعانت کرو اور فرمایا کہ اللہ تعالی نے چار چیزیں فرض کی ہیں جو ان میں سے تین ادا کرے وہ اسے کچھ کام نہ دیں گے۔ جب تک پوری چاروں کو نہ بجالائے وہ چار چیزیں یہ ہیں۔

☆زکوۃ ☆نماز ☆روزہ ☆حج

اور فرمایا جو زکوۃ نہ دے اس کی نماز قبول نہیں ہوگی

(بحوالہ طبرانی اوسط، ابوداؤد، امام احمد طبرانی کبیر)

زکوۃ فرض ہے اس کا منکر کافر اور نہ دینے والا فاسق اور قتل کا مستحق

اور ادا کرنے میں دیر کرنے والا گنہگار و مردود الشہادۃ

(عالمگیری)

زکوۃ ہر عاقل وبالغ پر فرض ہے۔نابالغ بچے پر زکوۃ فرض نہیں مثلاً کسی کے والد کا انتقال ہو گیا نابالغ بچے کے حصے میں والد کے ترکے سے کوئی چیز آئے اور اسے محفوظ کرلیا۔نابالغ بچے کے اس مال پر زکوۃ فرض نہیں ہے۔

صدقہ اور سنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

صدقہ سے مراد خیرات ہے چاہے وہ خیرات فرض ہو۔ یا نفلی اور یہ بات قرآن وحدیث سے واضح ہے کہ صدقات دینے سے مال میں کمی واقع نہیں ہوتی بلکہ ہمیشہ اضافہ ہوتا ہے اور صدقہ و خیرات کرنے والوں کو اللہ تبارک وتعالی کی طرف سے اجرِ عظیم عطا کیا جاتا ہے۔

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرامین سے صدقات وخیرات کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے ہمیں چاہیے کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرمودات پر عمل کر کے دُنیا و آخرت کی بھلائیاں حاصل کریں۔

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صدقات وخیرات کے حوالہ سے فرامین ملاحظہ فرمائیں۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه. قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم. اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِیئُ غَضَبَ الرَّبِّ. وَتَدْفَعُ عَنْ مِیْتَةِ السُّوْءِ

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیشک صدقہ اللہ تعالی کے غصہ کو ٹھنڈا کرتا ہے اور بری موت سے بچاتا ہے۔"

(ترمذی شریف ج ۳ ص ۵۲)

حلال مال سے صدقہ دو

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا !

جو کوئی ایک کھجور کے برابر بھی حلال کمائی سے صدقہ کرے، اور اللہ تعالی حلال کمائی سے ہی صدقہ قبول کرتا ہے۔ (حلال کمائی سے کیا گیا

صدقہ) اللہ تعالی دائیں ہاتھ میں لیتا ہے پھر اس کے مالک کے لئے اسے پالتا (بڑھاتا) رہتا ہے، جس طرح کوئی تم میں سے اپنا بچھڑا پالتا ہے یہاں تک کہ وہ (صدقہ) پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے

(صحیح بخاری)

قیامت کے دن صدقہ کا سایہ ملے گا

مرثد بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے قیامت کے روز صدقہ ایماندار کے لئے سایہ ہوگا۔

(مسند احمد بن حنبل)

صدقہ آگ سے بچالے گا

عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جہنم کی آگ سے بچو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی دے کر بچو

(بخاری شریف)

صدقہ گناہوں کو ختم کرتا ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ گناہ کو بجھا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔

(ترمذی شریف)

افضل ترین صدقہ پانی پلانا ہے

سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! سعد کی ماں فوت ہوگئی پس کون سا صدقہ افضل ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی پلانا انہوں نے ایک کنواں کھودا اور کہا
کہ یہ سعد کی ماں کے (ثواب کے) لئے ہے

(رواہ ابو داؤد)

یہ حدیث مبارکہ ایصال ثواب کی دلیل ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے صحابی سعد رضی اللہ عنہ کو اُن کی والدہ کی طرف سے پانی صدقہ کرنے کا حکم ارشاد فرمایا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مُردوں کو زندوں کی طرف سے کیا گیا صدقہ وخیرات کا اجر عطا ہوتا ہے اسی لئے اہل سنت کا معمول ہے کہ اپنے فوت شدگان کے لئے صدقات وخیرات کا اہتمام کرتے ہیں۔

صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا "صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا معاف کرنے سے اللہ عزت بڑھاتا
ہے اور عاجزی اختیار کرنے پر اللہ مرتبہ عطا فرماتا ہے"

(مسلم شریف)

برادرانِ اسلام ! صدقات وخیرات کرنے والا شخص معاشرے میں عزت وتوقیر کی نظر سے دیکھا جاتا ہے اس لئے کسی شخص کو اللہ تبارک وتعالیٰ مال ودولت عطا کرے تو وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان کی روشنی میں اپنے مال میں اضافہ اور لوگوں میں عزت وتوقیر کے حصول کے لئے بطور خاص صدقات وخیرات کا اہتمام کرے۔

باغ سے جانور کھالے تو صدقہ ہے

اللہ تبارک وتعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول رکھے ہیں اور چھوٹے چھوٹے اعمال کا بھی بہت بڑا اجر عطا فرماتا ہے اگر کسی مسلمان کا کھیت یا باغ ہو اور اُس سے جانور کوئی چیز کھالیں تو اللہ تبارک وتعالیٰ مسلمان کے اُس مال میں بھی اضافہ فرماتا ہے اور اُس کے لئے صدقہ کا اجر بھی عطا فرماتا ہے حدیث مبارکہ میں ہے !

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کوئی مسلمان نہیں جو درخت لگائے یا کھیتی سینچے، پھر اس سے انسان یا
پرندے یا چار پائے کھائیں مگر وہ اس کے لئے صدقہ ہے

(بخاری و مسلم شریف)

اجر میں افضل صدقہ

بردرانِ اسلام صدقات وخیرات کرنا بہت اجر وثواب کا باعث ہے لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ جب بندہ صحت مند ہو اور اُس کو اللہ تبارک وتعالیٰ مال عطا فرمائے تو اپنی خواہشات کو ترک کرتے ہوئے اللہ کی راہ میں خرچ کرے تندرستی اور مال کی خواہش کے زمانہ میں صدقہ دینا افضل ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کون سا صدقہ اجر میں افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ صدقہ جو تو تندرستی کی حالت میں کرے، تجھے غربت کا خوف بھی ہو اور دولت کی خواہش بھی اور (یاد رکھو) صدقہ کرنے میں دیر نہ کرنا کہیں جان حلق میں آجائے اور پھر تو کہے کہ فلاں کے لئے اتنا صدقہ اور فلاں کے لئے اتنا صدقہ حالانکہ اس وقت تو تیرا مال غیروں کا ہو ہی چکا

(بخاری)

صدقہ دے کر واپس لینا جائز نہیں

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک گھوڑا سواری کے لئے اللہ کی راہ میں دیا۔ جس کو دیا تھا اس نے اسے ضائع کر دیا (پوری خدمت نہ کی) تو میں نے اس کو خریدنا چاہا اور خیال کیا کہ وہ سستا بیچ دے گا۔ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے مت خریدو اور اپنے صدقہ کو واپس نہ لو، خواہ وہ تم کو ایک درہم

میں دے، کیوں کہ صدقہ دے کر واپس لینے والا ایسا ہے، جیسا قے کر کے چاٹنے والا

(صحیح بخاری شریف)

عَنْ اَبِي ذَرٍّ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم تَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ اَخِيْكَ لَكَ صَدَقَةٌ وَاَمْرُكَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَاِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِي اَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ وَبَصَرُكَ لِلرَّجُلِ الرَّدِيِّ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ وَاِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَةَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيْقِ لَكَ صَدَقَةٌ وَاِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِي دَلْوِ اَخِيْكَ لَكَ صَدَقَةٌ

''حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارا اپنے مسلمان بھائی کے سامنے مسکرانا بھی صدقہ ہے، تمہارا نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا بھی صدقہ ہے، اور تمہارا بھٹکے ہوئے کو راستہ دکھانا بھی تمہارے لیے صدقہ ہے، اور تمہارا کسی اندھے کو راستہ دکھانا بھی تمہارے لیے صدقہ ہے، اور تمہارا راستے سے پتھر، کانٹا اور ہڈی (وغیرہ تکلیف دہ چیز) کا ہٹانا بھی تمہارے حق میں صدقہ ہے اور اپنے ڈول سے دوسرے بھائی کی بالٹی میں پانی ڈالنا بھی صدقہ ہے۔''

(ترمذی شریف ج ۴ ص ۳۳۹)

احسان جتلانے سے صدقہ ضائع ہو جاتا ہے

ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالی تین آدمیوں سے نہ کلام کرے گا نہ ان کی طرف دیکھے گا نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا (1) دے کر احسان جتانے والا (2) تہ بند لٹکانے والا (3) اور جھوٹی قسم سے اپنا سودا

بیچنے والا (رواہ نسائی)

اہل وعیال پر ثواب کی نیت سے خرچ کرنا

ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو اپنے اہل وعیال پر ثواب کی نیت سے خرچ کرتا ہے تو وہ اسی کے لئے صدقہ ہوگا۔

(مسلم شریف)

صدقہ کی طاقت

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ سے صدقہ کی اہمیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالی نے زمیں کو پیدا فرمایا تو زمین ہلنے لگی تو اللہ تعالی نے پہاڑ کو اس میں گاڑھ دیا جس سے زمین ٹہر گئی فرشتے پہاڑوں کی مضبوطی سے متعجب ہوئے اور عرض کیا الہی! کیا تو نے پہاڑوں سے بھی زیادہ سخت وشدید کوئی مخلوق پیدا فرمائی ہے؟

اللہ تعالی نے فرمایا! ہاں وہ لوہا ہے۔ انہوں نے عرض کی! الہی کیا تو نے لوہے سے بھی زیادہ کوئی مضبوط مخلوق بنائی ہے؟ ارشاد فرمایا ہاں! وہ آگ ہے۔ فرشتوں نے عرض کیا مولی! کیا آگ سے بھی زیادہ قوی کوئی مخلوق پیدا فرمائی ہے؟

ارشاد ہوا وہ پانی ہے فرشتے عرض گزار ہوئے! اے رب! کیا کوئی مخلوق پانی سے بھی زیادہ طاقتور پیدا فرمائی ہے؟

ارشاد ہوا وہ ہوا ہے۔ پھر عرض کرنے لگے! اے پروردگار! کیا ہوا سے بھی زیادہ سخت کسی مخلوق کو پیدا فرمایا ہے؟ اللہ تعالی نے فرمایا! ہاں وہ انسان جب داہنے ہاتھ سے صدقہ کرے تو اسے بائیں ہاتھ سے چھپائے۔

اس حدیث مبارکہ سے صدقہ کی اہمیت کا اندازہ بخوبی لگا سکتے ہیں کہ صدقہ دنیا میں ہر چیز سے زیادہ طاقتور ہے،۔

برادرانِ اسلام ! دنیا میں مسلمان کو اللہ کی راہ میں خرچ کئے گئے مال پر دس گنا ثواب عطا فرمایا جاتا ہے اور اللہ تعالی کی راہ پر خرچ کرنے سے جو اجر عظیم آخرت میں دیا جائے گا اُسکا حساب تو اللہ تعالی ہی بہتر جانتا ہے۔

دن کا آغاز صدقہ سے کرو

حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہُ الکریم کا فرمان ہے !

جس دن تم اپنے دن کا آغاز صدقے سے کرتے ہو، اس دن تمہاری کوئی دُعا رَد نہیں کی جائے گی اور اچھی بات بتانا بھی صدقہ ہے۔

صدقہ سے ہاتھ نہ روکو

برادرانِ اسلام ! اللہ کی راہ میں خرچ کرنا مال کو بڑھاتا ہے اگر کبھی احساس ہو کہ اُس کے کاروبار میں کمی ہو رہی ہے تو اُسے چاہیے کہ وہ اللہ کی راہ میں زیادہ سے زیادہ خرچ کرے وہ اللہ تعالی کی راہ پر زیادہ سے زیادہ صدقہ دے تا کہ اُس کی مشکل جاتی رہے لیکن ہمارے ہاں رواج ہے کہ جب مال میں کمی ہو تو ہم صدقہ سے بھی ہاتھ روک لیتے ہیں حالانکہ صدقہ ہمیشہ مال بڑھاتا ہے۔

مولائے کائنات اسد اللہ الغالب حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے مال کی کمی ہونے پر بہترین نسخہ تجویز فرمایا ہے آپ کا فرمان ہے !

جب تمہیں اپنے مال میں کمی محسوس ہو تو اللہ تعالی سے تجارت کر لیا کرو۔

صدقہ بلاؤں کو ٹالتا ہے

صدقہ ستر قسم کی بلاؤں کو دور کرتا ہے جن میں آسمانی بلائیں، بدن بگڑنا اور سفید داغ ہیں صدقہ برائی کے ستر دروازے بند کرتا ہے صدقہ دینے کے لئے یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ صدقہ

وصول کرنے والا مسلمان اور وہ واقعی صدقہ لینے کا حقدار ہو۔

آلِ رسول کے لئے صدقہ نہیں

برادرانِ اسلام ! اللہ رب العزت نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خصوصی اعزازت سے نواز رکھا ہے اور آپ ہی کی وجہ سے آپ کے اہل بیت کو بھی خصوصیت حاصل ہے تمام اہلِ اسلام صدقات وخیرات اور زکوۃ لے سکتے ہیں لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خانوادۂ نور کا کوئی فرد زکوۃ وصدقات نہیں لے سکتا اس لئے کہ زکوۃ وصدقات مال کا میل ہوتے ہیں اور سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سراپا نور ہیں آپ کی آل کا ہر فرد نور ہے جیسا کہ اعلیٰ حضرت نے فرمایا۔

تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا
تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا

برادرانِ اسلام ! ہم ان آیات واحادیث سے صدقہ کی اہمیت کا بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ہمیں صدقہ کرنے کا دنیا اور آخر دونوں جہانوں میں اجر عظیم دیا جائے گا۔

صدقات وخیرات سے مال میں کمی نہیں ہوگی بلکہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی رحمت سے اسے کئی گنا بڑھادے گا اس لئے دل کی تنگی کا علاج کرنے کے لئے صدقات وخیرات کرتے رہنا چاہیے کیونکہ اس سے دُنیا میں بھی بھلا ہوگا اور آخرت میں بھی آسانی ہوگی۔

علم اور سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیارے اسلامی بھائیو ! حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علم حاصل کرنے کے متعلق ارشادات فرمائے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔

قرآن وحدیث میں علم کو فلاح اور کامیابی کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے اور اہل علم کی بہت زیادہ فضیلت بیان کی گئی ہے۔

علم انسان کو پستی سے بلندی کی طرف لے جاتا ہے۔ یہ ادنیٰ کو اعلیٰ بناتا ہے۔ غیر تہذیب یافتہ اقوام کو تہذیب کی دولت سے مالا مال کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ معاشرے میں اہل علم افراد کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

علم کی اہمیت

علم کی اہمیت کے حوالے سے قرآن مجید میں متعدد مقامات پر ذکر آیا ہے۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب اللہ تعالیٰ کے حکم سے کعبے کی تعمیر مکمل کی اور وہاں چند لوگ آباد ہو گئے تو دعا فرمائی۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١٢٩﴾

اے رب ہمارے اور بھیج ان میں ایک رسول انہیں میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے اور انہیں خوب ستھرا فرما دے بیشک تو ہی ہے غالب حکمت والا۔

(سورۃ البقرہ آیت ۱۲۹ ترجمہ کنزالایمان)

بردرانِ اسلام ! سیّد نعیم الدین مُرادآبادی علیہ الرحمۃ اپنی تفسیر خزائن العرفان میں علم و حکمت کے حوالہ سے رقمطراز ہیں !اس کتاب سے قرآن پاک اوراس کی تعلیم سے اس کے حقائق و معانی کا سکھانا مراد ہے حکمت کے معنی میں بہت اقوال ہیں بعض کے نزدیک حکمت سے فقہ مراد ہے قتادہ کا قول ہے کہ حکمت سنت کا نام ہے بعض کہتے ہیں کہ حکمت علم احکام کو کہتے ہیں خلاصہ یہ کہ حکمت علم اسرار ہے ستھرا کرنے کے یہ معنی ہیں کہ لوح نفوس وارواح کو کدورات سے پاک کرکے حجاب اٹھاویں اورآئینہ استعداد کی جلافرما کرانہیں اس قابل کردیں کہ ان میں حقائق کی جلوہ گری ہوسکے۔

(تفسیر خزائن العرفان)

سب سے پہلی وحی اور علم

برادرانِ اسلام !اسلام کی سب سے پہلی تعلیم اورقرآن پاک کی پہلی آیت جواللہ تعالٰی نے اپنے نبیؐ پرنازل فرمائی وہ علم ہی سے متعلق ہے۔اللہ تعالٰی فرماتا ہے:

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَۚ ① خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍۚ ② اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُۙ ③ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِۙ ④ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْؕ ⑤

پڑھواپنے رب کے نام سے ۔جس نے پیدا کیا۔آدمی کوخون کی پھٹک سے بنایاپڑھو۔اورتمہارارب ہی سب سے بڑا کریم جس نے قلم سے لکھنا سکھایا۔آدمی کوسکھایا جونہ جانتا تھا۔

(سورۃالعلق آیت ا تا ۵ ترجمہ کنزالایمان)

علم دین کی ضرورت واہمیت کے باب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہی فرمان کافی ہے کہ ”بے شک مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احادیث مبارکہ میں متعدد مقامات پرعلم حاصل کرنے پرزوردیا ہے۔چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا”علم کا طلب کرنا ہر مسلمان (مرد،عورت) پرفرض ہے۔“

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

طالب علم راہِ خُدا میں

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم : مَنْ خَرَجَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ كَانَ فِي سَبِيْلِ اللهِ حَتّٰى يَرْجِعَ

''حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص حصولِ علم کے لئے نکلا وہ اس وقت تک اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہے جب تک کہ واپس نہیں لوٹ آتا۔''

(ترمذی ج۵ ص۲۹)

اہل علم کے علاوہ دنیا کا حال

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم يَقُوْلُ أَلَا إِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ مَلْعُوْنٌ مَا فِيْهَا إِلَّا ذِكْرُ اللهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ أَوْ مُتَعَلِّمٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس کا دم بھرنے والے اور عالم اور طالب علموں کو چھوڑ کر بقایا دنیا اور جو کچھ اس (دنیا) میں ہے سب ملعون ہیں۔

(سنن ابن ماجہ ج۲ ص۳۷۷)

برادرانِ اسلام ! مندرجہ بالا احادیث مبارکہ، جس میں علم کی فرضیت فقط مردوں تک ہی محدود نہیں رکھی گئی بلکہ عورتوں کے لیے بھی علم کا حصول ضروری قرار دیا گیا ہے، لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واضح فرمان کے باوجود، ہمارے ہاں آج بھی بعض لوگ خواتین کو تعلیم دلانے میں ہچکچاہٹ محسوس کرتے ہیں۔ یاد رہے کہ ایک عورت کو تعلیم دلانا پورے خاندان کو تعلیم دلانے کے مترادف ہے۔

کیوں کہ یہی خاتون جس نے ایک دن ماں بننا ہے اور اپنی اولاد کی پرورش کی ذمہ داری ادا کرنی ہے، اگر ماں تعلیم یافتہ ہوگی تو اپنے بچے کی بہتر تربیت کر پائے گی اس لئے کہ ماں کی گود بچے کی پہلی درس گاہ ہوتی ہے۔ اگر اس درس گاہ سے بچے کو اچھی بنیاد میسر آ گئی تو یہ آگے چل کر اُس کے لیے مفید ثابت ہوگی یہاں یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ بیٹیوں کو دُنیوی تعلیم سے آراستہ کرنے سے بھی زیادہ ضروری ہے کہ اُنہیں قرآن وحدیث کی تعلیم دلائی جائے تا کہ وہ آگے چل کر ایک خاندان کی تربیت کا اہتمام کر سکے۔

علم کی فضیلت

بالخصوص دین کا علم حاصل کرنے کے حوالے سے ایک حدیث مبارکہ جسے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے آپ فرماتے ہیں کہ

> رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر دو مجلسوں سے ہوا جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد میں ہو رہی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دونوں مجلسیں خیر اور نیکی کی مجلسیں ہیں۔ (ایک مجلس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ) یہ لوگ اللہ سے دعا اور مناجات میں مشغول ہیں، اللہ چاہے تو عطا فرما دے اور چاہے تو عطا نہ فرمائے اور (دوسری مجلس کے بارے میں فرمایا کہ) یہ لوگ علمِ دین حاصل کرنے میں اور نہ جاننے والوں کو سکھانے میں مصروف ہیں، لہٰذا ان کا درجہ بالاتر ہے اور میں تو معلم ہی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنہی میں بیٹھ گئے۔"

(مسند دارمی)

پیارے اسلامی بھائیو ! مندرجہ بالا حدیث مبارکہ میں علم سیکھنے اور سکھانے والوں کی فضیلت کا علم ہوتا ہے اور ایسی جماعت پر نہ صرف اللہ تبارک وتعالیٰ کی خاص رحمتیں نازل ہوتی ہیں بلکہ فرشتے اور دیگر مخلوقات بھی اُن کے لیے دعا گو رہتے ہیں۔

اور اللہ کے محبوب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اُس جماعت کو پسند فرما رہے ہیں جو تعلیم و تعلم میں مصروف تھی ہمیں چاہیے کہ ایسی محافل میں ضرور شریک ہوں جن میں دین کی تعلیم دی جاتی

ہے۔

علم دین اور صدقۂ جاریہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدسؐ نے ارشاد فرمایا ''بے شک ان چیزوں میں سے جو مومن کو موت کے بعد پہنچتی ہیں، یعنی اس کے عمل اور اس کی نیکیاں، ان میں ایک تو علم ہے، جسے اس نے حاصل کیا اور پھیلایا، اور وہ اولادِ صالح، جسے چھوڑ گیا یا قرآن ورثے میں چھوڑ گیا یا مسافر خانہ تعمیر کر گیا یا نہر جاری کر گیا یا اپنے مال سے زندگی میں اور تندرستی میں ایسا صدقہ نکال گیا جو مرنے کے بعد اس کو پہنچتا ہے۔''

(سنن ابن ماجہ)

طالب علمی میں موت

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''جس کو اس حال میں موت آ گئی کہ اسلام کے زندہ کرنے کے لیے علم حاصل کر رہا تھا تو اس کے اور نبیوں کے درمیان جنت میں ایک درجے کا فرق ہوگا۔''

(رواہ الدارمی)

علم حصول دنیا کے لئے حاصل نہ کرو

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغٰى بِهِ وَجْهُ اللهِ لَا يَتَعَلَّمُهُ اِلاَّ لِيُصِيْبَ بِهِ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعْنِي رِيْحَهَا

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے علم حاصل کیا جس سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی

حاصل کی جاتی ہے لیکن (اگر) وہ یہ علم حصولِ دنیا کے لئے سیکھتا ہے تو
قیامت کے روز وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔

(ابوداؤد شریف ج ۳ ص ۲۲۳)

عالم عابد پر فضیلت رکھتا ہے

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رضی الله عنه. قَالَ ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم رَجُلاَنِ : أَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْآخَرُ عَالِمٌ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم. فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ. كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ. ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم. إِنَّ اللهَ وَمَلاَئِكَتَهُ. وَأَهْلَ السَّمٰوَاتِ. وَالْأَرَضِيْنَ. حَتَّى النَّمْلَةَ فِي جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوْتَ. لَيُصَلُّوْنَ عَلَى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ

حضرت ابو اُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا: جن میں سے ایک عابد تھا اور دوسرا عالم، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عابد پر عالم کی فضیلت اسی طرح ہے جس طرح میری فضیلت تم میں سے ایک ادنیٰ (صحابی) پر ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتے، (تمام) زمین و آسمان والے یہاں تک کہ چیونٹی اپنے بل میں اور مچھلیاں (بھی سمندروں، دریاؤں اور تالابوں میں) اس شخص کے لئے رحمت (کی دعا) مانگتے ہیں جو لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیتا ہے۔

(ترمذی شریف ج ۵ ص ۵۰)

علم انبیاء کی وراثت ہے

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی

الله عليه وآله وسلم. يَقُوْلُ مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَبْتَغِي فِيْهِ عِلْمًا سَلَكَ اللهُ لَهُ طَرِيْقًا إِلَى الْجَنَّةِ. وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا. رِضَاءً لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَإِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ حَتَّى الْحِيْتَانُ فِي الْمَاءِ. وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ. كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ. إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَارًا. وَلَا دِرْهَمًا. إِنَّمَا وَرَّثُوْا الْعِلْمَ. فَمَنْ أَخَذَ بِهِ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی طلب علم میں کسی راستہ پر چلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے راستے پر چلا دیتا ہے۔ اور بیشک فرشتے طالب علم کی رضا کے حصول کے لئے اس کے پاؤں تلے اپنے پر بچھاتے ہیں۔ اور عالم کے لئے زمین و آسمان کی ہر چیز یہاں تک کہ پانی میں مچھلیاں بھی مغفرت طلب کرتی ہیں۔ اور عابد پر عالم کی فضیلت ایسے ہی ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر ہے۔ اور بے شک علماء انبیاء کرام علیہم السلام کے وارث ہیں۔ بے شک انبیاء کرام کی وراثت درہم و دینار نہیں ہوتی بلکہ ان کی میراث علم ہے پس جس نے اسے پایا اسے (وراثتِ انبیاء سے) بہت بڑا حصہ مل گیا۔

(دارمی ج ا ص ۱۱۰)

عالم کی عابد پر فضیلت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما. قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: فَقِيْهٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک فقیہ، ایک ہزار عابد سے زیادہ شیطان پر سخت اور بھاری ہے۔

(ترمذی شریف ج ۵ ص ۴۸)

علماء ستاروں کی مانند ہیں

عَنْ اَنَسِ بنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم اِنَّ مَثَلَ الْعُلَمَاءِ فِي الْاَرْضِ كَمَثَلِ النُّجُومِ فِي السَّمَاءِ يُهتَدَى بِهَا فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ فَاِذَا انْطَمَسَتِ النُّجُوْمُ اَوْشَكَ اَنْ تَضِلَّ الْهُدَاةُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علمائے کرام زمین میں ان ستاروں کی طرح ہیں جن کے ذریعے بحر و بر کے اندھیروں میں رہنمائی حاصل کی جاتی ہے۔ اور اگر ستارے غروب ہو جائیں تو قریب ہے کہ (مسافروں کو راستہ دکھانے والے) رہنما بھٹک جائیں۔ (یعنی علماء کرام نہیں ہوں گے تو عوام گمراہ ہو جائیں گے)۔

(مسند احمد بن حنبل ج ۳ ص ۱۵۷)

علوم دو طرح کے ہیں

عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه قَالَ اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ فَعِلْمٌ فِي الْقَلْبِ فَذَلِكَ الْعِلْمُ النَّافِعُ وَعِلْمٌ عَلَى اللِّسَانِ فَذَلِكَ حُجَّةُ اللهِ عَلَى ابْنِ آدَمَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علم دو (طرح کے) ہیں: ایک علم دل میں ہوتا ہے اور یہ علم نافع ہے اور ایک علم زبان پر ہوتا ہے یہ (علم) بنی آدم پر اللہ تعالی

کی حجت ہے۔

(سنن دارمی ج۱ص ۱۱۴)

اورایک روایت میں ہے کہ علم دو(طرح کے) ہیں: ایک علم دل میں راسخ ہوتا ہے اور ایک علم زبان پر (جاری ہوتا) ہے پس یہ علم اللہ تعالٰی کے بندوں پر حجت ہے (یعنی اگر صحیح عمل نہیں کریں گےتو یہ ان کےخلاف گواہ ہوگا)۔''

برادرانِ اسلام ! علم حاصل کرنے والوں کو یہ بھی ذہن نشین رکھنا چاہیے کہ جس طرح علم حاصل کرنے اوراسے دوسروں تک پہچانے کی فضیلت بیان کی گئی ہے اسی طرح اس کی نا قدری اور اسے دکھاوے کےطور پر پیش کرنے کی بھی سخت مذمت کی گئی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متعدد احادیث مبارکہ میں ایسےلوگوں کے لیے سخت وعیدیں بیان کی گئی ہیں۔

چناں چہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا !

> جس علم کے ذریعے اللہ تعالٰی کی رضا تلاش کی جاتی ہے، ایسے علم کو اگر کسی نے دنیاوی فائدے کے لیے حاصل کیاتو وہ شخص جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا۔

(ابوداؤدشریف)

علم چھپانا منع ہے

برادرانِ اسلام ! اہلِ علم حضرات کے لئے ضروری ہے کہ وہ دوسروں تک علم کی روشنی پہنچائیں اگر کسی کے پاس علم ہواور وہ تکبراوررعونت کی بناء پر علم چھپائے اور کسی کے پوچھنے پر مسئلہ بتانے سے سستی کا مظاہرہ کرے تو اُس کا یہ عمل اللہ اور اُس کے رسول کے نزدیک نہایت ناپسندیدہ ہے حدیث پاک میں ہے !

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا !

> جس سے علم کی کوئی بات پوچھی گئی، جس کا اُسے علم ہے، پھر اس نے اس کو

چھپایا (یعنی سائل کو نہ بتایا) تو قیامت کے روز اس کے منہ میں آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔''

(ابوداؤد شریف)

علم کے بغیر فتویٰ دینا منع ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ !

جس کو بغیر علم کے فتویٰ دیا گیا (اور اس نے اس پر عمل کر کے غلط کام کرلیا) تو اس کا گناہ اس پر ہوگا جس نے فتویٰ دیا اور جس نے کسی کام کے سلسلے میں اپنے بھائی کو ایسا مشورہ دیا جس کے متعلق وہ جانتا ہے کہ بہتری دوسرے مشورے میں ہے، تو اس نے اپنے بھائی کے ساتھ خیانت کی۔''

(ابوداؤد شریف)

برادرانِ اسلام! اللہ تعالیٰ اور اُس کے پیارے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان مبارک فرامین کی روشنی میں تعلیم و تعلم کی فضیلت کے وہ گلہائے معتر آپ کے سامنے پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے جن سے اہل محبت کے مشام جاں معطر ہو جاتے ہیں ہمیں چاہیے کہ علم کی فضیلت کو سمجھیں اور خود بھی علم حاصل کریں اور جب بات کی ہمیں خبر ہو وہ دوسروں تک پہنچائیں۔

ذکراور سنت مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

برادرانِ اسلام ! حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے محبوب ہیں اور اللہ تبارک وتعالٰی نے اپنے محبوب کا ذکر بلند کرنے کا اعلان فرمایا اسی طرح آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں اللہ تبارک وتعالٰی کا ذکر کرنے کی ہدایت فرمائی ہے اللہ نے بھی اپنا ذکر کرنے کا حکم دیا ہے قرآن حکیم میں ارشادِ باری تعالٰی ہے !

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ۝

تو میری یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا اور میرا حق مانو اور میری ناشکری نہ کرو

(سورۃ بقرہ آیت ۱۵۲)

حضرت مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے ذکر تین طرح کا ہوتا ہے۔

(۱) لسانی
(۲) قلبی
(۳) بالجوارح

ذکر لسانی تسبیح، تقدیس، ثناء وغیرہ بیان کرنا ہے خطبہ توبہ استغفار دعا وغیرہ اس میں داخل ہیں۔

ذکر قلبی اللہ تعالٰی کی نعمتوں کا یاد کرنا اس کی عظمت و کبریائی اور اس کے دلائل قدرت میں غور کرنا علماء کا استنباط مسائل میں غور کرنا بھی اسی میں داخل ہیں۔

ذکر بالجوارح یہ ہے کہ اعضاء طاعتِ الٰہی میں مشغول ہوں جیسے حج کے لئے سفر کرنا یہ ذکر بالجوارح میں داخل ہے نماز تینوں قسم کے ذکر پر مشتمل ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اللہ تعالٰی فرماتا ہے !تم اطاعت بجالا کر مجھے یاد کرو میں تمہیں اپنی امداد کے ساتھ یاد کروں گا۔

اس آیتِ کریمہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنا ذکر کرنے کا حکم دیا کہ اے میرے بندو! میرا ذکر کرو، اگر تم میرا ذکر کرو گے تو میں اس کے بدلے میں تمہارا ذکر کروں گا اور یہ ذکر کبھی ختم نہیں ہوگا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث قدسی میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے !

اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَ اَنَا مَعَه اِذَا ذَکَرَنِیْ فَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ نَفْسِهٖ ذَکَرْتُه فِیْ نَفْسِیْ. وَ اِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ مَلَاٍ ذَکَرْتُهٗ فِیْ مَلَاٍ خَیْرٍ مِنْهُمْ. وَ اِنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ بِشِبْرٍ تَقَرَّبْتُ اِلَیْهِ ذِرَاعاً. وَ اِنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْهِ بَاعًا وَ اِنْ اَتَانِیْ یَمْشِیْ اَتَیْتُهٗ هَرْوَلَةً

میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ رہتا ہوں اور جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں پس اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرے تو میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اگر وہ مجھے کسی مجمع کے اندر یاد کرے تو میں اسے اس سے بہتر مجمع کے اندر یاد کرتا ہوں اور اگر وہ بالشت بھر میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک بازو کے برابر اس کے قریب ہو جاتا ہوں، اگر وہ ایک بازو کے برابر میرے نزدیک آئے تو میں دونوں بازوؤں کے برابر اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں، اگر وہ چل کر میری طرف آئے تو میں دوڑ کر اس کی طرف جاتا ہوں۔

(بخاری شریف ج۶ حدیث ۲۶۹۴)(مسلم شریف ج۴ حدیث ۲۰۶۱)

برادرانِ اسلام ! اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ ذاکر جب اکیلا ذکر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا ذکر تنہا کرتا ہے اور جب ذاکر لوگوں کے اجتماع میں اللہ کا ذکر کرتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ عرش پر ارواحِ ملائکہ اور انبیاء علیہم السلام کی محفل میں اس کا ذکر کرتا ہے۔

حضرت امام ترمذی نے حدیث نقل فرمائی ہے !حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

ایک آدمی نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا
یارسول اللہ! اسلامی احکام مجھ پر غالب آگئے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں، جسے میں انہماک سے کرتا رہوں۔ حضور نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لَا یَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللهِ

''تیری زبان ذکرِ الٰہی سے ہمیشہ تر رہنی چاہیئے۔''

(جامع ترمذی شریف۔ج۵ ص۴۵۸)

ذاکر زندہ ہے غافل مردہ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ رَبَّهُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ

اپنے ربّ کا ذکر کرنے والے اور نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ (دلوں) کی سی ہے۔''

(مسلم شریف۔ج۱ ص۵۳۹)

ذاکرین سایہ رحمت میں

حضرت ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما دونوں نے گواہی دی کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُوْنَ اللهِ عزوجل اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَذَكَرَهُمُ اللهُ فِيْمَنْ عِنْدَهُ

جب بھی لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے بیٹھتے ہیں فرشتے انہیں ڈھانپ

لیتے ہیں اور رحمتِ الٰہی انہیں اپنی آغوش میں لے لیتی ہے اور ان پر سکینہ کا نزول ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ان کا ذکر اپنی بارگاہ کے حاضرین میں کرتا ہے۔

(ابن ماجہ ج ۲ ص ۱۲۴۵)

ذاکر مجاہد سے افضل ہے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ !

اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ سُئِلَ اَیُّ الْعِبَادِ اَفْضَلُ دَرَجَةً عِنْدَ اللہِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ؟ قَالَ الذَّاکِرُوْنَ اللہَ کَثِیْرًا وَالذَّاکِرَاتُ. قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللہِ وَمِنَ الْغَازِیْ فِیْ سَبِیْلِ اللہِ؟ قَالَ لَوْ ضَرَبَ بِسَیْفِهٖ فِی الْکُفَّارِ وَالْمُشْرِکِیْنَ حَتّٰی یَنْکَسِرَ. وَیَخْتَضِبَ دَمًا لَکَانَ الذَّاکِرُوْنَ اللہَ اَفْضَلُ مِنْهُ دَرَجَةً

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا گیا: (یا رسول اللہ!) کون سے لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں درجہ میں افضل ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے سے بھی (زیادہ افضل ہوں گے)؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (ہاں) اگر کوئی شخص اپنی تلوار کافروں اور مشرکوں پر اس قدر چلائے کہ وہ ٹوٹ جائے اور خون آلود ہو جائے پھر بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے اُس سے ایک درجہ افضل ہیں۔

(ترمذی شریف ج ۵ ص ۴۵۸)

ذکر باعثِ نجات ہے

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا !

أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيكِكُمْ. وَأَرْفَعِهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ. وَخَيْرٍ لَكُمْ مِنْ إِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ. وَخَيْرٍ لَكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ. فَتَضْرِبُوْا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوْا أَعْنَاقَكُمْ؛ قَالُوْا بَلَى. قَالَ ذِكْرُ اللهِ تَعَالَى. قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رضی الله عنه : مَا شَيْءٌ أَنْجَى مِنْ عَذَابِ اللهِ مِنْ ذِكْرِ اللهِ

کیا میں تمہیں تمہارے اعمال میں سے سب سے اچھا ایسا عمل نہ بتاؤں جو تمہارے مالک کے ہاں بہتر اور پاکیزہ ہے۔ تمہارے درجات میں سب سے بلند ہے۔ تمہارے سونے اور چاندی کی خیرات سے بھی افضل ہے، اور تمہارے دشمن کا سامنا کرنے یعنی جہاد سے بھی بہتر ہے درآنحالیکہ تم انہیں قتل کرو اور وہ تمہیں قتل کریں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیوں نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ عمل اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: (ذکرِ الٰہی سے بڑھ کر) کوئی چیز ایسی نہیں جو عذابِ الٰہی سے نجات دلانے والی ہو۔"

(مستدرک حاکم ج ۱ ص ۶۷۳)(ابن ماجہ ج ۲ ص ۱۲۴۵)

ذکر مال خرچ کرنے سے افضل ہے

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

إِنَّ الصَّلَاةَ وَالصِّيَامَ وَالذِّكْرَ تُضَاعَفُ عَلَى النَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللهِ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ

بے شک نماز، روزہ اور ذکر الٰہی اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے پر بھی سات سو گنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔"

(ابوداؤد شریف ج ۳ ص ۲۴۹۸)(تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۳۴)

ایسے ذکر کرو لوگ دیوانہ کہیں

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

اَكْثِرُوْا ذِكْرَ اللّٰهِ حَتّٰى يَقُوْلُوْا مَجْنُوْنٌ

اللہ تعالیٰ کا ذکر اتنی کثرت سے کرو کہ لوگ تمہیں دیوانہ کہیں۔"

(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۲۵۶)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

اُذْكُرُوا اللّٰهِ ذِكْرًا. يَقُوْلُ الْمُنَافِقُوْنَ اِنَّكُمْ تُرَاؤُوْنَ

اللہ تعالیٰ کا ذکر اس کثرت سے کرو کہ منافق تمہیں ریاکار کہیں۔"

(حلیۃ الاولیاء ج ۳ ص ۸۱)

ذکر کی کثرت کرو

حضرت ابو جوزا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

اَكْثِرُوْا ذِكْرَ اللّٰهِ حَتّٰى يَقُوْلَ الْمُنَافِقُوْنَ اِنَّكُمْ مُرَاؤُوْنَ

اللہ تعالیٰ کا ذکر اتنی کثرت سے کرو کہ منافق تمہیں ریاکار کہیں۔"

(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۲۵۶)

محافلِ ذکر میں فرشتوں کی کثرت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

اِنَّ اللّٰهِ عزوجل مَلَآئِكَةً سَيَّارَةً فُضُلًا يَلْتَمِسُوْنَ مَجَالِسَ

الذِّكْرِ. يَجْتَمِعُوْنَ عِنْدَ الذِّكْرِ. فَإِذَا مَرُّوْا بِمَجْلِسٍ عَلَا
بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ حَتّٰى يَبْلُغُوا الْعَرْشَ

اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جن کی باقاعدہ ذمہ داری یہی ہے کہ وہ
صرف مجالسِ ذکر کی تلاش میں رہتے ہیں اور مجالس ذکر میں شامل ہو جاتے
ہیں۔پس جب وہ کسی مجلسِ ذکر کے پاس سے گزرتے ہیں تو (اس مجلس میں
اتنی کثرت سے شرکت کرتے ہیں کہ) تہہ در تہہ عرش تک پہنچ جاتے ہیں۔''

(مسلم شریف کتاب الذکر)

محافل ذکر جنت کی کیاریاں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا!

إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا. قَالُوْا وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟
قَالَ حِلَقُ الذِّكْرِ

جب تم جنت کی کیاریوں سے گزرو تو (ان میں سے) خوب کھایا کرو۔صحابہ
کرام نے عرض کیا (یا رسول اللہ!) جنت کی کیاریاں کون سی ہیں؟ آپ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ذکر الٰہی کے حلقہ جات۔

(ترمذی شریف ج ۵ ص ۵۳۲)

ذاکر کی دوزخ سے نجات

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

يَقُوْلُ اللهُ عزوجل أَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِيْ يَوْمًا أَوْ
خَافَنِيْ فِيْ مَقَامٍ

اللہ عزوجل فرمائے گا دوزخ میں سے ایسے شخص کو نکال دو جس نے ایک دن
بھی مجھے یاد کیا یا کبھی کسی مقام پر مجھ سے ڈرا۔

(ترمذی شریف ج ۴ ص ۷۱۲)

ذاکرین کی عظمت

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

لَيَبْعَثَنَّ اللهُ اَقْوَامًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي وُجُوْهِهِمُ النُّوْرُ عَلَى مَنَابِرِ اللُّؤْلُوءِ يَغْبِطُهُمُ النَّاسُ لَيْسُوْا بِاَنْبِيَاءٍ وَلَا شُهَدَاءَ. قَالَ : فَجَثَى اَعْرَابِيٌّ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللهِ حَلِّهِمْ لَنَا نَعْرِفْهُمْ قَالَ هُمُ الْمُتَحَابُّوْنَ فِي اللهِ مِنْ قَبَائِلَ شَتَّى وَبِلَادٍ شَتَّى يَجْتَمِعُوْنَ عَلَى ذِكْرِ اللهِ يَذْكُرُوْنَهُ

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کچھ ایسے لوگوں کو اٹھائے گا جن کے چہرے پرُنور ہوں گے، وہ موتیوں کے منبروں پر (بیٹھے) ہوں گے، لوگ انہیں دیکھ کر رشک کریں گے، نہ تو وہ انبیاء ہوں گے اور نہ ہی شہداء حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی اپنے گھٹنے کے بل بیٹھ کر کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! آپ ہمارے سامنے ان کا حلیہ بیان فرمائیں تا کہ ہم انہیں جان لیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو مختلف قبیلوں اور مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے کے باوجود اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، اکٹھے ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔

(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۲۶۲)(درمنثور ج ۱۰ ص ۳۶۸)

محافلِ ذکر کا حاصل جنت ہے

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ!

مَا غَنِيمَةُ مَجَالِسِ الذِّكْرِ؛ قَالَ : غَنِيمَةُ مَجَالِسِ الذِّكْرِ الْجَنَّةُ الْجَنَّةُ

مجالسِ ذکر کی غنیمت (یعنی نفع) کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجالسِ ذکر کی غنیمت جنت ہے جنت ہے۔

(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۲۶۱) (درِ منثور ج ۱ ص ۳۶۶)

ذاکرین مسکراتے جنت میں داخل ہوں گے

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رضی الله عنه قَالَ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا تَزَالُ اَلْسِنَتُهُمْ رَطْبَةً مِنْ ذِكْرِ اللهِ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَهُمْ يَضْحَكُوْنَ

جن لوگوں کی زبانیں ہمیشہ ذِکرِ الٰہی سے تر رہتی ہیں وہ مسکراتے ہوئے جنت میں داخل ہوں گے۔

(حلیۃ الاولیاء ج ۱ ص ۲۱۹)

اہل ذکر کے گھر روشن

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ !

اِنَّ اَهْلَ السَّمَاءِ لَيَرَوْنَ بُيُوْتَ اَهْلِ الذِّكْرِ تَضِيئُ لَهُمْ كَمَا تَضِيئُ الْكَوَاكِبُ لِاَهْلِ الْاَرْضِ

آسمان والے اہل ذکر کے گھروں کو ایسے روشن دیکھتے ہیں جیسے زمین والے ستاروں کو روشن دیکھتے ہیں۔"

(تفسیر درِ منثور ج ۱ ص ۳۶۷)

عذاب نہیں ہوگا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

مَنْ ذَكَرَ اللهَ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ مِنْ خَشْيَةٍ حَتّٰى يُصِيبَ الْاَرْضَ مِنْ دُمُوْعِهٖ لَمْ يُعَذِّبْهُ اللهُ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ

جس نے اللہ تعالیٰ کو یاد کیا اور اس کے خوف سے اس کی آنکھیں اس قدر اشک بار ہوئیں کہ زمین تک اس کے آنسو پہنچ گئے تو اللہ تعالیٰ اُسے قیامت کے دن عذاب نہیں دے گا۔

(الترغیب والترہیب ج ۴ ص ۱۱۳)

برادرانِ اسلام ذکرِ الٰہی کے بے شمار فوائد کُتبِ احادیث میں مرقوم ہیں سیّد کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اللہ رب العزت کا ذکر کرنے کا حکم بھی دیا ہے اور اُس کے ثمرات سے بھی آگاہ کیا ہے ہمیں چاہیے کہ اپنی زُبانوں کو اللہ کے ذکر کے سے تر رکھیں تا کہ آخرت کی کامیابی حاصل کر سکیں۔

قیام اللیل اور سنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

برادرانِ اسلام ! قیام اللیل یعنی رات کو قیام کرنا سنت مؤکدہ ہے قرآن پاک اور احادیث مبارکہ سے اس کی نصوص تواتر سے ملتی ہیں آیاتِ قرآنیہ اور احادیث مبارکہ میں قیام اللیل کرنے پر ابھارا گیا اور اس کی ترغیب دی گئی ہے، اور عظیم اجر وثواب بیان کیا گیا ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیام لیل فرماتے اور اس کثرت سے فرماتے کہ اللہ تعالیٰ نے خود محبوب سے فرمادیا کہ محبوب ساری ساری رات قیام نہ کریں بلکہ رات کا کچھ حصہ قیام کرلیا کریں جیسا کہ فرمایا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے !

يَاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ① قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ② نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ③ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ④ اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ⑤ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا ⑥

اے جھرمٹ مارنے والے۔ رات میں قیام فرما سوا کچھ رات کے۔ آدھی رات یا اس سے کچھ کم کرو۔ یا اس پر کچھ بڑھاؤ اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔ بے شک عنقریب ہم تم پر ایک بھاری بات ڈالیں گے۔ بے شک رات کا اٹھنا وہ زیادہ دباؤ ڈالتا ہے اور بات خوب سیدھی نکلتی ہے۔

(سورہ مزمل آیت ۱ تا ۶ ترجمہ کنزالایمان)

برادرانِ اسلام ! اللہ تعالیٰ نے دوسری جگہ میں متقین کی صفات بیان کیں ہیں اور ان میں قیام اللیل کو بھی ذکر فرمایا ہے، اور یہ بیان کیا ہے کہ ایسی صفات کے مالک لوگ وسیع جنات کے مالک بنے اور انہیں اس کی نعمتیں حاصل کرنے میں کامیابی حاصل ہوئی اللہ کے پیارے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام راتوں کو قیام فرماتے اور ساری ساری رات اللہ کی بارگاہ میں کھڑے رہتے آپ نے اپنے امتیوں کو بھی قیام اللیل کا حکم ارشاد فرمایا اس حوالہ سے چند احادیث مبارکہ پیش کی جارہی ہیں۔

برائیاں مٹانے والا عمل

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَاِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ وَهُوَ قُرْبَةٌ لَكُمْ اِلَى رَبِّكُمْ وَمَكْفَرَةٌ لِلسَّيِّئَاتِ وَمَنْهَاةٌ عَنِ الاِثْمِ

رات کا قیام اپنے اوپر لازم کرلو کہ وہ تم سے پہلے کے نیک لوگوں کا طریقہ ہے اور تمہارے لیے قرب خداوندی کا باعث ہے، برائیوں کو مٹانے والا اور گناہوں سے روکنے والا ہے۔"

(ترمذی شریف ج۵ ص۵۵۲)

برادرانِ اسلام ! اس حدیث مبارکہ سے رات کے قیام کی فضیلت کا خاص اظہار ہورہا ہے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرب خداوندی کے لئے رات کے قیام کو ضروری قرار دیا ہے کہ یہ عمل اللہ کا ایسا پسندیدہ عمل ہے جس کی بدولت بندے کو بخشش و مغفرت بھی حاصل ہوتی ہے اور قرب خاص بھی۔

قابل رشک کون

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

لَا حَسَدَ اِلاَّ عَلَى اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ الْكِتَابَ وَقَامَ بِهِ آنَآءَ اللَّيْلِ وَرَجُلٌ اَعْطَاهُ اللهُ مَالًا فَهُوَ يَتَصَدَّقُ بِهِ آنَآءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ

حسد (یعنی رشک) صرف دو آدمیوں سے کرنا چاہئے ایک وہ شخص جسے اللہ تعالٰی نے قرآن پاک عطا کیا ہوا اور وہ رات کو نماز میں اس کی تلاوت کرے، دوسرا وہ شخص ہے جسے اللہ تعالٰی نے مال و دولت سے نوازا ہو وہ

اسے رات کی گھڑیوں اور دن کے مختلف حصوں میں (راہِ الٰہی میں) خرچ
کرتا رہے۔

(بخاری شریف ج ۴ ص ۱۹۱۹) (ترمذی شریف ج ۴ ص ۳۳۰)

پیارے اسلامی بھائیو! آج ہم رات کی مبارک ساعتوں کو لہو ولعب، ٹی وی، اور گپ شپ میں گذار دیتے ہیں اور یہ بہت ہی گھاٹے اور خسارے کی بات ہے ہمیں چاہیے کہ اللہ کی خوشنودی کے حصول کے لئے اپنی رات کا کچھ حصہ اُسی کے لے وقف کریں نوافل ادا کریں اور ذکر وفکر سے قرب خاص حاصل کریں۔

جو مانگو ملتا ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا!

اِنَّ فِی اللَّیۡلِ لَسَاعَۃً لَا یُوَافِقُھَا رَجُلٌ مُسۡلِمٌ یَسۡأَلُ اللہَ خَیۡرًا
مِنۡ اَمۡرِ الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ اِلَّا اَعۡطَاہُ اِیَّاہُ وَذٰلِکَ کُلَّ لَیۡلَۃٍ

رات کو ایک ایسی ساعت بھی آتی ہے جس میں کوئی مسلمان اللہ عزوجل سے
دنیا وآخرت کی کوئی بھی چیز مانگے، اللہ تعالیٰ اسے وہی عنایت فرما دیتا ہے
اور یہ ساعت ہر رات آتی ہے۔

(صحیح مسلم ج ۱ ص ۵۲۱)

شب بیداری کرنے والا ذاکرین میں سے ہے

حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

مَنِ اسۡتَیۡقَظَ مِنَ اللَّیۡلِ وَاَیۡقَظَ اَھۡلَہٗ فَصَلَّیَا رَکۡعَتَیۡنِ جَمِیۡعًا
کُتِبَا مِنَ الذَّاکِرِیۡنَ اللہَ کَثِیۡرًا وَالذَّاکِرَاتِ

جو شخص خود رات کو بیدار ہو اور اپنی اہلیہ کو (بھی) بیدار کرے، دونوں دو

رکعت نماز مل کر ادا کریں تو ان کا شمار اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مردوں اور (کثرت سے) ذکر کرنے والی عورتوں میں ہوگا۔"

(ابوداؤد شریف ج ۲ ص ۷۰)

قربِ خُدا حاصل کرنے کا وقت

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے !

اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ الآخِرِ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَكُوْنَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللهَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ

اللہ عزوجل اپنے بندے کے سب سے زیادہ نزدیک رات کے آخری حصے میں ہوتا ہے۔ اگر تم اس وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں میں شامل ہو سکتے ہو تو ضرور ہو جاؤ۔

(ترمذی شریف ج ۵ ص ۵۶۹)

بغیر حساب جنت میں جانے والے

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

يُحْشَرُ النَّاسُ فِي صَعِيْدٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُنَادِي مُنَادٍ فَيَقُوْلُ اَيْنَ الَّذِيْنَ كَانَتْ تَتَجَافَى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ فَيَقُوْمُوْنَ وَهُمْ قَلِيْلٌ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِسَائِرِ النَّاسِ اِلَى الْحِسَابِ

لوگ قیامت کے دن ایک میدان میں اکٹھے کئے جائیں گے اور ایک منادی اعلان کرے گا، جن لوگوں کے پہلو (اپنے رب کی یاد میں) بستروں سے جدا رہتے تھے، وہ کہاں ہیں؟ وہ کھڑے ہو جائیں گے، ان کی تعداد بہت کم ہوگی اور وہ جنت میں بغیر حساب و کتاب کے داخل ہو جائیں گے

پھر باقی (بچ جانے والے) لوگوں کے حساب وکتاب کا حکم جاری کردیا جائے گا۔

(شعب الایمان ج ۳ ص ۱۶۹)

برادرانِ اسلام! سرکارمدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ ساری ساری رات اللہ کی یاد میں بسر کرتے کبھی غاروں میں کبھی مسجد میں کبھی گھر میں ہر جگہ آپ اللہ کی یاد میں مصروف نظر آتے ہیں آپ یہ چاہتے ہیں کہ میرے اُمتی اعلیٰ درجات حاصل کریں اور قیام ِلیل کے ذریعہ اللہ کی قربت بھی حاصل کریں اور اللہ کی رضا بھی اور پھر آپ نے ہمیں اس بات سے بھی آگاہ فرمادیا کہ جو لوگ اللہ کی یاد میں رہیں گے اُن کو اللہ اجر عظیم عطا فرمائے گا بلکہ اُن سے حساب بھی نہ لیا جائے گا (سبحانہ اللہ)

شب زندہ دار اُمت کے سردار

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

اَشْرَافُ اُمَّتِی حَمَلَۃُ الْقُرْاٰنِ وَاَصْحَابُ اللَّیْلِ

قرآن کے عالم وعامل اور شب زندہ دار (لوگ) میری امت کے اشراف (سردار) ہیں۔

(شعب الایمان ج ۲ ص ۵۵٦)

تہجد گزار کے لئے خوصی نعمتیں

عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ مَکْتُوْبٌ فِی التَّوْرَاۃِ لَقَدْ اَعَدَّ اللہُ لِلَّذِیْنَ تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ مَا لَمْ تَرَ عَیْنٌ وَلَمْ تَسْمَعْ اُذُنٌ وَلَمْ یَخْطُرْ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ ۔ وَلَا یَعْلَمُہٗ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ ۔ وَلَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ قَالَ وَنَحْنُ نَقْرَؤُھَا (فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَھُمْ مِنْ قُرَّۃِ اَعْیُنٍ جَزَآءً بِمَا کَانُوْا

يَعْمَلُوْنَ﴾

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تورات میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تہجد گزاروں کے لئے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں، کسی کان نے سنی نہیں، کسی انسان کے دل میں ان کا خیال (تک) نہیں آیا، نہ ہی انہیں کوئی مقرب فرشتہ جانتا ہے اور نہ ہی کوئی نبی مرسل۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم بھی قرآن پاک میں اس (مفہوم) کے ہم معنی آیت تلاوت کرتے ہیں: ''سو کسی کو معلوم نہیں جو آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لئے پوشیدہ رکھی گئی ہے، یہ ان (اعمالِ صالحہ) کا بدلہ ہوگا جو وہ کرتے رہے تھے۔

(مستدرک حاکم ج ۲ ص ۴۴۸)

قبولیت دُعا کی گھڑیاں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الآخِرُ فَيَقُوْلُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيْبَ لَهُ. وَمَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ. وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ

ہمارا رب تبارک وتعالیٰ ہر رات کو جب رات کا تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو آسمان دنیا پر نزولِ اجلال فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے: ہے کوئی جو مجھ سے دعا کرے تا کہ میں اس کی دعا قبول کروں، ہے کوئی جو مجھ سے سوال کرے کہ میں اسے عطا کروں، ہے کوئی جو مجھ سے معافی چاہے کہ اسے بخش دوں۔

(بخاری شریف ج ۱ ص ۳۸۴)

رات کو قیام کرو

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ !

وَكَانَ اَوَّلُ مَا سَمِعْتُ مِنْ كَلَامِهِ صلى الله عليه وآله وسلم اَنْ قَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوْا الطَّعَامَ وَصِلُوا الْاَرْحَامَ وَصَلُّوْا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سب سے پہلا کلام جو میں نے سنا یہ تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! سلام پھیلاؤ (یعنی کثرت سے ایک دوسرے کو سلام کیا کرو) کھانا کھلایا کرو، خونی رشتوں کے ساتھ بھلائی کیا کرو اور راتوں کو (اٹھ کر) نماز پڑھا کرو، جب کہ لوگ سوئے ہوئے ہوں تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

(ترمذی شریف ج ۴ ص ۶۵۲)

برادرانِ اسلام ! اللہ کے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس حدیث مبارکہ میں کئی نیک اعمال کی اہمیت وفضیلت اُجاگر فرمائی ہے آپ نے کثرت سلام کا حکم دیا کہ جاننے والوں اور نہ جاننے والوں سب کو سلام کرنا بہت بڑے ثواب کا ذریعہ ہے لوگوں کو کھانا کھلانے کا حکم دیا کہ اس سے بھی محبت بڑھتی ہے اور پھر خونی رشتہ داروں کے کام آنا اور اُن کے ساتھ بھلائی کرنا بھی بہت بڑے اجر وثواب کی بات ہے سب سے بڑھ کر یہ کہ اپنے خالق ومالک کی رضا کے حصول کے لئے بستر کو چھوڑ کر رات کو نماز ادا کرنا اور اپنے رب سے راز ونیاز کرنا یہ سلامتی سے جنت میں داخل ہونے والا عمل ہوگا ہمیں چاہیے کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرامین عالیہ کو یاد رکھیں اور اُن پر عمل کریں۔

نعت سننا سنت ہے

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے۔

کہ جب تک کوئی شخص اپنے والدین، اپنی اولاد، اپنے عزیز رشتہ داروں حتیٰ کہ سب انسانوں سے بڑھ کر مجھ سے محبت نہیں رکھتا وہ مومن نہیں ہو سکتا۔

ایمان سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ والہانہ محبت، عقیدت اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات وخصائص کو ماننے کے ساتھ مشروط ہے۔

محب ہمیشہ اپنے محبوب کے حسن و جمال اور اُس کے اوصاف وکمالات میں مشغول و مصروف رہتا ہے یہی وجہ ہے کہ مسلمان شعراء نے ہمیشہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح و ثناء آپ کی تعریف وتوصیف اور آپ کے کمالات وفضائل کو اپنے اپنے انداز میں بیان کیا ہے خود اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب کی تعریف وتوصیف میں آیات قرآنیہ نازل فرمائیں۔

کہیں فرمایا ! وما ارسلنك الا رحمة للعالمين

کہیں فرمایا ! ورفعنا لك ذكرك

کہیں فرمایا ! ولسوف يعطيك ربك فترضىٰ

کہیں فرمایا ! انا اعطينك الكوثر

کہیں فرمایا ! وللآخرة خير لك من الاولىٰ

کہیں فرمایا ! تلك الرسل فضلنا بعضهم على بعض

کہیں فرمایا ! واذ اخذ الله ميثاق النبيين

کہیں فرمایا ! قد جاء كم من الله نور

کہیں فرمایا ! انا ارسلنك شاهداً ومبشرا ونذيرا

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت گوئی بہت بڑا شرف ہے حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ، حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ، حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ، اسی طرح تابعین تبع تابعین، محدثین، اور دیگر مسلمانوں سے نعت گوئی کا

ثبوت ملتا ہے۔

عالم اسلام کا کوئی خطہ، کوئی ملک اور کوئی زبان ایسی نہیں جس میں شعر کی زبان میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف وتوصیف نہ کی گئی ہو۔

آپ کے دنیا میں تشریف لانے پر آپ کے دادا حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت کہی۔

اسی طرح حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوب چچا تھے اُنہوں نے سب سے پہلے باقاعدہ نعتیہ قصائد لکھے۔

آج دنیا کی ہر زبان میں نعت کہی جارہی ہے لیکن یہ سعادت مملکت خداداد پاکستان کو حاصل ہے کہ دنیا میں سب سے زیادہ نعت پاکستان میں کہی جارہی ہے اور سب سے زبانوں سے زیادہ نعت اردو زبان میں کہی گئی ہے میرے آقائے نعمت فنافی الرسول، نائب حسان حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حقیقت کو یوں بیان کیا ہے۔

بعد حجاز کے بڑھ کر ساری دُنیا سے
میرے وطن میں نعت نبی کی ہوتی ہے

(حضرت صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ مومنِ کامل بھی ہیں اور نعت خوانِ اول بھی تمام کُتبِ احادیث اور سیرت میں آپ کے نعتیہ قصائد موجود ہیں میرے محسن و مربی فنافی الرسول حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو طالب کے دیوان سے نعتیہ قصائد اپنی معتبر کتاب ایمان ابی طالب میں درج فرمائے ہیں یہ اقتباس بھی اُنہی کی کتاب سے دیا جارہا ہے۔

امام الانبیاء و مرسلین رحمۃ للعالمین خلاصۂ کائنات فخر موجودات حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور میں ہدیہ نعت کی صورت میں زبردست خراجِ عقیدت پیش کرنے کے بعد سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ اب ان کفار قریش کی نشان دہی فرماتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عداوت اور دشمنی میں انتہائی حدود سے بھی تجاوز کر چکے تھے۔

آپ فرماتے ہیں۔

لعمری لقد اجری اسید ورهطه
الی بغضنا وجزاً بالة آکل

(ایمان ابی طالب)

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت گوئی بہت بڑا شرف ہے لیکن اس سے بھی بڑھ کر یہ بات ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نعت خوانی سماعت فرمائی اور اپنے دربارِ عالیہ کے شعراء کو اعزازات و انعامات سے نوازا بلکہ اپنا منبر شریف اپنے ثنا خوان کو عطا کیا کہ ''اے حسان تو میرے منبر پر بیٹھ کر میری نعت کہہ۔

برادرانِ اسلام ! حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت حسان کو منبر پر بٹھانا اور اُن سے نعت سننا محافلِ نعت کی سب سے بڑی دلیل ہے ہم سٹیج لگاتے ہیں تو یہ بھی سنت ہے اور سامنے بیٹھ کر نعت خوانوں سے نعت سنتے ہیں تو یہ بھی سنت ہے نعت گوئی اور نعت خوانی کے حوالہ سے چند احادیث پیشِ خدمت ہیں۔

نعت خوان کے لئے دُعائے رسول ﷺ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا !

يَقُولُ لِحَسَّانَ اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللهِ وَرَسُوْلِهِ وَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم يَقُوْلُ هَجَاهُمْ حَسَّانُ فَشَفَى وَاشْتَفَى قَالَ حَسَّانُ

(اے حسان) جب تک تم اللہ عزوجل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے ان کا دفاع کرتے رہو گے روح القدس (جبرائیل علیہ السلام) تمہاری تائید کرتے رہیں گے، نیز حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ حسان نے کفارِ قریش کی ہجو کر کے مسلمانوں کو شفا دی (یعنی ان کا دل ٹھنڈا کر دیا) اور اپنے آپ کو

شفادی (یعنی اپنا دل ٹھنڈا کیا) حضرت حسان نے (کفار کی ہجو میں) کہا

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا فَأَجَبْتُ عَنْهُ
وَعِنْدَ اللّٰهِ فِي ذَاکَ الْجَزَاءُ

تم نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجو کی، تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے جواب دیا ہے اور اس کی اصل جزا اللہ عزوجل ہی کے پاس ہے۔

هَجَوْتَ مُحَمَّدً بَرًّا حَنِيفًا
رَسُوْلَ اللّٰهِ شِيْمَتُهُ الْوَفَاءُ

تم نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجو کی، جو نیک اور ادیان باطلہ سے اعراض کرنے والے ہیں، وہ اللہ عزوجل کے (سچے) رسول ہیں اور ان کی خصلت وفا کرنا ہے۔

فَإِنَّ أَبِي وَ وَالِدَهٗ وَعِرْضِي
لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ

بلاشبہ میرا باپ، میرے اجداد اور میری عزت (ہمارا سب کچھ) محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت وناموس کے دفاع کے لئے تمہارے خلاف ڈھال ہیں۔

(بخاری شریف ج ۳ ص ۱۲۹۹)

شعراءِ دُشمنِ رسول کی مذمت کریں

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ !

قَالَ النَّبِيُّ صلی الله علیه وآله وسلم لِحَسَّانَ اهْجُهُمْ أَوْهَاجِهِمْ وَجِبْرِيْلُ مَعَكَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه وآله وسلم يَوْمَ قُرَيْظَةَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ رضی الله عنه اهْجُ الْمُشْرِكِيْنَ فَإِنَّ جِبْرِيْلَ

مَعَكَ

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا مشرکین کی ہجو کرو (یعنی ان کی مذمت میں اشعار پڑھو) اور حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی (اس کام میں) تمہارے ساتھ ہیں۔

بخاری کی ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قریظہ کے روز حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا" مشرکین کی ہجو (یعنی مذمت) کرو یقینا جبرائیل علیہ السلام بھی (میری ناموس کے دفاع میں) تمہارے ساتھ شریک ہیں۔

(بخاری شریف ج ۳ ص ۱۱۷٦) (مسلم شریف ج ۴ ص ۱۹۳۳)

برادرانِ اسلام ! اللہ تعالیٰ نے شعراء کی مذمت فرمائی ہے لیکن اس مذمت میں وہ شعراء ہرگز نہیں جو اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اور اُس کے محبوب کی تعریف وتوصیف کرتے ہیں بلکہ اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا جبریل نعت خوان کا ہمنوا ہوتا ہے اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات کا انکار کرتے ہیں اُن کی مذمت کرنا ہے شرعاً لازم ہے الحمد للہ اللہ نے ہمیں اپنے حبیب کی مدح وثناء کی توفیق بھی عطا فرمائی اور آپ کے دشمنوں کو جواب دینے کی ہمت بھی عطا فرمائی ہے اور اس بات پر ہمیں فخر ہے۔

ایس گل تے مقصودؔ ہے فخر سانوں
نعت خوان رسول مختار دے ہاں
نعتِ نبی تے دُشمن دی ہجو کہہ کے
مُل سدا پیار دا تار دے ہاں

حسان کی منبرِ رسول پر ثناخوانی

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بَنَی لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ مِنْبَرًا فِی الْمَسْجِدِ یُنْشِدُ عَلَیْهِ الشِّعْرَ

وفی روایۃ يَهْجُوْ عَلَيْهِ الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اهْجُهُمْ اَوْ هَاجِهِمْ وَجِبْرِيْلُ مَعَكَ

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لئے مسجد میں منبر بنوا رکھا تھا۔ وہ اس پر (حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں) نعت پڑھتے۔“

اور ایک روایت میں ہے کہ اس پر کھڑے ہو کر (حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دفاع میں) مشرکین کی ہجو کرتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”مشرکین کی ہجو کرو اور حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی تمہارے ساتھ (اس کام میں مددگار) ہیں۔“

(معانی الآثار للطحاوی ج ۴ ص ۲۹۸)

برادرانِ اسلام ! اللہ کے حبیب کی نعت کوئی بہت بڑا مقام ہے اس لئے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو حضور کی خصوصی دُعائیں بھی حاصل ہوئیں اور اعزازات بھی۔

حمد بھی کہو نعت بھی پڑھو

حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا !

قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللهِ اِنِّي قَدْ مَدَحْتُ بِمَدْحَةٍ وَمَدَحْتُكَ بِأُخْرَى فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم هَاتِ وَابْدَأْ بِمَدْحَةِ اللهِ

کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے شک میں نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت بیان کی ہے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لاؤ (مجھے بھی سناؤ) اور ابتداء اللہ تعالیٰ کی حمد سے کرو۔

(الادب المفرد ج ۱ ص ۱۲۶)

عبداللہ بن رواحہ کا جذبہ محبت

عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله علیه وآله وسلم دَخَلَ مَكَّةَ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ رضی الله عنه بَيْنَ يَدَيْهِ يَمْشِي وَهُوَ يَقُوْلُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عمرہ قضاء کے موقع پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ مکرمہ میں اس شان سے داخل ہوئے کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے آگے چل رہے تھے اور یہ اشعار پڑھ رہے تھے:

خَلُّوا بَنِي الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيْلِهِ
الْيَوْمَ نَضْرِبْكُمْ عَلَى تَنْزِيْلِهِ

ضَرْبًا يُزِيْلُ الْهَامَ عَنْ مَقِيْلِهِ
وَيُذْهِلُ الْخَلِيْلَ عَنْ خَلِيْلِهِ

کافروں کے بیٹو! حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راستہ سے ہٹ جاؤ۔ آج ان کے آنے پر ہم تمہاری گردنیں ماریں گے۔ ایسی ضرب جو کھوپڑیوں کو گردن سے جدا کردے اور دوست کو دوست سے الگ کردے۔

فَقَالَ لَهُ عُمَرُ يَا ابْنَ رَوَاحَةَ. بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم وَفِي حَرَمِ اللهِ تَقُوْلُ الشِّعْرَ؟ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صلی الله علیه وآله وسلم خَلِّ عَنْهُ يَا عُمَرُ. فَلَهِيَ أَسْرَعُ فِيْهِمْ مِنْ نَضْحِ النَّبْلِ

اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے عبداللہ بن رواحہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے اور اللہ تعالٰی کے حرم میں شعر کہتے ہو؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! اسے چھوڑ دو! یہ اشعار
ان (دشمنوں) کے حق میں تیروں سے تیز تر اثر کرتے ہیں۔
(ترمذی شریف ج۵ ص۳۹)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نعت سماعت فرمائی

عَنْ خُرَيْمِ بْنِ أَوْسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامٍ رضی الله عنه قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضی الله عنهما يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أُرِيْدُ أَنْ أَمْدَحَكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلی الله علیه وآله وسلم هَاتِ لَا يَفْضُضُ اللهُ فَاكَ فَأَنْشَأَ الْعَبَّاسُ رضی الله عنه يَقُوْلُ

حضرت خریم بن اوس بن حارثہ بن لام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خدمتِ اقدس میں موجود تھے تو حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ کی مدح ونعت پڑھنا چاہتا ہوں تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لاؤ مجھے سناؤ اللہ تعالیٰ تمہارے دانت صحیح وسالم رکھے (یعنی تم اسی طرح کا عمدہ کلام پڑھتے رہو) تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے یہ پڑھنا شروع کیا

وَأَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَ أَشْرَقَتِ
الْأَرْضُ وَضَاءَتْ بِنُوْرِكَ الْأُفُقُ

فَنَحْنُ فِي الضِّيَاءِ وَفِي
النُّوْرِ وَسُبُلُ الرَّشَادِ نَخْتَرِقُ

اور آپ وہ ذات ہیں کہ جب آپ کی ولادت باسعادت ہوئی تو (آپ کے نور سے) ساری زمین چمک اٹھی اور آپ کے نور سے افقِ عالم روشن ہو گیا پس ہم ہیں اور ہدایت کے راستے ہیں اور ہم آپ کی عطا کردہ

روشنی اور آپ ہی کے نور میں ان (ہدایت کی راہوں) پر گامزن ہیں۔

(حلیۃ الاولیاء ج ۱ص ۳۶۴)

تلوار اور زُبان کے ساتھ جہاد

عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه اَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم اِنَّ اللهَ عزوجل قَدْ اَنْزَلَ فِي الشِّعْرِ مَا اَنْزَلَ فَقَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِسَيْفِهِ وَلِسَانِهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَكَاَنَّ مَا تَرْمُوْنَهُمْ بِهِ نَضْحُ النَّبْلِ

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: بیشک اللہ تبارک وتعالی نے شعر کے بارے میں نازل کیا جو نازل کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیشک مومن اپنی تلوار اور زبان دونوں کے ساتھ جہاد کرتا ہے اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! گویا جو الفاظ تم ان (کفار ومشرکین) کی مذمت میں کہتے ہو وہ (ان کے لئے) بمنزلہ تیر برسانے کے ہیں۔

(مسند احمد بن حنبل ج ۶ ص ۳۸۷)

برادرانِ اسلام! اللہ تعالی کے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلاموں نے تلوار کے ساتھ بھی جہاد کیا اور قلم کے ساتھ بھی ہر دور میں جب بھی گستاخانِ رسول نے مسلمانوں کی غیرت ایمانی کو للکارا تو اہل قلم نے ان کا بھرپور جواب دیا تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہو جاتا ہے کہ ہر عہد میں اللہ تعالی نے اپنے محبوب کے نعت خوانوں کو عزت وتوقیر سے نوازا کیوں نہ ہو کہ محبوب کی تعریف محب کی رضا کا باعث ہوتی ہے۔

مخلوق پر شفقت اور سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

برادرانِ اسلام ! حضور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مخلوقِ خُدا پر رحمت وشفقت کا حکم فرمایا ہے آپ سارے جہانوں کے لئے رحمت بن کر تشریف لائے ۔

آپ نے پوری کائنات کو رحمت سے نوازا۔

آپ انسانوں کے لئے بھی رحمت ہیں ۔

آپ جنوں کے لئے بھی رحمت ہیں

آپ فرشتوں کے لئے بھی رحمت ہیں ۔

آپ جانوروں کے لئے بھی رحمت ہیں ۔

آپ پرندوں کے لئے بھی رحمت ہیں ۔

آپ درختوں کے لئے بھی رحمت ہیں ۔

آپ غلاموں کے لئے بھی رحمت ہیں ۔

آپ تاجداروں کے لئے بھی رحمت ہیں ۔

آپ گداوں کے لئے بھی رحمت ہیں ۔

آپ شاہوں کے لئے بھی رحمت ہیں ۔

آپ یتیموں کے لئے بھی رحمت ہیں ۔

آپ بیواوں کے لئے بھی رحمت ہیں ۔

آپ اپنوں کے لئے بھی رحمت ہیں ۔

آپ بیگانوں کے لئے بھی رحمت ہیں ۔

حضور سرور کائنات ، رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پوری زندگی رحمت سے عبارت ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درسِ رحمت عطا فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سُنت مبارکہ ہے کہ مخلوقِ خُدا پر رحمت کی جائے اگر ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کا مطالعہ کریں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کا ہر گوشہ رحمت ہی رحمت ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم

ہے کہ رحم کرو۔

جو لوگوں پر رحمت نہیں کرتا

برادرانِ اسلام ! آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان عالی شان ہے۔

لا یرحم اللہ من لا یرحم

جو رحم نہیں کرتا اللہ اُس پر رحم نہیں کرتا

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۲۴)

کامل مومن پیکرِ اخلاق ہوتا ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

اِنَّ مِنَ اَكْمَلِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَّاَلْطَفُهُمْ بِاَهْلِهٖ

مومنوں میں سے کامل ترین مومن وہ ہے جو بہترین اخلاق کا مالک ہے۔

اور اپنے اہل وعیال کے ساتھ انتہائی نرم ہے۔"

(ترمذی شریف ج ۵ ص ۹)

بہترین اخلاق کا مالک

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ

مومنوں میں سے کامل ترین ایمان اس کا ہے جو ان میں سے بہترین اخلاق

کا مالک ہے اور تم میں سے بہترین اشخاص وہ ہیں جو اپنی بیویوں کے ساتھ

حسن سلوک کرنے والے ہیں۔"

(ترمذی شریف ج ۳ ص ۴۶۶)

حضور کو سب سے زیادہ محبوب

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَيَّ وَاَقْرَبِكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَحَاسِنَكُمْ اَخْلَاقًا

تم میں سب سے زیادہ محبوب اور قیامت کے دن میرے نزدیک ترین بیٹھنے والے وہ لوگ ہیں جو تم میں سے اخلاق میں اچھے ہیں۔"

(ترمذی شریف ج ۴ ص ۳۷۰)

اعلیٰ اخلاق والے کا مقام

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا !

اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ

یقیناً مومن حسنِ اخلاق کے ذریعے دن کو روزہ رکھنے والے اور راتوں کو قیام کرنے والے کا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔"

(ابو داؤد شریف ج ۴ ص ۲۵۲)

میزان میں سب سے بھاری حُسن اخلاق

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

مَا مِنْ شَيْءٍ اَثْقَلُ فِي الْمِيْزَانِ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ

حسنِ اخلاق سے بڑھ کر میزان میں بھاری چیز کوئی نہیں ہوگی۔"

(ترمذی شریف ج ۴ ص ۳۶۲)

خوش اخلاق پر آگ حرام

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

حُرِّمَ عَلَى النَّارِ كُلُّ هَيِّنٍ سَهْلٍ قَرِيْبٍ مِنَ النَّاسِ

بے شک وہ شخص آگ پر حرام کر دیا گیا ہے جو نرم خو، خوش اخلاق اور (نیک مجالس میں) لوگوں کے قریب ہے۔"

(شعب الایمان ج ۷ ص ۳۵۳)

معاملہ میں نرمی برتو

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الرِّفْقَ فِی الْاَمْرِ کُلِّہٖ

یقیناً اللہ تعالیٰ ہر ایک معاملہ میں نرمی برتنے کو پسند کرتا ہے۔

(بخاری شریف ج ۵ ص ۲۲۴۲)

اللہ نرم خُو کو پسند کرتا ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

اے عائشہ! بیشک اللہ تعالیٰ نرمی سے سلوک کرنے والا ہے اور ہر ایک معاملہ میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا: اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے اور نرمی کو پسند کرتا ہے اور نرمی پر اتنا عطا فرماتا ہے کہ اتنا سختی پر بھی عطا نہیں کرتا۔

(بخاری شریف ج ۶ ص ۲۵۳۹)

خیر سے محروم شخص

حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ

جو نرمی سے محروم ہوا وہ خیر سے محروم ہو گیا۔

(مسلم شریف ج ۴ ص ۲۰۰۳)

مسلمان بھائی کے کام آنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ وہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے جو شخص اپنے کسی (مسلمان) بھائی کی حاجت روائی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی فرماتا ہے اور جو شخص کسی مسلمان کی دنیاوی مشکل حل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی مشکلات میں سے کوئی مشکل حل فرمائے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی ستر پوشی کرے گا۔"

(بخاری شریف ج ۲ ص ۸۶۲)

تنگ دستی دُور کرنے کا نسخہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا !

مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ

جوشخص کسی مسلمان کی کوئی دنیاوی تکلیف دور کرے گا اللہ تعالٰی اس کی قیامت کے دن کی مشکلات میں سے کوئی مشکل حل کرے گا جو شخص دنیا میں کسی تنگ دست کے لئے آسانی پیدا کرے گا اللہ تعالٰی دنیا اور آخرت میں اس کے لئے آسانی پیدا فرمائے گا اور جو شخص دنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالٰی دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ اللہ تعالٰی (اس وقت تک) اپنے بندے کی مدد کرتا رہتا ہے۔جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے۔“

(مسلم شریف ج ۴ ص ۲۰۷۴)

اللہ بندے کی مدد کرتا ہے

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

لَا يَزَالُ اللّٰهُ فِي حَاجَةِ الْعَبْدِ مَا دَامَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ

اللہ تعالٰی اس وقت تک اپنے بندے کے کام میں (مدد کرتا) رہتا ہے جب تک بندہ اپنے (مسلمان) بھائی کے کام میں (مدد کرتا) رہتا ہے۔“

حاجت روائی کرنے والا عذاب سے محفوظ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا !

إِنَّ لِلّٰهِ خَلْقًا خَلَقَهُمْ لِحَوَائِجِ النَّاسِ يَفْزَعُ النَّاسُ إِلَيْهِمْ فِي حَوَائِجِهِمْ أُولٰئِكَ الْآمِنُوْنَ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ

اللہ تعالیٰ کی ایک ایسی مخلوق ہے جنہیں اس نے لوگوں کی حاجت روائی کے لئے پیدا فرمایا ہے لوگ اپنی حاجات (کے سلسلہ) میں دوڑے دوڑے ان کے پاس آتے ہیں یہ (وہ لوگ ہیں جو) اللہ تعالیٰ کے عذاب سے محفوظ رہیں گے۔"

(الترغیب والترھیب ج ۳ ص ۲۶۲)

فرشتوں کے سائے میں

حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنھم دونوں روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

مَنْ مَشٰى فِي حَاجَةِ أَخِيْهِ الْمُسْلِمِ حَتّٰى يُتِمَّهَا لَهُ أَظَلَّهُ اللّٰهُ عزوجل بِخَمْسَةِ آلَافٍ وفی روایة : بِخَمْسَةٍ وَسَبْعِيْنَ أَلْفَ مَلَكٍ يَدْعُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ صَبَاحًا حَتّٰى يُمْسِيَ وَإِنْ كَانَ مَسَاءً حَتّٰى يُصْبِحَ وَلَا يَرْفَعُ قَدَمًا إِلَّا كُتِبَتْ لَهُ بِهَا حَسَنَةٌ وَلَا يَضَعُ قَدَمًا إِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً

جو شخص اپنے (کسی مسلمان) بھائی کے کام کے سلسلہ میں چل پڑا یہاں تک کہ اسے پورا کر دے اللہ عزوجل اس پر پانچ ہزار، اور ایک روایت میں ہے کہ پچھتر ہزار فرشتوں کا سایہ فرما دیتا ہے وہ اس کے لئے اگر دن ہو تو رات ہونے تک اور رات ہو تو دن ہونے تک دعائیں کرتے رہتے ہیں اور اس پر رحمت بھیجتے رہتے ہیں اور اس کے اٹھنے والے ہر قدم کے بدلے اس کے لئے نیکی لکھ دی جاتی ہے اور اس کے (اپنے مسلمان بھائی کی مشکل کو حل کرنے کے لئے) اٹھانے والے ہر قدم کے بدلے اللہ

تعالیٰ اس کا ایک گناہ مٹا دیتا ہے۔

(شعب الایمان ج ۶ ص ۱۱۹)

مومن پر ہتھیار اُٹھانے والا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا

جس شخص نے ہم (یعنی مسلمانوں) پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں۔

(بخاری شریف ج ۶ ص ۲۵۲۰)

ہر راعی سے سوال ہوگا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا !

اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ. اَلْإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ. وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي اَهْلِهِ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ. وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُوْلَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا. وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ. قَالَ وَحَسِبْتُ اَنْ قَدْ قَالَ : وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي مَالِ اَبِيْهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ. وَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِه

سن لو! تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ حکمران نگران ہے اور اس سے اس کی رعایا کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ آدمی اپنے گھر بار کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعایا (یعنی گھر والوں) کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے اور اس سے اس کی رعایا (یعنی شوہر کے گھر) کے متعلق سوال کیا

جائے گا۔نوکر اپنے مالک کے مال کا نگران ہے اس سے اس کی رعایا کے
متعلق سوال کیا جائے گا۔(راوی کہتے ہیں میرے خیال میں یہ بھی فرمایا
کہ) آدمی اپنے باپ کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعایا کے
متعلق سوال کیا جائے گا اور تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے
اس کی رعایا کے متعلق سوال کیا جائے گا۔"

(بخاری شریف ج۱ص ۳۰۴)

برادرانِ اسلام! حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اخلاق حسنہ کے پیکر بن تشریف لائے آپ نے سنگدلوں کو اپنے حُسن اخلاق نرم گوئی اور محبت کے ساتھ اپنا گرویدہ فرمالیا اولیائے کرام بھی آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اخلاق حسنہ کو اپنا کر اپنے اپنے عہد میں دین کی تبلیغ واشاعت کرتے آئے عہدِ حاضر میں اہل اسلام کو اپنے آقا و مولا کی سُنت پر عمل کرتے ہوئے امن کے پیامبر بننا چاہیے اور ایسے لوگوں کی مذمت کرنی چاہیے جو اخلاق سے عاری، امن کے دشمن اور دہشت گردی کی مذموم کاروائیوں میں ملوث ہیں اسلام سلامتی اور امن، اُخوت و بھائی چارے کا خواہاں ہے۔

صلہ رحمی اور سنت مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

برادرانِ اسلام ! اللہ تبارک وتعالٰی اور اُس کے محبوب حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رشتہ داروں سے نیک سلوک کا حکم ارشاد فرمایا ہے اس لئے ہمیں عزیز و اقارب کے ساتھ خصوصی محبت اور تعلقات کو قائم رکھنا چاہیے۔

الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۠ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

(یہ نافرمان وہ لوگ ہیں) جو اللہ کے عہد کو اس سے پختہ کرنے کے بعد توڑتے ہیں، اور اس (تعلق) کو کاٹتے ہیں جس کو اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے اور زمین میں فساد بپا کرتے ہیں، یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں

(سورۃ البقرہ آیت ۲۷)

اللہ تعالٰی نے اس آیت مبارکہ میں ایک دوسرے کے ساتھ تعلقات جوڑنے کا حکم دیا ہے، اگر اس کے خلاف کریں گے تو یقیناً دنیا و آخرت میں نقصان اٹھانے والے ہونگے۔ اسی طرح بے شمار آیات میں اللہ تعالٰی نے صلہ رحمی کا حکم دیا ہے۔

صلہ رحمی کیا ہے؟

صلہ رحمی سے مراد یہ ہے کہ اپنے قریبی رشتہ داروں کے ساتھ اچھے اور بہتر تعلقات قائم کرنا، آپس میں اتفاق واتحاد سے رہنا، دکھ، درد، خوشی اور غمی میں ایک دوسرے کے شانہ بشانہ چلنا، آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ رابطہ رکھنا، ایک دوسرے کے ہاں آنا جانا۔ الغرض اپنے رشتہ کو اچھی طرح سے نبھانا اور ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھنا، ان پر احسان کرنا، ان پر صدقہ و خیرات کرنا، اگر مالی حوالے سے تنگدستی اور کمزور ہیں تو ان کی مدد کرنا اور ہر لحاظ سے ان کا خیال رکھنا صلہ رحمی کہلاتا ہے۔

صلہ رحمی کن سے کی جائے

صلہ رحمی میں اپنے والدین، بہن بھائی، بیوی بچے، خالہ پھوپھی، چچا اور ان کی اولادیں وغیرہ یہ سارے رشتہ دار صلہ رحمی میں آتے ہیں۔

اپنے والدین کے دوست احباب جن کے ساتھ ان کے تعلقات ہوں، ان سب کے ساتھ صلہ رحمی کرنی چاہیے۔

جب ان رشتہ داروں کا خیال نہیں رکھا جائے گا، ان کے حقوق پورے نہیں کیے جائیں گے، ان کی مدد نہیں کی جائے گی تو یہی قطع رحمی کہلاتی ہے۔ یعنی اپنے رشتہ داروں سے ہر قسم کے تعلقات ختم کرنا۔

صلہ رحمی ہمیشہ جاری رکھیں

صلہ رحمی ہر دور میں کی جاسکتی ہے ضروری نہیں کہ انسان مالی مدد ہی کرے، بلکہ اس کے لیے ضروری ہے کہ جس چیز کی وہ استطاعت رکھتا ہو اس کے ساتھ صلہ رحمی کرے۔

مثلاً ان کے دکھ درد میں شریک ہو کر ان کی حوصلہ افزائی کرے۔

ان کے ساتھ اچھی گفتگو کرے۔

ان کے گھر جا کر حال احوال دریافت کرے۔

ان کے ساتھ اچھے تعلقات قائم کرے۔

ان کے ساتھ غمی خوشی میں شریک ہو۔

یہ ساری باتیں صلہ رحمی میں آتی ہیں۔ قطع رحمی کی سزا تو دنیا میں بھی مل جاتی ہے، جب بھائی مشکل وقت میں اپنے بھائی کا ساتھ نہیں دیتا۔ ایک دوسرے کے دکھ درد کو نہ سمجھا جائے۔ جب خون سفید ہو جائے، تعلقات ختم کریں، جب ضرورت ہو تو اس کی ضرورت کو پورا نہ کیا جائے، حتیٰ کہ ایک دوسرے کے ساتھ مرنا جینا ختم کر دیا جاتا ہے۔ یہ سزا ہی ہے۔ اور قیامت کے دن صلہ رحمی کے متعلق پوچھا جائے گا کہ ہم نے ان رشتوں کے تقدس کا کتنا خیال رکھا ہے،

اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی احادیث مبارکہ میں آپس میں صلہ رحمی کا

حکم دیا ہے۔ صلہ رحمی کی اہمیت اور فضیلت کو بیان کیا ہے اور قطع رحمی پر وعید سنائی ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہر حال میں صلہ رحمی کا خیال رکھیں، ایسا نہ ہو کہ جو رشتے دار غریب ہوں، غربت کی وجہ سے ان سے تعلقات ختم کر لیں، جیسا کہ آجکل رواج ہے کہ اگر بعض رشتہ دار غریب ہوں اور بعض امیر تو امیر لوگ ان غریب رشتہ داروں سے قطع تعلق کر لیتے ہیں، اور ان کو اپنا رشتہ دار سمجھنا اور کہنا اپنی توہین سمجھتے ہیں۔

اپنے دوست احباب کے سامنے اپنا رشتہ دار قبول کرنے سے انکار کرتے ہیں جیسے اولاد جب جوان ہوتی ہے تو اپنے والدین کو گھر سے نکال دیتی ہے،

ان کے حقوق کا خیال نہیں رکھتی، یہ ساری چیزیں گناہ کبیرہ ہیں اور اس کی سزا قیامت کے دن ملے گی، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا والدین اولاد کے لیے جنت بھی ہیں اور جہنم بھی، جس نے ان کی خدمت کی اس نے جنت کو پالیا ورنہ اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

صلہ رحمی جنت جانے کا وسیلہ

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان عالیہ کے مطابق صلہ رحمی جنت میں جانے کا وسیلہ ہے۔

> حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رشتہ داری عرش کے ساتھ لٹکی ہوئی ہے یہ اعلان کرتی رہتی ہے جو مجھے ملائے گا اُس کو اللہ تعالیٰ ملائے گا اور جو مجھے کاٹ دے گا اللہ تعالیٰ اُس کو کاٹ دے گا۔

(مشکوٰۃ شریف ج ۲ ص ۴۱۹)

قطع رحمی کرنے والے کا انجام

سرکار دو عالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رشتہ داروں کے ساتھ تعلقات منقطع کرنے سے منع فرما رکھا ہے لیکن افسوس کی بات ہے کہ آج کل قطع تعلقی عام بیماری کی صورت اختیار کر چکی ہے حالانکہ اس عمل کی بدولت اللہ بھی ناراض ہوتا ہے اور اُس کے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اور

آخرت میں بھی قطع تعلق کرنے والوں کا انجام جہنم ہوگا جیسا کہ احادیث میں بیان ہوا ہے۔

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ! رشتہ داری کو کاٹ دینے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرنے کا حکم ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہمیں تعلیم دی ہے کہ رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرو رشتہ داری قطع کرنے سے منع فرمایا گیا ہے اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرنا اور اچھا سلوک کرنا اُن کے رَنج وراحت میں شریک رہنا اُن کی اِمداد واعانت کرنا رشتہ داریوں کو ملانا ہے رشتہ داروں سے بے رحمی کا سلوک کرنا اور اُن سے بے تعلق رہنا اُن سے الگ تھلگ ہوجانا رشتہ داریوں کا کاٹنا ہے۔

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرمانِ اقدس کی روشنی میں ہمیں اپنی اِصلاح کرنی چاہیے اور رشتہ داروں کے ساتھ حُسن سلوک کرنا چاہیے اگر کوئی رشتہ دار غریب ہو تو اس کی اِمداد کر کے اللہ تعالیٰ کی خُوشنودی حاصل کرنی چاہیے۔

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اہلِ اسلام کو اپنے اہل وعیال اور عزیز و اقارب کے ساتھ حُسن سلوک کی تلقین فرمائی ہے آپ کے بے شمار فرامین سے اپنے اہل وعیال پر شفقت ومحبت اور اُن کی ضروریات کے حوالہ سے آگاہی ملتی ہے جیسا کہ درج ذیل احادیث سے ثابت ہے۔

اہل وعیال پر خرچ کرنا

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

اِذَا اَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلٰی اَھْلِهٖ یَحْتَسِبُھَا فَھُوَ لَهٗ صَدَقَةٌ

جب آدمی اپنے اہل وعیال پر ثواب کی نیت سے خرچ کرتا ہے تو وہ (جو کچھ خرچ کرتا ہے) اس کے لیے صدقہ (کا ثواب) ہے۔"

(بخاری شریف ج ۱ ص ۳۰)(مسلم شریف ج ۲ ص ۶۹۵)

اللہ غنی کر دیتا ہے

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

اَفْضَلُ دِيْنَارٍ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى عِيَالِهِ وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلَى دَابَّتِهِ فِي سَبِيْلِ اللهِ وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى اَصْحَابِهِ فِي سَبِيْلِ اللهِ قَالَ اَبُوقِلَابَةَ : وَبَدَاَ بِالْعِيَالِ ثُمَّ قَالَ اَبُوْقِلَابَةَ وَاَيُّ رَجُلٍ اَعْظَمُ اَجْرًا مِنْ رَجُلٍ يُنْفِقُ عَلَى عِيَالٍ صِغَارٍ يُعِفُّهُمْ اَوْ يَنْفَعُهُمُ اللهُ بِهِ وَيُغْنِيهِمْ

بہترین دینار وہ ہے جو کوئی شخص اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتا ہے، بہترین دینار وہ ہے جو کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی سواری پر خرچ کرتا ہے اور بہترین دینار وہ ہے جو کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرتا ہے۔ ابوقلابہ نے کہا: آپ نے گھر والوں پر خرچ سے شروع کیا تھا۔ پھر ابوقلابہ نے کہا اس شخص سے زیادہ اور کس کا اجر ہوگا جو اپنے چھوٹے بچوں پر خرچ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کے سبب اُن بچوں کو نفع دیتا ہے اور غنی کرتا ہے۔''

(مسلم شریف ج ۲ ص ۶۹۱)

اپنے بچوں پر خرچ کا اجر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

دِيْنَارٌ اَنْفَقْتَهُ فِي سَبِيْلِ اللهِ وَدِيْنَارٌ اَنْفَقْتَهُ فِي رَقَبَةٍ وَدِيْنَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهِ عَلَى مِسْكِيْنٍ وَدِيْنَارٌ اَنْفَقْتَهُ عَلَى اَهْلِكَ اَعْظَمُهَا اَجْرًا الَّذِي اَنْفَقْتَهُ عَلَى اَهْلِكَ

ایک دینار وہ ہے جسے تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہو، ایک دینار وہ
ہے جسے تم مسکین پر صدقہ کرتے ہو اور ایک دینار وہ ہے جسے تم اپنے اہل
خانہ پر خرچ کرتے ہو ان میں سب سے زیادہ اجر اس دینار پر ملے گا جسے تم
اپنے اہل خانہ پر خرچ کرتے ہو۔

(مسلم شریف ج ۲ ص ۲۹۲)

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ اَمَرَ النَّبِيُّ صلی الله
علیه وآله وسلم بِالصَّدَقَةِ فَقَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللهِ عِنْدِي
دِيْنَارٌ. قَالَ فَقَالَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى نَفْسِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ
قَالَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى وَلَدِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهِ
عَلَى زَوْجَتِكَ اَوْ زَوْجِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ اَنْتَ اَبْصَرُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ !حضور نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدقہ کرنے کا حکم فرمایا تو ایک آدمی نے عرض کیا یا
رسول اللہ! میرے پاس ایک دینار ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا اسے اپنے اوپر خرچ کرلو۔ اس نے عرض کیا میرے پاس اور بھی
ہے۔ فرمایا اسے اپنی اولاد پر خرچ کرلو، عرض کیا میرے پاس اور بھی
ہے فرمایا اسے اپنی بیوی پر خرچ کرلو۔ عرض کیا میرے پاس اور بھی ہے
فرمایا جس کے لیے تم مناسب سمجھو (اس پر خرچ کرو)۔

(ابوداؤد شریف ج ۲ ص ۳۲)

برادرانِ اسلام ! ان احادیث وروایات سے معلوم ہوا کہ اپنے رشتہ داروں، قریبیوں،
اور اپنے اہل وعیال کے ساتھ محبت وموانست کرنے والا اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت کا حقدار ٹھہرتا
ہے۔

اس لئے ہمیں چاہیے کہ ہمارے جتنے ناراض رشتہ دار ہیں اُن کو راضی کریں اور اُن کے
ساتھ تعلقات از سر نو اُستوار کریں۔

اگر کسی وجہ سے کوئی رشتہ دار آپ سے قطع تعلقی کرتا ہے تو اُس کا ذمہ دار وہ ہوگا آپ اللہ

تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں سُرخرو ہو جائیں گے۔

نیز یہ کہ اپنے بیوی بچوں کے ساتھ حُسن سلوک کرنے والے کے لئے بھی اجرِ عظیم ہے اس لئے اپنے اہلِ خانہ کے ساتھ شفقت و مروّت کا سلوک کیا کریں اللہ تعالیٰ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

حقوق العباد

سنت مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کی

روشنی میں

حقوق والدین اور سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ رب العزت نے اپنی عبادت کے ساتھ والدین سے حسن سلوک کا حکم دیا اور اللہ کے پیارے نبی احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بے شمار فرامین سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ اللہ اور اُس کے رسول کے نزدیک والدین کے ساتھ محبت مروّت بہت اہم معاملہ ہے ارشادِ ربانی ہے !

وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۚ إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِندَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُل لَّهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا ﴿٢٣﴾ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُل رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا ﴿٢٤﴾

ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اگر تیرے سامنے ان میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے ہُوں نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات کہنا۔ اور ان کے لئے عاجزی کا بازو بچھا نرم دلی سے اور عرض کر کہ اے میرے رب تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے مجھے بچپن میں پالا۔

(سورۃ بنی اسرائیل آیت ۲۳ تا ۲۴ ترجمہ کنزالایمان)

برادرانِ اسلام ! اللہ تبارک وتعالیٰ نے والدین میں فطری طور پر یہ جذبہ رکھ دیا ہے کہ وہ اپنی اولاد کے لئے ہر قسم کی قربانی دیتے ہیں اور ہر قسم کی مُشکلات برداشت کرتے ہیں۔

اولاد ہر قسم کی محبت والفت والدین سے حاصل کرتی ہے جب والدین بوڑھے ہو جاتے ہیں تو وہ اس بات کی آرزو کرتے ہیں کہ اُن کے بچے بڑھاپے میں اُن کی نگہداشت کریں اور جس طرح اُنہوں نے ان بچوں کے لئے قربانیاں دی ہیں یہ بھی اُن کا خیال کریں اس کے برعکس اولاد تمام نوازشات کو بہت جلد بھول جاتی ہے اور اپنے گھروں کی تعمیر، بیویوں اور اولاد کے معاملات میں مشغول رہتی ہے اور اسی مشغولیت میں زندگی پوری ہو جاتی ہے۔

جس طرح اللہ رب العزت نے والدین کے ساتھ نیکی اور احسان کرنا ہم پر فرض کیا ہے اسی طرح انکے ساتھ سختی سے بات کرنے سے بھی منع فرمایا ہے۔اور والدین کی نافرمانی کو حرام قرار دیا ہے۔اس لئے اپنے والدین کو مت جھڑکنا کیونکہ انہوں نے تیرے لئے بہت تکلیفیں اٹھائی ہیں بلکہ اف تک نہ کہہ اگر تو ان کو جھڑکے گا تو ان کے دل کو تکلیف پہنچے گی جب انکے دل کو تکلیف پہنچی تو اللہ تعالیٰ اس آدمی پر ناراض ہو جاتا ہے اس لئے اللہ رب العزت نے حکم دیا ہے کہ والدین کے ساتھ ادب احترام سے بات کر اور انکے حق میں رحمت کے لئے دعا کر کیونکہ تو انکے احسانات کا بدلہ نہیں چکا سکتا۔پس تو اللہ رب العزت کی بارگاہ میں عرض کر کہ یا اللہ انہوں نے مجھے بچپن میں پالا پوسا اور میں انکا احسان نہیں چکا سکتا اسکے بدلے تو ان پر رحمت نازل فرما۔

والدین کو گالی مت دو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ آدمی کا اپنے والدین کو گالی دینا ہے۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی۔آدمی اپنے والدین کو کیسے گالیاں دے سکتا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کے باپ کو گالیاں دیتا ہے پس وہ جواباً اس کے ماں باپ کو گالیاں دیتا ہے۔

یہ بھی کہا گیا ہے کہ والدین کے حوالے سے بیٹے کے دس فرائض ہیں:

والدین اگر کھانے کے محتاج ہوں تو انہیں کھانا کھلائے۔

اگر وہ کپڑے کے محتاج ہوں تو حسب استطاعت کپڑا پہنانا۔

جب وہ خدمت کے محتاج ہوں تو ان کی خدمت کی جائے۔

جب وہ بلائیں تو فوراً جواب دیا جائے اور ان کی خدمت میں حاضر ہوا جائے۔

جب وہ حکم دیں تو فوراً اطاعت کی جائے۔ہاں اگر برائی کا حکم دیں تو ان کی اطاعت ضروری نہیں۔

جب ان کے ساتھ گفتگو کی جائے تو ہمیشہ نرم اور شیریں لہجے میں بات کی جائے۔

جب اپنے لئے دعا کی جائے تو والدین کا بھی خیال رکھا جائے اور ان کے لئے بھی دعا کی جائے۔

اللہ کے نزدیک پسندیدہ عمل

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا !

أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ؟ قَالَ : الصَّلَاةُ عَلَى وَقْتِهَا قَالَ : ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ : بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قَالَ : ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ : اَلْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللهِ.

اللہ تعالٰی کو کون سا عمل سب سے زیادہ پسند ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وقت پر نماز پڑھنا۔ میں نے عرض کیا: پھر کون سا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: والدین سے حسن سلوک کرنا۔ میں نے عرض کیا: پھر کون سا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالٰی کی راہ میں جہاد کرنا۔"

(بخاری شریف ج۵ ص ۲۲۷)

حُسن سلوک کے حقدار والدین ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ!

مَنْ اَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِي؟ قَالَ : اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ ثُمَّ اُمُّكَ قَالَ : ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ ثُمَّ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ ثُمَّ أَبُوْكَ

لوگوں میں سے میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہاری والدہ۔ انہوں نے عرض کیا: پھر کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہاری والدہ۔ انہوں نے عرض کیا: پھر کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پھر تمہاری

والدہ ہے۔انہوں نے عرض کیا: پھر کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پھر تمہارا والد ہے۔"

(بخاری شریف ج۵ ص۲۲۲۷)(مسلم شریف ج۴ص۱۹۷۴)

بدنصیب کی نشانی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

رَغِمَ اَنْفٌ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفٌ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفٌ قِيْلَ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ اَحَدَهُمَا اَوْ كِلَيْهِمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ

اس کی ناک خاک آلود ہو، پھر اس کی ناک خاک آلود ہو، پھر اس کی ناک خاک آلود ہو۔پوچھا گیا: یا رسول اللہ! وہ کون شخص ہے؟ فرمایا: جس نے اپنے ماں باپ میں سے کسی ایک کو یا دونوں کو بڑھاپے کی حالت میں پایا اور پھر (ان کی خدمت کر کے) جنت میں داخل نہیں ہوا۔"

(مسلم شریف ج۴ص۱۹۷۸)

برادرانِ اسلام! وہ کتنا برا شخص ہے جو والدین کی بڑھاپے کی حالت میں خدمت کر کے جنت کا حقدار نہ بنے بلکہ وہ بوڑھے ماں باپ کی دل آزاری کر کے اللہ کے عذاب کو دعوت دے اور جنت کی بجائے جہنم میں جا پڑے۔

خدمت سے جنت نافرمانی سے دوزخ

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی آیا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ!

مَا حَقُّ الْوَالِدَيْنِ عَلَى وَلَدِهِمَا؟ قَالَ هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ

والدین کا اپنی اولاد پر کتنا حق ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ

دونوں تیری جنت (بھی) ہیں اور دوزخ (بھی)۔(یعنی ان کی خدمت کر کے جنت حاصل کرلو یا نافرمانی کر کے دوزخ کے مستحق ہو جاؤ)۔"

(الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۲۱۶)

والد کے دوستوں سے بھی نیکی کرو

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما قَالَ اَنَّ النَّبِيَّ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ اَبَرُّ الْبِرِّ اَنْ يَصِلَ الرَّجُلُ وُدَّ اَبِيهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے والد کے دوستوں سے نیکی کرے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ بڑی نیکی یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے باپ کے وفات پا جانے کے بعد اس کے دوستوں سے نیکی کرے۔

(مسلم شریف ج ۴ ص ۱۹۷۹)

ماں باپ کے قدموں میں جنت

عَنْ جَاهِمَةَ رضی الله عنه قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صلی الله علیه وآله وسلم اَسْتَشِيرُهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی الله علیه وآله وسلم اَلَكَ وَالِدَانِ؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اِلْزَمْهُمَا فَاِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ اَرْجُلِهِمَا

حضرت جاہمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں جہاد کا مشورہ لینے کے لئے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہارے ماں باپ زندہ ہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں (زندہ ہیں)۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انہی کے ساتھ رہو کہ جنت ان کے پاؤں تلے ہے۔

(سنن نسائی ج ٦ ص ١١)

نبی اکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا !

جس بندے کے دونوں ماں باپ یا ان میں سے ایک فوت ہو چکا ہو۔اور وہ (آدمی) اپنے والدین کا نافرمان ہو۔وہ ان کے لئے دعا کرے اور ان کے حق میں استغفار کرے تو اللہ تعالیٰ اسکو فرمانبردار لکھ دے گا۔

(مشکوٰۃ شریف)

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رؤف رحیم بن کر تشریف لائے آپ نے ہمیں حصولِ جنت کے نہایت آسان ذرائع کی خبر دے رکھی ہے آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی اُمت کا کوئی فرد جہنم میں نہ جائے اسی لئے آپ نے وہ اعمال بتا دیئے جن کی بدولت بندہ جنت کا حقدار بن جاتا ہے والدین کے ساتھ حُسن سلوک بھی ایک ایسا عمل ہے جس کی بدولت انسان جہنم کی آگ سے بچ سکتا ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمتوں کے سائے میں آجاتا ہے۔

علماء فرماتے ہیں ! اس حدیث سے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہم پر مہربانی کی کہ جو شخص والدین کی زندگی میں خدمت نہیں کر سکا تو اسکو چاہیے کہ والدین کی وفات کے بعد انکے حق میں دعا اور استغفار کرے تو اسکو اللہ پاک فرمانبردار بندوں کی لسٹ میں لکھ دے گا خدا کی قسم اگر آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یہ مہربانی نہ فرماتے تو ہم برباد ہو جاتے کیونکہ والدین کا نافرمان جنت میں داخل نہیں ہو سکتا داخل ہونا تو بعد کی بات ہے جنت کی بُو بھی نہیں سونگھ سکے گا۔

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا !

کہ تین شخص ایسے ہیں جو جنت میں داخل نہیں ہونگے اور نہ ہی (جنت) کی بُو سونگھ سکیں گے۔حالانکہ اسکی خوشبو 100 سال کی مسافت سے سونگھی جاسکتی ہے،والدین کا نافرمان ،بے غیرت(جو اپنے اہل میں زنا دیکھے اور غیرت نہ کرے)وہ عورت جو مردوں سے مشابہت رکھے۔

برادرانِ اسلام ! اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ تین قسم کے لوگ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکیں گے یہ بدقسمت افراد اللہ پاک کی نگاہ رحمت سے محروم رہیں گے جب تک اپنے والدین کی نافرمانی کرنے اور بے غیرتی سے توبہ نہیں کرتے۔

اللہ کی لعنت کے مصداق لوگ

برادرانِ اسلام! آجکل تو لوگ اپنی بیویوں کے اکسانے پر والدین سے لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں یہاں تک اپنے والدین کو زدوکوب کرنے کی حد تک پہنچ جاتے ہیں ایسے شخص لعنتی ہیں جو اپنی بیویوں کو والدین پر ترجیح دیتے ہیں آجکل تو بیویوں کو اسقدر ترجیح دی جاتی ہے کہ والدین چھوٹ جائیں تو خیر ہے بیوی ناراض نہ ہو بیوی کی خفگی برداشت نہیں کرسکتے ایسے انسان پر اللہ پاک ناراض ہوجاتا ہے اور اس پر لعنتیں پڑتی رہتی ہیں۔

کوئی عبادت قبول نہیں

برادرانِ اسلام! جس کے والدین ناراض ہوں اُس کے سب اعمال اکارت جائیں گے اُس کی سب عبادتیں رائیگاں جائیں گی اگر کوئی شخص اللہ تبارک وتعالیٰ کی عبادت کرے اور اُسکی بندگی بجالائے لیکن والدین کی تابعداری نہ کرے اور اُن کے ساتھ حُسن سلوک نہ کرتے اور اُن کی خدمت سے گریزاں رہے تو اللہ تعالیٰ رحمت کی نظر اُس پر نہیں فرماتا اور جو شخص والدین کی خدمت کرے تو اس کی دنیا بھی بن جاتی ہے اور آخرت بھی۔

جو انسان والدین کا دل دکھاتا ہے اور ان کو تکلیف دیتا ہے وہ یہ نہ سمجھے کہ میں اپنی زندگی سکون سے گزاروں گا بلکہ والدین کا نافرمان دنیا میں بھی عذاب میں مبتلا ہوجاتا ہے اور طرح طرح کی مصیبتیں اسکو گھیر لیتی ہیں۔اس بارے میں مشکوۃ شریف میں حدیث مبارکہ موجود ہے جس کا مفہوم یہ ہے !

> (ہر قسم کے) گناہوں میں سے اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے، معاف فرمادیتا ہے مگر والدین کے نافرمان کو نہیں بخشتا اور ایسے گناہ گار کو اللہ تعالیٰ بہت جلد مرنے سے پہلے ہی دنیا کی زندگی میں اسکی سزا دیتا ہے۔

اللہ رب العزت اپنی پاک کتاب قرآن مجید کے پارہ نمبر 21 سورۃ لقمان میں ارشاد فرماتا ہے۔

أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ ۚ إِلَيَّ الْمَصِيرُ ﴿١٤﴾

یہ حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا آخر مجھی تک آنا ہے

(سورۃ لقمٰن آیت ۱۴ ترجمہ کنزالایمان)

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور شکر گزاری کے ساتھ ساتھ والدین کی اطاعت ورضا ضروری ہے۔

ایک روایت میں آیا ہے کہ اپنے والدین کے ساتھ احسان اور نیکی کرو تا کہ تمہاری اولاد تمہارے ساتھ نیکی کرے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا !

جسے پسند ہو کہ اسکی عمر زیادہ ہو اور رزق میں فراخی ہو اسے اپنے والدین کے ساتھ احسان، صلہ رحمی اور نیکی کرنی چاہیے۔

(مشکوٰۃ شریف)

مقبول حج کا ثواب

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا !

جب بیٹا اپنے والدین کی طرف نظر رحمت سے دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکے لئے ہر نظر کے بدلے ایک مقبول حج کا ثواب لکھ دیتا ہے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم !اگر کوئی ہر روز سو مرتبہ دیکھے تو اسے کیا 100 حج کا ثواب ملے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے خزانے کثرت سے بھرے ہوئے ہیں اور وہ اس بات سے پاک ہے کہ اسکی طرف کمی کی نسبت کی جائے۔

برادرانِ اسلام! اللہ کے محبوب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان فرامین کی روشنی میں ظاہر ہوا کہ بندہ والدین کی خدمت کر کے جنت کا حقدار بن جاتا ہے اور ان کی نافرمانی سے دوزخی ٹھہرتا ہے اس لئے ہمیں چاہیے کہ ہمیشہ والدین کی خوشنودی حاصل کریں تا کہ اللہ رب العزت ہم سے راضی ہو جائے اور سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرامین عالیہ پر بھی عمل ہو جائے اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں والدین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حقوق زوجین اور سنت مصطفےٰ ﷺ

برادرانِ اسلام ! میاں بیوی کا باہمی رشتہ خلوص، محبت ایثار وقربانی سے مستحکم ہوتا ہے ایک دوسرے سے ظاہری وباطنی محبت گھر کو جنت بنا دیتی ہے اسلام میں جہاں شوہر کے حقوق کا ذکر ہے وہیں بیوی کے حقوق سے بھی آگاہ کیا جاتا ہے۔

بیوی سے حسن سلوک کی نصیحت ازدواجی تعلق کی سب سے مضبوط بنیاد جذبہ محبت ہے۔یہ جذبہ موجود ہو تو میاں بیوی گلستانِ ہستی میں اکٹھے محوِ خرام ہوتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ اپنے مقصد اعلیٰ یعنی تربیت اولاد پر اچھے اثرات بھی مرتب کرتے ہیں۔

بہتر شخص کی علامت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا !

خیر کم خیر کم لاھلہ وانا خیر کم لاھلی

(لوگو! جان لوکہ) تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے بہتر ہو

(اور جان لوکہ) تم میں سے سب سے بہتر اپنے گھر والوں سے حسن سلوک

کرنے والا میں خود ہوں

(ترمذی، ابواب المناقب باب فضل ازواج النبی، ابن ماجہ کتاب النکاح)

عورتوں کے حق میں بہتر ہونا

اہل وعیال کو خوش رکھنا بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک دینی خدمت ہے۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان من اکمل المومنین ایماناً احسنھم خلقاً والطفھم

بأھلہ

" کامل ایمان والا وہ شخص ہے جو اخلاق میں اچھا ہو اور تم میں سے بہترین وہ

لوگ ہیں جو اپنی عورتوں کے حق میں بہتر ہوں

(ترمذی، کتاب الایمان باب ۶)

عموماً شوہروں کی عادت ہوتی ہے اور وہ بات بے بات اپنی بیویوں کو تنگ کرتے رہتے ہیں اُن کے اس رویّہ کی مذمت میں یہ حدیث مبارکہ ملاحظہ کریں۔

لقد طاف الليلة بآل محمد سبعون امرءة كل امرءة تشتكي زوجها فلا تجدون اولئك خياركم

"آج محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کے پاس ستر عورتوں نے چکر لگایا ہے۔ ہر عورت اپنے شوہر کی شکایت کر رہی تھی۔ (میں تم سے کہہ دینا چاہتا ہوں کہ) جن لوگوں کی شکایت آئی ہے وہ تم میں سے اچھے لوگ نہیں ہیں"

(سنن ابی داؤد)

برادرانِ اسلام! اس روایت سے معلوم ہوا وہ شوہر جو اپنی بیویوں سے ایسا سلوک کرتے ہیں جس پر وہ شاکی ہوں اور اُن کا قلبی اطمینان جاتا رہے تو وہ لوگ اچھے لوگوں میں سے نہیں ہیں۔ اس اصول کی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی۔

آج ہمارے معاشرے میں بیویوں کے ساتھ حسن سلوک کا وہ اہتمام نظر نہیں آتا جو اسلام نے طلب کیا ہے اس کی بنیادی وجہ قرآن وحدیث کے احکامات سے بے خبری ہے اہل علم حضرات بھی اختلافی مسائل کو بیان کرتے رہتے لیکن اصلاح احوال سے غافل ہیں یہ بات اصلاح طلب ہے اور یہ اصلاح خاندان کے ادارے کو مضبوط اور خوشگوار بنانے کا باعث بنے گی۔ ازدواجی رشتوں کو استوار کرنے اور خانگی زندگی میں قوس قزح کا رنگ بھرنے کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ خاوند اپنی بیوی کے لیے مناسب اور موزوں سامان تفریح فراہم کرے۔

عن عائشة انها كانت مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر قالت فسابقته فسبقته على رجلي فلما حملت اللحم سابقته فسبقني قال هذه بتلك السبقة

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ

دوڑ لگائی۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سبک جسم رکھتی تھیں جیت گئیں۔کچھ عرصہ کے بعد دوڑ ہوئی تو وہ پیچھے رہ گئیں۔اس وقت وہ کچھ فربہ ہو چکی تھیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بڑھ جانا اس بڑھ جانے کے بدلے میں ہے۔

(سنن ابی داؤد۔کتاب الجہاد)

ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے موقع پر گھر کی دیوار کی اوٹ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حبشیوں کی جنگی ورزش کا منظر دکھایا تھا۔

(بخاری۔مسلم)

بیوی کے رویہ پر صبر کرنے کا اجر

برادرانِ اسلام! شوہر کے لیے لازم ہے کہ بیوی کے ساتھ نرمی اور اخلاق سے پیش آئے اسے تکلیف نہ پہنچائے بلکہ اگر کوئی آزار بھی پہنچے صبر کرے اس کی سخت کلامی اور ناشکر گزاری پر بھی صبر سے کام لے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ! جو اپنی بیوی کی بدخوئی پر صبر وتحمل سے کام لے گا اس کو اتنا ثواب ملے گا جتنا کہ حضرت ایوب علیہ السلام کو ملا تھا جب انہوں نے اپنی مصیبتوں، آفات اور بلاؤں کو انتہائی صبر سے برداشت کیا تھا۔اور جو عورت اپنے خاوند کی بدمزاجی اور تنگ خوئی کو صبر سے برداشت کرے گی اسے فرعون کی بیوی آسیہ کے برابر ثواب ملے گا۔

آخری الفاظ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے بوقت رحلت سنے گئے وہ یہ تھے۔

(آہستہ آہستہ فرما رہے تھے) تین چیزوں کو ہمیشہ ملحوظ رکھنا !

نماز پر مستقل طور پر قائم رہو۔

غلاموں (اور لونڈیوں) کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو اور

خدا کی قسم عورتوں کے معاملہ میں محتاط رہو کہ وہ تمہارے ہاتھوں میں اسیر ہیں۔ان کے ساتھ اچھے طریق سے گزر بسر کرو۔

پس انتہائی تحمل سے کام لیا کرو۔عورت میں ایک چیز ایسی موجود ہوتی ہے جسے ضعف کے سوا اور کسی چیز سے منسوب نہیں کر سکتے۔

عورت ٹیڑھی پسلی کی طرح ہے اس لئے صبر، برداشت اور بردباری ہی اس کا موزوں علاج ہے مرد کو چاہیے کہ ایک طبیب اور معلم کا کردار ادا کرے۔استاد کی طرح عورت کو تمام امور سمجھاتا بھی رہے اور ایک طبیب کی طرح ہر علت کا علاج بھی موقع کی مناسبت سے کرتا رہے۔ ویسے مجموعی طور پر صبر و تحمل ہی کو غالب رہنے دے۔

حدیث شریف میں ہے کہ عورت کی مثال پہلو کی ہڈی کی سی ہے کہ اگر سیدھا کرنے کی کوشش کریں تو وہ ٹوٹ جاتی ہے۔

شوہر پر فرض ہے کہ خاندان میں محبت پیار قائم رکھے۔بیوی کی حماقتوں اور معمولی لغزشوں پر غم وغصہ کا اظہار نہ کرے بلکہ صبر سے اُسے برداشت کرے اللہ تعالیٰ اس صبر پر اُسے اجرِ عظیم عطا فرمائے گا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے !

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ

مرد افسر ہیں عورتوں پر اس لئے کہ اللہ نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی اور اس لئے کہ مردوں نے ان پر اپنے مال خرچ کئے۔

(سورۃ النساء آیت ۳۴)

اللہ تعالیٰ نے اسے بڑے رتبے سے نوازا ہے اُسے عورت کا حاکم بنایا ہے شعور و فہم بردباری اور دماغی صلاحیتیں زیادہ عطا فرمائی ہیں اس لئے اسے عدم برداشت کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے۔

نکاح میں محبت ہے

ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمایا: !

لم تر للمتحابین من النکاح

محبت کرنے والوں کے لیے نکاح کی صورت میں محبت رکھی گئی ہے اس کی مثال نہیں

(ابوداؤد)

اللہ تعالٰی نے انسان کو جذبۂ محبت ودیعت فرمایا ہے اور اس جذبہ کی آبیاری اور پائداری نکاح کے بعد ہی میسر آسکتی ہے اللہ کے حکم سے اس رشتہ میں بندھنے کی وجہ سے یہ محبت پاک اور یہ وہ محبت ہے جس کی اللہ تعالٰی نے اجازت دی ہے۔ یہ ایسی محبت ہے جو میاں بیوی کے درمیان روحانی اقدار کو بلند کرتی ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے !

میاں بیوی کے درمیان سچی محبت کے نتیجہ میں آنکھوں کی روشنی بڑھ جاتی ہے۔

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک حدیث بیان کی ہے کہ بیوی کے چہرے کو نظر بھر کر دیکھنے سے آنکھوں کی روشنی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

عظیم رُتبہ ملتا ہے

اولیائے کرام نے کہا ہے کہ خاوند جب بیوی کے ناروا سلوک کا تحمل سے سامنا کرتا ہے تو وہ غازی یا مجاہد کا رتبہ پاتا ہے جو میدان جنگ سے فاتح بن کر آیا ہو درج ذیل احادیث بھی اسی طرف اشارہ کرتی ہیں۔

المجاهد من جاهد نفسه

سچا مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرتا ہے

(ترمذی، فضائل الجہاد باب ۲)

ليس الشديد بالصرعة انما الشديد الذى يملك نفسه عند الغضب

(بہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ صحیح بخاری الاداب)

طاقتور وہ نہیں جو دو بدو لڑائی میں دوسرے کو زیر کرلیتا ہے بلکہ طاقتور وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھتا ہے

برادرانِ اسلام! شریعت نے تفصیل کے ساتھ خاوند اور بیوی کے حقوق وفرائض کو بیان کیا ہے، اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک اپنے فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی کرتا ہے تو وہ اللہ کے ہاں مسؤول اور جواب دہ ہے:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے !

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۖ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ؕ

اور عورتوں کا بھی حق ایسا ہی ہے جیسا ان پر ہے شرع کے موافق اور مردوں کو ان پر فضیلت ہے۔

(سورۃ البقرہ آیت ۲۲۸)

امام جصاص نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یہ بیان کیا ہے کہ خاوند اور بیوی دونوں کے ایک دوسرے پر حق ہیں، اور خاوند کو بیوی پر ایسے حق بھی ہیں جو بیوی کے خاوند پر نہیں۔

ابن عربی فرماتے ہیں کہ !یہ اس کی نص ہے کہ مرد کو عورت پر فضیلت حاصل ہے اور نکاح کے حقوق میں بھی اسے عورت پر فضیلت حاصل ہے۔

خاوند کے حقوق

اللہ تعالی نے مردکوعورت پر حاکم مقرر کیا ہے جو اس کا خیال رکھے گا اور اس کی راہنمائی اور اسے حکم کرے گا جس طرح کہ حکمران اپنی رعایا پر کرتے ہیں، اس لیے کہ اللہ تعالی نے مرد کو کچھ جسمانی اور عقلی خصائص سے نوازا ہے، اور اس پر کچھ مالی امور بھی واجب کیے ہیں۔

تفسیر ابن کثیر میں اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے !

علی بن ابی طلحہ نے ابن عباس رضي اللہ تعالی عنہما سے بیان کیا ہے کہ (مرد عورتوں پر حاکم ہیں) یعنی وہ ان پر حاکم اور امیر ہیں، یعنی ان کی اللہ تعالی کے حکم کے مطابق اطاعت کی جائے گی، اور اس کی اطاعت اس کے اہل وعیال کے لیے احسان اور اس کے مال کی محافظ ہوگی۔

(تفسیر ابن کثیر ج ا ص ۴۹۲)

بیوی خود کو شوہر کے سپرد کردے

خاوند کا بیوی پر حق ہے کہ وہ بیوی سے نفع حاصل کرے، جب عورت شادی کرلے اور وہ جماع کی اہل بھی ہو تو عورت پر واجب ہے کہ وہ اپنے آپ کو عقد نکاح کی بنا پر خاوند کے طلب کرنے پر خاوند کے سپرد کردے۔

اور جب بیوی جماع کرنے میں خاوند کی بات تسلیم نہ کرے تو یہ ممنوع ہے اور وہ کبیرہ کی مرتکب ہوئی ہے، لیکن اگر کوئی شرعی عذر ہو تو ایسا کرسکتی ہے مثلا حیض، یا فرضی روزہ، اور بیماری وغیرہ ہو۔

باعث لعنت عمل

ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا !

جب مرد اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور بیوی انکار کردے تو خاوند اس

پر رات ناراضگی کی حالت میں بسر کرے تو صبح ہونے تک فرشتے اس پر
لعنت کرتے رہتے ہیں

(بخاری شریف حدیث ۳۰۶۵)(مسلم شریف حدیث نمبر ۱۴۳۶)

شوہر کی اجازت نہ ہو تو

خاوند کا بیوی پر یہ بھی حق ہے کہ وہ اس کے گھر میں اسے داخل نہ ہونے دے جسے اس کا خاوند ناپسند کرتا ہے۔

ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا !

کسی بھی عورت کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ خاوند کی موجودگی میں (نفلی)
روزہ رکھے لیکن اس کی اجازت سے رکھ سکتی ہے، اور کسی کو بھی اس کے گھر
میں داخل ہونے کی اجازت نہیں لیکن اس کی اجازت ہو تو پھر داخل کرے

(صحیح بخاری شریف حدیث نمبر ۴۸۹۹)(مسلم شریف حدیث نمبر ۱۰۲۶)

عورتوں کے حقوق

سلیمان بن عمرو بن احوص بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے والد رضی اللہ تعالی عنہ نے حدیث بیان کی کہ وہ حجۃ الوداع میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوئے تھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی کی حمد وثنا بیان کی اور وعظ ونصیحت کرنے کے بعد فرمایا !

عورتوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو اور میری نصیحت قبول کرو، وہ تو تمہارے
پاس قیدی اور اسیر ہیں، تم ان سے کسی چیز کے مالک نہیں لیکن اگر وہ کوئی
فحش کام اور نافرمانی وغیرہ کریں تو تم انہیں بستروں سے الگ کر دو، اور
انہیں مار کی سزا دو لیکن شدید اور سخت نہ مارو، اگر تو وہ تمہاری اطاعت کر لیں
تو تم ان پر کوئی راہ تلاش نہ کرو، تمہارے تمہاری عورتوں پر حق ہیں اور
تمہاری عورتوں کے بھی تم پر حق ہیں، جسے تم ناپسند کرتے ہو وہ تمہارے گھر
میں داخل نہ ہو، اور نہ ہی اسے اجازت دے جسے تم ناپسند کرتے ہو، خبردار تم

پر ان کے بھی حق ہیں کہ ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو اور انہیں کھانا پینا اور
رہائش بھی اچھے طریقے سے دو

(ترمذی شریف حدیث نمبر ۱۱۶۳)(سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۸۵۱)

اللہ سے ڈرو حقوق ادا کرو

جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا !
تم عورتوں کے بارہ میں اللہ تعالی سے ڈرو، بلاشبہ تم نے انہیں اللہ تعالی کی
امان سے حاصل کیا ہے، اور ان کی شرمگاہوں کو اللہ تعالی کے کلمہ سے حلال
کیا ہے، ان پر تمہارا حق یہ ہے کہ جسے تم ناپسند کرتے ہو وہ تمہارے گھر میں
داخل نہ ہو، اگر وہ ایسا کریں تو تم اُنہیں مار کی سزا دو جو زخمی نہ کرے اور
شدید تکلیف دہ نہ ہو، اور ان کا تم پر یہ حق ہے کہ تم انہیں اچھے اور احسن
انداز سے نان ونفقہ اور رہائش دو)

(مسلم شریف حدیث نمبر ۲۱۸)

خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلنا

برادرانِ اسلام ! خاوند کا بیوی پر یہ حق ہے کہ وہ گھر سے خاوند کی اجازت کے بغیر نہ نکلے اس سلسلہ میں بار بار تاکید کی گئی ہے اور قرآن وحدیث میں عورتوں کو بار بار متنبہ کیا گیا ہے کہ وہ اپنے خاوند کی اجاذت کے بغیر گھر سے قدم نہ نکالیں لیکن آج کل خواتین خریداری اور شاپنگ کے نام پر گھروں سے باہر گھومتی پھرتی ہیں جو شریعت کے خلاف ہے اللہ اور اُس کے رسول کے حکم کے مطابق بیوی پر خاوند کی اطاعت کرنا واجب ہے تو واجب کو ترک کرکے غیر واجب کام کرنا جائز نہیں۔

بیوی کی اصلاح کے لئے خاوند کیا کرے

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے !

اور جن عورتوں کی نافرمانی اور بددماغی کا تمہیں ڈر اور خدشہ ہو انہیں
نصیحت کرو، اور انہیں الگ بستروں پر چھوڑ دو، اور انہیں مار کی سزا دو۔

(سورۃ النساء آیت ۳۴)

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالی کا فرمان کچھ اس طرح ہے !
اے ایمان والو! اپنے آپ اور اپنے اہل وعیال کو اس آگ سے
بچاؤ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں۔

(سورۃ التحریم آیت ۶)

برادران اسلام ! آج معاشرہ میں بگاڑ پیدا ہو چکا ہے، ہم آج بیویوں کو بلاوجہ تنگ کیا جاتا ہے لیکن اللہ تعالی کے احکامات کی پابندی کا اُنہیں نہیں کہا جاتا اکثر دیکھا گیا ہے کہ بیوی تارکِ نماز ہو تو کوئی بات نہیں لیکن مرضی کا کھانا تیار نہ کرے تو اُس کے لئے سزا ہے حالانکہ اپنے بیوی بچوں سے محبت کا تقاضا تو یہ ہے کہ اُنہیں جہنم کی آگ سے بچائیں اور اُنہیں نیک اعمال کی تلقین کریں اور دین کے حوالہ سے اُنہیں زجر و توبیخ کریں تو جائز ہے۔

تفسیر ابن کثیر میں ہے قتادہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں ! آپ انہیں اللہ تعالی کی اطاعت کا حکم دیں، اور اللہ تعالی کی معصیت و نافرمانی کرنے سے روکیں، اور ان پر اللہ تعالی کے احکام نافذ کریں، انہیں ان کا حکم دیں، اور اس پر عمل کرنے کے لیے ان کا تعاون کریں، اور جب انہیں اللہ تعالی کی کوئی معصیت و نافرمانی کرتے ہوئے دیکھیں تو انہیں اس سے روکیں اور اس پر انہیں ڈانٹیں۔

مسلمان کا حق ہے کہ وہ اپنے قریبی رشتہ داروں، گھر والوں اور اپنے غلاموں اور لونڈیوں کو اللہ تعالی کے فرائض کی تعلیم دے اور جس سے اللہ تعالی منع کیا ہے وہ انہیں سکھائے۔

(تفسیر ابن کثیر ج ۴ ص ۳۹۲)

بیوی کا اپنے خاوند کی خدمت کرنا

بیوی پر اپنے خاوند کی اچھے اور احسن انداز میں ایک دوسرے کی مثل خدمت کرنا واجب ہے، اور یہ خدمت مختلف حالات کے مطابق ہوتی ہے اگر بیوی ملازمت کرتی ہے تو وہ اپنے شوہر کی

خدمت اُس انداز میں نہیں کرسکتی جس طرح ایک گھریلو عورت خدمت کرسکتی ہے اس لئے شوہر کو بھی چاہیے کہ وہ حالات کے مطابق سمجھوتا کرے اور بیوی کے ساتھ حُسن سلوک سے رہے تا کہ زندگی کی گاڑی چلتی رہے دونوں طرف سے شدت کا نتیجہ طلاق کی صورت میں نکلتا ہے اللہ تعالیٰ سمجھنے کی توفیق عطافرمائے۔

حقوقِ اولاد اور سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

برادرانِ اسلام! اسلام میں حقوق وفرائض کی بہت اہمیت ہے اس لئے ہمارا اوّلین فرض ہے کہ ہم اپنے حقوق کے بارے میں بھی جانیں اور اپنے فرائض کو بھی جانیں اولاد میں بیٹے اور بیٹیاں دونوں شامل ہیں۔اولاد کے بہت سے حقوق ہیں جن کے بارے میں قرآن وحدیث میں واضح احکامات موجود ہیں جن کا جاننا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔اولاد کے حقوق میں سب سے اہم ان کی اچھی اور بہترین تربیت کرنا ہے تاکہ وہ اسلامی معاشرے کے فعال رکن بن سکیں۔

اپنے اہل وعیال کو آگ سے بچاو

اللہ تعالیٰ نے فرمایا !

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ

ترجمہ: مومنو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل عیال کو آتش (جہنم) سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں

(سورۃ التحریم، آیت ۶)

برادرانِ اسلام ! اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا ہے کہ اپنے آپ کو بھی جہنم کی آگ سے بچاو اور اپنے اہل وعیال کو بھی جہنم کی آگ سے بچاو کیوں کہ مومنین سے جہاں ان کے اپنے اعمال کے بارے میں پوچھا جائے گا وہیں ان کے اہل وعیال کے اعمال کا بھی سوال ہوگا اس لئے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق ہر مومن اپنے گھر کے افراد کا ذمہ دار ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

كلكم راع وكلكم مسوول عن رعيته.والرجل راع في

اهله ومسوول عن رعيته (صحيح بخاری وصحيح مسلم)
تم میں سے ہر کوئی نگران ہے اور ہر کوئی اپنی رعیت کے متعلق جواب دہ ہے اور آدمی اپنے گھر کا ذمہ دار ہے اس سے اس کی رعیت کے متعلق باز پرس ہو گی۔

اولاد کی تربیت

برادرانِ اسلام ! والدین کے لیے ان کی اولاد امانت ہے اور قیامت کے دن وہ اولاد کے حوالہ سے جواب دہ ہوں گے اگر والدین نے اولاد کی تربیت اللہ تعالیٰ کے احکام اور حضور سرورِ کائنات کی مبارک سنتوں کے مطابق کی ہوگی تو ان کو آخرت میں اجر عظیم عطا کیا جائے گا جیسا کہ فرمان خداوندی ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ۚ كُلُّ امْرِئٍۢ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ﴿٢١﴾

ترجمہ: اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان میں ان کی پیروی کی ہم ان کے ساتھ ان کی اولاد کو بھی (جنت) میں ملا دیں گے اور ان کے عمل میں سے کچھ بھی کم نہ کریں گے ہر شخص اپنے عمل کے ساتھ وابستہ ہے۔

(سورۃ الطور، آیت ۲۱)

اولاد صدقہ جاریہ ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

إذا مات الإنسان انقطع عنه عمله إلا من ثلاثة إلا من صدقة جارية أو علم ينتفع به أو ولد صالح يدعو له

(صحیح مسلم)

جب بندہ مر جاتا ہے تو اس کا عمل ختم ہو جاتا ہے مگر تین عمل باقی رہتے

ہیں۔صدقہ جاریہ،ایسا علم کہ لوگ اس کے بعد اس سے فائدہ اٹھائیں یا
صالح اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی رہے۔

برادرانِ اسلام ! یہ اولاد کی تربیت کا ثمر ہے۔جب ان کی صالح تربیت کی جائے تو وہ والدین کے لیے ان کی زندگی میں بھی فائدہ مند ہوتی ہے اور ان کی وفات کے بعد بھی۔

بہت سے والدین اولاد کے حقوق پر توجہ نہیں دیتے وہ ان کی تربیت سے غافل رہتے ہیں اسی لئے بعد میں وہی اولاد ان کے لئے عذاب جان بن جاتی ہے۔حالانکہ اولاد کی محافظت دنیا و آخرت دونوں لحاظ سے والدین کے لیے بہتر اور مفید تھی، نیز جیسے والد پر بچے کے خورد نوش اور پوشاک کی ذمہ داری ہے، ایسے ہی اپنے بچے کے دل کو علم و ایمان کی غذا مہیا کرنا اور تقوی کا لباس پہنانا بھی واجب ہے اور یہ بات پہلی بات سے کہیں بہتر ہے۔

اولاد پر خرچ کرنا باپ کی ذمہ داری ہے اور اس کے فرائض میں شامل ہے کہ وہ اولاد کی ضروریات پوری کرے۔

اولاد کے حقوق میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اولاد کو عطا کرنے میں تمام اولاد میں مساوات رکھے اور کسی ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دے یعنی کسی کو کچھ دے دے اور دوسرے کو محروم رکھے کیونکہ ایسا کرنا ظلم ہے۔

اتقوا اللہ واعدلوا بین اولادکم (صحیح بخاری)

اللہ سے ڈرو، اور اپنی اولاد کے درمیان انصاف کرو۔

ایک اور روایت کے الفاظ یوں ہیں !

فلا تشھدنی اذا فانی لا اشھد علی جور (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

تب مجھے گواہ مت بناؤ، میں ظلم پر گواہ نہیں بن سکتا۔

دوزخ سے بچنے کا سامان

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں !

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من ابتلی

من هذه البنات بشيء فاحسن اليهن كن له سقرا من النار

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ! جس شخص پر اللہ کی طرف سے بیٹیوں کی پرورش ڈالی گئی اور اُس نے اُس کے ساتھ اچھا سلوک کیا تو یہ بیٹیاں اس کے لئے دوزخ سے بچنے کا سامان بن جائیں گی۔

(روشنی بحوالہ بخاری، مسلم ۲۱۵)

بیٹیوں کی پرورش کرنے والے کا مقام

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ وَضَمَّ أَصَابِعَهُ

جس شخص نے دو بیٹیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ بالغ ہو گئیں قیامت کے دن آئے گا تو وہ (شخص) اور میں اس طرح ہوں گے اور اپنی انگلیوں کو ملا دیا۔"

(مسلم شریف ج ۴ ص ۲۰۲۷)

برادرانِ اسلام ! اس فرمانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں یہ بات واضح ہو گئی کہ بیٹیاں باعث رحمت ہیں بیٹیوں کی اچھی تربیت کر کے ان کے نکاح کر دینے سے گناہوں کا کفارہ ادا ہو جاتا ہے۔

اس حدیث مبارکہ میں ایک اور بات کی طرف اشارہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ! جس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیٹیوں کی ذمہ داری ڈال دی جائے پیارے اسلامی بھائیو ! یہ بات نہایت ہی باریک ہے اور ہمیں اس طرف دھیان دینا چاہیے حضور نے فرمایا جس پر اللہ تعالیٰ یہ ذمہ داری ڈال دے۔

اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیٹیاں عطا ہو جائیں تو اس پر گراں بار نہیں ہونا چاہیے بلکہ اس ذمہ داری سے عہدہ براء ہوتے ہوئے جنت کا سامان کر لینا چاہیے فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے مطابق یہی بیٹیاں دوزخ سے بچنے کا سامان بن جائیں گی۔

والد جنتی ہے

برادرانِ اسلام ! اللہ رب العزت کے پیارے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اُمتیوں کو بشارت دی ہے کہ بیٹیوں کی وجہ سے غمزدہ نہ ہوجانا کیونکہ ان کی تربیت کا صلہ بہت عظیم ملنے والا ہے یہ دنیا تو چندروزہ ہے ہمیں آخر یہ دُنیا چھوڑ دینی ہے اس لئے آخرت کا بہترین سامان یہ ہے کہ بیٹیوں کی اچھی تربیت کرو انہیں اخلاق حسنہ کی تعلیم دو انہیں قرآن پاک کی تعلیم دو کیونکہ یہ مُنشائے خُدا ہے اور یہی سُنت مصطفیٰ ہے۔

تین بیٹیوں کی ذمہ داری اُٹھانے والے کے لئے جنت

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

مَنۡ عَالَ ثَلَاثَ بَنَاتٍ فَاَدَّبَهُنَّ وَزَوَّجَهُنَّ وَاَحۡسَنَ اِلَيۡهِنَّ فَلَهُ الۡجَنَّةُ

جس نے تین بیٹیوں کی پرورش کی، انہیں اچھا ادب سکھایا، ان کی شادی کی اوران کے ساتھ اچھا سلوک کرتا رہا تو اس کے لئے جنت ہے اور ایک اور روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین بہنیں یا تین بیٹیاں، یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں۔

(ابوداؤد ج ۴ ص ۳۳۸)

خوبصورت نام اولاد کا حق

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

اِنَّكُمۡ تُدۡعَوۡنَ يَوۡمَ الۡقِيَامَةِ بِاَسۡمَائِكُمۡ وَاَسۡمَاءِ اٰبَائِكُمۡ فَاَحۡسِنُوۡا اَسۡمَاءَ كُمۡ

تم قیامت کے روز اپنے ناموں اور اپنے باپوں کے ناموں سے پکارے جاؤ گے لہٰذا اپنے (اور اپنے بچوں کے) نام خوبصورت رکھا کرو۔"

(ابوداؤد ج ۴ ص ۲۸۷)

حضور برا نام تبدیل فرما دیتے

عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها اَنَّ النَّبِیَّ صلی الله علیه وآله وسلم کَانَ یُغَیِّرُ الاِسْمَ الْقَبِیْحَ

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (جب کسی شخص یا بچے کا برا نام دیکھتے تو اس کا وہ) برا نام تبدیل فرما دیا کرتے تھے۔"

(ترمذی شریف ج ۵ ص ۳۵)

مطلقہ یا بیوہ بیٹی کی اعانت

بردرانِ اسلام! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسل نے ارشاد فرمایا!

قال الادلکم علی افضل الصدقة ابنتك مردودة الیك لیس لها کاسب غیرك

میں تم کو اصل صدقہ نہ بتادوں کہ کیا ہے؟ اور وہ اپنی اس لڑکی کے لئے صدقہ کرنا جو تمہاری طرف (بیوگی یا طلاق) کی وجہ سے لوٹ آئی اور تمہارے علاوہ اس کا کوئی کفیل نہیں۔

(ابن ماجہ شریف انوارالحدیث ص ۳۴۹)

برادران اسلام! اللہ تعالی کے احکامات اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک احادیث سے معلوم ہوا کہ اولاد کی نگہداشت اور پرورش کرنا بڑے ہی اجر وثواب کی بات ہے اور بالخصوص بیٹیوں کی پرورش اور تربیت کر کے ان کی شادی کرنے والے کے لئے جنت کی نوید ہے ہمارے معاشرہ میں بیٹیوں کو بوجھ سمجھا جاتا ہے جو کہ دین سے بے خبری کی علامت ہے اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں دین کی سمجھ عطا فرمائے۔

بچوں کے اچھے نام رکھنا سنت ہے

جب بچہ پیدا ہو تو ساتویں دن اس کا نام رکھنا چاہیے سنن ابو داؤد اور جامع الترمذی کی بسند صحیح حدیث پاک ہے۔

عن سمرة قال قال رسو ل الله صلى الله عليه وسلم الغلام مرتهن بعقيقة يذبح عنه يوم السابع ويسمى ويحلق راسه

حضرت سمرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راویت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لڑکا اپنے عقیقہ میں گروی ہے ساتویں دن اس کی طرف سے جانور ذبح کیا جائے اور اس کا نام رکھا جائے اور سر مونڈا جائے۔

(ترمذی شریف ج ۴ ص ۱۰۱)

برادرانِ اسلام! بچے کے حقوق میں اچھا نام رکھنا بھی شامل ہے نام شخصیت پر اثر انداز ہوتا ہے۔اپنے بچوں کے اچھے نام رکھنے چاہئیں کہ بروز قیامت یہ نام پکاریں گے جائیں گے اور بچہ باپ کے نام سے پکارا جائے گا۔

ابو درداء رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا!

انكم تدعون يوم القيامة بأسماء كم واسماء اباء كم فاحسنوا اسماء كم

بے شک تم روز قیامت اپنے اور اپنے والدوں کے نام سے پکارے جاؤ گے تو اپنے نام اچھے رکھو۔

(سنن دارمی ج ۲ ص ۳۸۰)

حدیث پاک میں کہا گیا عبداللہ، عبدالرحمن اللہ عزوجل کے پسندیدہ نام ہیں۔محمد یا احمد اصل نام رکھنے کی بہت فضیلت احادیث میں آئی ہے۔حدیث پاک میں ہے

"من ولد له مولود فسماه محمدا حبا لی وتبرکا باسمی کان
هو ومولوده فی الجنة"

جس کے لڑکا پیدا ہوا اور وہ میری محبت اور میرے نام پاک سے تبرک کے لئے اس کا نام محمد رکھے وہ اور اس کا لڑکا دونوں جنت میں جائیں گے۔

(کنز العمال ج۱۶ ص۵۵۵)

محمد اور احمد نام والے جنت میں

امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن محمد و احمد نام رکھنے کی فضیلت پر احادیث نقل کرتے ہوئے الفردوس بمأثور الخطاب کے حوالے سے فرماتے ہیں!

حافظ ابو طاہر سلفی و حافظ ابن بکیر حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں روز قیامت دو شخص حضرت عزت کے حضور کھڑے کئے جائیں گے حکم ہوگا انہیں جنت میں لے جاؤ، عرض کریں گے الٰہی عزوجل! ہم کس عمل پر جنت کے قابل ہوئے ہم نے تو کوئی کام جنت کا نہ کیا رب عزوجل فرمائے گا "ادخلا الجنة فانی الیت علی نفسی ان لایدخل النار من اسمه احمد ومحمد" ترجمہ: جنت میں جاؤ میں نے حلف فرمایا ہے کہ جس کا نام احمد یا محمد ہو دوزخ میں نہ جائے گا۔

(فتاوٰی رضویہ ج۲۴ ص۶۸۷)

اصل نام محمد یا احمد رکھا جائے اور پکارنے کے لئے ساتھ دوسرا نام رکھ لیا جائے تا کہ اس مقدس نام کی لوگ بے ادبی نہ کریں مثلاً یوں نام رکھیں احمد رضا، اس میں احمد اصل نام رضا پکارنے کے لئے رکھ لیں۔ وہ نام جو انبیاء علیہم السلام، صحابہ کرام علیہم الرضوان، اولیاء کرام رحمہم اللہ کے ہوں ان کو رکھا جائے بے شمار برکتیں حاصل ہونگی۔

انبیاء کے ناموں پہ نام رکھنا

امام بخاری الادب المفرد میں حدیث پاک نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم فرماتے ہیں

تسمّوا بأسماء الانبیاء

انبیاء علیہم السلام کے ناموں پر نام رکھو۔

(الادب المفرد ج ا ص ۲۸۴)

عبدالرحمن کو رحمٰن کہنا درست نہیں

عبداللہ و عبدالرحمن بہت اچھے نام ہیں مگر اس زمانہ میں یہ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ بجائے عبدالرحمن اس شخص کو بہت سے لوگ رحمن کہتے ہیں اور پورا نام نہیں لیتے جو حرام ہے اسی طرح عبدالخالق کو خالق اور عبدالمعبود کو معبود کہتے ہیں اس قسم کے ناموں میں ایسی ناجائز ترمیم ہرگز نہ کی جائے۔اسی طرح بہت کثرت سے ناموں میں تصغیر (Nic Name) کا رواج ہے یعنی نام کو اس طرح بگاڑتے ہیں جس سے حقارت نکلتی ہے اور ایسے ناموں میں تصغیر ہرگز نہ کی جائے لہذا جہاں یہ گمان ہو کہ ناموں میں تصغیر کی جائے گی یہ نام نہ رکھے جائیں دوسرے نام رکھے جائیں۔''

(بہار شریعت ج ۲ حصہ ۱۵ ص ۹۴)

بُرے نام بدل دو

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برے نام تبدیل کر دیا کرتے تھے جامع ترمذی میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے ہے !

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یغیر الاسم القبیح

نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی عادت کریمہ تھی کہ برے نام کو بدل دیتے۔

(جامع الترمذی ج ۵ ص ۳۵)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصرم کا نام بدل کر زرعہ رکھا، عاصیہ کا نام جمیلہ رکھا۔شرعی اعتبار سے ان ناموں کو تبدیل کرنا چاہئے جن میں خود کی تعریف ہو یا اس کے معنی اچھے نہ بنتے ہوں حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اچھے نام والے صحابہ کرام سے اپنے ذاتی کام کے لئے ارشاد فرماتے تھے اور برے نام والے سے اجتناب فرماتے تھے،اللہ تعالی سے دُعا ہے کہ ہمیں حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

عقیقہ سنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عقیقہ ہر بچے کی طرف سے کرنا سنت ہے لڑکے کی طرف سے دو بکرے یا گائے میں دو حصے۔

لڑکی کی طرف سے ایک بکرا یا گائے میں ایک حصہ۔

اگر لڑکے لڑکی دونوں کی طرف سے ایک ایک بکرا، بھیڑ۔ دنبہ چھترا یا گائے کے سات حصوں میں فی کس ایک ایک حصہ بھی ڈال دیا جائے تو جائز ہے۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے !

من ولد له ولد فأحب ان ينسك عنه فلينسك عن الغلام شاتين و عن الجاريه شاه

''جس کے ہاں بچہ پیدا ہو اور اس کی طرف سے ذبح کرنا چاہے تو لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ذبح کرے۔''

(ابوداؤد شریف ج ۳ ص ۱۰۷)

بریدہ کہتے ہیں، زمانہ جاہلیت میں ہم میں سے کسی کے ہاں لڑکا پیدا ہوتا، تو بکری ذبح کر کے اس کے خون کو بچے کے سر پر مل لیتے۔

جب اسلام آیا تو فرمایا !

كنا نذبح الشاه يوم السابع و نحلق راسه ونلطخه بزعفران.

''ہم ساتویں دن بکری ذبح کرتے بچے کے بال اتارتے اور سر پر زعفران ملتے۔''

(ابوداؤد شریف ج ۳ ص ۱۰۷)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

مع الغلام عقيقه فأهريقوا عنه دما واميطوا عنه الاذى

"لڑکے کے ساتھ عقیقہ ہے۔اس کی طرف سے خون بہاؤ اور تکلیف ہٹاؤ۔

(ترمذی شریف ج ۳ ص ۴۹۶)

برادرانِ اسلام !اولاد کا عقیقہ ادا کرنے کی مبارک سُنت بہت حد تک ترک کردی گئی ہے اس مبارک سُنت کو جاری کرنا بہت ضروری ہے اصل میں بعض علماء کرام لوگوں کو مسائل ضروریہ سے آگاہ نہیں کرتے جس کی وجہ سے کم پڑھا لکھا مسلمان بہت سے بابرکت عمل کی برکتیں حاصل کرنے سے محروم رہ جاتا ہے عقیقہ جہاں اہلِ خانہ کی طرف سے بچے کی ولادت پر اظہارِ مسرت ہے وہیں احباب کی دعوت بھی ہو جاتی ہے اور دعوت کا ثواب بھی حاصل ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیاری پیاری سُنتوں پر عمل کر کے حصول ثواب بھی کریں اور حصول برکت بھی اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

یتیموں کے حقوق اور سنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یتیموں کے حقوق پر اسلام میں بہت زور دیا ہے اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے کر سکتے ہیں کہ قرآن حکیم میں مختلف مواقع پر یتیم کا ذکر کیا گیا ہے اللہ تعالی نے ہمیں یتیموں کے ساتھ حسن سلوک، اُن کے اموال کی حفاظت اور اُن کی نگہداشت کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔

اللہ تعالی نے یتیم کے ساتھ زیادتی کرنے والے اور یتیموں کے حقوق و مال غصب کرنے والے پر سخت عذاب کا اعلان فرمایا ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے !

> بے شک جو لوگ ظالمانہ انداز سے یتیموں کا مال کھا جاتے ہیں وہ درحقیقت اپنے پیٹوں میں آگ بھر رہے ہیں اور عنقریب وہ واصلِ جہنم ہوں گے "

(سورۃ نساء آیت ۱۰)

قرآن مجید نے تقریباً ۲۳ مقامات پر یتیم سے محبت اور اس ے مال کی حفاظت اور اس کی تربیت و ترقی کی سفارش کی ہے۔

> وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى ؕ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ؕ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۲۰﴾
>
> اور تم سے یتیموں کا مسئلہ پوچھتے ہیں (ف ۴۳۰) تم فرماؤ ان کا بھلا کرنا بہتر ہے اور اگر اپنا ان کا خرچ ملا لو تو وہ تمہارے بھائی ہیں اور خدا خوب جانتا ہے بگاڑنے والے کو سنوارنے والے سے اور اللہ چاہتا تو تمہیں مشقت میں ڈالتا بیشک اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

(سورہ البقرہ آیت ۲۲۰ ترجمہ کنزالایمان)

فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۙ﴿۹﴾

تو یتیم پر دباؤ نہ ڈالو

(سورۃ الضحیٰ آیت ۹ ترجمہ کنزالایمان)

اِنَّ الَّذِیۡنَ یَاۡكُلُوۡنَ اَمۡوَالَ الۡیَتٰمٰی ظُلۡمًا اِنَّمَا یَاۡكُلُوۡنَ فِیۡ بُطُوۡنِهِمۡ نَارًا ؕ وَ سَیَصۡلَوۡنَ سَعِیۡرًا ۝۱۰

وہ جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ تو اپنے پیٹ میں نری آگ بھرتے ہیں (ف ۲۴) اور کوئی دام جاتا ہے کہ بھڑکتے دھڑے میں جائیں گے

(سورۃ نساء آیت ۱۰ ترجمہ کنزالایمان)

برادران اسلام ! اللہ تعالیٰ نے واضح اور سخت انداز میں یتیم کے مال کے بارے میں فرمایا ہے کہ کسی طرح سے بھی تمہارے لئے جائز نہیں ہے کہ تم یتیم کا مال کھاو بلکہ اگر یتیم تمہارے پاس امانت کے طور پر مال رکھے تب بھی تم اسے نہایت ہی امانت داری سے اس وقت واپس کردو جب وہ بالغ ہو جائے جو لوگ یتیم کے مال وحقوق کو ہضم اور غصب کر جاتے ہیں وہ لوگ جہنم کے سخت سے سخت عذاب کے مستحق قرار پاتے ہیں۔

یتیم کی کفالت کرنے والا

عَنۡ سَهۡلِ بۡنِ سَعۡدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَنَا وَ كَافِلُ الۡيَتِيۡمِ فِی الۡجَنَّةِ هٰكَذَا وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالۡوُسۡطٰى وَفَرَّجَ بَيۡنَهُمَا شَيۡئًا

''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے اور اپنی شہادت اور درمیانی انگلی سے اشارہ کیا اور دونوں کے درمیان کچھ فاصلہ رکھا۔''

(بخاری شریف ج ۵ ص ۲۰۳۲)

بیوہ و مسکین کے لئے کوشاں مجاہد ہے

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ السَّاعِي عَلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيْلِ اللهِ وَاَحْسَبُهُ قَالَ وَكَالْقَائِمِ الَّذِي لَا يَفْتُرُ وَكَا لصَّائِمِ الَّذِي لَا يُفْطِرُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیوہ عورت اور مسکین کے لئے کوشش کرنے والا خدا کے راستے میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے (راوی کہتے ہیں) میرا خیال ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ اس قیام کرنے والے کی طرح ہے جو تھکتا نہیں اور اس روزہ دار کی طرح ہے جو افطار نہیں کرتا۔

(بخاری شریف ج ۵ ص ۲۰۴۷)

یتیم اور عورت کو ان کا حق دو

عن ابی هریرة رضی الله عنه قال: قال النبی صلی الله علیه وسلم اللهم انی احرج حق الضعیفین الیتیم والمراة

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے اللہ! میں لوگوں کو دو ضعیفوں کے حق سے بہت ڈراتا ہوں (کہ ان میں کوتاہی مت کرنا) ایک یتیم اور دوسری عورت۔

(نسائی شریف ج ۵ ص ۳۶۳) (ابن ماجہ حدیث ۳۶۷۸)

برادران اسلام ! یتیم وہ بچہ ہے کہ اس دنیا میں آنکھ کھولنے سے قبل یا اس کے شعور سے پہلے اس کا والد اس دنیا سے رخصت ہو گیا، عموماً طور پر ایسا بچہ لاوارث اور حقیقی سرپرست سے محروم ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ نے ایسے بچے کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا ہے۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی یتیموں کے ساتھ حسن سلوک کو ترجیحاً بیان فرمایا

ہے ہمیں چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات کو پیش نظر رکھیں اور یتیموں کے حقوق کی پاسداری کریں اور اگر کوئی شخص اپنی بدبختی کی بنا پر یتیموں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالنے کی کوشش کرے تو اس کو روکیں اور یتیم کے ساتھ کھڑے ہوں تا کہ اس کے حقوق اسے مل جائیں۔

یتیم کا محسن حضور کے ساتھ ہوگا

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے !
اور جو شخص کسی یتیم بچی یا بچے کے ساتھ احسان سے پیش آئے گا،
میں اور وہ جنت میں اسطرح ہونگے یہ کہتے ہوئے آپ نے اپنی شہادت
اور درمیان والی انگلی کو ملایا۔

(مسند احمد ج۵ ص ۲۵۰)

دل کی سختی کا آسان نسخہ

ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے دل کی سختی کی شکایت
کرنے لگا تو آپ نے فرمایا یتیم کے سر پر شفقت و محبت کا ہاتھ پھیر اور
مسکین کو کھانا کھلا۔

(مسند احمد، بروایت، ابوہریرہ)

چونکہ یتیم کا حقیقی ولی و وارث اس دنیا سے جا چکا ہے اسے کما کر کھلانے والا کوئی نہیں ہے، اسلئے ہر مسلمان کا حق ہے کہ انکی مالی مدد کرے۔

مراد یہ ہے کہ اگر اسکے باپ کی متروکہ جائداد ہے یا اسکے پاس کوئی اور مال ہے تو اسکے بالغ ہونے اور سن رشد کو پہنچ جانے تک اسکی ویسے ہی حفاظت کی جائے، جیسا کہ اپنی جائداد کی حفاظت کی جاتی ہے، یتیم کا نگران اگر مالدار ہے تو اسمیں سے کچھ نہ کمائے اور اگر فقیر ہے تو حسب ضرورت استعمال کر سکتا ہے۔

یتیم کے ساتھ حسن سلوکی اور محبت کا حق اس وقت تک ادا نہیں ہو سکتا جب تک اسکی صحیح

تعلیم وتربیت کا اہتمام نہ کیا جائے۔

عبدالرحمان بن ابزی رضی اللہ عنہ نامی ایک صحابی بیان کرتے ہیں کہ حضرت داود علیہ السلام کی یہ وصیت رہی ہیکہ یتیم کے ساتھ شفقت ورحمت والے باپ جیسا معاملہ رکھو۔

(الادب المفرد للبخاری)

یتیموں کے حقوق کے لیے قرآن کریم میں واضح حکم دیا گیا کہ یتیموں کی بہتر طریقے سے نگداشت ،ان کی خوراک اور تعلیم کا بندوبست کرنے والا بہت بڑے اجروثواب کا مستحق قرار پائے گا۔

مسکینوں پر احسان کرنا

مسکین یعنی وہ شخص جو زمین گیر اور لاچار ہو گیا ہو اور تہی دستی اور غربت کا شکار ہو گیا ہو جس کے لئے درآمد کا کوئی طریقہ باقی نہ رہ گیا ہو۔

قرآن مجید نے مساکین پر توجہ کو واجب قرار دیا ہے اور ان کی مشکلات کو دور کرنے کو عبادت خدا شمار کیا ہے کیونکہ خدائے عالم مساکین پر خاص توجہ اور ان کے چین وسکون کا راستہ ہموار کئے جانے کو پسند فرماتا ہے۔

مساکین کی نسبت لاپرواہی کرنا بہت بُرا ہے اور قرآن مجید کے فرمان کے مطابق روز قیامت ایسا شخص عذاب الٰہی میں گرفتار ہوگا۔

وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ۝

اور رشتہ داروں کو ان کا حق دے اور مسکین اور مسافر کو اور فضول نہ اڑا۔

وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآىِٕلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ۚ

اور اللہ کی محبت میں اپنا عزیز مال دے رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں

اور راہ گیر اور سائلوں کو اور گردنیں چھوڑانے میں

(سورۃ بقرہ آیت ۱۷۷ ترجمہ کنزالایمان)

برادرانِ اسلام ! اللہ رب العزت اور آقائے دوجہان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرامین کی روشنی میں یہ واضح ہوجاتا ہے کہ یتیموں سے حُسن سلوک نجاتِ اُخروی کا باعث ہے اور یتیموں سے بدسلوکی کی سزا جہنم ہے اور یتیموں کے اموال کو ظلما کھانے والے اپنے پیٹوں میں جہنم کی آگ بھر رہے ہیں۔

پڑوسی کے حقوق اور سنت مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اسلام کا امتیاز یہ ہے کہ اس نے حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کی طرف بھی توجہ دلائی ہے، اسلام نے یہ بتایا ہے کہ حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد بھی بہت ضروری ہیں اور کئی وجوہ سے حقوق العباد کو حقوق اللہ سے بھی آگے رکھا جاسکتا ہے۔ کیونکہ قیامت کے دن اللہ پاک اپنا حق معاف کردیں گے لیکن اس نفسانفسی کے عالم میں کوئی کسی کو معاف کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہوگا۔

حقوق العباد میں سے ایک اہم حق پڑوسی کا بھی ہے جس کی جانب اسلام نے بڑی توجہ دلائی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ !

جبرئیل نے مجھ کو پڑوسی کے حقوق کی اتنی تاکید کی کہ مجھے خدشہ ہوگیا کہ
پڑوسیوں کو بھی وراثت میں حقدار قرار دے دیا جائے

برادرانِ اسلام! یہ ارشادِ رسول ہی اپنے آپ میں یہ بیان کردے رہا ہے کہ پڑوسیوں کے حقوق کی کتنی شدت سے تاکید بیان کی گئی ہے۔

دوسری طرف اگر ہم اپنی زندگی کو دیکھیں اور تھوڑا غور کریں کہ کیا کبھی ہم نے اپنے پڑوسی کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ کی ہے۔

کیا اسلام میں پڑوسی کے جو حقوق بیان کئے گئے ہیں اور بطور ایک پڑوسی قرآن وحدیث میں ہم پر جو ذمہ داری عائد کی گئی ہے اسے ہم نے پورا کیا ہے اگر انصاف سے جواب کی تلاش کی جائے تو جواب یہی ہوگا نہیں؟ اور یہی وجہ ہے کہ آج ہماری زندگی سے چین وسکون اٹھ گیا ہے ہر شخص کو اپنی فکر ہے پڑوسی پڑوسی کے حالات سے بے خبر ہے اور کوئی ایک دوسرے پر بھروسہ کرنے کیلئے تیار نہیں۔

اگر اسلامی تعلیمات کو اپنایا جائے اور بالخصوص پڑوسی کے جو حقوق قرآن وحدیث میں بیان ہوئے ہیں ان کی جانب توجہ دی جائے تو شاید ہمارے معاشرے اور سماج سے جو چین وسکون

اٹھ گیا ہے وہ دوبارہ واپس آ جائے اور ہماری معاشرت بہت خوبصورت ہو جائے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے سورہ نساء میں فرمایا۔

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَۨا ۝

اور اللہ کی بندگی کرو اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ سے بھلائی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور پاس کے ہمسائے اور دور کے ہمسائے اور کروٹ کے ساتھی اور راہ گیر اور اپنی باندی غلام سے بے شک اللہ کو خوش نہیں آتا کوئی اترانے والا بڑائی مارنے والا۔

(سورۃ نساء آیت ۳۶)

برادرانِ اسلام! اس آیت کریمہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے والدین کے ساتھ ساتھ رشتہ داروں، یتیموں اور مساکین کے ساتھ ساتھ پڑوسیوں کے ساتھ نیکی کرنے یعنی حسن سلوک کرنے کا حکم دیا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

لَا يَسْتَقِيْمُ اِيْمَانُ عَبْدٍ حَتّٰى يَسْتَقِيْمَ قَلْبُهٗ وَلَا يَسْتَقِيْمُ قَلْبُهٗ حَتّٰى يَسْتَقِيْمَ لِسَانُهٗ وَلَا يَدْخُلُ (الْجَنَّةَ رَجُلٌ) لَا يَأْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ

کسی بندہ کا ایمان اس وقت تک درست نہیں ہوتا جب تک اس کا دل درست نہ ہو اور دل اس وقت تک درست نہیں ہوتا جب تک اس کی زبان درست نہ ہو جائے، اور کوئی بھی شخص اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کا پڑوسی اس کی اذیت سے محفوظ نہ ہو جائے۔

(مسند احمد بن حنبل ج ۳ ص ۱۹۸)

ہمسائے کوستانا منع ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

جو اپنے لئے پسند کرو وہی پڑوسی کے لئے

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ

جو اللہ عزوجل پر اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہے اپنے ہمسائے کو نہ ستائے، اور جو اللہ عزوجل اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہے اپنے مہمان کی عزت کرے، اور جو اللہ عزوجل اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہے منہ سے اچھی بات نکالے یا خاموش رہے۔

(بخاری شریف ج۵ ص ۲۲۴۰)

جو پڑوسی کو ستائے مومن نہیں

عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے بھی وہی پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ (اور مسلم نے یہ اضافہ کیا) یا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے پڑوسی کے لئے۔

(بخاری شریف ج ا ص ۱۴)

جس کا پڑوسی محفوظ نہیں

حضرت ابو شُریح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

وَاللهِ لَا يُؤْمِنُ. وَاللهِ لَا يُؤْمِنُ. وَاللهِ لَا يُؤْمِنُ. قِيْلَ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ الَّذِي لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ

خدا کی قسم! وہ مومن نہیں، خدا کی قسم وہ مومن نہیں، خدا کی قسم وہ مومن نہیں۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! کون (مومن نہیں)؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کا پڑوسی اس کی ایذا رسانی سے محفوظ نہیں۔''

(بخاری ج۵ ص ۲۲۴۰)

پڑوسی کے ساتھ احسان کرو

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ابوشریح العدوی الکعبی الخزاعی نے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں۔

سمعت اذنای وابصرت عینای حین تکلم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال:من کان یومن باللہ والیوم الآخر فلیکرم جارہ

جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ وہ پڑوسی کے ساتھ احسان کا معاملہ کرے۔

(سنن دارمی کتاب الاطعمہ)(بخاری شریف حدیث نمبر ۷۷۷۶)

مومن وہ ہے جو پڑوسی کو تکلیف نہ دے

حضرت ابوہریرہ رسول اللہ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا !

جو شخص اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ وہ اپنے

پڑوسی کوتکلیف نہ دے۔

(ابوداؤدکتاب حق الجوار)

پڑوسی کوتکلیف پہنچانے والاملعون ہے

شریک ابوعمر سے اوروہ ابوجحیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ !
ایک شخص رسول اللہ کے پاس اپنے پڑوسی کی شکایت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نےفرمایااپنے سامان لےکرراستے پرآجاؤراوی کہتے ہیں لوگ راستے سےگزرتے اوراس پر (پورااواقعہ سن کر پڑوسی کوتکلیف پہنچانے والے) لعنت کرتے (شدہ شدہ یہ خبراس تک پہنچی)وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیااورپوچھااے اللہ کے رسول میں نے ایسا کیا کیاکہ لوگ مجھ پرلعنت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نےفرمایالوگوں کےلعنت کرنے سے پہلےاللہ نے تجھ پرلعنت کی ہےاس شخص نے پڑوسی کوتکلیف نہ دینے کاوعدہ کیاجب وہ شخص آیاجواپنے پڑوسی کےظلم کاشکارتھاتوآپ نے فرمایااپناسامان (راستے سے)اٹھالواب تم مامون ومحفوظ ہو۔

(مستدرک حاکم ج ۴ص ۱۶۶)

براپڑوس قیامت کی نشانیوں میں سے ہے

حضرت ابوہریرہ مرفوعاً (یعنی ارشادرسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت سے)روایت کرتے ہیں کہ قیامت کی علامتوں میں سے براپڑوس اورقطع رحمی (رشتہ داروں کےحقوق کاادانہ کرنا)بھی ہے۔

(الادب المفرد ص ۱۴)

قیامت پرایمان نہ رکھنے والا

حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کے پتوں میں

سے ایک پتہ پر لکھوایا (اصل لفظ کتب ہے) اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔ وہ شخص اللہ اور روز قیامت پر ایمان نہیں رکھتا جس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو۔

(مستدرک حاکم ج ۴ ص ۱۶۵)

پڑوسی کے اہلخانہ پر بری نظر رکھنا

حضرت سلمی اپنے والد حضرت ابو بریدہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جس نے کسی مسلمان سے اس کی بیوی اور پڑوسی کے بارے میں دھوکہ کیا تو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

(کنزالعمال ص ۷۸۳۰)

پڑوسی کو کھانے میں سے کچھ بھیج دینا

حضرت ابوذر سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم شوربہ بناؤ تو اس میں پانی زیادہ کردو، پھر اپنے پڑوسیوں کے اہلخانہ کو دیکھو اور ان کو اس میں سے کچھ پہنچا دو۔

(مسند احمد بن حنبل ج ۵ ص ۱۶۱)

شوربہ زیادہ کرلے

حضرت جابر سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی گوشت پکائے تو تو اس میں شوربہ زیادہ کردے اور کچھ پڑوسیوں کے یہاں بھی بھجوادے۔

(الادب المفرد باب مایکثر ماءالمرق فیقسم فی الجیران ص ۴۰)

دوسری حدیث

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا مرفوعاً روایت کرتی ہیں کہ جب تم میں سے کوئی گوشت پکائے تو اس میں شوربہ زیادہ کرے اور کچھ پڑوسی کو بھی دے۔

(المجمع الزوائد)

بہترین پڑوسی

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ فرماتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے نزدیک بہترین پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسیوں کیلئے بہتر ہے اور اللہ کے نزدیک سب سے بہترین ساتھی وہ ہے جو اپنے ساتھیوں کیلئے سب سے بہتر ہے۔

(مستدرک حاکم ج ۴ ص ۱۶۸)

پڑوس میں حق دار کون

طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول میرے دو پڑوسی ہیں تو میں (ہدیہ تحفہ وغیرہ) میں کس سے شروعات کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کا دروازہ زیادہ قریب ہو۔

(مستدرک حاکم ج ۴ ص ۱۶۷)

قریبی پڑوسی مقدم ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا میرے دو پڑوسی ہیں تو میں کس سے شروع کروں (یعنی کوئی ہدیہ تحفہ یا کوئی اور چیز لینے دینے کے معاملہ میں کس پڑوسی کو مقدم رکھا جائے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے شروعات کرو جو ہدیہ میں تم سے زیادہ قریب ہو۔

(مسند احمد ج ۲ ص ۳۱۰)

پڑوسی کے حقوق، جامع حدیث

عمرو بن شعیب اپنے والد کے واسطے سے اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا !

کیا تم جانتے ہو کہ پڑوسی کا حق کیا ہے؟ اگر وہ تم سے مدد مانگے

تواس کی مدد کرو، اگر تم سے قرض مانگے تو اس کو قرض دو اور اگر وہ بیمار پڑے تو اس کی عیادت کرو اور اپنی عمارت کو زیادہ اونچی نہ بناؤ کہ اس کو ہوا کے پہنچے میں رکاوٹ ہو مگر پڑوسی کی اجازت سے۔ اور اگر تم میوہ خرید و تو کچھ اس کو بھی ہدیہ کرو، اگر ایسا نہ کرسکو تو پوشیدہ طور پر گھر لے جاؤ اور تمہارا بیٹا میوہ لے کر باہر نہ جائے کہ کہیں اس کے بیٹے کو رنج ہو۔ اور اپنے ہانڈی کی بو سے اس کو تکلیف نہ دو مگر یہ کہ کچھ اس کو بھی پہنچا دو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برابر پڑوسی کے ساتھ خیر خواہی کے بارے میں بیان کرتے رہے یہاں کہ میں نے گمان کرلیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑوسی کو وراثت میں حقدار قرار دے دیں گے۔

اگر پڑوسی بھوکا رہے

حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ! وہ مومن نہیں ہے جو خود تو پیٹ بھر کر سوئے اور اس کا پڑوسی بھوکا ہو۔

(الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۳۵۸)

پہلے پڑوسی دیکھو

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ! پڑوسی گھر سے پہلے ہے۔

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ کہیں بھی گھر خریدنے بنانے سے قبل پڑوس کو دیکھنا چاہئے اگر پڑوسی صالح اور نیک ہوں تو پھر وہاں قیام کا فیصلہ کرے ورنہ اس مقام کو چھوڑ دے۔

برادرانِ اسلام ! اسلام میں پڑوسی کو جو حقوق دیئے گئے ہیں آج کے دور میں ان کا خیال نہیں رکھا جاتا ہمیں چاہیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرامین عالیہ کی روشنی میں پڑوسی کے حقوق ادا کرنے کی کوشش کریں اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

آدابِ زندگی

اور

احکامِ رسول

صلح کروانے کی فضیلت

اسلام اخوت اور بھائی چارے کا درس دیتا ہے اور ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان کا بھائی قرار دیتا ہے اور اگر کبھی مسلمانوں کے درمیان پھوٹ پڑ جائے یا ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے لڑ پڑے تو دونوں میں صلح کروانے کا حکم دیا گیا ہے اور اس سلسلہ میں واضح ارشاد موجود ہے۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۠

مسلمان مسلمان بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرو اور اللہ سے ڈرو کہ تم پر رحمت ہو۔

(سورۃ الحجرات آیت ۱۰)

برادرانِ اسلام! حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو مسلمانوں میں صلح کروانے والے کے لئے بہترین اجر وثواب کی بشارت دی ہے جیسا کہ فرمانِ رسول ہے!

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

الا اخبركم بأفضل من درجة الصيام والصلاة والصدقة ؟ قالوا بلى . قال اصلاح ذات البين . وفساد ذات البين الحالقة

کیا میں تمہیں روزے، نماز اور صدقے سے بڑھ کر افضل درجات کے اعمال نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کہا: کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپس کے میل جول اور روابط کو بہتر بنانا۔ (اور اس کے برعکس) آپس کے میل جول اور روابط میں پھوٹ ڈالنا (دین کو) مونڈ دینے والی خصلت ہے۔

(ابوداؤد حدیث ۴۹۱۹)

اچھا مسلمان وہ ہے جو اپنی معاشرتی زندگی میں لوگوں کے ساتھ بھلائی سے اور اگر مسلمان آپس میں لڑ پڑیں تو وہ اپنے شرعی فرائض کی پاسداری کرتے ہوئے دونوں میں صلح کروا دے اگر وہ یہ کام اللہ کی رضا کے لئے کرے گا تو اُسے بہت بڑے درجات عطا کئے جائیں گے اور اس طرح معاشرہ بھی امن کا گہوارہ بن جائے گا۔

صلح کروانا حضور کی سنت ہے

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ قبا کے لوگ لڑ پڑے یہاں تک کہ ایک دوسرے پر پتھر پھینکنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی تو فرمایا ہمارے ساتھ چلو کہ صلح کرادیں۔

(بخاری شریف حدیث ۲۵۸۱)

صلح کروانے کے لئے جھوٹ بولنا

سیدہ ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنھا سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ شخص جھوٹا نہیں ہے جو جھوٹی بات صلح کرانے کے لیے کہہ دے بشرطیکہ نیت اچھی ہو۔

(بخاری شریف ۲۵۸۰)

برادرانِ اسلام ! دو آدمیوں میں رنج ہو اور دوسرا مسلمان اُن میں صلح کروانے کے لئے کہے کہ وہ تو آپ کے خیر خواہ ہیں یا آپ کی تعریف کرتے ہیں یہ جائز ہے۔

حضرت امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ایسے جھوٹ کی رخصت ہے جس میں بہت فائدے کی امید ہو۔

حضرت امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ تین جگہ جھوٹ بولنے کی اجازت ہے ایک تو لڑائی میں، دوسرے مسلمانوں میں آپس میں میل جول کرانے میں، تیسرے اپنی بیوی سے، بعضوں نے اور مقاموں کو بھی جہاں کوئی مصلحت ہو انہی پر قیاس کیا ہے۔

تین دن سے زیادہ ناراضگی منع ہے

مسلمانوں کا تین دن سے زیادہ آپس میں بول چال بند رکھنا حرام ہے !

سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!
ہر سوموار اور جمعرات کو (بارگاہِ الٰہی میں) اعمال پیش کیے جاتے ہیں، پس
اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کے (صغیرہ) گناہ معاف فرما دیتا ہے جو اللہ کے ساتھ
کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو۔ سوائے اس شخص کے کہ اس کے اور اس کے بھائی
کے درمیان دشمنی اور کینہ ہو۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، ان دونوں کو چھوڑ دو
یہاں تک کہ یہ صلح کرلیں۔

(مسلم شریف)

برادرانِ اسلام! اللہ تبارک وتعالیٰ کو وہ قدم سب سے زیادہ پسند ہے جو دو مسلمانوں کے درمیان صلح کروانے کے لئے اُٹھے اس لئے ہمیں چاہیے کہ جب دو مسلمان بھائی آپس میں لڑ پڑیں یا ناراض ہو جائیں تو اُن میں صلح کروادیں اس طرح اخوت اور بھائی چارے کی فضا قائم ہو سکتی ہے بعض لوگ مسلمانوں کو لڑا کر راضی ہوتے ہیں اُن سے بچنا ضروری ہے اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

چغل خوری سے بچو

برادرانِ اسلام! شریعت اسلامیہ میں غیبت اور چغلی سے منع فرمایا گیا ہے۔

چغل خوری کے معنی ہیں کہ کسی کی راز کی بات دوسرے سے کہہ کر دو مسلمانوں میں نا اتفاقی پیدا کی جائے ایسی بات جو دوسرے تک پہنچانا شرانگیز ہو اور وہ بات دوسے تک پہنچا کر فتنہ پیدا کرنا اور ایک دوسرے سے محبت کا رشتہ تڑوانا چغل خوری کہلاتا ہے۔

امام ذہبی کہتے ہیں کہ چغل خوری کبائر میں سے ہے، اس کے حرام ہونے پر مسلمانوں کا اجماع ہے اور کتاب وسنت کے شرعی دلائل اس کی حرمت کے متقاضی ہیں۔

جرجانی رحمۃ اللہ کہتے ہیں: چغل خور وہ ہے جو لوگوں کے ساتھ پہلے باتیں کرتا رہتا ہے پھر جا کر انہی کی چغلی شروع کر دیتا ہے، اور ان کے راز فاش کرتا ہے جن کو وہ شخص ناپسند کرتا ہے،

برادران اسلام! بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ اِدھر کی باتیں اُدھر اور اُدھر کی باتیں اِدھر بڑھا چڑھا کر بیان کرتے رہتے ہیں جس سے اکثر اوقات غلط فہمیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور بات قطع تعلقی تک جا پہنچتی ہے اسلام میں اس عمل سے منع فرمایا گیا ہے۔

چغل خوری کے معاشرے پر بڑے برے اور خطرناک اثرات مرتب ہوتے ہیں بعض اوقات ایسی صورتحال ہو جاتی ہے خوش وخرم گھرانہ نفرت وعداوت کی آگ میں جھلس کر رہ جاتا ہے۔ جان نچھاور کرنے والے بھائی ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو جاتے ہیں، ساس اور بہو جن کا رشتہ ماں، بیٹی کا بھی ہوتا ہے۔ ایک دوسری کو ایک آنکھ نہیں بھاتیں۔ بلکہ اس چغل خوری کی وجہ سے ایک دوسری پر الزامات کا ایسا تکلیف دہ سلسلہ شروع ہو جاتا ہے کہ نتیجتاً بیٹے کی ماں باپ سے علیحدگی یا بیوی کی طلاق پر معاملہ ٹھنڈا ہوتا ہے، جبکہ یہ سارے کا سارا کیا دھرا اس بدفطرت، بدخصلت اور بدطینت چغل خور کا ہوتا ہے۔

چغل خوری کا حکم

برادرانِ اسلام! چغل خوری کبیرہ گناہ اور فحش ونافرمانی ہے اور چغل خور کو قیامت کے

دن اللہ کے ہاں بھی سخت صورتحال کا سامنا ہوگا۔

دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے !

ویل لکل همزة لمزة

بڑی خرابی ہے ہر ایسے شخص کی جو عیب ٹٹولنے والا اور غیبت کرنے والا ہو۔

چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا !

لا یدخل الجنة نمام

(بخاری ومسلم)

برادران اسلام ! جو شخص چغلی کے ذریعے لوگوں کے درمیان فساد ڈالتا ہے وہ گناہ کبیرہ کا بھی مرتکب ہوتا ہے اور حرام کام کا بھی ایسا شخص کبھی جنت میں نہیں جائے گا۔ہاں وہ شخص جو اس کو حرام ہی جانتا ہے لیکن اس سے چغل خوری کا گناہ سرزد ہو جاتا ہے تو اللہ نے اگر اس کا یہ گناہ معاف نہ فرمایا تو وہ جہنم میں جائے گا اور اپنے فعل شنیع کا ذائقہ چکھے گا۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لوگوں میں سب سے بدترین بندہ لعن وطعن کرنے والا چغل خور ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو ! بعض لوگ بہت جلد غصہ میں آجاتے ہیں اور دوسرے کو لعن طعن کرنے لگتے ہیں یہ بھی بہت بری خصلت ہے جس کی وجہ سے بندہ اللہ تعالیٰ کے غضب کا بھی شکار ہوتا ہے اور لوگوں میں بھی قدر کھو دیتا ہے ایسے ہی چغلی کرنے والے کی معاشرہ میں کوئی عزت نہیں ہوتی بلکہ ہر بندہ ایسے شخص سے بچنے کی کوشش کرتا ہے اور اُس کے ساتھ بیٹھنے اور بات کرنے کا روادار نہیں ہوتا۔

چغل خور کے لئے آگ

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس

سے گزرے، توفرمایاان دونوں کوعذاب ہورہاہےاوران کوعذاب کسی بڑی بات پر نہیں ہورہا۔ پھر فرمایا کیوں نہیں وہ بڑی بات ہی ہے ۔ان میں سے ایک فکان یمشی بالنمیمۃ وہ چغلی کھایا کرتا تھا۔ اوردوسرا لایستتر من بولہ پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا۔بخاری ومسلم

جنت سے محروم شخص

اور یہ سب سے بڑی محرومی جس کا چغل خور کوسامنا کرنا پڑے گاوہ جنت میں داخل ہونے سے محرومی ہوگی اس لئے کہ فرمان رسول ہے چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔(مسلم)

برادران اسلام ! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شخص کے لئے جنت کی بشارت دی ہے جو اپنی زبان اور شرمگاہ کی حفاظت کرے اس لئے ہمیں اپنی زبان کی حفاظت کرتے رہنا چاہیے تاکہ غیبت، چغلی اور مسلمان کی دل آزاری جیسے گناہوں سے بچ سکے۔

اوراگر اس فعل شنیع کامرتکب ہوتارہاتو بندہ آگ سے نہیں بچ سکے گا جیسا کہ احادیث میں یوں بیان ہوا۔

دوغلہ کی زبان آگ کی ہوگی

عَنْ عَمَّارٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَنْ کَانَ لَہٗ وَجْھَانِ فِی الدُّنْیَا کَانَ لَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ

”حضرت عمار(بن یاسر)رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو دنیا میں دو منہ رکھے(یعنی جس میں دوغلا پن ہو)تو قیامت کے روز اس کے منہ میں دو آگ کی زبانیں ہوں گی۔“

(ابوداؤد شریف ج۴ص۲۶۸)

برادرانِ اسلام ! بعض لوگ ایسے ہی گناہِ بےلذت کے شکار ہو جاتے ہیں ایک کی بات دوسرے سے کر کے منہ کا ذائقہ بدلتے رہتے ہیں لیکن اُن کے لئے یہ عمل بد بہت نقصان دہ ہوگا اور قیامت کے دن ایسے شخص کو آگ کی دوزبانیں دی جائیں گی کہ دنیا میں چغلی کھانے کا مزہ چکھو۔

دومنہ رکھنے والا شخص

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی الله عنه اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم یَقُوْلُ اِنَّ شَرَّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَیْنِ الَّذِی یَأْتِی هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دومنہ رکھنے والا شخص انتہائی برے لوگوں میں سے ہے جو ایک کے منہ پر کچھ کہتا ہے اور دوسرے کے منہ پر کچھ۔"

(بخاری شریف ج٦ ص٢٦٢٦)

برادران اسلام ! ایسا شخص بھی چغل خوروں کی فہرست میں آئے گا جو جہاں جائے ویسی بات کہے یعنی ادھر ادھر کی باتیں کر کے لوگوں میں فساد کرانے والا دوغلا شخص ہوتا ہے بندہ اسے اپنا خیر خواہ سمجھتا ہے لیکن وہ اندر ہی اندر اس کی جڑیں کاٹ رہا ہوتا ہے ایسا شخص جہنم کا ایندھن بنے گا۔حضرت یحییٰ بن اکثم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ چغل خور جادوگر سے زیادہ شریر اور فسادی ہوتا ہے یہ بد بخت چغل خور ایک دن میں وہ فتنے پیدا کر دیتا ہے جو جادوگر ایک مہینہ میں بھی برپا نہیں کر سکتا۔

(نزہۃ المجالس ج١ ص ١٢٣)

برادرانِ اسلام! چغل خوری بری عادات میں سے ہے بسا اوقات بندہ سمجھتا ہے کہ وہ جو بات کر رہا ہے وہ چغلی کے زمرے میں نہیں آتی لیکن وہ چغلی ہوتی ہے اس لئے اس بارے میں نہایت محتاط رہنا چاہیے تا کہ جہنم کی آگ سے بچ سکیں۔

تکبر منع ہے

اللہ تعالٰی اور ہمارے آقا و مولا سیّد الانبیاء والمرسلین حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تکبر سے منع فرمایا ہے !

اللہ تعالٰی کا ارشاد ہے !

وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۚ إِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَنْ
تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولًا ﴿٣٧﴾ كُلُّ ذَٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهُ عِنْدَ رَبِّكَ
مَكْرُوهًا ﴿٣٨﴾

قَ الْأَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولًا ﴿٣٧﴾

اور زمین میں اتراتا نہ چل بیشک تو ہرگز زمین نہ چیر ڈالے گا اور ہرگز بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا یہ جو کچھ گزرا ان میں کی بُری بات تیرے رب کو ناپسند ہے

(بنی اسرآئیل:38-37)

اللہ تعالٰی کا ارشاد ہے !

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۖ إِنَّ اللَّهَ
لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ﴿١٨﴾

اور کسی سے بات کرنے میں اپنا رخسارہ کج نہ کر اور زمین میں اِتراتا نہ چل بیشک اللہ کو نہیں بھاتا کوئی اِتراتا فخر کرتا

(سورہ لقمان آیت ۱۸)

متکبر کے لئے سخت سزا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے !

اللہ تعالٰی فرماتا ہے ! ''عزت میری اِزار (تہ بند) ہے اور تکبر میری (اوڑھنے کی) چادر ہے، جس شخص نے ان دونوں میں سے کسی ایک کو مجھ سے چھینا میں اسے سخت سزا دوں گا''۔

(رواہ مسلم)

عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ اِنَّ اللهَ اَوْحٰى اِلَيَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰى لَا يَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ وَلَا يَبْغِ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ

''حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالٰی نے میری طرف وحی کی ہے کہ تواضع (و انکساری) اختیار کرو اور کوئی شخص (اپنے آپ کو بہتر سمجھتے ہوئے) کسی دوسرے پر فخر نہ کرے اور نہ کوئی کسی پر ظلم کرے۔''

(مسلم شریف ج ۴ ص ۲۱۹۸)

متکبر جنت میں داخل نہ ہوگا

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے !

جس شخص کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہ ہو گا۔ ایک آدمی نے کہا کہ ہر آدمی چاہتا ہے اس کے کپڑے اور جوتے خوبصورت ہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالٰی خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے تکبر تو حق کو قبول کرنے سے انکار کرنا اور لوگوں کو حقیر جاننا ہے۔

(رواہ مسلم)

ایک روایت میں ہے! جس شخص کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی ایمان ہوگا وہ آگ میں داخل نہ ہوگا۔ اور جس شخص کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہ ہو گا۔

برادرانِ اسلام ! تکبر سے بچنا ضروری ہے معمولی سے معمولی تکبر بھی جہنم میں لے جائے گا اس لئے تواضع اور انکساری اختیار کرنا ازحد ضروری ہے اپنے ہر قول فعل اور عمل سے بندے کو عاجزی اختیار کرنی چاہیے مال دولت کی بہتات لمبی لمبی گاڑیاں سامان آرائش کا حصول بہت بڑی آزمائش ہے اگر بندہ رب کے شکر کی بجائے دنیا کے مال پر تکبر کرے گا تو جہنم کی آگ کے لئے تیار رہے جیسا کہ فرمان ہے۔

متکبر کا انجام

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے!

تکبر کرنے والوں کو قیامت کے دن چیونٹیوں کی طرح آدمیوں کی شکل میں جمع کیا جائے گا۔ ہر طرف سے ان پر ذلت چھا رہی ہوگی۔ انہیں جہنم کی بولس نامی جیل کی طرف ہانکا جائے گا۔ ان پر بہت بڑی آگ بلند ہو رہی ہوگی۔ انہیں جہنمیوں کے زخموں سے بہتی ہوئی پیپ پلائی جائے گی

(رواہ الترمذی)

دنیا میں تکبر کرنے والوں کو آخرت میں اس قدر حقیر اور ذلیل کیا جائے گا جس کا تصور بھی روح کو لرزا دیتا ہے بندے کو تکبر سے بچنا چاہیے تا کہ آخرت کے برے انجام سے بچ سکے۔

متکبرانہ چال سے بچو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے !

''ایک آدمی ایک خوبصورت خوش کن لباس میں جا رہا تھا۔ اس نے اپنے سر میں کنگھی کی ہوئی تھی۔ اس کی چال متکبرانہ تھی۔ اسے اللہ تعالیٰ نے زمین میں دھنسا دیا وہ قیامت کے دن تک زمین میں ڈوبتا جائے گا۔

برادرانِ اسلام ! اللہ تعالیٰ کو تکبر انتہائی ناپسند ہے کسی بندے کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ تکبر کرے اور اپنی بڑائی کا دعوے دار ہو کیونکہ کبریائی تو اللہ کا حق ہے بندے کو بندہ ہی رہنا چاہیے خدائی دعوے کرنے والوں کو برے انجام سے دو چار ہونا پڑتا ہو اللہ ہمیں عجز و انکسار کی دولت سے نوزے۔

غصہ سے بچنا ضروری ہے

غصہ کو عربی میں غضب کہتے ہیں اور یہ انسان کی اس کیفیت کو کہتے ہیں کہ جو کسی ناپسندیدہ بات یا منظر کو دیکھ کر اس کے چہرے یا عمل سے برہمی کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے اور اس کی دو قسمیں ہیں جائز غصہ، بے جا اور ناجائز غصہ۔

جائز غصہ سے مُراد وہ امور کہ جن پر غصہ کیا جاسکتا ہے جیسے کہ منکرات کو دیکھ کر انسان کے اندر اس سے نفرت کی وجہ سے آگ بھڑک اٹھتی ہے اور وہ اپنے دل میں کڑھن محسوس کرتا ہے اور منکرات کو ختم کرنے کے درپے ہو جاتا ہے اسے ہم غیرت ایمانی سے تعبیر کرسکتے ہیں اور اس طرح کا غصہ اور غضب عین تقاضہ شریعت ہے۔

اسی طرح غصہ کی دوسری قسم ذاتیات سے متعلقہ ہے کہ ذاتی نقصان کی وجہ سے کسی کو کسی پر غصہ آجاتا ہے۔اس بارے میں اگر تو وہ غصہ غلطی سے زیادہ نہیں تو درست ہے ورنہ دوسرے پر زیادتی تصور کرتے ہوئے یہ غصہ حرام ہوگا۔

برادرانِ اسلام! غصہ یوں تو انسانی فطرت میں شامل ہے لیکن اگر بات بے بات غصہ آتا ہو تو یہ ایک اخلاقی مرض کی صورت اختیار کر جاتا ہے اگر اس مرض کا فوری اور صحیح علاج نہ کیا جائے تو اس کے اثرات انسان کے ذہن و دماغ اور معاملات پر بہت زیادہ ہو سکتے ہیں جن کی بدولت انسان میں نا اتفاقی، حسد و کینہ، بغض و نفرت، گالی وگلوچ حتٰی کہ مار پیٹ، قتل وخونریزی، طلاق جیسی برائیاں در آتی ہیں اس لئے ضروری ہے کہ مسلمان اپنے غصہ پر قابو پانے کے لئے قرآن وحدیث سے رہنمائی حاصل کرے۔

حضور سیّد کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معلّمِ کائنات بھی ہیں اور حکمت ودانائی سکھانے والے بھی آپ نے غصہ کے کئی علاج ہمیں عطا فرمائے ہیں آپ کا فرمان ہے!

سیدنا سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ !

دو آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گالی گلوچ کررہے تھے ان میں کا ایک غصے میں آگیا، اس کا چہرہ سرخ ہوگیا اور اس کی رگیں پھول گئیں،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا: میں ایک کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ اسے کہہ لے تو اس کی یہ کیفیت دور ہو جائے، وہ کلمہ ہے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم (میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں) چنانچہ جن لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سنا ان میں سے ایک شخص اس غصہ ہونے والے شخص کے پاس گیا اور کہنے لگا کیا تم جانتے ہو کہ ابھی ابھی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا اس نے جواب دیا: نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں کہ ہیں میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں جسے اگر یہ پڑھ لے تو اس کا غصہ جاتا رہے، وہ کلمہ ہے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اس شخص نے کہا کہ کیا تو مجھے پاگل سمجھ رہا ہے۔

(صحیح بخاری حدیث ۳۲۸۲)(مسلم شریف حدیث ۲۶۱۰)

برادرانِ اسلام! اگر ہم آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرامین اقدس پر عمل کریں تو ہر شعبہ زندگی میں کامیابی بھی حاصل کر سکتے ہیں اور ترقی بھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرامین پر عمل کر کے اپنی دُنیا بھی بہتر بنا سکتے ہیں اور آخرت بھی۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرامین پر عمل کر کے اپنے روز مرہ کے معاملات کو بھی دُرست رکھ سکتے ہیں اور کامیاب انسان بھی بن سکتے ہیں غصہ کے حوالہ سے بھی آپ کے واضح ارشادات موجود ہیں جو اس بُرائی سے بچنے کے لئے ہمارے لئے نُسخہ کیمیا ہیں۔

اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت

یعنی ایک مومن یہ سوچے کہ اللہ اور اس کے رسول نے غُصّہ آنے پر صبر سے کام لینے اور لوگوں کی غلطی کو معاف کر دینے کا حکم دیا ہے، اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے

وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۚ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا
الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ﴿٣٤﴾

اور نیکی اور بدی برابر نہ ہو جائیں گی اے سننے والے برائی کو بھلائی سے ٹال
جبھی وہ کہ تجھ میں اور اس میں دشمنی تھی ایسا ہو جائے گا جیسا کہ گہرا دوست

(سورۃ حم سجدہ آیت ۳۴)

اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے مفسر قرآن سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان نے فرمایا ہےاس سے مرادغصہ کے وقت صبر کرنااور برائی کو معاف کرنا ہے۔

(صحیح بخاری)

برادرانِ اسلام! غصہ آئے توانسان صبر کرے اور غصہ دلانے والے کو کچھ نہ کہے تو یقینی بات ہے کہ دوسرا شخص بندے کے اس رویہ کو کبھی بھلانہیں سکتا۔

غصہ کو پی جانے کا ایک بہترین علاج یہ ہے کہ غصہ کے دینی ودنیوی نتائج پر غور کرے کہ بسااوقات ایک شخص غصہ میں ایسی بات کر جاتا ہے یا ایسی حرکت کا مرتکب ہوتا ہے جس سے اس کی دنیاوآخرت برباد ہو جاتی ہے۔

ہر مسلمان کو چاہیے کہ اُن اسباب اور چیزوں سے پرہیز کرے جو غصہ بڑھاتے ہیں۔

دوسرا یہ کہ اُن فضائل، اجر وثواب کو اپنے پیش نظر رکھے جو غصہ پی جانے اور غصہ پر کنٹرول کرنے کے عوض حاصل ہوتے ہیں۔

تیسرے یہ کہ بردباری یعنی غصہ کی حالت میں انتقام کی طاقت کے باوجود صبر سے کام لے۔

برادرانِ اسلام غصہ پر کنٹرول کرنا اللہ اور اُسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے احکامات پر عمل کرنا ہوتا ہے اور یہ عمل اللہ اور اُس کی محبت کے حصول کا ذریعہ ہے۔

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بنوقیس کے ایک شخص سے فرمایا!

تمہارے اندر دوایسی عادتیں ہیں جنہیں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پسند کرتے ہیں، بردباری اور سنجیدگی۔

(صحیح مسلم)

غصہ پر کنٹرول کرنا

برادرانِ اسلام! غصہ پر کنٹرول کرنا ضروری ہے صبر کرنے والے کو اللہ آخرت میں انعامات سے نوازے گا جیسا کہ احادیث میں اس کی بشارت ہے غصہ پر قابو رکھنے اور صبر کرنے والے کو انعام کے طور پر یہ اختیار دیا جائے گا کہ حورانِ جنت میں سے جس کا چاہو انتخاب کرو۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا !

جو شخص انتقام کی قدرت کے باوجود غصہ پی جاتا ہے تو اللہ تعالی قیامت کے دن اس شخص کو تمام مخلوقات کے سامنے بلا کر فرمائے گا کہ آج تم جنت کی جس حور کا انتخاب کرنا چاہو جا کر انتخاب کر لو۔

(ابو داود والترمذی، بروایت انس بن معاذ)

غضبِ الٰہی سے بچنے کا طریقہ

برادرانِ اسلام! غصہ پر کنٹرول کرنا بھی اللہ کے غضب سے بچاؤ کا ذریعہ ہے !

ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کرتا ہے کہ وہ کونسا عمل ہے جو مجھے اللہ کے غضب سے محفوظ رکھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم غصہ نہ کرو (اللہ تعالیٰ تم پر بھی غصہ نہ ہوگا)

(مسند احمد بن حنبل)

جنت میں جانے کا ذریعہ

برادرانِ اسلام ! غصہ پر کنٹرول کرنا جنت بھی میں داخلہ کا ذریعہ ہے جیسا کہ حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک صحابی کو جنت میں جانے کے لئے یہ آسان عمل تجویز فرمایا روایت ہے کہ !

ایک صحابی نے سوال کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے کوئی ایسا عمل بتلایئے کہ اس پر عمل کرلوں تو مجھے جنت مل جائے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا غصہ نہ کرو تمہیں جنت میں داخلہ مل جائے گا۔

(الطبرانی الاوسط بروایت ابو داود)

حصولِ اجر کا ذریعہ

غصہ پر کنٹرول کرنا بہت بڑے اجر کے حصول کا ذریعہ ہے،

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ اللہ تعالی کے نزدیک غصہ کا گھونٹ پی جانے سے زیادہ اجر والا کوئی اور گھونٹ پینا نہیں ہے۔

(ابن ماجہ)

غصہ کا علاج کیسے کریں

غصہ کرنے والا جس حالت پر ہے اسے بدل دے ،
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے اگر وہ کھڑا ہو تو بیٹھ جائے اور اگر بیٹھا ہو تو لیٹ جائے۔

(سنن ابو داود)

اور اگر مناسب سمجھے تو وہ اُس جگہ ہی کو چھوڑ دے اور دور ہٹ جائے۔

دوسری روایت

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے !
سکھاؤ (یعنی لوگوں کو تعلیم دو)، بشارت (خوشخبری) سناؤ اور سختی نہ کرو (یہ بات آپ نے تین بار بیان فرمائی) پھر دوبارہ فرمایا اگر کسی کو غصہ آئے تو وہ خاموش ہو جائے

(مسند احمد بروایت ابن عباس)

غصے کی عادت ختم کرنے کیلئے ورد

جس کو غصہ آتا ہو اسے چاہیئے کہ ہر نماز کے بعد اکیس بار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لے کھانا کھاتے وقت تین تین بار پڑھ کر کھانے اور پانی پر بھی دم کر لے۔
چلتے پھرتے کبھی کبھی یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم کہہ لیا کریں۔
چلتے پھرتے یا ارحم الراحمین پڑھتا رہے۔
روزانہ سات بار سورۃ آلِ عمران کی ۱۳۴ ویں آیت کا یہ حصہ پڑھتا رہے۔
وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ

الْمُحْسِنِیْنَ﴿۱۳۴﴾

برادرانِ اسلام ! حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی احادیث مبارکہ میں غصہ کے کئی علاج بیان فرمائے گئے ہیں جنہیں ہم مختصراً درج کر رہے ہیں جب غصہ آجائے تو ان میں سے کوئی بھی ایک علاج کرلیں۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔

ولاحول ولاقوۃ الاباللہ۔

چپ ہوجائیں۔

وضو کرلیں۔

ناک میں پانی چڑھالیں۔

کھڑے ہیں تو بیٹھ جائیں۔

لیٹ جائیں۔

زمین سے چپٹ جائیں۔

(اگر باوضو ہیں تو) سجدہ کریں اور منہ خاک پر رکھیں تا کہ احساس ہو کہ میں خاک سے بنا ہوں لہٰذا بندے پر غصہ کرنا مجھے زیب نہیں دیتا۔

جس پر غصہ آرہا ہے اس کے سامنے سے ہٹ جائیں سوچیں کہ اگر میں غصہ کروں گا تو دوسرا بھی غصہ کرے گا اور بدلہ لے گا اور مجھے دشمن کو حقیر نہیں سمجھنا چاہیے۔

برادران اسلام ! حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرامینِ اقدس کی روشنی میں بات واضح ہوتی ہے کہ عفو و درگزر بہت ہی اعلیٰ عمل ہے بلکہ ایمان کے حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ اللہ کی رضا کے حصول کے لئے کسی کو معاف کرنا بہت بڑے اجر و ثواب کا باعث ہوگا اس لئے معمولی باتوں پر غصہ کرنا اور قطع تعلقی کرلینا اچھی بات نہیں کوئی چیز اپنے مزاج کے مطابق نہ ہو تو غصہ کرلینا اخلاقیات سے گرا ہوا عمل ہے۔

برادران اسلام ! بندے کو حق بات کے لئے غصہ میں آنا جائز ہی نہیں ضروری بھی ہے اگر کوئی اللہ تبارک وتعالیٰ کے محبوب کی عزت و حرمت پر حملہ کرے تو غصہ میں نہ آنا بے غیرتی ہی نہیں ایمان کے بھی خلاف ہے۔

مصافحہ اور معانقہ سنت محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُخوتِ اسلامیہ کے جذبہ کو اُبھارنے کے لئے آپس میں شیر وشکر کرنے کے لئے احکامات ارشاد فرمائے ہیں اور مومنین کے دوسرے مومنین پر حقوق وفرائض بیان کردیئے ہیں اسلامی معاشرے کو اُخوت وبھائی چارے کا نمونہ بنانے کے لئے ہر فرد کو ایک دوسرے کے حقوق کا حکم شریعت میں موجود ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ بندہ اللہ تعالٰی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات کو اپنی زندگی کا جز بنالے تاکہ فلاح وکامیابی حاصل کرسکے۔

مصافحہ بدعت نہیں سنت ہے

برادرانِ اسلام ! مصافحہ اور معانقہ کرنا سُنت رسول ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام صحابہ کرام آپس میں شیر وشکر تھے اور ایک دوسرے سے مصافحہ کرتے تھے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

کچھ لوگ اسلام کے نام پر اسلامی تعلیمات کو ہی بدعت اور شرک کا نام دے کر مسلمانوں کو اصل اسلام سے دور لے جانے کی ناپاک کوشش کررہے ہیں جبکہ یہ ان کی شیطانی سوچ ہے۔ شاید وہ چند لوگوں کو تو گمراہ کرنے میں کامیاب ہوجائیں لیکن اللہ تعالٰی اپنے محبوب کی سنتوں کو امت کے سوادِ اعظم کے ذریعے قیامت تک زندہ رکھے گا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرامین کی روشنی میں گلے ملنا یا ہاتھ ملانا عظیم سنت ہے احادیث ملاحظہ فرمائیں

حضور صحابہ کو گلے لگاتے مصافحہ فرماتے

حضرت ایوب بن بشیر، عنزہ قبیلہ کے ایک شخص نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا جب وہ ملک شام سے رخصت ہونے لگے کہ میں آپ

سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیثوں میں سے ایک حدیث پوچھنا چاہتا ہوں۔ فرمایا کہ اگر کوئی راز نہ ہوا تو میں تمہیں بتا دوں گا۔ میں عرض گزار ہوا کہ وہ راز نہیں ہے۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملاقات کے وقت آپ حضرات سے مصافحہ کیا کرتے تھے؟ فرمایا کہ میں جب بھی ملا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے مصافحہ فرمایا اور ایک روز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بلوایا لیکن میں گھر میں نہیں تھا۔ جب میں آیا تو مجھے بتایا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے یاد فرمایا ہے۔ پس میں حاضر بارگاہ ہوا اور آپ اپنے تخت پر جلوہ افروز تھے۔

فالتزمني فكانت تلك اجود واجود

تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے گلے لگالیا یہ منظر نہایت عمدہ تھا نہایت عمدہ تھا۔

(ابوداؤد شریف ج ۴ ص ۳۹۵)

حضرت جعفر سے معانقہ فرمانا

حضرت شعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

تلقي جعفر بن ابو طالب فالتزمه وقبل ما بين عينيه

حضرت جعفر بن ابو طالب سے ملے تو ان سے معانقہ فرمایا اور ان کی دونوں آنکھوں کے درمیاں بوسہ دیا۔

(ابوداؤد شریف ج ۴ ص ۳۹۷)

برادرانِ اسلام ! مصافحہ اور معانقہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ ہے جو اس کو بدعت کہے وہ لوگوں کو سنت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دور کر رہا ہے بعض لوگ عیدین کے موقع پر مصافحہ اور معانقہ کو خلافِ سنت قرار دیتے ہیں حالانکہ یہ درست نہیں۔

مصافحہ صحابہ میں مروج تھا

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ !

قُلْتُ لِاَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَكَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِي اَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ؟ قَالَ نَعَمْ

انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے عرض کیا ! کیا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ میں مصافحہ مروّج تھا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔"

(بخاری شریف ج۵ ص۲۳۱۱)

مسلمان کی بخشش مصافحہ سے

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ اِلاَّ غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ اَنْ يَفْتَرِقَا

جب بھی دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں تو علیحدہ ہونے سے پہلے ہی ان کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔"

(ترمذی شریف ج۵ ص۷۴)

برادرانِ اسلام ! جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے مصافحہ اور معانقہ کرتا ہے تو قدرتی طور پر اس کے دل میں مسلمان بھائی کی محبت اجاگر ہوجاتی ہے۔

اگر کوئی مسلمان اپنے والدین، مشائخ اور اساتذہ کے ہاتھ پاؤں کو بوسہ دیتا ہے تو اس سے اس کی محبت اور تعظیم دونوں کا اظہار ہوجاتا ہے۔ احادیث سے ثابت ہے کہ جب دو مسلمان اللہ کی رضا کے لئے ایک دوسرے سے مصافحہ کرتے ہیں تو اللہ ان دونوں کو بخش دیتا ہے۔

جو لوگ مصافحہ اور معانقہ کی مبارک سنتوں کو ترک کردیتے ہیں وہ آخرت میں بہت بڑے اجر سے محروم رہیں گے اللہ ہمیں صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

کھانا کھلانا سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

برادران اسلام ! اللہ تعالیٰ کی خوشنودی، حصول برکت اور ایک دوسرے سے محبت میں اضافہ کے لئے مسلمانوں کا ایک دوسرے کو کھانا کھلانا سنت ہے اس بابرکت سنت پر عمل کر کے معاشرہ میں بھائی چارے کی فضا پیدا ہوتی ہے نفرت کی دیواریں زمین بوس ہو جاتی ہیں اور محبت کے گلستان کھل اُٹھتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس پیاری سنت پر عمل کر کے ہم دین و دنیا کی بھلائی حاصل کر سکتے ہیں۔

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا !

عن الحسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یُبَاھِیْ مَلَآئِکَتَہٗ بِالَّذِیْنَ یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ مِنْ عَبِیْدِہٖ

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا !

بیشک اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے ان لوگوں کے بارے میں فخر فرماتا ہے جو اسکے بندوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔

(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۶۸)

پرہیزگار ہی کی دعوت کرو

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لَا یَاْکُلُ طَعَامَکَ اِلَّا تَقِیٌّ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تیرا کھانا نہ کھائے گا مگر پرہیزگار۔

(مستدرک حاکم ج ۴ ص ۱۲۸) (مسند احمد بن حنبل ج ۳ ص ۳۸)

ریاکاری کیلئے کھانا کھلانا

عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن طعام المتبارین ان یوکل

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسے کھانوں سے منع فرمایا جوایک دوسرے پر سبقت لیجانے کیلئے کھلائے جاتے ہیں۔

(سنن ابی داؤد ج ۲ ص ۵۲۷)(مستدرک حاکم ج ۴ ص ۱۲۹)

برادرانِ اسلام ! آج کل رواجاً دعوتوں کا اہتمام کیاجاتا ہے جس کا کوئی ثواب نہیں ملے گا اب ایک شخص دعوت کرتا ہے تو دوسرا اس سے بڑھ کر دعوت کا اہتمام کرتا ہے جس میں ریاکاری اور دکھاوا ہوتا ہے، دل کی محبت خلوص اور جذبہ دینی میں سے اس دعوت میں کچھ بھی نہیں ہوتا لیکن اگر کوئی شخص اللہ کی رضا کے لئے دعوت کرے تو یہ بہت اچھا عمل ہے

حضرت علی کا محبوب عمل

عن الحسن بن علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لَاَنْ اُطْعِمَ اَخًا لِیْ فِی اللہِ لُقْمَۃً اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَتَصَدَّقَ عَلٰی مِسْکِیْنٍ بِدِرْھَمٍ. وَ لَاَنْ اُعْطِیَ اَخًا لِیْ فِی اللہِ دِرْھَمًا اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَتَصَدَّقَ عَلٰی مِسْکِیْنٍ بِمِاۃِ دِرْھَمٍ

حضرت اما حسن بن علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ! بیشک میرا اپنے کسی دینی بھائی کو ایک نوالہ کھلانا مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ مسکین کو روپیہ دوں اور اپنی دینی بھائی کو ایک روپیہ دینا مجھے اس سے زیادہ پیارا ہے کہ

مسکین پر سو روپے خیرات کروں۔

(الترغیب والترہیب ج ۲ص ۶۸)

عن امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ وجھه الکریم قال لان اجمع نفرا من اخوانی علی صاع او صاعین من طعا م احب الی من ان ادخل سوقکم فاشتری رقبة فاعتقھا

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا! میں اپنے چند برادران دینی کو تین سیر یا چھ سیر کھانے پر اکٹھا کروں تو یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ تمہارے بازار میں جاؤں اور ایک غلام خرید کر آزاد کروں۔

(الترغیب والترہیب ج ۲ص ۶۸)

فرشتے کھانا کھلانے والے پر درود بھیجتے ہیں

عن ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اَلْمَلَآئِکَةُ تُصَلِّی عَلٰی اَحَدِکُمْ مَا دَامَتْ مَائِدَتُهٗ مَوْضُوْعَةً

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جب تک تم میں کسی کا دسترخوان بچھا ہے اتنی دیر فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں۔

(الترغیب والترہیب ج ۳ص ۴۷۳)

پانی پلانے سے گناہ جھڑتے ہیں

عن أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا کَثُرَتْ ذُنُوْبُكَ فَاسْقِ الْمَآءَ عَلَی الْمَآءِ تَتَنَاثَرُ کَمَا یَتَنَاثَرُ الْوَرَقُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تیرے گناہ زیادہ ہو جائیں تو پانی پر پانی ڈال (یعنی پیاسوں کو پانی پلا) تیرے گناہ ایسے جھڑ جائیں گے جس طرح تیز ہوا سے پیڑ کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔

(فتاوی رضویہ جدید ج ۲ ص ۲۲)(کنزالاعمال ج ۲ ص ۲۵۹)

کھانا کھلانا بھی اللہ اور اُس کے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پسند ہے اسی طرح مسلمانوں کے لئے پانی کا بندوبست کرنا بھی ثواب کے حصول کا باعث ہے مسلمان بھائی کو پانی پلانا گناہوں کی تلافی کا سبب سے بن جاتا ہے اگر بندے سے کمی کوتاہی ہوجائے تو اُسے چاہیے کہ مسلمانوں بھائی کے لئے پانی کا اہتمام کرے اللہ تعالیٰ اس عمل کے اجر میں اُس کے گناہ معاف فرمادے گا۔

جمع ہوکر کھانے کی فضیلت

اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے اسلئے حکم ہے کہ جمع ہوکر کھانا کھاؤ اس میں خاص برکتیں حاصل ہوں گی اور تھوڑا کھانا بھی زیادہ لوگوں کو کفایت کرجائے گا۔

عن وحشي بن حرب رضي الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اِجْتَمِعُوْا عَلٰى طَعَامِكُمْ وَ اذْكُرُوا اسْمَ اللهِ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيْهِ

حضرت وحشی بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جمع ہوکر کھاؤ اور اللہ تعالیٰ کا نام لو، تمہارے لئے اس میں برکت رکھی جائے گی۔

(سنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۲۳۶)(مستدرک حاکم ج ۳ ص ۱۰۳)

عن أمير المؤمنين عمر بن الخطاب رضي الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: كُلُوْا جَمِيْعًا وَلَا تَفَرَّقُوْا .فَإِنَّ الْبَرَكَةَ مَعَ الْجَمَاعَةِ

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ملکر کھاؤ اور جدا نہ ہو کہ برکت جماعت کے ساتھ ہے۔

(سنن ماجہ ج ۲ ص ۲۳۶)(الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۱۳۳)(تفسیر ابن کثیر ج ۶ ص ۹۴)

اجتماع میں برکت ہے

عن سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اَلْبَرَكَةُ فِي ثَلٰثَةٍ. فِي الْجَمَاعَةِ وَ الثَّرِيْدِ وَالسُّحُوْرِ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! برکت تین چیزوں میں ہے۔ مسلمانوں کے اجتماع میں، طعام ثرید میں، اور طعام سحری میں۔

(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۷ ۳)(فتح الباری ج ۹ ص ۵۵۱)

اللہ کا ہاتھ جماعت پر

عن سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ وَ طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ . يَدُ اللهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا !ایک آدمی کی خوراک دو کو کفایت کرتی ہے، اور دو کی چار کو، اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہے۔

(سنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۲۳۴)(دارمی ج ۲ ص ۱۰۰)

زیادہ لوگوں کا کھانا

عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اِنَّ اَحَبَّ الطَّعَامِ اِلَی اللہِ مَا کَثُرَتْ فِیْہِ الْاَیْدِیْ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! بیشک سب کھانوں میں زیادہ پیارا اللہ عزوجل کو وہ کھانا ہے جس پر ہاتھ بہت سے ہوں۔

(الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۱۴۰)

برادرانِ اسلام! جتنے آدمی زیادہ مل کر کھائیں گے اتنا ہی اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہوگا اتنا ہی اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہوگا آپ دیکھیں محافل میلاد میں ہزاروں لوگ لنگر کھاتے ہیں اللہ تعالیٰ اجتماعی طور پر کھانے میں اس قدر برکت ڈال دیتا ہے کہ تھوڑا کھانا بھی بہت زیادہ لوگ کھا لیتے ہیں جبکہ دکھاوے کا کھانا جب دعوتوں اور شادیوں میں دیا جاتا ہے تو کھانا کم پڑ جاتا ہے معلوم ہوا اللہ کے نام پر کھانا خاص برکتوں کا حامل ہوتا ہے۔

کھانے پینے کے آداب کا بیان

برادرانِ اسلام! حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیکر طہارت ونفاست ہیں آپ نے اپنی اُمت کوبھی آداب سکھاتے ہیں آپ معلم علم وحکمت ہیں اس لئے آپ نے کھانے پینے کی جوسُنتیں ہمیں عطا فرمائی ہیں اُن پر عمل کر کے طہارت یا پاکیزگی اور رحمت وتندرستی حاصل کی جاسکتی ہے ڈاکٹر اور سائنسدان اسلام کے نظام طہارت کوصحت وتندرست معاشرہ کا ضامن قرار دیتے ہیں اب ہم آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبارک سنتیں اور آداب طعام بیان کرتے ہیں۔

حلال کھانا کھاؤ

برادرانِ اسلام! اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآنِ پاک میں ارشاد فرمایا ہے!

كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا

حلال پاکیزہ کھاؤ اور نیک عمل کرو

(سورۃ مومنون آیت ۵۱)

مسلمانوں پر حلال کھانا ایسے ہی فرض ہے جیسا کہ نماز روزہ اور دیگر فرائض اللہ تبارک وتعالیٰ نے تاکیداً حلال رزق کھانے کا حکم فرمایا ہے سورۃ بقرہ میں ارشاد فرمایا "اے ایمان والو ہمارے دیئے ہوئے رزق سے حلال کھاؤ" اور سورہ مائدہ میں فرمایا اے ایمان والو اللہ تعالیٰ نے جوتمہارے لئے حلال کیا ہے اُسے حرام نہ کرو اور حد سے نہ گذرو بے شک اللہ تعالیٰ حد سے گزرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا اور اللہ تعالیٰ نے جو تمہیں حلال پاکیزہ رزق دیا ہے اُس میں سے کھاؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس پر تم ایمان لاتے ہو۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشادِ پاک ہے کہ جو شخص روزانہ متواتر حلال روزی جس میں حرام کی آمیزش نہ ہو کھاتا ہے اللہ تعالیٰ اُس دل کو پُرنور کر دیتا ہے اور حکمت کے چشمے اُس کے دل میں جاری فرما دیتا ہے۔

(کیمیائے سعادت ص ۲۱۴)

کھانے کے آداب

کھانا پینا انسان کی بنیادی ضروریات میں سے ہے کیونکہ اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔
کھانے کو اگر ہم اسلامی آداب اور سنت کے مطابق کھائیں گے تو ہمیں بے شمار برکتوں کے علاوہ ثواب بھی ہاتھ آئے گا کھانے کے آداب درج ذیل ہیں۔

سیدالانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔
آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کا دستور تھا کہ جب تک بھوک نہ لگے نہ کھاتے، اور تھوڑی بھوک رہنے پر کھانے سے ہاتھ کھینچ لیتے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے کہ انسان کو چند لقمے جو اس کی پیٹھ سیدھی رکھ سکیں کافی ہیں۔

کھانے سے مقصود راہ آخرت کیلئے قوت ہے اس کی صورت یہ ہونی چاہیے کہ حرص نہ ہو۔ وجہ حلال ہو۔ آداب طعام ملحوظ ہو۔

احیاء العلوم میں ہے، کہ مسلمان جب حلال کا پہلا لقمہ کھاتا ہے اس کے پہلے کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں مردار، بہایا ہوا خون اور غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا ہوا حرام ہے۔

کھانے سے پہلے کے آداب وسنن

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھانے سے قبل دونوں ہاتھوں کو دھونا اور کلی کرنا برکت کا سبب ہے۔ اگر چھوٹے بچے ساتھ ہوں تو پہلے ان کے ہاتھ دھلا لیں۔

(احیاء العلوم امام غزالی)

زمین پر سرخ دسترخوان بچھا کر کھایا کریں۔

(شمائل ترمذی)

کھانے سے پہلے جو ہاتھ دھوئیں تو حکم ہے کہ ان ہاتھوں کو تولیہ یا رومال سے نہ پونچھیں۔

(شمائل الرسول)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو بھوکے سونے سے منع فرماتے۔

(زاد المعاد)

فرمایا کہ ساتھ مل کر کھانے سے اپنے ساتھی کا خیال رکھو سب مل کر کھانے میں برکت ہے
میوہ اور کھانا اگر جمع ہو تو فرمایا کہ پہلے میوہ کھایا جائے اولہ الطفہ علی الصبح کچھ نہ کچھ مختصر کھا لینے کو بہتر فرمایا۔

(جامع صغیر سیوطی)

کھانے پر بیٹھنے کا طریقہ

کھانے کے وقت الٹا پاؤں بچھا دیں اور سیدھا کھڑا رکھیں یا سرین پر بیٹھ جائیں اور دونوں گھٹنے کھڑے رکھیں یا دوزانو بیٹھ جائیں تینوں میں سے جس طرح بیٹھیں سنت ادا ہو جائے گی۔

کھانے کے دوران کے آداب

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے پہلے اور بعد میں نمک استعمال فرماتے۔
اگر اتفاقاً ابتدا میں بسم اللہ کہنا بھول جائیں تو بسم اللہ اولہ واخرہ
بسم اللہ وعلی برکت اللہ کچھ بلند آواز سے پڑھیں۔

(شمائل الرسول)

سیدھے ہاتھ سے چھوٹا لقمہ (تین انگلیوں کی مدد سے) بنائے اور اپنے سامنے سے کھائیں۔

(زادالمعاد)

ہر نوالہ کو خوب چبا چبا کر کھائیں سالن یا چٹنی کی پیالی روٹی پر نہ رکھیں گرم گرم کھانے اور اس پر پھونک لگانے سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھانے میں عیب نہ نکالتے، پسند نہ ہو تو چھوڑ دیتے۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھانے کے دوران سوائے شدید ضرورت کے پانی نہ پیتے۔

(احیاء العلوم)

کھانے کے فوری بعد میں پانی پینے کی عادت نہ تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ بھوک رہنے

پر ہاتھ کھینچ لینے کی تاکید فرماتے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے کہ اگر اپنے ساتھیوں سے پہلے کھا چکو تو تب بھی آہستہ آہستہ کھاتے رہو تا کہ تمہارے ساتھی بھوکے نہ رہ جائیں اگر ضرورت ہو تو ساتھی سے اجازت لیکر اٹھ سکتے ہو۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم مہمان کو بار بار فرماتے "اور کھایئے اور لیجئے" اور جب وہ آسودہ ہو جاتا اور انکار کرتا تب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصرار نہ فرماتے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی چیز کی تقسیم اپنی سیدھی جانب سے شروع فرماتے اور اپنے سے زیادہ دوسروں کا خیال فرماتے۔

اپنے کھانے کے برتن کو خوب خوب صاف کرتے اور اپنی انگلیوں کو بھی چوس لیتے تھے۔
روٹی کے ریزے بھی چن کر کھاتے کھانے کے برتن میں ہاتھ دھونا معیوب سمجھتے۔

(شمائل الرسول)

فرمایا ! کھانے پینے کی چیز کسی کے پاس لے جایا کرو تو ڈھانک کر لے جایا کرو۔

کھانے کے دوران مختصر اًعمدہ گفتگو بھی کی جائے۔(چونکہ یہود خاموش کھاتے ہیں) اس لئے ان کے خلاف کرنے کا حکم ہے۔

(جامع صغیر)

اپنے سامنے کھانا کھاؤ

عَنۡ عُمَرَ بۡنِ اَبِي سَلَمَةَ رضی الله عنهما يَقُوۡلُ كُنۡتُ غُلَامًا فِي حَجۡرِ رَسُوۡلِ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم وَكَانَتۡ يَدِي تَطِيۡشُ فِي الصَّحۡفَةِ فَقَالَ لِي رَسُوۡلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم يَا غُلَامُ! سَمِّ اللهِ وَكُلۡ بِيَمِيۡنِكَ وَكُلۡ مِمَّا يَلِيۡكَ فَمَا زَالَتۡ تِلۡكَ طِعۡمَتِي بَعۡدُ

''حضرت عمر بن ابو سلمہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں لڑکپن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زیرِ کفالت تھا (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کھانا کھاتے وقت) میرا ہاتھ پیالے میں ہر طرف چلتا رہتا

تھا۔(ایک مرتبہ جب میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دسترخوان پر بیٹھا تھا) تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! برخوردار! بسم اللہ پڑھو، دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھایا کرو اس کے بعد میں اسی طریقہ سے کھاتا ہوں۔"

(بخاری شریف ج۵ ص۲۰۵۶)

سونے چاندی کے برتن استعمال کرنا منع ہے

عَنْ حُذَيْفَةَ رضی الله عنه قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی الله علیه وآله وسلم يَقُوْلُ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ وَلَا الدِّيْبَاجَ. وَلَا تَشْرَبُوْا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ. وَلَا تَأْكُلُوْا فِي صِحَافِهَا. فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَنَا فِي الآخِرَةِ

"حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ریشم اور دیباج کے کپڑے نہ پہنو، سونے چاندی کے برتنوں میں نہ پیو اور نہ ہی سونے چاندی کی پلیٹوں میں کھاؤ کیونکہ یہ ان (کفار) کے لئے دنیا میں ہیں اور ہمارے لئے آخرت میں ہیں۔"

(بخاری شریف ج۵ ص۲۰۶۹)

تین سانس میں پانی پیو

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم لَا تَشْرَبُوْا وَاحِدًا كَشُرْبِ الْبَعِيْرِ. وَلَكِنِ اشْرَبُوْا مَثْنَى وَثُلَاثَ. وَسَمُّوْا إِذَا أَنْتُمْ شَرِبْتُمْ. وَاحْمَدُوْا إِذَا أَنْتُمْ رَفَعْتُمْ

"حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں (پانی) مت پیو، بلکہ دو یا تین مرتبہ (سانس لے کر) پیو اور پانی پینے سے قبل (بِسْمِ اللّٰہِ) پڑھو اور فراغت پر (اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ) کہا کرو۔"

(ترمذی شریف ج ۴ ص ۳۰۲)

کھانا کم کھاؤ

عَنْ مِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْ کَرِبَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یَقُوْلُ مَا مَلَأَ آدَمِیٌّ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ بِحَسْبِ ابْنِ آدَمَ أُکُلَاتٌ یُقِمْنَ صُلْبَهُ فَإِنْ کَانَ لَا مَحَالَةَ فَثُلُثٌ لِطَعَامِهِ وَثُلُثٌ لِشَرَابِهِ وَثُلُثٌ لِنَفْسِهِ

حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: انسان نے پیٹ سے زیادہ بُرا برتن نہیں بھرا۔ انسان کے لئے چند لقمے کھانا کافی ہے جو اس کی پیٹھ کو سیدھا رکھ سکے، اگر زیادہ کھانا ضروری ہو تو (پیٹ کے تین حصے کرے) ایک تہائی کھانے کے لئے، ایک پانی کے لیے اور ایک تہائی سانس لینے کے لیے رکھے۔"

(ترمذی شریف ج ۴ ص ۵۹۰)

برتن میں پھونکنا اور سانس لینا منع

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ لَمْ یَکُنْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یَنْفُخُ فِی طَعَامٍ وَلَا شَرَابٍ وَلَا یَتَنَفَّسُ فِی الْإِنَاءِ

"حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ تو کھانے اور پانی میں پھونک مارتے تھے اور نہ برتن میں سانس لیتے تھے۔

پھونک مارنے سے برکت اُڑ جاتی ہے

وَفِی روایۃ عنہ نَهَى رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم عَنِ النَّفْخِ فِي الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ

وفی روایۃ عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها النَّفْخُ فِي الطَّعَامِ يَذْهَبُ بِالْبَرَكَةِ

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہی مروی روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھانے اور پینے کی اشیاء میں پھونک مارنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔

اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ کھانے میں پھونک مارنا اس کی برکت کو ختم کر دیتا ہے۔“

(سنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۱۰۹۴)

مل کر کھانا برکت کا باعث ہے

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم كُلُوْا جَمِيْعًا وَلَا تَفَرَّقُوْا فَإِنَّ الْبَرَكَةَ مَعَ الْجَمَاعَةِ

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مل کر کھایا کرو الگ الگ نہ کھاؤ کیونکہ برکت مل کر (اور اکٹھے) کھانے سے حاصل ہوتی ہے۔“

(سنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۱۰۹۳)

کھانے کے بعد کے احکام

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کھانے کے بعد دونوں ہاتھ خوب اچھی طرح دھوتے اور فرماتے کہ اپنے ہاتھوں کو کھانے کی بو سے پاک کرلیں تا کہ لوگ اس کی بو سے ایذا نہ پائیں۔(اس لئے اشنہ یا صابن وغیرہ کا استعمال کرلیں)اور اس کے بعد کپڑہ وغیرہ سے ہاتھ پونچھ لیں۔

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کھانے کے بعد خلال فرماتے اور ارشاد فرماتے میری امت میں جو لوگ وضو میں مسواک اور کھانے کے بعد "خلال" یعنی دانتوں میں کاڑی کرتے ہیں وہ خوب ہیں۔

(طبرانی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو کھانے کے فوری بعد سو جانے کی ممانعت فرمائی اور دوپہر کے وقت قیلولہ (تھوڑی دیر لیٹ جانے کا) حکم فرمایا۔

(شمائل الرسول)

کھانے کے بعد دُعا پڑھنا

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَنْ اَكَلَ طَعَامًا فَقَالَ (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ) غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص کھانا کھا کر یہ کلمات کہے (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ) "تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور کسی حرکت و قوت کے بغیر مجھے عطا فرمایا۔" اس شخص کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

(ترمذی شریف ج ۵ ص ۵۰۸)

سلام کرنا سنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اسلام نے ہماری زندگی کے ہر شعبہ میں رہنمائی فرمائی ہے اسلام ہمیں اخوت اور بھائی چارے کا درس دیتا ہے۔ اسلام ہمیں بتاتا ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے محبت کیسے کرسکتا ہے اور ایک مومن دوسرے مومن کے دل میں اپنی محبت کا جذبہ کیسے بیدار کرسکتا ہے اسی لئے سلام کا طریقہ رائج کی گیا ہے۔

اللہ رب العزت اپنی پاک کتاب قرآن مجید میں ارشا فرماتا ہے۔

وِاذَاحُيِّيتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوابِأَحسَنَ مِنهَآاَورُدُّوهَا

اور جب تم سلام کرو تو جواب میں اس سے بہتر (سلام کا جواب) دو یا وہی دے دو

مختلف مذاہب اپنے اپنے انداز میں ایک دوسرے سے ملنے کے لئے ابتدائی کلام کرتے ہیں جیسا کہ ہندو آپس میں ملتے ہوئے نمستے یا رام کہتے ہیں اسی طرح عیسائی مذہب کے لوگ ایک دوسرے کو گڈ مارننگ وغیرہ کہتے ہیں اسلام کی آمد سے پہلے عرب کے لوگ ایک دوسرے کو حیّاک اللہ کہتے تھے۔ بہت سی احادیث مبارکہ میں سلام کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

سلام کرنے والے پر رحمت

عَنۡ عَائِشَةَ رضی الله عنها اَنَّ النَّبِيَّ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ! هَذَا جِبۡرِيۡلُ يَقۡرَأُ عَلَيۡكِ السَّلَامُ فَقَالَتۡ وَعَلَيۡهِ السَّلَامُ وَرَحۡمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اے عائشہ! یہ جبرئیل تمہیں سلام کہتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا! اور ان پر بھی سلام ہو اور اللہ تعالٰی کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں۔

(بخاری شریف ج ۳ ص ۱۱۷۷)

واقف اور ناواقف کو سلام کہو

عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَمْرٍو رضی الله عنهما اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صلی الله علیه وآله وسلم اَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے سوال کیا یارسول اللہ! سب سے بہتر اسلام (میں عمل) کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !(بہتر اسلام یہ ہے کہ) تم (دوسروں کو) کھانا کھلاؤ اور (ہر ایک کو) سلام کرو، خواہ تم اسے جانتے ہو یا نہیں جانتے۔''

(بخاری شریف ج ا ص ۳)

برادرانِ اسلام ! یہ حدیث مبارکہ اُن لوگوں کے لئے سبق ہے جو اپنوں کو سلام کرتے ہیں اور بیگانوں کو سلام نہیں کرتے اس لئے کہ ہر واقف اور ناواقف کو سلام کرنا سُنت ہے یہ ایک ایسا بہترین عمل ہے جس سے ایک دوسرے سے محبت بڑھتی ہے یہ عمل اللہ تعالی کے نزدیک بھی پسندیدہ ہے اور معاشرہ کو امن کا گہوارہ بنانے کا نشان بھی۔

کم تعداد والے زیادہ تعداد والوں کو سلام کہیں

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے، پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے، اور تھوڑے آدمی زیادہ تعداد والوں کو سلام کریں۔

اور امام بخاری کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں ''چھوٹا بڑے کو سلام

کرے۔

(بخاری شریف ج۵ ص۲۳۰۱)

برادرانِ اسلام ! بعض لوگوں میں تکبر اور فخر ونخوت بہت زیادہ ہوتا ہے اس لئے وہ چاہتے ہیں کہ سب لوگ اسے سلام کریں حالانکہ سُنت یہ ہے کہ اکیلا شخص مسلمانوں کی جماعت کو سلام کرے چھوٹا بڑے کو سلام کرے تو اضع اور انکساری سے مسلمانوں بھائیوں سے پیش آتے تو لوگ عزت وتکریم دیتے ہیں اس لئے ہمیشہ سلام میں پہل کرنی چاہیے۔

سلام کرو محبت پھیلاؤ

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰی تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰی تَحَابُّوْا. أَوَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی شَیْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ؟ اَفْشُوْا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! تم جنت میں اس وقت تک داخل نہیں ہو گے جب تک تم ایمان نہ لاؤ، اور تم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک تم ایک دوسرے سے محبت نہ کرو۔ کیا میں تمہیں ایک ایسی چیز نہ بتاؤں جس پر تم عمل کرو تو ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو؟ (اور وہ عمل یہ ہے کہ) اپنے درمیان سلام کو پھیلایا کرو (یعنی کثرت سے ایک دوسرے کو سلام کیا کرو)۔

(مسلم شریف ج۱ ص۷۴)

السلام علیکم کہنا چاہیے

عَنْ جَابِرِ بْنِ سُلَیْمٍ رضی الله عنه قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صلی الله علیه وآله وسلم. فَقُلْتُ عَلَیْكَ السَّلَامُ یَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ لَا تَقُلْ عَلَیْكَ السَّلَامُ. فَاِنَّ عَلَیْكَ السَّلَامُ تَحِیَّةُ

اَلْمَوْتٰی

حضرت جابر بن سُلیم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا! علیک السلام یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! علیک السلام نہ کہو، یہ مُردوں کا سلام ہے (بلکہ السلام علیکم کہا کرو)۔"

(ترمذی شریف ج۵ ص۷۱)

سلام میں پہل کرو

عَنْ اَبِی اُمَامَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاللّٰہِ تَعَالٰی مَنْ بَدَاَھُمْ بِالسَّلَامِ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لوگوں! میں سے اللہ تعالٰی کے زیادہ قریب وہ شخص ہے جو لوگوں کو سلام کرنے میں پہل کرے۔

(ابوداؤد شریف ج۴ ص۳۵۱)

برادرانِ اسلام! کثرت سے سلام کرنا محبت واُلفت کو بڑھاتا ہے اگر کسی کو اس بات پر کامل یقین نہیں تو وہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس حدیث مبارکہ پر عمل کر کے دیکھ لے ہر جاننے اور نہ جاننے والے کو سلام کرنے سے لوگ اُس سے محبت بھی کرنے لگیں اور اُس کا احترام بھی۔

کفار ومومنین کے اجتماع کو سلام کرنا

عَنْ اُسَامَۃَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَرَّ عَلٰی مَجْلِسٍ فِیْہِ اَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُشْرِکِیْنَ عَبَدَۃِ الْاَوْثَانِ وَالْیَھُوْدِ فَسَلَّمَ عَلَیْھِمُ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ایسی مجلس کے پاس سے گزرے جس میں مسلمان، مشرک، بت پرست اور یہودی سبھی جمع تھے تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں سلام کیا۔

(بخاری شریف ج۵ ص۲۳۰۷)

پہلے سلام کرو پھر آؤ

عَنْ كَلَدَةَ بْنِ حَنْبَلٍ رضی اللہ عنه. قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَلَمْ اُسَلِّمْ. فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم ارْجِعْ. فَقُلْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَدْخُلُ؟

حضرت کلدہ بن حنبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اندر داخل ہوا اور سلام نہ کیا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! لوٹ جاؤ اور کہو! السلام علیکم، کیا میں داخل ہو سکتا ہوں؟

(ترمذی شریف ج۵ ص۶۴)

گھر والوں کو سلام کہو

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنه قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَا بُنَيَّ! اِذَا دَخَلْتَ عَلَى اَهْلِكَ فَسَلِّمْ. يَكُنْ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلَى اَهْلِ بَيْتِكَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں فرمایا بیٹے! جب گھر میں داخل ہو تو گھر والوں کو سلام کیا کرو، یہ تمہارے لئے اور تمہارے اہلِ خانہ کے لئے باعثِ برکت ہوگا۔

(ترمذی شریف ج۵ ص۵۹)

اہل کتاب کوسلام کا جواب کیسے دیں

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلی الله علیه وآله وسلم اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ فَقُوْلُوْا وَعَلَيْكُمْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جب اہل کتاب میں سے کوئی تمہیں سلام کہے تو تم یوں کہو (وَ عَلَیْکُم) اور تم پر بھی۔

(بخاری شریف ج۵ ص۲۳۰۹)

سلام پھیلاؤ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ !

مومن کے مومن پر چھ حق ہیں جب وہ بیار ہو تو بیمار پرسی کرے، جب وہ مرجائے تو اسکے جنازے میں شریک ہو، جب دعوت کرے تو دعوت قبول کرے، جب اس سے ملے تو سلام کرے جب چھینکے تو چھینک کا جواب دے اور اس کی خیر خواہی کرے جب حاضر ہو یا غائب

(سنن نسائی)

ہماری یہ عادت ہوتی ہے راستوں میں بیٹھ جاتے ہیں اوّل تو راستے میں بیٹھنا نہیں چاہیے اگر کسی مجبوری کے تحت راستے میں بیٹھ بھی جاتے ہیں تو راستے کا ہمیں حق ادا کرنا چاہیے سوال پیدا ہوتا ہے کہ راستہ کا حق کیا بنتا ہے اس کا حق ہم آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ سے پوچھتے ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ رب العزت نے آپکو رؤف رحیم بنایا ہے آپ ہمیں راستے کا حق بتائیں کہ راستہ پر اگر ہم بیٹھیں تو اسکا حق کسطرح ادا کریں۔ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ سے اسکا جواب ملتا ہے۔

نگاہیں نیچی رکھو سلام کا جواب دو

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

راستوں پر بیٹھنے سے بچو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کو وہاں پر بیٹھنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہم وہاں بات چیت کرتے ہیں اگر بغیر بیٹھے نہ مانو تو راستے کو اسکا حق دو؟ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راستہ کا کیا حق ہے؟ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نگاہیں نیچی رکھنا، تکلیف دہ چیز ہٹانا اور سلام کا جواب دینا اور اچھائیوں کا حکم دینا برائیوں سے روکنا۔

(مسلم، بخاری)

اچھی خصلتیں

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ! مسلمان کے لئے مسلمان پر چھ اچھی خصلتیں ہیں جب اس سے ملے تو سلام کرے، جب دعوت کرے تو قبول کرے اور جب چھینکے تو اسے جواب دے جب بیمار ہو جائے تو مزاج پرسی کرے جب مرجائے تو اُسکے جنازے کے ساتھ جائے اور اس کے لئے وہی پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

(ترمذی، دارمی)

سلام کرنے اور جواب دینے کا طریقہ

برادرانِ اسلام ! ایک مومن کا دوسرے مومن کو ملتے وقت سلام کہنا حصول ثواب کا ذریعہ ہے مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ جب کسی مسلمان کے ساتھ ملے تو اُس کو سلام کہے اگر چہ اُس

سے جان پہچان ہو یا نہ ہو سلام کرنا ایک بہترین عمل ہے بلکہ دوسرے مسلمان کے لئے دُعائے خیر بھی ہے جب مومن ایک دوسرے کو سلام کہتے ہیں تو دلوں میں محبت کا نور چمکنے لگتا ہے اور حسد بغض کینہ جیسی بیماریاں ختم ہو جاتی ہیں۔

تواریخ میں لکھا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اس ارادہ سے ایک دوسرے سے ملتے کہ کثرتِ سلام کا مواقع ملے گا۔

برادرانِ سلام !حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق سلام کرنا چاہیے۔

اگر ہم سلام شریعت کے حکم کے مطابق کریں گے تو ہمارے اعمال میں نیکیوں کے ڈھیر لگ جائیں گے اب حدیث کی رو سے بیان کیا جارہا ہے کہ سلام کرنا کیسے ہے اور سلام کرنے والے کو جواب کیسے دینا ہے۔ سلام کرنا سنت ہے پر اسکا جواب دینا واجب ہے ۔لہٰذا سلام کا جواب فوراً دینا چاہیے بلاعذر تاخیر کی تو گنہگار ہوگا یہ گناہ جواب دینے سے دفع نہ ہوگا بلکہ توبہ کرنی پڑے گی۔

سلام سے نیکیاں ملتی ہیں

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ!

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک شخص حاضر ہوا اور السلام علیکم کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے سلام کا جواب دیا پھر وہ شخص بیٹھ گیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسے دس نیکیاں ملی ہیں پھر ایک اور شخص خدمت اقدس میں آیا اس نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے سلام کا جواب دیا وہ شخص بیٹھ گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسے بیس نیکیاں ملی ہیں پھر ایک اور شخص خدمت اقدس میں آیا اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے سلام کا جواب دیا جب وہ شخص بیٹھ گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسکو تیس نیکیاں ملیں گی۔

اور معاذ بن انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ پھر ایک شخص آیا اس نے کہا السلامُ علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کے لئے چالیس نیکیاں۔

(ابوداؤد،ترمذی)

کسی مسلمان کو سلام کرنا ہو تو پورا سلام اس طرح کریں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تا کہ سلام کا ثواب تو پورا ملے کسی مسلمان کو سلام کا جواب دینا ہے تو اس طرح اس کے سلام کا جواب دیں وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص پہلے سلام کرتا ہے وہ تکبر سے بری ہے۔

(بیہقی،شعب الایمان)

جماعت کی طرف سے جواب کا حکم

جماعت کیطرف سے ایک آدمی کا سلام کرنا اور جماعت میں بیٹھے ہوئے آدمیوں میں ایک کا جواب دینا ایک جماعت دوسری جماعت کیطرف آئی اور کسی نے سلام نہ کیا تو سب نے سنت کو ترک کیا سب پر گناہ ہے اگر ان میں سے ایک نے سلام کرلیا تو سب بری الذمہ ہو جائیں گے افضل یہی ہے کہ سب آدمی سلام کریں ۔جس جماعت کو سلام کیا گیا اگر ان میں سے کسی نے جواب نہ دیا تو سب گنہگار ہوں گے اگر ایک نے سلام کا جواب دے دیا تو سب بری الذمہ ہو جائیں گے افضل یہی ہے کہ سب سلام کا جواب دیں۔

حضرت علی ابن طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جماعت کی طرف سے یہ کافی ہے کہ جب وہ گزریں تو ایک آدمی سلام کرے اور بیٹھے ہوئے کی طرف سے یہ کافی ہے کہ ان میں سے ایک جواب دے دے۔

بچوں کو سلام کرنا

اگر کوئی مسلمان بچوں کے پاس سے گزرے تو ان بچوں کو سلام کرے۔

ہمارے معاشرے میں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ چھوٹا جب بڑے کو سلام کرتا ہے تو وہ جواب میں کہتا ہے جیتے رہو یہ سلام کا جواب نہیں بلکہ یہ جاہلیت میں کفار دیا کرتے تھے وہ کہتے تھے حیاک اللہ اسلام نے ہمیں یہ طریقہ بتایا ہے کہ سلام کے جواب میں وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چند لڑکوں کے پاس سے گزرے تو انہیں سلام کیا۔(متفق علیہ)

جب گھر جاؤ سلام کرو

حضرت قتادہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ! جب تم کسی گھر میں جاؤ تو اس گھر میں رہنے والوں کو سلام کرو اور جب نکلو تو وہاں کے رہنے والوں کو سلام سے وداع کرو یعنی رخصت ہو۔

بار بار سلام کرنا مستحب ہے

مومن کے لئے جس سے دوبارہ ملاقات ہو جائے جلدی ہو جائے یعنی اندر جا کر پھر باہر آجائے یا وہ کچھ دیر اندر گزار کر واپس آئے یا ان کے درمیان درخت یا کوئی اور چیز آڑ بن گئی ہو ان صورتوں میں سلام کا تکرار کرنا مستحب ہے۔

اگر کوئی چیز حائل ہو تو دوبارہ سلام کہو

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے ملے تو اسے سلام کرے پھر انکے درمیان درخت یا دیوار یا پتھر حائل ہو جائے پھر اس سے ملے تو سلام کرے۔

(ابوداؤد شریف)

سلام کا جواب نہ دینا بخل ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ !

ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ فلاں شخص کی کھجور کی شاخ میرے باغ میں ہے اور اس کی شاخ نے مجھے بہت دکھ دیا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرما بھیجا کہ میرے ہاتھ اپنی یہ شاخ فروخت کر دے وہ شخص بولا نہیں فرمایا! تو مجھے ہبہ کر دے، بولا نہیں فرمایا تو اسے میرے ہاتھ جنت کے درخت کے عوض بیچ دے بولا نہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ایسا شخص نہ دیکھا جو تجھ سے زیادہ بخیل ہو سواء اسکے جو سلام میں بخل کرے۔

(احمد، بیہقی، شعب الایمان)

جن پر سلام نہ کیا جائے

جو آدمی نماز پڑھ رہا ہو اس پر سلام نہ کیا جائے۔
تلاوت قرآن کریم کرنے والے پر سلام نہ کیا جائے۔
جو آدمی روٹی کھا رہا ہو اس پر سلام نہ کیا جائے۔
جو پیشاب کر رہا ہو اس پر بھی سلام نہ کیا جائے۔
بدمذہب اور غیر مسلم کو سلام نہ کیا جائے۔
جوا اور شطرنج کھیلنے والے پر بھی سلام نہ کیا جائے۔

سلام کرنے کے فوائد

سلام کرنے سے سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل ہو جاتا ہے۔
مومن کے دل میں محبت پیدا ہو جاتی ہے۔
خدا کی رحمت کا حقدار بن جاتا ہے
گھر میں سلام کرنے سے گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔
دین اسلام کی تعلیمات پر عمل ہو جاتا ہے۔

برادرانِ اسلام! حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ سلام کرنا کس قدر اہم ہے سلام میں پہل کرنے والا اللہ تعالٰی کی رحمت کا بھی حقدار ٹھہرتا ہے اور نفاق سے بھی بری ہوجاتا ہے سلام کرنے سے تکبر کی بیماری بھی دور ہوتی ہے اور حسد اور بخل کا بھی قلع قمع ہوتا ہے سلام کرنے سے جنت بھی ملتی ہے اور دوزخ سے نجات بھی، سلام کرنے سے دوستوں میں بھی اضافہ ہوتا ہے اور دشمنیاں بھی ختم ہوتی ہیں اللہ تعالٰی سے دُعا ہے کہ ہمیں پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

لباس اور سنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اسلام دین فطرت اور انسانی نفسیات کے عین مطابق ہے انسان کی فطرت میں ہے کہ وہ اپنے جسم کو گرمی سردی سے بچانے کے لئے لباس استعمال کرتا ہے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر نفاست ممکن ہی نہیں آپ نے لباس کے سلسلہ میں بھی ہماری رہنمائی فرمائی ہے احادیث مبارکہ میں آپ کے لباس کا بیان موجود ہے آپ کا سب سے پسندیدہ سفید لباس ہے۔

لباس پہننا سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کیونکہ اسلام میں ستر ڈھانپنا فرض ہے۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت مبارک تھی کہ جو سیدھا سادھا کپڑا میسر آتا زیب تن فرما لیتے اور کسی خاص قسم کے کپڑے کی جستجو میں نہ رہتے اور کسی حال میں عمدہ اور نفیس کی خواہش نہ فرماتے۔
یعنی جو لباس ضرورت کو پورا کر دیتا اسی پر اکتفا فرماتے۔ کبھی کبھی آپ نے قیمتی اور اعلیٰ لباس بھی پہنا مگر جلد ہی اسے اتار کر کسی کو عنایت کر دیا تا کہ اُمت کے لئے عمدہ لباس پہننے کا جواز رہے۔

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عموماً چادر اور قمیص اور تہبند پہنتے تھے جو کہ سخت اور موٹے کپڑے کے ہوتے منقول ہے کہ آپ کی چادر میں بہت سے پیوند لگے ہوتے تھے جسے آپ اُوڑھا کرتے تھے اور فرماتے میں بندہ ہی ہوں اور بندوں جیسا ہی لباس پہنتا ہوں۔

فقر میں ہی زندگی اپنی گذاری آپ نے
اور ہمیں دیں سُنتیں ہیں پیاری پیاری آپ نے

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیشہ صاف ستھرے کپڑوں کو ترجیح دیتے تھے اور اکثر سفید لباس زیب تن فرماتے تھے آپ میلے اور گندے کپڑوں کو مکروہ اور ناپسند جانتے تھے۔ ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو میلے اور گندے کپڑے پہنے ہوئے دیکھا فرمایا کہ کیا یہ شخص ایسی چیز نہیں رکھتا کہ جس سے کپڑوں کو دھولے۔

مال ہو تو قیمتی لباس پہنو

ایک صحابی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اس حال میں دیکھا کہ

میرے جسم پر کم قیمت کے کپڑے تھے فرمایا کہ کیا تیرے پاس کسی قسم کا مال ہے تو صحابی نے عرض کیا ہاں اللہ تعالیٰ نے مجھے ہر نعمت سے نوازا ہے اونٹ بھی ہیں اور بکریاں بھی ہیں۔ تو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ پھر تو اللہ تعالیٰ کی نعمت اور بخشش کو تمہارے جسم سے ظاہر ہونا چاہیے مطلب یہ کہ مال و دولت ہونے کی صورت میں مناسب لباس پہننا چاہیے اور اللہ کی نعمت کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

عَنْ نَافِعٍ رضی اللہ عنہ قَالَ رَآنِي ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما وَأَنَا أُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَقَالَ أَلَمْ أَكْسُكَ قُلْتُ بَلَى. قَالَ فَلَوْ بَعَثْتُكَ كُنْتَ تَذْهَبُ هٰكَذَا قُلْتُ لَا. قَالَ فَاللّٰهُ أَحَقُّ أَنْ تَزَيَّنَ لَهُ

”حضرت نافع رضی اللہ عنہ (حضرت عبداللہ بن عمر کے آزاد کردہ غلام) بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے فرمایا! کیا میں نے تمہیں اور کپڑے نہیں پہنائے؟ میں نے عرض کیا! کیوں نہیں انہوں نے فرمایا! اگر میں تمہیں کسی (خاص) جگہ بھیجوں تو کیا تم اسی حالت میں چلے جاؤ گے؟ میں نے عرض کیا! نہیں تو فرمایا پھر اللہ تعالیٰ اس کا زیادہ حقدار ہے کہ اس کے لیے مزین (و تیار) ہوا جائے۔“

(شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۳۷۷)

برادرانِ اسلام! رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لباس کے سلسلہ میں بے نیاز تھے آپ کو جو ملبوس مل گیا زیب تن فرمالیا آپ نے قیمتی اور سستا دونوں طرح کا لباس استعمال فرمایا ہے اس لئے آپ کے بعد لباس پہننے کے سلسلے میں لوگ دو طرح کے ہو گئے۔ بعض لوگوں نے تزئین اور نفیس لباس کو اختیار کرلیا اور وہ اس کے دلدادہ ہو کر رہ گئے اور بعض نے سخت و درشت لباس اختیار کرلیا وہ خستہ حالت میں رہ گئے یہ دونوں طریقے سنت کے خلاف ہیں اس لئے لباس کے سلسلہ میں میانہ روی اور عدم تکلیف کو اختیار کرنا عین سنت ہے۔

قرآن و سنت کی روشنی میں علماء کرام نے تحریر کیا ہے کہ انسان اپنے علاقہ کی عادات

واطوار کے لحاظ سے چند شرائط کے ساتھ کوئی بھی لباس پہن سکتا ہے کیونکہ لباس میں اصل جواز ہے جیسا کہ سورۃ الاعراف آیت نمبر ۳۲ میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا کہ لباس اور کھانے کی چیزوں میں وہی چیز حرام ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اقوال وافعال کی روشنی میں علماء کرام نے لباس کے بعض حسب ذیل شرائط تحریر کئے ہیں

مرد حضرات کے لئے ایسا لباس پہننا فرض ہے، جس سے ناف سے لے کر گھٹنے تک جسم چھپ جائے اور ایسا لباس پہننا سنت ہے جس سے ہاتھ، پیر اور چہرے کے علاوہ مکمل جسم چھپ جائے۔ عورتوں کے لئے ایسا لباس پہننا فرض ہے، جس سے ہاتھ، پیر اور چہرے کے علاوہ ان کا پورا جسم چھپ جائے۔

یہاں لباس کا بیان ہے نہ کہ پردے کا، غرضیکہ غیر محرم کے سامنے عورت کو چہرا ڈھانکنا ضروری ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جس قسم کا لباس استعمال کیا اس کے متعلق احادیث مندرجہ ذیل ہیں۔

سفید رنگ کا لباس سنت ہے

برادرانِ اسلام! گو کہ شریعت نے لباس کے سلسلہ میں کسی خاص رنگ کی پابندی کا حکم نہیں ہے، لیکن سفید رنگ کا لباس مردوں کے لیے خصوصاً مستحب ہے۔ ایک حدیث میں ارشاد ہے

البسوا من ثیابکم البیاض فانہا خیر ثیابکم. و کفنوا فیہا موتاکم

(ابوداؤد، ترمذی)

تم اپنی پوشاک میں سفید کپڑوں کو پہنو کیونکہ یہ تمہارے بہترین کپڑوں میں ہے، اور اسی سفید کپڑوں میں اپنے مردوں کو دفن بھی کرو۔ سفید رنگ کی فضیلت کے باوجود دوسرے رنگ کے کپڑے بھی پہنے جاسکتے ہیں

آدابِ لباس کا بیان

عَنْ حُذَیْفَةَ رضی الله عنه قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلی الله علیه وآله وسلم یَقُوْلُ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِیْرَ وَلَا الدِّیْبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوْا فِیْ آنِیَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَأْکُلُوْا فِیْ صِحَافِهَا فَإِنَّهَا لَهُمْ فِی الدُّنْیَا وَلَنَا فِی الْآخِرَةِ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ریشم اور دیباج کے کپڑے نہ پہنو، سونے چاندی کے برتنوں میں نہ پیو اور نہ ہی سونے چاندی کی پلیٹوں میں کھاؤ کیونکہ یہ ان (کفار) کے لئے دنیا میں ہیں اور ہمارے لئے آخرت میں ہیں۔

(بخاری شریف ج۵ ص۲۰۶۹)

ریشمی کپڑے اور سونا مردوں کے لئے حرام

عَنْ عَلِیِّ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ رضی الله عنه یَقُوْلُ إِنَّ نَبِیَّ اللهِ أَخَذَ حَرِیْرًا فَجَعَلَهُ فِیْ یَمِیْنِهِ وَأَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِیْ شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هٰذَیْنِ حَرَامٌ عَلٰی ذُکُوْرِ أُمَّتِیْ

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دائیں دستِ مبارک میں ریشمی کپڑا پکڑا اور بائیں دستِ مبارک میں سونا تھاما پھر فرمایا: یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔

عن ابی هریرة رضی الله عنه قال لعن رسول الله الرجل یلبس لبسة المرأة والمرأة تلبس لبسه الرجل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس مرد پر لعنت فرمائی ہے جو زنانہ لباس پہنے اسی
طرح اس عورت پر لعنت فرمائی ہے جو مردانہ لباس پہنے۔

(ابوداؤد شریف ج ۲ ص ۲۱۲)

عن ابن عباس رضی الله عنه قال: لعن رسول الله
المخنثين من الرجال والمترجلات من النساء وقال
اخرجوهم من بيوتكم.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا!
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لعنت کرتے ہیں ان مردوں پر (جو داڑھی
منڈا کر یا زنانہ لباس پہن کر) عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں اور ان
عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں اور فرمایا کہ انہیں اپنے
گھروں سے نکال دو۔

(مشکوۃ ص ۳۸۰)

ریشمی لباس عورتوں کے لئے

عَنْ اَبِي مُوْسٰى الْاَشْعَرِيِّ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی
الله علیه وآله وسلم قَالَ حُرِّمَ لِبَاسُ الْحَرِيْرِ وَالذَّهَبِ عَلٰى
ذُكُوْرِ اُمَّتِيْ وَاُحِلَّ لِاِنَاثِهِمْ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! ریشم کا لباس اور سونا میری امت کے مردوں پر
حرام کر دیا گیا ہے اور ان کی عورتوں پر حلال ہے۔

(ترمذی شریف ج ۴ ص ۲۱۷)(ابوداؤد شریف ج ۴ ص ۵۰)

عورتوں کے لئے باریک کپڑے پہننا منع ہے جو خواتین باریک لباس زیب تن کرتی
ہیں وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے احکام کو چھوڑ رہی ہیں کل قیامت میں وہ حضور کی شفاعت کی
طلبگار کیسے ہوں گی؟

حضور سفید ٹوپی استعمال فرماتے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَلْبَسُ قَلَنْسُوَةً بَيْضَاءَ

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفید ٹوپی مبارک پہنا کرتے تھے۔

(شعب الایمان ج۵ ص۱۷۵)

مصری ٹوپی پہننا

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ رَأَيْتُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ رضی اللہ عنہما قَلَنْسُوَةً بَيْضَاءَ مِصْرِيَّةً

حضرت عبداللہ بن سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام علی بن حسین رضی اللہ عنہما (یعنی امام زین العابدین) کو سفید مصری ٹوپی پہنے ہوئے دیکھا۔

(ابن ابی شیبۃ ج۵ ص۱۶۹)

ٹوپی عمامہ کے بغیر بھی استعمال فرمانا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَلْبَسُ الْقَلَانِسَ تَحْتَ الْعَمَائِمِ وَبِغَيْرِ الْعَمَائِمِ وَيَلْبَسُ الْعَمَائِمَ بِغَيْرِ الْقَلَانِسِ وَكَانَ يَلْبَسُ الْقَلَانِسَ الْيَمَانِيَةَ وَيَلْبَسُ ذَوَاتِ الْآذَانِ فِي الْحَرْبِ وَكَانَ رُبَّمَا نَزَعَ قَلَنْسُوَتَهُ فَجَعَلَهَا سُتْرَةً بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمامہ کے نیچے ٹوپی پہنتے تھے اور عمامہ کے بغیر بھی ٹوپی پہنتے

تھے اور عمامہ بغیر ٹوپی کے بھی پہنتے تھے اور آپ یمنی ٹوپی پہنتے تھے اور جنگ میں کانوں والی ٹوپی پہنتے تھے اور بعض اوقات اپنی ٹوپی اتار کر اس کو سُترہ بنا کر نماز ادا کرتے تھے۔

(کنزالعمال ج ۷ ص ۱۲۱)

نیا لباس پہنے تو شکر کرے

عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم اِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ اِمَّا قَمِيْصًا اَوْ عِمَامَةً ثُمَّ يَقُوْلُ (اَللّٰهُمَّ! لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ كَسَوْتَنِيْهِ اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِهِ وَخَيْرِ مَا صُنِعَ لَهُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی نیا کپڑا پہنتے تو (بسم اللہ) پڑھتے خواہ قمیص ہو یا عمامہ، پھر عرض کرتے: (اَللّٰهُمَّ! لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ كَسَوْتَنِيْهِ اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِهِ وَخَيْرِ مَا صُنِعَ لَهُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ) ''اے اللہ! تیرا شکر ہے کہ تو نے مجھے یہ کپڑا پہنایا، میں تجھ سے اس کی خیر اور جس لئے یہ بنایا گیا ہے اس کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور اس کے شر اور جس کے لئے یہ بنایا گیا ہے اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(ابوداؤد شریف ج ۴ ص ۴۱)(جامع الصغیر ج ۱ ص ۷۸)

حضور نے رومی جُبہ زیبِ تن فرمایا

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی الله عنه اَنَّ النَّبِيَّ صلی الله علیه وآله وسلم لَبِسَ جُبَّةً رُوْمِيَّةً ضَيِّقَةَ الْكُمَّيْنِ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تنگ آستینوں والا رومی جبہ زیب تن فرمایا۔

(ترمذی شریف ج ۴ص ۲۳۹)(مسند احمد بن حنبل ج ۴ص ۲۵۵)

حضور نے سُرخ حُلّہ زیب تن فرمایا

عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ سَمِعَ الْبَرَاءَ رضی الله عنه يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صلی الله علیه وآله وسلم مَرْبُوْعًا. وَقَدْ رَاَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ. مَا رَاَيْتُ شَيْئًا اَحْسَنَ مِنْهُ

حضرت براء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قد مبارک متوسط تھا، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سرخ رنگ کے حلّہ یعنی دو چادروں میں لپٹا ہوا دیکھا، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ کسی شے کو حسین نہیں دیکھا۔

(بخاری شریف ج۵ ص ۲۱۹۸)

سرخ چادر زیب تن فرمانا

عَنْ هِلَالِ بْنِ عَامِرٍ رضی الله عنه قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم بِمِنًى يَخْطُبُ عَلَى بَغْلَةٍ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ اَحْمَرُ وَعَلِيٌّ رضی الله عنه اَمَامَهُ يُعَبِّرُ عَنْهُ

حضرت عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منٰی کے مقام پر ایک خچر پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر ایک سرخ چادر تھی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کے آگے کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے الفاظ (لوگوں تک) پہنچا رہے تھے۔

(ابوداؤد شریف ج ۴ص ۵۴)

زرد رنگ کے کپڑے

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ اَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَاَيْتُكَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ قَالَ وَاَمَّا الصُّفْرَةُ فَاِنِّي رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم يَصْبُغُ بِهَا فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَصْبُغَ بِهَا

حضرت عبید بن جُریج بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا اے ابو عبدالرحمن! میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ کپڑوں کو زرد رنگ سے رنگتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: زرد رنگ سے رنگنے کی وجہ یہ ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زرد رنگ سے رنگتے دیکھا ہے۔ سو میں بھی انہیں زرد رنگ میں رنگنا پسند کرتا ہوں۔

(بخاری شریف ج ۱ ص ۲۷)

عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ رضی الله عنه اَنَّ عُمَرَ رضی الله عنه كَانَ عَلَيْهِ يَوْمَ اُصِيْبَ ثَوْبٌ اَصْفَرُ

وفی روایة: عَنْ اَبِي ظِبْيَانَ قَالَ رَاَيْتُ عَلَى عَلِيٍّ رضی الله عنه قَمِيْصًا وَاِزَارًا اَصْفَرَ

حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے انہوں نے زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ ایک روایت میں ابوظبیان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو زرد رنگ کی قمیص اور ازار (تہبند) پہنے ہوئے دیکھا۔

(ابن ابی شیبہ ج ۵ ص ۱۶۰)

دو سبز چادریں زیب تن فرمانا

عَنْ اَبِي رِمْثَةَ رضی الله عنه قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله

علیہ وآلہ وسلم وَعَلَیْہِ بُرْدَانِ اَخْضَرَانِ

''حضرت ابو رمثہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دو سبز چادریں زیب تن فرمائے ہوئے دیکھا۔''

(ترمذی شریف ج۵ ص۱۱۹)

ٹوپی کے اوپر عمامہ باندھنا

عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ اَبِی عَبْدِ اللّٰہِ رضی اللہ عنہ قَالَ اَدْرَکْتُ الْمُھَاجِرِیْنَ الْاَوَّلِیْنَ یَعْتَمُّوْنَ بِعَمَاءِمِ کَرَابِیْسَ سُوْدٌ وَبِیْضٌ وَحُمْرٌ وَخُضْرٌ وَصُفْرٌ یَضَعُ اَحَدُھُمَا الْعِمَامَۃَ عَلٰی رَأْسِہٖ وَیَضَعُ الْقَلَنْسُوَۃَ فَوْقَھَا ثُمَّ الْعِمَامَۃَ ھٰکَذَا یَعْنِی عَلٰی کُوْرِہٖ

حضرت سلیمان بن ابی عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے مہاجرین اولین کو دیکھا ہے کہ وہ سیاہ، سفید، سرخ، سبز یا زرد رنگ کے کھردرے کپڑوں کے عمامے باندھتے تھے، ان میں سے کوئی عمامہ اپنے سر پر رکھتا اور اس کے اوپر ٹوپی رکھتا پھر ٹوپی کے گرد اس طرح عمامہ کو لپیٹ دیتے تھے۔

(ابن ابی شیبۃ ج۵ ص۱۸۱)

سیاہ چادر مبارک زیب تن فرمانا

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَیْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ اسْتَسْقٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَعَلَیْہِ خَمِیْصَۃٌ لَہٗ سَوْدَاءُ

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز استسقاء پڑھائی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی سیاہ چادر مبارک زیب تن کئے ہوئے تھے۔

(ابو داؤد شریف ج۱ ص۳۰۲)

سبز اور زرد نقوش والی چادر

عَنْ اُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدٍ رضی الله عنها اُتِيَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم بِثِيَابٍ فِيْهَا خَمِيْصَةٌ سَوْدَاءُ صَغِيْرَةٌ فَقَالَ مَنْ تَرَوْنَ اَنْ نَكْسُوَ هٰذِهٖ فَسَكَتَ الْقَوْمُ قَالَ ائْتُوْنِيْ بِاُمِّ خَالِدٍ فَاُتِيَ بِهَا تُحْمَلُ. فَاَخَذَ الْخَمِيْصَةَ بِيَدِهٖ فَاَلْبَسَهَا. وَقَالَ اَبْلِيْ وَاَخْلِقِيْ وَكَانَ فِيْهَا عَلَمٌ اَخْضَرُ اَوْ اَصْفَرُ. فَقَالَ يَا اُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَاهُ وَ سَنَاهُ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنٌ

حضرت اُمّ خالد بنت خالد رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس (مالِ غنیمت میں) کپڑے لائے گئے جن میں چھوٹی سیاہ چادر بھی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارے خیال میں ہم کس کو یہ پہنائیں؟ صحابہ خاموش رہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! امّ خالد کو میرے پاس لاؤ، (فرماتی ہے) پھر انہیں سوار کر کے لایا گیا، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اپنے ہاتھوں سے وہ چادر پہنائی اور فرمایا (اسے استعمال کر کر کے) پرانا اور بوسیدہ کر دو۔ اس پر سبز اور زرد رنگ کے نقوش بنے ہوئے تھے، پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ام خالد! یہ "سَنَاہ" ہے۔ "سَنَاہ" حبشی زبان میں نہایت خوبصورت کو کہتے ہیں۔

(بخاری شریف ج ۵ ص ۲۱۹۱)

آپ کا سفید لباس

عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی الله عنه قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ اَبْيَضُ وَهُوَ نَائِمٌ

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفید کپڑا اوڑھے ہوئے استراحت فرما رہے تھے۔

(بخاری شریف ج۵ ص ۲۱۹۳)

سفید کپڑے میں مُردہ دفن کرو

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَلْبَسُوْا مِنْ ثِیَابِکُمُ الْبَیَاضَ فَاِنَّھَا مِنْ خَیْرِ ثِیَابِکُمْ وَکَفِّنُوْا فِیْھَا مَوْتَاکُمْ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ یہ تمہارا بہترین لباس ہے اور انہی کپڑوں میں اپنے مردوں کو بھی کفن دیا کرو۔

(ترمذی شریف ج ۳ ص ۳۱۹)

کیسا لباس پہنیں

برادرانِ اسلام! لباس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کے خلاف نہ ہو۔(مثلاً مرد حضرات کیلئے ریشمی کپڑے اور خالص سرخ یا زرد رنگ کا لباس)

ایسا تنگ یا خفیف لباس نہ ہو جس سے جسم کے اعضا نظر آئیں۔

مردوں کا لباس عورتوں کے مشابہ اور عورتوں کا لباس مردوں کے مشابہ نہ ہو۔

مردوں کا لباس زیادہ رنگین اور عورتوں کا لباس زیادہ خوشبو والا نہ ہو۔

مردوں کا لباس ٹخنوں سے اوپر جبکہ عورتوں کا لباس ٹخنوں سے نیچے ہو۔

کفار و مشرکین کے مذہبی لباس سے مشابہت نہ ہو۔

امت مسلمہ اس بات پر متفق ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفید کپڑوں کو بہت پسند فرماتے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قمیص مبارک

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قمیص مبارکہ کے حوالہ سے مختلف کُتب احادیث میں روایات موجود ہیں جو پیش خدمت ہیں۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کپڑوں میں قمیص زیادہ پسند تھی۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قمیص کا رنگ عموماً سفید ہوا کرتا تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قمیص تقریباً نصف پنڈلی تک ہوا کرتی تھی۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قمیص کی آستین عموماً پہونچے تک ہوا کرتی تھی کبھی کبھی انگلیوں کے سرے تک۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قمیص اور قمیص کی آستین کشادہ ہوا کرتی تھی۔

(ترمذی شریف حدیث ۱۷۶۲)(ابوداؤد شریف حدیث ۴۰۲۵)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عمامہ شریف

برادرانِ اسلام ! عمامہ شریف سُنت خیر الوریٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے آپ اکثر عمامہ شریف استعمال فرماتے اور کبھی کبھی ٹوپی شریف بھی استعمال فرماتے آپ کے عمامہ کا رنگ اکثر اوقات سیاہ ہی ہوا کرتا تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی سفید اور کبھی سبز عمامہ شریف استعمال فرماتے جو کہ عموماً ۶۔۷ ذراع لمبا ہوا کرتا تھا۔

عمامہ شریف کیسے باندھیں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب عمامہ باندھتے تو اسے دونوں کندھوں کے درمیان ڈالتے تھے۔ یعنی عمامہ شریف کا ''شملہ'' دونوں کندھوں کے درمیان لٹکا رہتا تھا۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۳۷۴)

سیاہ عمامہ سُنت مصطفیٰ ہے

حضرت جابر سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس حال میں مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر پر سیاہ عمامہ تھا۔

(مسلم، ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ !
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا لٹکانا تہبند، قمیص اور عمامہ میں پایا جاتا ہے، جس نے ان میں سے کسی لباس کو بطور تکبر ٹخنوں سے نیچے لٹکایا اللہ تعالٰی قیامت کے دن اس کی جانب نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔

(ابوداؤد شریف حدیث ۴۰۹۴)(سنن نسائی ج ۸ ص ۲۰۸)

برادرانِ اسلام ! بعض لوگ کپڑوں کے حوالہ سے اسراف کی حدوں کو چھونے لگتے ہیں اس سے منع فرمایا گیا ہے اگر کوئی شخص فضول خرچی سے بچ جائے اور مال کے ہوتے ہوئے بھی بے جا خرچ نہ کرے آخرت میں اُسے اس کا اجر ضرور ملے گا واضح رہے اچھے لباس سے منع نہیں کیا گیا لیکن دکھاوے کے طور پر اور تکبر کے لئے ایسی زیب و زینت کے لئے منع فرمایا ہے۔

اللہ تعالٰی ہم سب کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک سنتوں کے مطابق لباس پہننے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جوتا پہننے کی سنتیں

اللہ تعالیٰ کے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نعلین شریف کے بہت سے فضائل احادیث میں بیان کئے گئے ان میں سے کچھ بیان کئے جا رہے ہیں۔

بغیر بالوں کے نعلین شریف

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ فِي رواية طويلة اَنَّهُ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما رَاَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ. قَالَ اِنِّي رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِي لَيْسَ فِيْهَا شَعَرٌ. وَيَتَوَضَّأُ فِيْهَا. فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَلْبَسَهَا

حضرت عبید بن جریج رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا (کیا وجہ ہے کہ) میں آپ کو صاف رنگے ہوئے چمڑے کی جوتے پہنے ہوئے دیکھتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نعلین پاک پر بال نہیں ہوتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنہی میں وضو فرماتے تھے اور میں (بھی) ویسے ہی جوتے پہننا پسند کرتا ہوں۔

(بخاری شریف ج ۱ ص ۲۷)

دو تسموں والے نعلین

عَنْ عِيْسَى بْنِ طَهْمَانَ قَالَ اَخْرَجَ اِلَيْنَا اَنَسٌ رضی الله عنه نَعْلَيْنِ جَرْدَاوَيْنِ. لَهُمَا قِبَالَانِ. فَحَدَّثَنِي ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ بَعْدُ عَنْ اَنَسٍ رضی الله عنه اَنَّهُمَا نَعْلَا النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله

وسلم
حضرت عیسیٰ بن طہمان سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اُنہیں دو بالوں سے صاف جوتے دکھائے، جن کے دو تسمے تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں حضرت ثابت بنانی رضی اللہ عنہ نے مجھے بعد میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بتایا تھا یہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نعلین مبارک ہیں۔

(شمائل ترمذی ص ۸۳)

حضور ﷺ کے نعلین کیسے تھے

عَنْ قَتَادَةَ رضی الله عنه قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه كَيْفَ كَانَ نَعْلُ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم؟ قَالَ: لَهُمَا قِبَالَانِ
حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نعلین مبارک کیسے تھے؟ اُنہوں نے فرمایا اُن میں دو تسمے لگے ہوئے تھے۔

(ترمذی شریف ج ۴ ص ۲۴۲)

پہلے جوتا دائیاں پہنے

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِيْنِ وَاِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ فَلْتَكُنِ الْيُمْنٰى اَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَاٰخِرَهُمَا تُنْزَعُ
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو پہلے دائیں پاؤں سے

ابتداء کرے اور جب اُتارے تو پہلے بایاں پاؤں اُتارے۔ پس دایاں
پاؤں جوتا پہننے میں پہلا اور جوتا اُتارنے میں آخری ہو

(ترمذی شریف ج ۴ ص ۲۴۴)

ہر کام کی ابتداء دائیں طرف سے

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا. قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي تَرَجُّلِهِ وَتَنَعُّلِهِ وَطُهُوْرِهٖ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کنگھی کرنے، جوتا پہننے اور وضو کرنے میں حتی الامکان دائیں طرف سے ابتداء کرنا پسند فرماتے تھے۔

(ترمذی شریف حدیث ۸٦)

ایڑی والے نوک دار نعلین شریف

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ رَأَيْتُ نَعْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مُخَصَّرَةً مُعَقَّبَةً مُلَسَّنَةً لَهَا قِبَالَانِ

حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نعلین مبارک درمیان سے پتلے، چوڑی ایڑھی والے اور آگے سے نوکدار دیکھے جن کے دو تسمے تھے۔

(طبقات ابن سعد ج ۱ ص ۴۷۸)

پیوند لگے نعلین شریف

حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیوند لگے ہوئے تھے

(سنن نسائی ج۵ ص۵۰۶)

برادرانِ اسلام! حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نعلین مقدس کی تعظیم وتوقیر کے حوالہ سے علمائے اہلسنت نے بہت سی کتابیں تصنیف فرمائی ہیں ہم نے جو احادیث مبارکہ نقل کرنے کی سعادت حاصل کی ہے اُن سے اہلِ اسلام کو یہ بتانا مقصود ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سُنت مبارکہ ہے کہ ہم جوتے استعمال کریں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دونوں جوتے استعمال کرنے کا حکم بھی ارشاد فرمایا ہے یعنی ایک پاؤں میں جوتا ڈال کر چلنا منع ہے۔

جوتے کے استعمال سے پاؤں کی حفاظت بھی ہوتی ہے اور پاکیزگی بھی قائم رہتی ہے اسی لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیشہ نعلین شریف استعمال فرمائے اور ہمیں استعمال کرنے کا طریقہ بھی ارشاد فرمایا جس طرح لباس کے حوالہ سے بے حد قیمتی لباس استعمال کرنا جس میں اسراف ہو دُرست نہیں ایسے ہی بے حد قیمتی جوتے استعمال کرنا بھی اسراف میں ہی آئے گا اس لئے ہمیں اعتدال کا دامن تھامے رکھنا چاہیے اور حضور کی مُبارک سُنتوں پر عمل کرتے رہنا چاہیے۔

انگوٹھی پہننا سنت مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

برادرانِ اسلام! انگوٹھی پہننا سنت ہے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاندی کی انگوٹھی استعمال فرماتے تھے آپ نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے بعض لوگ سونے کی انگوٹھی استعمال کرتے ہیں حالانکہ ایسا کرنا اللہ اور اُس کے رسول کے احکامات کی خلاف ورزی ہے۔

چاندی کی انگوٹھی اور مُہر

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صلی الله عليه وآله وسلم اَرَادَ اَنْ يَكْتُبَ اِلٰى رَهْطٍ اَوْ اُنَاسٍ مِنَ الْاَعَاجِمِ. فَقِيْلَ لَهُ اِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُوْنَ كِتَابًا اِلَّا عَلَيْهِ خَاتَمٌ. فَاتَّخَذَ النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ. فَكَاَنِّيْ بِوَبِيْصِ اَوْ بِبَصِيْصِ الْخَاتَمِ فِيْ اِصْبَعِ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم اَوْ فِيْ كَفِّهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارادہ فرمایا کہ عجمیوں کی ایک جماعت یا لوگوں کے لئے خط لکھا جائے، عرض کیا گیا: وہ لوگ خط کو اُس وقت تک قبول نہیں کرتے جب تک اُس پر مہر نہ لگی ہوئی ہو۔ پس حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی تیار کروائی اور اُس پر محمد رسول اللہ نقش کروایا۔ (راوی بیان کرتے ہیں کہ) گویا میں اُس انگوٹھی کی چمک دمک کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگشت مبارک یا ہتھیلی میں دیکھ رہا ہوں یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(بخاری شریف ج۵ ص ۲۲۰۴)

حضور کی انگوٹھی خلفاءِ ثلاثہ کے پاس رہی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ وَكَانَ فِي يَدِهِ ثُمَّ كَانَ بَعْدُ فِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ كَانَ بَعْدُ فِي يَدِ عُمَرَ ثُمَّ كَانَ بَعْدُ فِي يَدِ عُثْمَانَ حَتَّى وَقَعَ بَعْدُ فِي بِئْرِ أَرِيْسَ. نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی تیار کروائی جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک میں رہی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت ابو بکر کے ہاتھ میں، پھر حضرت عمر کے ہاتھ میں۔ پھر اُن کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی، یہاں تک کہ اِس کے بعد وہ اریس کے کنویں میں گر گئی اُس پر مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللہ نقش تھا۔

(بخاری شریف ج۵ ص ۲۲۰۴)

چاندی کے نگینے والی انگوٹھی

عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله علیه وآله وسلم كَانَ خَاتَمُهُ مِنْ فِضَّةٍ وَكَانَ فَصُّهُ مِنْهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگوٹھی مبارک چاندی کی تھی اور اُس میں چاندی کا نگینہ بھی تھا۔

(ترمذی شریف ج ۴ ص ۲۲۷)

انگوٹھی داہنے ہاتھ میں پہنو

عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه قَالَ أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله علیه وآله وسلم كَانَ يَلْبَسُ خَاتَمَهُ فِي يَمِيْنِهِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے داہنے ہاتھ مبارک میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

(سنن نسائی ج ۸ ص ۱۷۴)

درمیانی انگلی میں انگوٹھی پہننا

عَنْ اَبِي بُرْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ نَهَانِي نَبِيُّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنِ الْخَاتَمِ فِي السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

(سنن نسائی ج ۸ ص ۱۹۴)

پیارے اسلامی بھائیو! ان احادیث وروایات سے معلوم ہوا کہ آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے اصحابہ چاندی کی انگوٹھی استعمال فرماتے تھے دیگر دھاتوں کی انگوٹھی پہننا منع ہے سونے کی انگوٹھی کے حوالہ سے توفرمان ہے سونے کی انگوٹھی انگلی میں انگارہ ڈالنے کے برابر ہے ہمیں چاہیے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ کے مطابق انگوٹھی پہنیں۔

سرمہ لگانا سنت ہے

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے معمولاتِ مبارکہ میں ایک اہم معمول سرمہ کے استعمال کا تھا، بعض روایات سے پتا چلتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات سرمہ لگاتے تھے، حتیٰ کہ سفر میں جو چیزیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتی تھیں، ان میں بھی سرمہ دانی کا تذکرہ ہے، اس سے اس سنت کی اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ مگر آج یہ سنت، اُمت سے ایسی متروک ہے کہ دین دار سمجھے جانے والے طبقے میں بھی خال خال ہی اس پر عمل کرنے والے دیکھے گئے۔

سرمہ حفاظتِ نظر کا ذریعہ

حفاظتِ بصر کا ایک بڑا ذریعہ سرمہ کا استعمال ہے، اہلِ علم نے لکھا ہے کہ سرمہ آنکھوں کی حفاظت کا ضامن ہے، نورِ نظر کے لئے تقویت ہے اور اس کے لئے جلاء ہے، وہ مادّۂ ردیہ کو کم کرتا ہے اور اس کو باہر نکال پھینکتا ہے، اس کے ساتھ ہی آنکھوں کو زینت بخشتا ہے۔

(طبِ نبوی، اُردو ص: ۵۲۷)

سرمہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے، اس لئے اُمت پر صرف سنت کے ناتے ہی یہ حق ہے کہ وہ اسے اپنائے، ساتھ ہی ساتھ اس میں دُنیوی فوائد بھی بے شمار ہیں۔

سرمہ آنکھ میں ڈالنا مستحب ہے، آدمی کو چاہئے کہ ثواب کی نیت سے سرمہ ڈالے کہ اس میں آنکھ کو فائدہ پہنچنے کے علاوہ اتباع کا ثواب بھی ہے۔"

(خصائلِ نبوی ترجمہ شمائل ترمذی، ص: ۲۰۳ تحت باب ماجاء فی کحل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

سُرمہ نظر تیز کرتا ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ !

اکتحلوا بالاثمد فانّه یجلو البصر وینبت الشعر۔ و زعم
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانت لہ مکحلۃ یکتحل بہا
کل لیلۃ ثلاثۃ فی ھٰذہ وثلاثۃ فی ھٰذہ

اثمد سرمہ آنکھوں میں ڈالا کرو، اس لئے کہ وہ آنکھ کی روشنی کو بھی تیز کرتا ہے اور پلکیں بھی زیادہ اُگاتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ یہ بھی کہتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سرمہ دانی تھی جس میں سے تین، تین سلائی ہر رات آنکھوں میں ڈالا کرتے تھے۔

(ترمذی، ابواب اللباس، باب ماجاء فی الاکتحال، شمائل)

اثمد سرمہ کے استعمال کا حکم

حضورِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف روایات میں اثمد کے استعمال کی ترغیب فرمائی، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث میں "علیکم" جیسے تاکیدی لفظ سے ارشاد فرمایا!

علیکم بالاثمد عند النوم فانہ یجلو البصر وینبت الشعر

یعنی اثمد کا سرمہ ضرور ڈالا کرو، وہ نگاہ کو روشن بھی کرتا ہے اور پلکیں بھی خوب اُگاتا ہے۔

(شمائل ترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ہی سے ایک روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد منقول ہے کہ!

ان خیر اکحالکم الاثمد

یعنی تمہارے سب سرموں میں اثمد عمدہ سرمہ ہے۔

(شمائل، سنن ابوداؤد کتاب الطب، باب فی الکحل)

ایک روایت میں فرمایا: اثمد آلائشوں کو ختم کرتا ہے، آنکھوں کو نور بخشتا ہے۔

(طب نبوی ص ۵۴۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ!

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سونے سے قبل ہر آنکھ میں تین، تین سلائی اثمد کے
سرمہ کی ڈالا کرتے تھے۔

(شمائل ترمذی)

سرمہ لگانے کا طریقہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا !
من اکتحل فلیوتر من فعل فقد احسن ومن لا فلا حرج
جو شخص سرمہ لگائے تو طاق عدد میں لگائے، جو ایسا کرے تو بہتر ہے، اور جو
ایسا نہ کرے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔"

(ابوداؤد، باب الاستتار فی الخلاء)

ایک روایت میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:
" آپ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں آنکھ میں تین بار اور بائیں آنکھ میں دو
بار اثمد کا سرمہ لگاتے تھے۔"

(اخلاق النبی ص: ۱۸۳، طب نبوی اُردو ص: ۵۲۶)

ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں طریقے منقول ہیں، اس لئے گاہے ایک پر، گاہے دُوسرے پر عمل کرنا چاہئے تاکہ دونوں طریقوں پر عمل ہوجائے۔

"سلائی کے بارے میں بھی مختلف روایات ہیں، بعض روایات میں دونوں آنکھ میں تین، تین وارد ہوئی ہیں، اور بعض روایات میں دائیں آنکھ میں تین، بائیں میں دو وارد ہوئی ہیں، یہ مختلف اوقات پر محمول ہیں کہ بعض مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایسا فرماتے تھے اور بعض مرتبہ ایسا۔"

(خصائل نبوی شرح شمائل ترمذی، باب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سرمہ کا بیان)

رات کو سرمہ لگانے کی حکمت

ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ رات کو سرمہ لگانا سنت ہے، اور علماء نے اس میں چند حکمتیں بیان فرمائی ہیں۔ چنانچہ علامہ ابن قیم جوزی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں:

اورسونے کے وقت سرمہ لگانے میں خاص بات یہ ہوتی ہے کہ اس سے سرمہ آنکھوں میں باقی رہتا ہے، اوراس طرح آنکھ پورے طور پر سرمہ کو سمولیتی ہے، اور آنکھیں نیند کے وقت حرکت سے بھی باز رہتی ہیں، اس لئے حرکت سے جو نقصان ہوتا ہے، نیند کے وقت اس سے آنکھیں محفوظ رہتی ہیں۔

(طبِ نبوی اُردو ص:۵۴۷)

برادرانِ اسلام! سیّد کائنات فخرِ موجودات امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ایک ایک سُنت مبارکہ ہزارہا برکتوں رحمتوں اور بخششوں کا باعث ہے بات صرف اتنی ہے کہ ہم لوگ سستی کر کے آپ کی پیاری پیاری سُنتوں کے فوائد سے محروم رہتے ہیں۔

محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سُرمہ شریف لگانے کی سُنت پر عمل اس لئے بھی ضروری ہے کہ ماحولیاتی آلودگی کی بناء پر آنکھوں کے امراض میں بہت اضافہ ہورہا ہے جو مسلمان اس مبارک سُنت پر عمل کرے گا اُس کی آنکھیں بے شمار امراض سے محفوظ ہوجائیں گی لہٰذا دنیوی فائدہ حاصل ہوگا ہی اس کے ساتھ ساتھ اُخروی فائدہ بھی حاصل ہوگا اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

کنگھی کرنا سُنّت ہے

برادرانِ اسلام! کنگھی کرنا حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ ہے آپ اپنی واللیل زلفوں میں کنگھی فرمایا کرتے تھے بالوں کو اگر کھلا چھوڑ دیا جائے اور اُن میں کنگھی نہ کی جائے تو بال بے ترتیب اور پراگندہ ہوجاتے ہیں اس لئے بالوں میں تیل لگانا اور کنگھی کرنا بالوں کو خوبصورت بناتا ہے۔

عن عائشه قالت کنت ارحل رأس رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم وانا حائض

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سرِ انور میں کنگھی کرتی جبکہ میں حائضہ ہوتی۔

داڑھی میں کنگھی کرنا

ہمارے آقا ومولا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سُنت مبارکہ تھی آپ اکثر سر مبارک کو تیل لگایا کرتے اور داڑھی میں کنگھی کیا کرتے تھے۔

آپ دستار مبارک کے نیچے ایک چھوٹا سا رومال رکھا کرتے تھے یہاں تک کہ وہ کپڑا تیل سے تر رہتا۔

دائیں طرف سے کنگھی کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طہارت فرماتے ہوئے کنگھی استعمال فرماتے اور جوتا پہننے میں دائیں طرف سے شروع فرماتے۔

روزانہ کنگھی نہ کریں

پیارے اسلامی بھائیو! حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روزانہ کنگھی کرنے

سے منع فرمایا ہے۔ (شمائل ترمذی شریف ص ۴۲)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جس وقت میں حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سرِ مبارک کی مانگ نکالتی تو آپ کے بالوں کو تالو سے چیرتی اور آپ کی پیشانی کے بال دونوں آنکھوں کے درمیان چھوڑتی۔ (مشکوٰۃ شریف ج ۲ ص ۳۴۲)

اپنے بالوں کو اچھی طرح رکھو

وعن ابی هریرة رضی الله عنه رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قال من کان له شعر فلیکرمه

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ! جس کے بال ہوں وہ ان کو اچھی طرح رکھے۔ (شمائل ترمذی شریف ص ۴۲)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موئے مبارک

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظرِ عنایت سے مجھ جیسے کمترین شخص کو یہ شرف حاصل ہے کہ میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے موئے مبارک موجود ہیں میں نے تحدیث نعمت کے طور پر کہا کرتا ہوں۔

درودوں کا سلاموں کا اُجالا ہے میرے گھر میں
نبی کے موئے اقدس کا حوالہ ہے میرے گھر میں

الحمد للہ موئے مبارک کی عظمت کے حوالہ سے ''عظمت موئے مبارک'' لکھنے کا شرف بھی حاصل ہوا جو چھپ چکی ہے۔

مسلمان مرد کے بال پاک ہیں خواہ وہ زندہ ہو یا مرا ہوا ،اس کے دلائل درج ذیل ہیں ،جب محمد بن سیرین نے عبیدہ سے کہا کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک ہیں جو ہمیں سیدنا انس رضی اللہ عنہ یا سیدنا انس رضی اللہ عنہ کے گھر والوں کی طرف سے پہنچے ہیں تو عبیدہ نے یہ (سن کر) فرمایا کہ

لَأَنْ تَكُونَ عِنْدِي شَعَرَةٌ مِنْهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

میرے پاس اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بال (بھی) ہوتا تو یہ مجھے دنیا ومافیہا سے زیادہ محبوب تھا۔

(بخاری شریف ج۱ ص۱۷۰)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے !

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا حَلَقَ رَأْسَهُ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَوَّلَ مَنْ أَخَذَ مِنْ شَعَرِهِ

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بالوں کو منڈوایا تو سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ وہ پہلے شخص تھے جنھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بالوں کو لیا تھا۔

(بخاری شریف ج۱ ص۱۷۱)

موئے مبارک سے برکت حاصل کرنا

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کچھ بال تھے جسے انھوں نے ایک چھوٹے پیالے میں رکھا ہوا تھا یہ بال مہندی کی وجہ سے سرخ تھے جب کسی شخص کو نظر لگ جاتی یا کوئی بیمار ہوتا تو وہ اپنا پانی کا برتن سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیج دیتا آپ اس برتن کے پانی میں وہ بال ڈبو دیتیں۔

(بخاری شریف ص ۵۸۹٦)

کنگھی کیسے کریں

پہلے دائیں طرف سے کنگھی کرنا اور یہ بہت زیادہ مستحب ہے۔

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں !

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ فِي تَنَعُّلِهِ وَتَرَجُّلِهِ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم جوتا پہننے میں اور کنگھی کرنے میں دائیں طرف کو پسند

فرماتے۔

(بخاری شریف ج ۱ ص ۵۹۲۶)

روزانہ کنگھی نہ کریں

ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزانہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(سنن نسائی ج ۸ ص ۳۲)

مانگ نکالنا

بالوں میں مانگ نکالنی چاہئے اور یہ مستحب ہے سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ !

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بالوں کو چھوڑا کرتے تھے اور مشرکین اپنے بالوں میں مانگ نکالتے تھے۔ جبکہ اہل کتاب اپنے بالوں کو چھوڑا کرتے تھے۔ جس کام میں آپ کو کوئی حکم نہیں دیا جاتا تھا تو آپ اس میں اہل کتاب کی موافقت پسند کرتے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد مانگ نکالی۔

(بخاری شریف حدیث نمبر ۳۰۰۵)

مانگ درمیان سے نکالنی چاہیے

اُم المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ !

كُنتُ إِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَفْرُقَ رَأْسَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. صَدَعْتُ الْفَرْقَ مِنَ يَافُوخِهِ وَأَرْسِلُ نَاصِيَتَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ

جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر مبارک کے بالوں میں مانگ نکالتی تو تالوسے (بالوں کے دو حصے کر کے) مانگ چیرتی اور آپ صلی

اللہ علیہ وسلم کی پیشانی کے بال دونوں آنکھوں کے درمیان چھوڑتی۔

(ابوداؤد شریف ج ۴ ص ۴۱۸۹)

کفار و مشرکین کی طرح بالوں کو بنانا منع ہے کیونکہ اس سے کفار سے مشابہت ہو جاتی ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا !

مَنۡ تَشَبَّهَ بِقَوۡمٍ فَهُوَ مِنۡهُمۡ

جو شخص کسی قوم سے مشابہت اختیار کرے گا وہ انہی میں ہوگا۔

(ابوداؤد شریف ج ۴ حدیث ۴۰۳۱)

حضور بالوں میں تیل لگاتے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اپنے بالوں میں تیل لگاتے تو پھر آپ کے جو چند سفید بال تھے نظر نہیں آتے تھے اور جب تیل نہ لگاتے تو یہ بال نظر آتے تھے۔

(مسلم شریف حدیث ۲۳۴۴)

برادرانِ اسلام ! بالوں میں تیل لگانا سنت ہے اس سے بالوں کی نشو و نما بھی ہوتی ہے سر سے خشکی بھی دور ہوتی ہے تیل روزانہ نہیں بلکہ دن چھوڑ کر تیل لگائیں لیکن اگر ضرورت ہو تو دن میں دو بار بھی تیل لگایا جا سکتا ہے حضرت عبداللہ بن عمر دن میں دو بار تیل بالوں میں لگاتے تھے۔

داڑھی اور سر میں خوشبو لگانا

پیارے اسلامی بھائیو ! بالوں میں خوشبو لگانا بھی سنت ہے احادیث سے ثابت ہے۔

اُم المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ !

كُنۡتُ أُطَيِّبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ بِأَطۡيَبِ مَا يَجِدُ حَتّٰى أَجِدَ وَبِيصَ الطِّيبِ فِي رَأۡسِهِ وَلِحۡيَتِهِ

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کے بالوں) میں سب سے اچھی خوشبو لگاتی جو آپ کو دستیاب ہوتی۔

(بخاری شریف ج ۷ حدیث ۵۹۲۳)

ناخن تراشنے کا سنت طریقہ

ناخن تراشنا سُنت نبوی ہے بڑھے ہوئے ناخن مُضرِ صحت ہوتے ہیں اور جدید طبی ماہرین کے مطابق انسانی ناخن میں پوشیدہ جراثیم پیٹ کے کیڑوں کا باعث بنتے ہیں انسان جب کھانا کھاتا ہے تو یہ جراثیم غذا کے ساتھ شامل ہو کر پیٹ کے اندر چلے جاتے ہیں اور اس طرح کئی بیماریوں کا باعث بنتے ہیں جو خواتین ناخن بڑھاتی ہیں وہ خون کی کمی کا شکار ہو جاتی ہیں ناخن بڑھانا نفسیاتی امراض کا بھی باعث بنتا ہے بدقسمتی سے عہدِ حاضر میں ناخن رکھنا فیشن بن گیا ہے حالانکہ رکھنے والا غسل، وضو کما حقہٗ درست طریقہ سے نہیں کر سکتا شریعت میں وضو اور غسل تب درست مانا جائے جب انسان کے جسم کا ہر عضو پاکیزہ ہو جائے ناخن پالش کی صورت میں وضو اور غسل درست نہیں ہوں گے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ناخن تراشنے کا حکم دیا ہے اس لئے مسلمانوں پر ضروری ہے کہ سُنت طریقہ سے ناخن تراشتے رہیں اس طرح وہ ثواب کے بھی مستحق ہوں گے اور کئی طرح کی بیماریوں سے بھی بچ جائیں گے۔

علامہ شہاب الدین خفاجی مصری حنفی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نسیم الریاض شرح شفائے قاضی عیاض میں فرماتے ہیں!

قص الاظفار وتقليمها سنة ورد النهي عنه في يوم الاربعاء وانه يورث البرص و حكي عن بعض العلماء انه فعله فنهي عنه فقال لم يثبت هذا فلحقه البرص من ساعته فراى النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم في منامه فشكى اليه ما اصابه فقال له الم تسمع نهي عنه فقال لم يصح عندي فقال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يكفيك انه سمع ثم مسح بيده الشريفة فذهب مابه فتاب عن مخالفة ماسمع اه۔

ناخن کاٹنے سنت ہیں لیکن بدھ کے دن ایسا کرنے سے حدیث
میں ممانعت وارد ہوئی کیونکہ اس سے مرض برص (جسم پر سفید داغ پیدا ہوتا
ہے۔ بعض اہل علم کی حکایت ہے کہ انھوں نے بدھ کے روز ناخن کٹوائے
انھیں اس سے منع کیا گیا لیکن انھوں نے فرمایا یہ حدیث ثابت نہیں، انھیں
فوراً مرض برص لاحق ہوگیا پھر انھیں خواب میں حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
کی زیارت ہوئی اور انھوں نے آپ سے مرض برص کی شکایت کی آپ نے
ان سے فرمایا کیا تم نے بدھ کے روز ناخن کٹوانے کی ممانعت نہیں سنی تھی؟
انھوں نے جواباً عرض کیا کہ ہمارے نزدیک وہ حدیث پایہ صحت کو نہیں پہنچی
تھی۔ اس پر حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمھارے لئے
اتنا ہی کافی ہونا چاہئے تھا کہ حدیث سن لی تھی۔ بعد ازاں آپ نے اپنا
دست اقدس ان کے جسم پر پھیرا تو فوراً مرض زائل ہوگیا۔ اس کے بعد عالم
موصوف نے اسی وقت سماع کردہ حدیث کی مخالفت سے توبہ کی۔
(نسیم الریاض شرح شفاء ج۱ ص ۳۴۴)

ناخن کاٹنے کا سنت طریقہ

داہنے ہاتھ کی انگشت شہادت (کلمہ شہادت) سے شروع کریں اور چھنگلی تک
پھر بائیں ہاتھ کی چھنگلی بائیں ہاتھ کی انگوٹھے تک
پھر آخر میں داہنے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن کاٹیں
اور داہنے پاؤں کی چھنگلی سے شروع کرکے انگوٹھے تک
پھر بائیں پاؤں کے انگوٹھے سے چھنگلی تک ترتیب وار ناخن کاٹنا چاہئے۔
یہی طریقہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ناخن تراشنے کا شامی میں منقول ہے۔

جمعہ کے دن ناخن کاٹنا

ناخن جمعہ کے دن نماز سے قبل کاٹنا سنت ہے

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقص شاربه ويقلم اظفاره يوم الجمعة قبل ان يروح الى الصلوٰة

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن قبل نماز جمعہ مونچھوں اور ناخنوں کا کاٹتے تھے

(فتاویٰ شامی)

من قلم اظافيره يوم الجمعة اعاذه الله من البلاءياً الى الجمعة الاخرىٰ

جو شخص جمعہ کے دن ناخن کاٹے اگلے جمعہ تک بلاؤں سے اس کو اللہ تعالیٰ پناہ دیں گے

(فتاویٰ شامی)

برادران اسلام ! حضور پرُنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر سُنت مبارکہ کے بے شمار فوائد و اجر کا مخزن ہے اگر ناخن تراشنے کی مبارک سُنت پر نہ اپنائی جائے تو بندے کے ناخن بے تحاشا بڑھ جائیں جن کی بدولت حیوانیت کا اظہار ہوگا جبکہ ناخن کاٹنے سے بندے کے ہاتھ پاؤں محفوظ و مامون بھی ہو جاتے ہیں اس لئے کہ بڑھے ہوئے ناخن کسی نہ کسی طور ٹوٹ سکتے اور ٹوٹے ہوئے ناخن سے زخم بن کر ناسور بھی بن سکتا ہے ہمیں چاہیے کہ جمعہ کے دن ناخن تراشیں اس طرح سُنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ادا ہو جائے گی اور کئی جسمانی بیماریوں سے بھی محفوظ ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری سُنتوں پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

خوشبو لگانا سنت ہے

پیارے اسلامی بھائیو ! حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سراپا خوشبو تھے آپ خوشبو کو بہت پسند فرماتے آپ خوشبو کا تحفہ قبول فرماتے۔

آپ نے مسلمان مردوں کو جمعۃ المبارک عیدین کے دن یا جماعت نماز کے وقت قرآن مجید کی تلاوت کے وقت اور تبلیغ اسلام کے وقت خوشبو لگانے کا حکم ارشا فرمایا ہے۔

سرکارِ دو عالم کے خوشبو لگانے کا ذکر

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سکہ تھا اس میں سے خوشبو استعمال فرماتے تھے۔

حضرت ثمامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ خوشبو کو رد نہیں کرتے تھے وہ فرماتے تھے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی کبھی خوشبو کو رد نہ فرماتے تھے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشا فرمایا کہ مردانہ خوشبو وہ ہے جس کی خوشبو پھیلتی ہوئی ہو اور رنگ غیر محسوس ہو (جیسے کیوڑہ وغیر) اور زنانہ خوشبو وہ ہے جس کا رنگ غالب ہو اور خوشبو مغلوب (جیسے حنا، زعفران وغیرہ)۔

ابو عثمان نہدی تابعی کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشا فرمایا کہ جس شخص کو ریحان دیا جائے اس کو چاہئے کہ لوٹائے نہیں اس لئے (اس کی اصل) جنت سے نکلی ہے۔

خوشبو واپس نہ کرو

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشا فرمایا کہ تین چیزیں نہیں لوٹانی چاہئیں تکیہ اور تیل، خوشبو اور دودھ۔

عَنْ اَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سُكَّةٌ يَتَطَيَّبُ مِنْهَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس عطر دان تھا، جس میں سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوشبو استعمال فرماتے تھے۔

(ابوداؤد شریف ج ۴ ص ۷۶)

مشک عنبر استعمال فرمانا

حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا سے دریافت کیا: کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوشبو استعمال فرماتے تھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: ہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مردانہ خوشبو مشک و عنبر استعمال فرماتے تھے۔

(سنن نسائی ج ۸ ص ۱۵۰)

خوشبو خوشبو راستے

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِذَا مَرَّ فِي طَرِيْقٍ مِنْ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ وُجِدَ مِنْهُ رَائِحَةُ الْمِسْكِ. قَالُوْا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِي هٰذَا الطَّرِيْقِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مدینہ طیبہ کے راستوں میں سے کسی راستے سے گزرتے تو اُس راستے سے کستوری کی خوشبو آتی تھی اور (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) پکار اُٹھتے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر اِس راستے سے ہوا ہے۔

(مسند ابو یعلی ج ۵ ص ۴۳۳)

خوشبو کا تحفہ

عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ اَنَسٌ لَا یَرُدُّ الطِّیْبَ۔ وَقَالَ اَنَسٌ اِنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کَانَ لَا یَرُدُّ الطِّیْبَ

حضرت ثمامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ (ہدیہ میں بھیجی ہوئی) خوشبو واپس نہیں کیا کرتے تھے بلکہ فرماتے تھے کہ بے شک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوشبو (کا ہدیہ) واپس نہیں کرتے تھے۔

(مسند امام احمد بن حنبل ج ۳ص ۱۳۳)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی نفاست طبعی کی بدولت ہمیشہ نفیس چیزیں استعمال فرماتے خوشبو انسانی فطرت کے عین مطابق قدرت کا خوبصورت تحفہ ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیشہ خوشبو پسند فرمائی۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خوشبو استعمال کرنے کی ہرگز ضرورت نہ تھی آپ کا تو پسینہ اقدس دُنیا کی تمام خوشبوؤں سے بڑھ کر خوشبودار تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوشبو استعمال فرما کر ہمارے لئے سُنت جاری فرمائی ہمیں چاہیے کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پسندیدہ سُنت پر عمل کریں۔

داڑھی سنت ہے

برادرانِ اسلام! داڑھی بڑھانا سنت مؤکدہ ہےاور سنت مؤکدہ وہ عمل ہے جسے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دو مرتبہ کے علاوہ ہمیشہ بطور عبادت اپنایا ہو سُنتِ مؤکدہ کو بغیر عذر چھوڑنا دُرست نہیں۔

داڑھی رکھنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سنت ہے اور دیگر انبیاء علیہ السلام نے بھی داڑھی رکھی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مونچھیں کٹواؤ داڑھی بڑھاؤ اور مجوسیوں کی مخالفت کرو۔

داڑھی کو عہد رسالت اور عہد صحابہ میں سنت ہی سمجھا جاتا رہا ہے جیسا کہ احادیث میں آیا ہے۔

مشرکین کی مخالفت میں داڑھی رکھو

حدثنا محمد بن منهال: حدثنا يزيد بن زريع حدثنا عمر بن محمد بن زيد. عن نافع. عن ابن عمر. عن النبي صلى الله عليه وسلم قال خالفوا المشركين وفروا اللحى. واحفوا الشوارب.

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مشرکین کی مخالفت کرو، داڑھیوں کو وافر رکھو اور مونچھوں کو چھوٹا کرو۔

(بخاری شریف حدیث ۵۵۵۳)

مونچھیں پست کرو داڑھی بڑھاؤ

حدثنا عبد الله حدثني ابي حدثنا زيد بن يحيى حدثنا عبد

الله بن العلاء بن زبر حدثني القاسم قال: سمعت ابا امامة يقول خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم على مشيخة من الانصار بيض لحاهم فقال يا معشر الانصار حمروا وصفروا وخالفوا أهل الكتاب قال فقلنا يا رسول الله ان اهل الكتاب يتسرولون ولا يأتزرون فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم تسرولوا وائتزروا وخالفوا اهل الكتاب قال فقلنا يا رسول الله ان اهل الكتاب يتخففون ولا ينتعلون قال فقال النبي صلى الله عليه وسلم فتخففوا وانتعلوا وخالفوا اهل الكتاب قال فقلنا يا رسول الله ان اهل الكتاب يقصون عثانينهم ويوفرون سبالهم قال فقال النبي صلى الله عليه وسلم قصوا سبالكم ووفروا عثانينكم وخالفوا اهل الكتاب

ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے بعض بزرگوں کے پاس گئے جن کی داڑھیاں سفید تھیں۔ آپ نے فرمایا: "اے گروہ انصار! داڑھیوں کو سرخ اور زرد میں رنگا کرو اور اہل کتاب کی مخالفت کیا کرو۔" راوی کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: "یا رسول اللہ! اہل کتاب تو ہمیشہ پاجامہ پہنتے ہیں اور تہبند نہیں باندھتے۔" فرمایا: "تم پاجامہ بھی پہنو اور تہبند بھی اور اہل کتاب کی مخالفت کرو۔" عرض کیا: "یا رسول اللہ! اہل کتاب موزے پہنتے ہیں اور جوتے نہیں پہنتے۔" فرمایا: "تم موزے بھی پہنو اور جوتے بھی۔" ہم نے عرض کیا: "یا رسول اللہ! اہل کتاب تو اپنے داڑھیوں کو کم کرتے ہیں اور مونچھوں کو بڑھاتے ہیں۔" فرمایا: "تم مونچھیں کم کرو اور داڑھیوں کو وافر رکھو اور اہل کتاب کی مخالفت کیا کرو۔"

(مسند احمد، باب ابوامامہ باہلی)

داڑھی کی مقدار

برادرانِ اسلام! مردوں کے لئے داڑھی رکھنا واجب ہے اس کی شرعی مقدار ایک قبضہ یعنی ایک مشت اور داڑھی رکھنا اسلامی اور مذہبی شعار بھی ہے اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی متفقہ سنت بھی داڑھی شرافت اور بزرگی کی علامت بھی ہے اور داڑھی سے مردانہ وجاہت کی تکمیل ہوتی ہے۔

داڑھی حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دائمی عمل ہے اور آپ نے اسے فطرت سے تعبیر فرمایا ہے لہٰذا داڑھی رکھنا ضروری ہے۔

دس چیزیں فطرت سے ہیں

مونچھوں کا کتروانا۔

داڑھی بڑھانا۔

مسواک کرنا۔

ناک میں پانی ڈال کر ناک صاف کرنا۔

ناخن تراشنا۔

بدن کے جوڑوں کو دھونا۔

بغل کے بال اکھاڑنا۔

زیر ناف بال صاف کرنا۔

پانی سے استنجاء کرنا راوی کو دسویں چیز یاد نہ رہی فرماتے ہیں ممکن ہے کہ وہ کلی کرنا ہو۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ شرح مسلم میں فرماتے ہیں !

قالوا ومعناه انها من سنن الانبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم

یعنی فطرت کے معنی یہ ہے کہ وہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی سنتوں میں سے ہے۔

(نووی شرح مسلم ج ۱ ص ۱۲۸)

اس حدیث شریف سے صاف ظاہر ہوگیا کہ داڑھی بڑھانے کا حکم تمام شریعتوں میں تھا اور یہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت رہی ہے۔

داڑھی منڈانا عورتوں سے مشابہت

عن ابن عباس عن النبی انہ لعن المتشبھات من النساء بالرجال والمتشبھین من الرجال بالنساء

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں میں سے ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں اور مردوں میں سے ان مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت کرتے ہیں لعنت فرمائی ہے۔

(ابو داود ج ۲ ص ۲۱۲)

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال: قال رسول اللہ من تشبہ بقوم فھو منھم

(ابو داؤد ج: ۲ ص: ۲۰۳)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا !
جو شخص کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے گا اس کا شمار اسی قوم میں ہوگا۔
شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں !

داڑھی منڈانا حرام ہے اور اہل مغرب اور ہندؤں کا طریقہ ہے داڑھی ایک مشت رکھنا واجب ہے اور اس کو سنت اس اعتبار سے کہا جاتا ہے کہ یہ دین میں طریقہ مسلوکہ ہے یا اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ سنت سے ثابت ہے چنانچہ نماز عید کو (اسی معنٰی کے اعتبار سے) سنت کہا جاتا ہے حالانکہ وہ واجب ہے۔

(اشعۃ اللمعات ج ا ص ۲۱۲)

داڑھی میں گرہ لگانا منع ہے

عن رویفع بن ثابت قال: قال لی رسول اللہ یا رویفع! لعل

الحیوۃ ستطول بك بعد فأخبر الناس ان من عقد لحیته او تقلد وترا او استنجی برجیع دابة او عظم فأن محمدا منه بر

حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے مجھے فرمایا کہ! میرے بعد قریب ہے کہ تیری زندگی دراز ہو لوگوں کو خبر دینا کہ جو شخص اپنی داڑھی میں گرہ لگائے یا داڑھی چڑھائے یا تانت کا قلادہ ڈالے یا گوبر اور ہڈی سے استنجاء کرے تو محمد اس سے بری ہیں۔

(مشکوۃ شریف ص ۴۳)

داڑھی بالشت سے زیادہ کاٹ دیں

اعفاء اللحی قال: محمد عن ابی حنفیة ترکھا حتی تکث وتکثر والتقصیر فیھا سنة وھو ان یقبض رجل لحیته فما زاد علی قبضه قطعه لان اللحیة زینة و کثرتھا من کمال الزینة وطولھا الفاحش خلاف السنة

اعفاء اللحی یعنی داڑھی بڑھانا امام محمد کی روایت ہے کہ امام ابو حنیفہ نے فرمایا داڑھی کو چھوڑے رکھنا چاہئے یہاں تک کہ گھنی ہو جائے اور بڑھ جائے اور داڑھی میں قصر سنت ہے اور قصر یہ ہے کہ داڑھی کو مٹھی سے پکڑے جو مٹھی سے بڑھ جائے اس کو کاٹ دیں۔داڑھی سنت ہے اور اس کا بھر پور ہونا (گھنی ہونا) کمال زینت ہے اور داڑھی کی غیر معمولی درازی خلاف سنت ہے۔

(الاختیار شرح المختار)

برادرانِ اسلام ! ان احادیث و روایات سے معلوم ہوا کہ اسلام میں داڑھی کی بہت اہمیت ہے لہٰذ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی اس مبارک سُنت کو خوش دلی سے اپنانا بہت بڑے ثواب کا بھی باعث ہوگا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا بھی حاصل ہوگی اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

مسکراہٹ اور مزاح سنت ہے

حضور مسکراتے تھے

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ مَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِکًا حَتّٰی اَرٰی مِنْہُ لَھَوَاتِہٖ اِنَّمَا کَانَ یَتَبَسَّمُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کبھی اس طرح کھل کر (یعنی قہقہہ لگا کر) ہنستے نہیں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حلق مبارک نظر آئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف مسکرایا کرتے تھے۔

(بخاری شریف ج ۵ ص ۲۲۶۱)(مسلم شریف ج ۲ ص ۶۱۶)

آپ متبسم ہوتے

عَنْ جَرِیْرٍ قَالَ مَا حَجَبَنِیَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَاٰنِیْ اِلَّا تَبَسَّمَ فِیْ وَجْھِیْ وَلَقَدْ شَکَوْتُ اِلَیْہِ اَنِّیْ لَا اَثْبُتُ عَلَی الْخَیْلِ فَضَرَبَ بِیَدِہٖ فِیْ صَدْرِیْ وَقَالَ اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْہُ وَاجْعَلْہُ ھَادِیًا مَھْدِیًّا

حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سے میں دائرہ اسلام میں داخل ہوا اُس وقت سے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے کبھی ملنے سے نہیں روکا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بھی مجھے دیکھتے تو چہرہ انور تبسم ریز ہو جاتا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گذارش کی کہ میں جم کر گھوڑے پر سواری نہیں کر سکتا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

اپنا دستِ مبارک میرے سینے پر مارا اور دعا فرمائی اے اللہ! اِسے جما دے اور اِسے ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے۔

(بخاری شریف ج ۳ ص ۱۱۰۴)

حضور محفل میں تبسم فرماتے

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی الله عنه قَالَ جَالَسْتُ النَّبِيَّ صلی الله علیه وآله وسلم أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ مَرَّةٍ فَكَانَ أَصْحَابُهُ يَتَنَاشَدُونَ الشِّعْرَ وَيَتَذَاكَرُونَ أَشْيَاءَ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ سَاكِتٌ فَرُبَّمَا تَبَسَّمَ مَعَهُمْ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں سو بار سے زیادہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں بیٹھا، صحابہ کرام شعر پڑھتے اور دورِ جاہلیت کی باتوں کا تذکرہ کرتے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش رہتے اور بعض اوقات اُن کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی تبسم فرماتے۔

(ترمذی شریف ج ۵ ص ۱۴۰۹)

زیادہ مسکرانے والے

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ رضی الله عنه قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُولِ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم

حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ مسکرانے والا کسی کو نہیں دیکھا۔

(ترمذی شریف ج ۵ ص ۶۰۱)(مسند امام احمد بن حنبل ج ۴ ص ۱۹۱)

مزاح میں بھی سچی بات

عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللہِ اِنَّکَ تُدَاعِبُنَا، قَالَ اِنِّیْ لَا اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام ؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہم سے مزاح فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں (مزاح میں بھی) سچی بات کے سوا کچھ نہیں کہتا۔

(ترمذی شریف ج ۴ ص ۳۵۷)

حضور کا مزاح فرمانا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا اسْتَحْمَلَ رَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَقَالَ اِنِّیْ حَامِلُکَ عَلٰی وَلَدِ النَّاقَۃِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللہِ مَا اَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَۃِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَھَلْ تَلِدُ الْاِبِلَ اِلَّا النُّوْقُ،

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سواری کے لیے جانور مانگا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (مزاحا) فرمایا میں تجھے اُونٹنی کے بچے پر سوار کروں گا۔ اُس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اُونٹنی کے بچے کا کیا کروں گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اُونٹنیاں ہی تو اُونٹ پیدا کرتی ہیں (لہٰذا ہر اُونٹ اُونٹنی کا بچہ ہوا)۔

(مسند احمد بن حنبل ج ۳ ص ۲۶۷)

آپ نے مزاح فرمایا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم قَالَ لَہٗ یَاذَا الْاُذُنَیْنِ قَالَ مَحْمُوْدٌ قَالَ اَبُوْ اُسَامَۃَ یَعْنِیْ مَازَحَہٗ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے فرمایا اے دو کانوں والے! محمود کہتے ہیں ابو اسامہ نے بیان کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے ساتھ مزاح فرمایا۔

(ترمذی شریف ج ۴ ص ۳۵۸)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِنِّیْ لَاَمْزَحُ وَلَا اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بے شک میں مزاح کرتا ہوں لیکن سچ بات کے علاوہ کچھ نہیں کہتا (یعنی مزاح میں بھی جھوٹی بات نہیں کرتا)۔ اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

(مسند الفردوس ج ۱ ص ۵۶)

برادرانِ اسلام! ان احادیث و روایات سے معلوم ہوا کہ آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر مسکراتے آپ بہت کم ہنستے بلکہ آپ قہقہہ لگا کر نہ ہنستے تھے۔

چھینک کا جواب دینا

اسلامی آداب میں مسلمان بھائی کے حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ اُس کو چھینک کا جواب دیا جائے جو شریعت میں بیان کیا گیا ہے ہم یہاں حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرامین عالیہ پیش کررہے ہیں جن سے چھینک کا جواب دینے کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

اللہ کو چھینک پسند ہے جمائی ناپسند

حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللَّهَ فَحَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يُشَمِّتَهُ وَأَمَّا التَّثَاؤُبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِذَا قَالَ هَا ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ

آدم بن ابی ایاس، ابن ابی ذئب، سعید المقبری بواسطہ اپنے والد، وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند فرماتا ہے اور جمائی کو ناپسند فرماتا ہے، جب کوئی شخص چھینکے اور الحمدللہ کہے تو ہر مسلمان پر جو اس کو سنے واجب ہے کہ اس کا جواب دے (یعنی یرحمک اللہ کہے) اور جمائی شیطان کی طرف سے ہے جہاں تک ممکن ہو اس کو روکے، جب کوئی شخص ''ہا'' کی آواز نکالتا ہے تو اس سے شیطان ہنستا ہے۔

(بخاری شریف ج ۲ حدیث ۵۸۱۳)

برادرانِ اسلام! اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو چھینک پسند ہے اور جب

کسی مسلمان کو چھینک آئے تو وہ اُس کے لئے رحمت کی دُعا کرے جب کہ جمائی اللہ کو ناپسند ہے اور جب کوئی مسلمان جمائی لیتے ہوئے آوازیں نکالتا ہے تو وہ شیطانی حرکات کا مرتکب ہوتا ہے اس لئے چاہیے کہ اگر چھینک آئے تو اُسے نہ روکیں اور اگر جمائی آئے تو اُسے روکیں اور اپنی حالت تبدیل کرنے کے لئے وضو کرلیں تا کہ سستی جاتی رہے۔

مومن کے پانچ حقوق

حدثنا محمد بن داود بن سفیان. وخشیش بن اصرم. قالا حدثنا عبد الرزاق. اخبرنا معمر. عن الزهري. عن ابن المسيب. عن ابي هريرة. قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خمس تجب للمسلم على اخيه رد السلام وتشميت العاطس واجابة الدعوة وعيادة المريض واتباع الجنازة

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان بھائی کے لیے پانچ باتیں واجب ہیں۔ سلام کا جواب دینا چھینک آنے پر دعا دینا' دعوت قبول کرنا بیمار پرسی کرنا اور جنازے میں شریک ہونا۔

چھینک آئے تو آواز پست کرے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم كَانَ إِذَا عَطَسَ غَطَّى وَجْهَهُ بِيَدِهِ أَوْ بِثَوْبِهِ وَغَضَّ بِهَا صَوْتَهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب چھینک آتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے چہرہ مبارک کو ہاتھ یا کپڑے سے ڈھانپ لیتے اور آواز کو پست فرماتے۔

چھینک آئے تو ابرووں پر ہاتھ رکھنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ !

كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم إِذَا عَطَسَ غَطّٰى وَجْهَه بِثَوْبِه وَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى حَاجِبَيْهِ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب چھینک آتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا چہرہ انور کپڑے سے ڈھانپ لیتے اور اپنا ہاتھ اپنے دونوں ابروں پر رکھ لیتے۔

(ترمذی شریف ج۵ ص۸۶)

چھینک آئے تو چہرہ ڈھانپ لیں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضى الله عنهما قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم إِذَا عَطَسَ خَمَّرَ وَجْهَه وَخَفَضَ صَوْتَه

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب چھینک آتی تو اپنا چہرہ مبارک کپڑے سے ڈھانپ لیتے اور اپنی آواز مبارک پست فرما لیتے۔

(طبرانی ج۷ ص۲۶۲)

چھینک آئے تو الحمد للہ کہیں

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ رضى الله عنه قَالَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم كَانَ إِذَا عَطَسَ حَمِدَ اللهَ فَيُقَالُ لَه يَرْحَمُكَ اللهُ فَيَقُوْلُ يَهْدِيْكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھینک آتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الحمد للہ

فرماتے، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا جاتا یَرْحَمُكَ اللهُ (اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے)۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (جواباً) ارشاد فرماتے يَهْدِيْكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ (اللہ تعالیٰ تمہیں بھی ہدایت عطا فرمائے اور تمہارے احوال بہتر فرمائے)۔

(مسند امام احمد بن حنبل ج ا ص ۲۰۴)

چھینکنے والے نے اگر الحمد للہ کہا تو سننے والوں پر چھینک کے جواب میں یرحمک اللہ کہنا واجب ہے۔

اگر عورت کو چھینک آئے تو مرد کیا کرے

اگر کسی عورت کو چھینک آئے اور اجنبی مرد سن لے تو اس کے متعلق فقہاء کرام نے تفصیل بیان کی ہے، اگر عورت عمر رسیدہ نہیں ہے تو مرد کو چاہئے کہ دل میں یرحمک اللہ کہے اور اگر عورت عمر رسیدہ ہو تو مرد اس چھینک کا جواب اتنی آواز سے دے کہ وہ عورت اس کو سن سکے۔

اسی طرح مرد کی چھینک پر عمر رسیدہ عورت آواز سے جواب دے اور جو عمر رسیدہ نہ ہو وہ دل میں یرحمک اللہ کہہ لے، چھینکنے والے نے اگر الحمد للہ کہا تو سننے والوں پر چھینک کے جواب میں یرحمک اللہ کہنا واجب ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری ج۵ ص ۳۲۶)

برادرانِ اسلام! چھینک کے حوالہ سے ان فضائل و مسائل کو یاد رکھنا نہایت اہم ہے اکثر اوقات دیکھا گیا ہے کہ مسلمان بھائی دوسرے مسلمان بھائی کے چھینکنے کا جواب نہیں دیتے بلکہ چھینکنے والا بھی الحمد للہ نہیں کہتا یہ اچھی بات نہیں چھینکنے والے کو الحمد للہ کہنا ضروری ہے اور چھینک سن کر دوسرا مسلمان بھائی یرحمک اللہ نہ کہے تو یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کے منافی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

سونے کا سنت طریقہ

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات مبارکہ کا ہر شعبہ اور ہر لمحہ اہلِ اسلام کے لئے نمونہ عمل ہے انسان کی زندگی مصروفیات ومشغولیات سے مزین ہے۔ صحت کو برقرار رکھنے کے لیے آرام کرنا اور سونا نہایت ضروری ہے۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبارک سنتوں میں سونے کے آداب بھی شامل ہیں جن پر عمل کر کے مسلمان صحت وتندرستی بھی حاصل کر سکتا ہے اور بے بہا ثواب بھی۔

نقشِ قدم حضور کے رستے ہیں خُلد کے
مقصودؔ ان پہ چلنا ہی راہِ نجات ہے

سنت کے مطابق سونے میں بڑی عافیت اور راحت ہے اللہ والوں نے نیند کو موت کی چھوٹی بہن قرار دیا ہے اس لئے جب سوئیں تو اللہ عزوجل سے اپنے گناہوں کی معافی مانگ کر سوئیں اور جب اٹھیں تو اس کا شکر ادا کریں کہ اس نے پھر دوبارہ زندگی بخشی۔

بستر مبارک

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کبھی کمبل اور کبھی بوریئے پر آرام فرماتے، کھردری چارپائی پر سونا بھی سنت ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقدس بچھونا چمڑے کا تھا اور اس میں نرم نرم روئی کے بجائے کھجور کی سخت چھال بھری ہوئی تھی اس کی لمبائی کم وبیش دو گز اور چوڑائی تقریباً ایک گز اور ایک ہاتھ تھی۔

(شمائل رسول اللہ)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بستر کی نرمی کو ناپسند فرمایا ایک مرتبہ اُم المومنین سیّدہ حفصہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے فرمایا کہ بستر کی نرمی نے مجھے تہجد سے روکا ہے اے حفصہ (رضی اللہ عنہا) میرے ٹاٹ کو دوہرا ہی رہنے دو چار تہہ نہ کرو۔

(شمائل زاد المعاد)

برادرانِ اسلام ! ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خود فقر اختیار فرمایا اور ہمارے لئے زندگی کا ایسا نمونہ چھوڑا کہ جس پر عمل کر کے دُنیا و آخرت کی بھلائیاں حاصل کی جا سکتی ہیں آپ نے کھردرے اور سخت بچھونے پر استراحت فرما کر اُن کروڑوں مسلمانوں کی دل جوئی فرمائی ہے جن کے پاس نرم بستر نہیں حتیٰ کہ اُن کے پاس رہنے کو گھر نہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے غلاموں کو یہ پیغام دیا ہے کہ کسی قسم کے حالات میں تنگ دل نہ ہونا دیکھو تمہارا نبی کس قدر مشقت سے زندگی گزار رہا ہے۔

حیف ہے آج کے اُمتیوں پر جن کو ہر طرح کی سہولت میّسر ہے نرم بستر بھی ہے فوم کے گدے بھی ہیں لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر ادا کرنے کی توفیق نہیں ہوتی اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت نصیب فرمائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نہ ضرورت سے زیادہ آرام فرماتے اور نہ ضرورت سے زیادہ جاگتے ہر کام کی طرح سونے میں بھی اعتدال فرماتے۔(زادالمعاد)

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آرام فرماتے اور سونے میں اعتدال سے کام لیا کرتے ایک ہم ہیں کہ بے اعتدالی میں حد سے گزر جاتے ہیں جاگتے اور سونے میں جسمانی ضروریات کا خیال بھی نہیں کرتے جس کا نتیجہ کئی بیماریوں کی صورت میں سامنے آتا ہے اللہ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

سونے سے پہلے کے اعمال

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان ہے !

سونے سے پہلے بسم اللہ کہہ کر دروازوں کو بند کردو، مشکیزوں (پانی کے برتنوں) کے منہ باندھ دو، استعمال کے برتن الٹ دو یا ان پر ڈھکن دو، آگ اور چراغ گل کردو، رات دیر گئے تک کہانیوں اور قصوں سے پرہیز کرو، سوتے وقت بستر کو جھاڑ لیا کرو، ابتداء شب میں ہی اپنے بچوں کو سمیٹ لو۔

(بخاری، متفق علیہ)

دوسری روایت

برادرانِ اسلام! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سونے سے پہلے جن اشیاء کو قریب رکھتے تھے اُن میں پینے کا پانی ڈھکا ہوا اور پیالہ، وضو کیلئے لوٹا اور ڈھکا ہوا پانی، روشنی کیلئے کوئی چیز، پیشاب کا برتن چارپائی کے نیچے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیشاب کیلئے رات میں اٹھ کر باہر جانے سے منع فرمایا جس کیلئے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک برتن تھا۔

(آج کے دور میں ہر کمرے کے ساتھ اٹیچ باتھ ہیں اس لئے پیشاب کے لئے برتن کی حاجت ہی نہیں ہوتی)

(شمائل الرسول)

دیگر اشیاء

مسواک (لوٹے کے بازو کھڑا یا تھیلی میں) جوتے مبارک قریب ہی رہتے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہنتے وقت جوتوں کو خوب اچھی طرح جھٹک لیا کرتے ایک تھیلی سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سرہانے رکھی رہتی جس میں کنگھا، سرمہ دانی

(ابوداؤد، نسائی)

سونے کا طریقہ

برادرانِ اسلام! سونے سے پہلے مسواک کرنا اور باوضو سونا سنت ہے حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر سیدھی کروٹ پر سیدھے رخسار کے نیچے سیدھا ہاتھ رکھ کر قبلہ رو آرام فرماتے تھے اور پڑھتے تھے

اللهم باسمك اموت واحيى

(احیاء العلوم، ترمذی)

چت لیٹے ہوئے سونا

عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا اِحْدَی رِجْلَيْهِ عَلَی الْاُخْرَی وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ كَانَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ يَفْعَلَانِ ذَالِكَ

حضرت عباد بن تمیم نے اپنے چچا جان سے روایت کی ہے کہ اُنہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ مسجد میں چت لیٹے ہوئے ہیں اور اپنا ایک پیر دوسرے پیر پر رکھا ہوا ہے۔ امام ابن شہاب نے حضرت سعید بن مسیب سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما بھی ایسے ہی کیا کرتے تھے۔

(بخاری شریف ج ۱ ص ۱۸۰)(مسلم شریف ج ۳ ص ۱۲۶۲)

دایاں ہاتھ رُخسار کے نیچے رکھ کر سونا

عَنْ حَفْصَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَرْقُدَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰی تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ثَلَاثَ مِرَارٍ

اُمّ المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آرام فرمانے کا ارادہ فرماتے تو دایاں ہاتھ رُخسار مبارک کے نیچے رکھتے اور تین مرتبہ یہ دعا پڑھتے (اَللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ) اے اللہ! جس دن تو اپنے بندوں کو اُٹھائے گا اُس دن مجھے اپنے عذاب سے بچا۔

(ترمذی شریف ج ۵ ص ۴۷۱)(ابو داؤد شریف ج ۴ ص ۳۱۰)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں رخسار کے نیچے ہتھیلی مبارک رکھتے تھے۔ قبلہ رو ہو کر یہ اقوی بھی ہے اور اس میں تیامن بھی ہے اور یہی اولی بھی ہے، گویا دائیں کروٹ لیٹنا، دائیں رخسار کے نیچے ہتھیلی رکھنا آپ کا معمول اور عادت بھی اور ویسے بھی ہر پاکیزہ کام میں تیامن۔ داہنی طرف کا خیال رکھنا۔ آپ کا معمول تھا اور یہ داہنی طرف کو ترجیح دینا گویا امت کو تعلیم دینا بھی مقصود تھا، اس لیے داہنی کروٹ پر رخسار کے نیچے ہتھیلی رکھ کر سونا امت کے لیے مستحب ہے۔

چمڑے کا بنا ہوا بستر مبارک

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مِنْ اَدَمٍ وَحَشْوُهُ مِنْ لِيْفٍ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بستر مبارک چمڑے کا بنا ہوا تھا، جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

(بخاری شریف ج۵ ص۲۳۷۱)

حضور کا بستر مبارک

عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ بَعْضِ آلِ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا كَانَ فِرَاشُ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نَحْوًا مِمَّا يُوْضَعُ الْاِنْسَانُ فِي قَبْرِهِ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عِنْدَ رَاْسِهِ

حضرت ابو قلابہ نے آلِ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے بعض افراد سے روایت کیا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بستر مبارک تقریباً اُسی طرح کا ہوتا جیسے آدمی کو اُس کی قبر میں رکھا جاتا ہے اور نماز پڑھنے کی جگہ اور مسجد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر مبارک کے نزدیک ہوتی تھی۔

(ابوداؤد شریف ج۴ ص۳۱۰)

کھردری چارپائی پر سونا

عَنْ اَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَعِنْدَهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَرَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم عَلٰى سَرِيْرٍ شَرِيْطٍ. لَيْسَ بَيْنَ جَنْبِ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَبَيْنَ الشَّرِيْطِ شَيْءٌ. قَالَ وَكَانَ اَرَقَّ النَّاسِ بَشْرَةً. فَانْحَرَفَ انْحِرَافَةً وَقَدْ اَثَّرَ الشَّرِيْطُ بِبَطْنِ جِلْدِهٖ اَوْ بِجَنْبِهٖ. فَبَكٰى عُمَرُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم مَا يُبْكِيْكَ؟ قَالَ اَمَا. وَاللهِ مَا اَبْكِيْ. يَا رَسُوْلَ اللهِ. اَنْ لَا اَكُوْنَ اَعْلَمُ اَنَّكَ اَكْرَمُ عَلَى اللهِ مِنْ قَيْصَرَ وَكِسْرٰى. اِنَّهُمَا يَعِيْشَانِ فِيْمَا يَعِيْشَانِ فِيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَاَنْتَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم بِالْمَكَانِ الَّذِيْ اَرٰى. فَقَالَ يَا عُمَرُ. اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ لَنَا الْاٰخِرَةُ وَلَهُمُ الدُّنْيَا. قَالَ بَلٰى. قَالَ فَاِنَّهٗ كَذَالِكَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں موجود تھے اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی بارگاہِ اقدس میں حاضر تھے جبکہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مضبوط بٹی ہوئی بٹی کی چارپائی پر تشریف فرما تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک پہلوؤں اور (چارپائی کی سخت کھردری) بٹی کے درمیان کوئی چیز (بچھی ہوئی) نہ تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ نرم و نازک جلد والے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلو بدلا تو (نظر آیا کہ اس سخت) بٹی کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نرم و نازک جلد اور پہلوؤں میں دھنسنے کے نشانات تھے۔ پس (یہ دیکھ کر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے فرمایا اے عمر! تمہیں کس چیز نے رلا دیا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! بخدا میں نہ روتا اگر میں یہ نہ جانتا ہوتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اللہ تعالیٰ کے ہاں قیصر و کسریٰ سے زیادہ مقام و مرتبہ ہے بے شک وہ دنیا میں عیش و عشرت سے زندگی گزار رہے ہیں اور آپ اس حالت میں ہیں جسے میں دیکھ رہا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عمر! کیا تو اِس بات پر راضی نہیں کہ ہمارے لیے آخرت اور اُن کے لئے دنیا ہو۔ اُنہوں نے عرض کیا (یا رسول اللہ!) کیوں نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سو (اصل حقیقت) یہی ہے۔

(مسند امام احمد بن حنبل ج ۳ ص ۳)

چٹائی پر سونا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی الله علیه وآله وسلم وَهُوَ فِي غُرْفَةٍ كَاَنَّهَا بَيْتُ حَمَّامٍ وَهُوَ نَائِمٌ عَلٰى حَصِيْرٍ قَدْ اَثَّرَ بِجَنْبِهٖ فَبَكَيْتُ. فَقَالَ مَا يُبْكِيْكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ؟ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كِسْرٰى وَقَيْصَرُ يَطَؤُوْنَ عَلَى الْخَزِّ وَالْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَاَنْتَ نَائِمٌ عَلٰى هٰذَا الْحَصِيْرِ قَدْ اَثَّرَ بِجَنْبِكَ. قَالَ فَلَا تَبْكِ يَا عَبْدَ اللّٰهِ فَاِنَّ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْاٰخِرَةُ وَمَا اَنَا وَالدُّنْيَا وَمَا مِثْلِي وَمِثْلُ الدُّنْيَا اِلَّا كَمِثْلِ رَاكِبٍ نَزَلَ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ سَارَ وَتَرَكَهَا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاشانۂ اقدس میں داخل ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کمرہ مبارک حمام کی طرح (گرم) تھا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چٹائی پر آرام فرما تھے، جس کے نشانات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلو مبارک پر تھے پس میں (یہ منظر دیکھ کر) رو پڑا۔ آپ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے فرمایا! اے عبداللہ! تجھے کس چیز نے رلا دیا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! قیصر وکسریٰ ریشم ودیباج (کے نرم وملائم بستروں) پر آرام کریں اور آپ اس (کھردری) چٹائی پر جس کے نشانات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلو پر نمایاں ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اے عبداللہ! مت رو، بے شک ان کے لئے دنیا ہے اور ہمارے لئے آخرت ہے، اور میری اور دنیا کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کوئی سوار جو (کچھ دیر کے لئے کسی سایہ دار) درخت کے نیچے رکا اور پھر اس درخت کو چھوڑ کر (اپنی منزل کی جانب) چل دیا۔

(الترغیب والترهیب ج ۴ ص ۹۸)

ٹاٹ کا بستر

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سُئِلَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا مَا كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِيْ بَيْتِكِ؛ قَالَتْ مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهُ مِنْ لِيْفٍ. وَسُئِلَتْ حَفْصَةُ رضی اللہ عنہا مَا كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِيْ بَيْتِكِ؛ قَالَتْ مِسْحًا. نَثْنِيْهِ ثَنْيَتَيْنِ. فَيَنَامُ عَلَيْهِ. فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ قُلْتُ لَوْ ثَنَيْتُهُ اَرْبَعَ ثَنْيَاتٍ لَكَانَ اَوْطَأَ لَهُ. فَثَنَيْنَاهُ لَهُ بِاَرْبَعِ ثَنْيَاتٍ. فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ مَا فَرَشْتُمُوْا لِيَ اللَّيْلَةَ؛ قَالَتْ قُلْنَا هُوَ فِرَاشُكَ اِلَّا اَنَّا ثَنَيْنَاهُ بِاَرْبَعِ ثَنْيَاتٍ. قُلْنَا هُوَ اَوْطَأُ لَكَ. قَالَ رُدُّوْهُ لِحَالَتِهِ الْاُوْلٰى فَاِنَّهُ مَنَعَتْنِيْ وَطَاَتُهُ صَلَاتِي اللَّيْلَةَ

حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ آپ کے گھر میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بستر مبارک (کیا) تھا؟ اُنہوں نے فرمایا آپ صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بستر مبارک چمڑے کا بنا ہوا تھا، جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ آپ کے گھر میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بستر مبارک کیا (کس چیز کا بنا ہوا) تھا؟ تو اُنہوں نے فرمایا ایک ٹاٹ تھا، جسے ہم دوہرا کرکے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نیچے بچھا دیا کرتے تھے، جس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم استراحت فرماتے۔ ایک رات میں نے سوچا کہ میں اگر اِس کی چار تہیں بنا دوں تو یہ زیادہ آرام دہ ہو جائے گا، پس میں نے اُس کی چار تہیں بنا دیں۔ جب صبح ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم نے میرے لئے کس طرح کا بستر بچھا دیا تھا آپ بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا (یا رسول اللہ!) وہ آپ کا وہی پرانا بستر ہی ہے لیکن میں نے صرف اُس کی چار تہیں لگا دی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بستر کو پہلی حالت پر ہی رہنے دو کیوں کہ اِس کی نرمی میری رات کی نماز میں رکاوٹ کا باعث بنی ہے۔

(ترمذی شریف ص ۲۷۰)(جامع صغیر ج ۱ ص ۲۲۲)

اُون کا بھرا ہوا بستر

عَنۡ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتۡ دَخَلَتۡ عَلَیَّ امۡرَاَةٌ مِنَ الۡاَنۡصَارِ فَرَاَتۡ فِرَاشَ رَسُوۡلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَطِیۡفَةً مَثۡنِیَةً فَبَعَثَتۡ اِلَیَّ بِفِرَاشٍ حَشۡوُهُ الصُّوۡفُ. فَدَخَلَ عَلَیَّ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم. فَقَالَ مَا هٰذَا یَا عَائِشَةُ؟ قَالَتۡ قُلۡتُ یَارَسُوۡلَ اللّٰہِ فَلَانَةٌ الۡاَنۡصَارِیَّةُ دَخَلَتۡ فَرَاَتۡ فِرَاشَكَ فَذَهَبَتۡ. فَبَعَثَتۡ اِلَیَّ بِهٰذَا. فَقَالَ رُدِّیۡهِ یَا عَائِشَةُ فَوَاللّٰہِ لَوۡ شِئۡتُ لَاَجۡرَی اللّٰہُ تَعَالٰی مَعِیَ جِبَالَ الذَّهَبِ وَالۡفِضَّةِ

اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس ایک انصاری عورت آئی تو اُس نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بستر دیکھا جو کہ دوہری کی ہوئی چادر پر مشتمل تھا۔(وہ انصاری عورت چلی گئی اور) اُس نے میرے پاس بستر بھیجا، جس میں اُون بھرا ہوا تھا، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! یہ کیا ہے؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! فلاں انصاری عورت میرے پاس آئی تھی، اُس نے آپ کا بستر مبارک دیکھا تو واپس جانے کے بعد میرے پاس یہ (بستر) بھیج دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! یہ (بستر) واپس کر دو، اللہ کی قسم! اگر میں چاہتا تو اللہ تعالیٰ سونے و چاندی کے پہاڑ میرے ساتھ چلاتا (یعنی جہاں میں جاتا وہیں وہ جاتے)

(شعب الایمان ج ۲ ص ۱۷۳)(طبقات ابن سعد ج ۱ ص ۴۶۵)

وضو سے سونے کا اجر

جب تو سونا چاہے تو پھر نماز جیسا وضو کر لیا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد یوں بھی ہے کہ اگر وضو کی ہوئی حالت میں (مسلمان مرد و عورت) کو موت آجائے تو اسے شہادت کا درجہ عطا کیا جاتا ہے۔

برادرانِ اسلام ! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک سُنتوں کے مطابق زندگی گذارنا بہت اچھی بات ہے ان روایات میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے سونے کا مبارک طریقہ بتایا گیا ہے ہمیں چاہیے کہ سُنت طریقہ سے نیند پوری کریں اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

آداب سنت نکاح

معاشرے کی فلاح وبہبود اور امن وسکون سُنت نکاح سے وابستہ ہے اس مبارک سنت کی بدولت مسلمان بہت سی بُرائیوں سے بچ سکتا ہے اور اپنی جسمانی ضرورتوں کے ساتھ ساتھ روحانی ترقی بھی حاصل کرسکتا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مبارک سُنت کی اہمیت کو اُجاگر کرنے کے لئے واضح ارشاد فرمایا !

النكاح من سنتي و قال فمن رغب من سنتي فليس مني

نکاح میری سنت ہے اور فرمایا کہ جو میری سنت کو نہ اپنائے وہ مجھ سے نہیں

اس فرمانِ عالیہ کی روشنی میں دیکھا جائے تو معلوم ہوجاتا ہے کہ سُنتِ نکاح اس قدر اہم ہے کہ جو شخص نکاح سے انکار کرتا ہے اُسے آپ نے اہلِ اسلام سے دور قرار دیا ہے بلکہ فرمایا کہ نکاح میری سنت ہے اور جو یہ سنت پوری نہ کرے وہ مجھ سے نہیں یعنی وہ مجھ پر نہیں کسی اور پر ایمان لانے والا ہے۔

برادرانِ اسلام! شادی عورت اور مرد کی زندگی کا سب سے اہم اور یادگار عمل ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود نکاح فرمائے اور اپنی صاحبزادیوں کے نکاح فرمائے اور نکاح کا یکساں طریقہ اُمت کے لئے مقرر کیا۔

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ

فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں فرمایا! اے نوجوانوں کی جماعت! جو تم میں سے نکاح کرنے کی طاقت رکھتا ہو وہ نکاح کر لے کیونکہ نکاح سے آنکھوں میں حیاء آتی ہے، اور شرمگاہ گناہوں سے محفوظ رہتی ہے، اور جو نکاح کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ روزے رکھے کیونکہ روزوں سے شہوت ٹوٹتی ہے۔

(بخاری شریف حدیث نمبر ۳۴۰۰)

وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم سَأَلُوا أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم عَنْ عَمَلِهِ فِي السِّرِّ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لاَ أَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لاَ آكُلُ اللَّحْمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لاَ أَنَامُ عَلَى فِرَاشٍ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ فَقَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ قَالُوا كَذَا وَكَذَا لَكِنِّي أُصَلِّي وَأَنَامُ وَأَصُومُ وَأُفْطِرُ وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چند صحابہ ازواج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خلوت کے اعمال معلوم کیے، پھر ان میں سے ایک نے کہا میں عورتوں سے شادی نہیں کروں گا، اور دوسرے نے کہا میں گوشت نہیں کھاؤں گا، تیسرے نے کہا میں بستر پر آرام نہیں کروں گا، (یہ سن کر) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کی حمد وثناء بیان کی اور فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے جنہوں نے اس طرح اس طرح کہا، میں نماز پڑھتا ہوں اور آرام بھی کرتا ہوں، روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں، اور میں عورتوں سے شادی بھی کرتا ہوں، جو شخص میری سنت سے اعراض کرے گا وہ میرے طریقے پر نہیں ہے۔ (بخاری شریف حدیث نمبر ۳۴۰۳)

کن عورتوں سے نکاح جائز نہیں

وَحَدَّثَنِي أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى أَنَّهُ كَتَبَ إِلَيْهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم لاَ تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلاَ عَلَى خَالَتِهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اس عورت سے شادی نہیں کی جاسکتی جس کی پھوپھی یا خالہ (پہلے سے) نکاح میں ہو۔

(صحیح مسلم حدیث نمبر ۳۴۴۰)

جس کی منگنی ہوچکی ہو اُس کو پیغام نہ دو

وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ لاَ يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلاَ يَخْطُبْ بَعْضُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ بَعْضٍ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! تم میں سے کوئی آدمی دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے اور نہ دوسرے کی منگنی پر منگنی کرے۔

لڑکی کی اجازت سے نکاح

حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله

عليه وآلہ وسلم قَالَ لاَ تُنۡكَحُ الاَيِّمُ حَتّٰى تُسۡتَاۡمَرَ وَلاَ تُنۡكَحُ الۡبِكۡرُ حَتّٰى تُسۡتَاۡذَنَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَيۡفَ اِذۡنُهَا قَالَ اَنۡ تَسۡكُتَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! غیر شادہ شدہ لڑکی سے مشورہ لیے بغیر اس کا نکاح نہ کیا جائے، اور کنواری کی اجازت لیے بغیر اس کا نکاح نہ کیا جائے، صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اس کی اجازت کیسے ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کی خاموشی۔

(مسلم شریف حدیث ۳۴۷۳)

نکاح سے پہلے لڑکی کو دیکھنا

حَدَّثَنَا ابۡنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفۡيَانُ عَنۡ يَزِيدَ بۡنِ كَيۡسَانَ عَنۡ اَبِي حَازِمٍ عَنۡ اَبِي هُرَيۡرَةَ قَالَ كُنۡتُ عِنۡدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآلہ وسلم فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَاَخۡبَرَهُ اَنَّهُ تَزَوَّجَ امۡرَاَةً مِنَ الاَنۡصَارِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآلہ وسلم اَنَظَرۡتَ اِلَيۡهَا قَالَ لاَ قَالَ فَاذۡهَبۡ فَانۡظُرۡ اِلَيۡهَا فَاِنَّ فِي اَعۡيُنِ الاَنۡصَارِ شَيۡئًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک آدمی نے آکر کہا میں نے ایک انصاری عورت سے شادی کر لی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو کہا کیا تم نے اس کو دیکھ لیا ہے؟ اس نے کہا نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جاؤ جا کر دیکھ لو، کیونکہ انصار عورتوں کی آنکھوں میں کچھ (عیب) ہوتا ہے۔

(صحیح مسلم حدیث نمبر ۳۴۸۵)

ازواج النبی کا حق مہر

حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ اُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَنَّهُ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم كَمْ كَانَ صَدَاقُ رَسُولِ اللَّهِ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَتْ كَانَ صَدَاقُهُ لِاَزْوَاجِهِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ اُوقِيَّةً وَنَشًّا قَالَتْ اَتَدْرِي مَا النَّشُّ قَالَ قُلْتُ لاَ قَالَتْ نِصْفُ اُوقِيَّةٍ فَتِلْكَ خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ فَهَذَا صَدَاقُ رَسُولِ اللَّهِ صلی الله علیه وآله وسلم لِاَزْوَاجِهِ

ابو سلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مہر کتنا ہوتا تھا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی بیویوں کا مہر بارہ اوقیہ اور ایک نش رکھتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہنے لگی کیا تم جانتے ہو کہ نش کیا ہے؟ میں نے کہا نہیں انہوں نے فرمایا نصف اوقیہ، اور یہ کل مقدار پانچ سو درہم ہیں اور یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج کا مہر ہے۔

(مسلم شریف ۳۴۸۹)

لڑکی کا انتخاب

کسی عورت سے نکاح کے لیے چار چیزیں دیکھی جاتی ہیں !

مال، خاندان، حسن، دینداری

لڑکے کا انتخاب

اسی طرح لڑکے کے انتخاب میں اس حکم کو دیکھئے کہ جب تمہارے پاس ایسے شخص کی طرف سے نکاح کا پیغام آئے جس کی دینداری اور اخلاق کو تم پسند کرتے ہو تو تم اس کو قبول کر لو، اگر تم نے ایسا نہیں کیا تو زمین میں فساد و فتنہ برپا ہوگا۔

(ترمذی شریف)

نکاح ضرور کرو

عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَاِنَّهٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَ اَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهٗ لَهٗ وِجَاءٌ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے نوجوانو! جو تم میں عورتوں کے حقوق ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہے تو وہ ضرور نکاح کرے کیونکہ یہ نگاہ کو جھکاتا اور شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے اور جو نکاح کی طاقت نہ رکھے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ روزے رکھے، بے شک یہ اس کے لئے (برائی سے) بچاؤ کا ذریعہ ہے۔

(بخاری شریف ج۵ ص۱۹۵۰)

مسنون خطبۂ نکاح

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَ نُؤْمِنُ بِهٖ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَ نَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ

لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّ
جِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ
الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ
مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ
وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا
اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلنِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِيْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ
فَلَيْسَ مِنِّيْ

(اوراد وجواہراتِ مدنیہ)

برادرانِ اسلام ! ان احادیث وروایات سے معلوم ہوا کہ نکاح مسنونہ ضروری بھی ہے اور انسانی فطرت کے مطابق بھی اس لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے زور دے کر اس بات کا حکم دیا ہے کہ وہ مسلمان جو نکاح کی اہلیت رکھتا ہے وہ ضرور نکاح کرے اور جو نکاح نہیں کرتا وہ تارکِ سنّت ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نکاح نہ کرنے والے کو ناپسند فرمایا ہے اللہ تبارک وتعالٰی ہمیں حضور کی مبارک سنّتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مریض کی عیادت کرنا

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کو دوسرے مسلمان بھائیوں کی عیادت کرنے کا حکم فرمایا ہے مریض کی عیادت کرنا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادتِ شریفہ تھی آپ کے احباب یا اعزہ میں سے کوئی بیمار ہو جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی بیمار پرسی کیلئے ضرور تشریف لے جاتے۔ گویا کہ عیادت یعنی بیمار پرسی کرنا سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ ہے۔ احادیث مبارکہ میں اس کی بہت فضیلت آئی ہے۔

اللہ کی رحمت ڈھانپ لیتی ہے

عن علی قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من اتی أخاه المسلم عائدا مشی فی خرافة الجنة حتی یجلس فاذا جلس غمرته الرحمة فإن کان غدوة صلی علیه سبعون الف ملك حتی یمسی وان کان مساء صلی علیه سبعون الف ملك حتی یصبح

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جو آدمی اپنے مسلمان (مریض) بھائی کی عیادت کے لئے آتا ہے وہ جنت کے راستے میں چلتا ہے یہاں تک بیٹھ جائے پس جب بیٹھ جاتا ہے تو رحمت اس کو ڈھانپ لیتی ہے اگر وہ صبح (عیادت) کے لئے جاتا ہے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں اگر شام کو جاتا ہے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں۔

(سنن ابن ماجہ)

وعن ابی هریرة رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه

وسلم قال حق المسلم علی المسلم خمس رد السلام وعیادۃ المریض واتباع الجنائز وإجابة الدعوۃ وتشمیت العاطس

برادرانِ اسلام! بیار مسلمان بھائی کی عیادت کرنا نہایت مستحب عمل ہے اس سلسلہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واضح فرامین موجود ہیں آج کے زمانہ میں دیگر سنتوں کی طرح یہ سنت بھی بھلادی گئی ہے ہم اگر کسی کی عیادت کرتے بھی ہیں تو اس میں بہت سی اغراض شامل ہوتی ہیں دکھاوے کے لئے عیادت کے لئے جاتے ہیں حالانکہ عیادت کرنا ایک مسلمان بھائی کا دوسرے مسلمان بھائی پر حق ہے جیسا کہ فرمان ہے کہ مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں، سلام کا جواب دینا، مریض کی عیادت کرنا، جنازوں میں جانا، اور دعوت قبول کرنا، چھینک مارنے والے کو جواب دینا۔

تیمارداری کی اہمیت

عن ابی هریرۃ رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ان اللہ عز وجل یقول یوم القیامة یا ابن آدم مرضت فلم تعدنی قال یارب کیف اعودك وانت رب العالمین قال اما علمت ان عبدی فلانا مرض فلم تعده اما علمت انك لو عدته لوجدتنی عنده

ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالی قیامت کے دن فرمائیں گے کہ اے ابن آدم میں بیمار تھا تو نے میری عیادت نہیں کی، وہ کہے گا یارب میں کیسے آپ کی عیادت کرتا اور آپ رب العالمین ہیں، تو اللہ تعالی فرمائیں گے کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا تو نے اس کی عیات نہیں کی، کیا تجھے معلوم نہیں اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اس کے پاس پاتا الخ

(مسلم شریف)

برادرانِ اسلام! تیمارداری کرنا بڑے ہی اجر وثواب کا کام ہے اس سے بیمار مسلمان بھائی کی تشفی بھی ہوجاتی ہے اور تیمارداری سے اُس کا حوصلہ بھی بڑھتا ہے جب آپ اپنے بیمار بھائی

دُکھ درد میں شامل ہوتے ہیں تو اُس سے اللہ اور اُس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خوش ہو جاتے ہیں اور یہ ایک ایسا عمل ہے جس میں بندے کا کچھ بھی خرچ نہیں ہوتا لیکن اُسے عظیم اجر عطا کیا جائے گا۔

مریض کی عیادت کرو

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا !

بھوکے کو کھانا کھلاؤ، مریض کی عیادت کرو اور (بے گناہ) قیدی کو آزاد کرادو۔

(بخاری، مشکوٰۃ)

مسلمان کے چھ حقوق

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وہ کون کون سے ہیں تو فرمایا !

جب تو اسے ملے تو اسے سلام کر۔
جب وہ تیری دعوت کرے تو قبول کر۔
جب وہ تجھ سے خیر خواہی چاہے تو اس سے خیر خواہی کر۔
جب چھینک لے، الحمد للہ کہے تو اس کا جواب دے یعنی (یرحمک اللہ کہہ)
جب بیمار ہو جائے تو اس کی بیمار پرسی کر۔
جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جا۔

(مسلم شریف و مشکوٰۃ شریف)

عیادت کرنے والے کیلئے مغفرت

حضرت امیر المومنین علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو فرماتے سنا کہ کوئی بھی مسلمان جب
دوسرے مسلمان کی صبح کے وقت عیادت کرتا ہے تو شام تک ستر ہزار فرشتے
اس کیلئے دعائے مغفرت کرتے ہیں اگر شام کو عیادت کرتا ہے تو عیادت
کرنے والے کیلئے ستر ہزار فرشتے صبح تک اس کیلئے دعاء کرتے رہتے ہیں
اور اس شخص کیلئے جنت میں باغ ہوتا ہے۔

(ترمذی شریف وابوداؤد شریف)

عیادت کرنے والے کیلئے جنت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !
جب کوئی مسلمان شخص مریض کی تیارداری کیلئے جاتا ہے تو آسمان
سے پکارنے والا ندا کرتا ہے کہ اے تیارداری کو جانے والے تجھے مبارک
ہو، تیرا چلنا اچھا ہے، تو جنت میں ایک بڑا مرتبہ پائے۔

(سنن ابن ماجہ، مشکوٰۃ شریف)

عیادت کرنے والا دریائے رحمت میں

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے، وہ دریائے رحمت میں ہوتا ہے اور جب وہ عیادت کنندہ مریض کے پاس بیٹھتا ہے تو گویا رحمت الٰہی کے دریا میں غوطہ زن ہوتا ہے۔

(مالک، احمد، مشکوٰۃ)

عیادت سے مریض خوش ہوتا ہے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ تو اس کی درازی عمر کے متعلق گفتگو کرو تمہاری بات اگرچہ تقدیر کو نہیں پھیرتی مگر مریض کا دل خوش ہو جاتا ہے۔

(ترمذی، ابن ماجہ)

بیمار کے پاس زیادہ دیر نہ بیٹھو

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بیمار کے پاس تیمارداری کرتے ہوئے تھوڑی دیر بیٹھنا اور شور نہ کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ ہے۔

(مشکوٰۃ شریف)

تیمارداری تین دن بعد ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تین دن کے بعد بیمار کی تیمارداری فرمایا کرتے تھے۔

ان احادیث مبارکہ سے پتہ چلا کہ تیمارداری کا سنت طریقہ یہ ہے کہ مریض کے ہاں عیادت کیلئے روزانہ نہ جانا چاہیے بلکہ تیسرے دن جائے اور مریض کا دل بہلانے کے لئے اس کی درازیٔ عمر کی ہی باتیں کرے۔

برادرانِ اسلام ! دین اسلام میں حقوق العباد کی ادائیگی پر اللہ تعالیٰ نے کتنے عظیم انعامات کا وعدہ فرمایا ہے ہمیں چاہیے کہ حقوق العباد کی ادائیگی کا اہتمام کریں اور اپنے مسلمان بھائیوں کے غم اور خوشی میں شریک ہوں تا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ بھی راضی ہو جائے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبارک سُنتیں بھی ادا ہوتی رہیں۔

موت کو یاد رکھنا

اللہ تعالٰی نے موت میں ذائقہ رکھا ہے، اب وہ کیسا ہے، میٹھا یا کڑوا؟ اس کا دارومدار انسانی اعمال پر منحصر ہے البتہ ذائقہ چکھنے سے کوئی بھی کسی صورت میں بچ نہیں سکتا، جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالٰی ہے !

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ

ہر جان کو موت چکھنی ہے

(سورۃ آلِ عمران آیت ۱۸۵)

اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا !

الَّذِىْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا

وہ جس نے موت اور زندگی پیدا کی کہ تمہاری جانچ ہو تم میں کس کا کام زیادہ اچھا ہے۔

(سورۃ ملک آیت ۲)

اللہ تعالٰی نے زندگی بھی تخلیق فرمائی اور موت بھی اور پھر فرمادیا کہ ہم نے موت اور زندگی اس لئے پیدا کی ہے تا کہ معلوم ہو سکے کہ کون اچھا عمل کرتا ہے اور کون بُرا عمل کرتا ہے موت ہر ایک کو آئے گی اس سے کسی کو فرار نہیں اس لئے موت کی تیاری کرتے رہنا چاہیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے موت کے حوالہ سے خبر دار کیا ہے کہ موت بہت سخت چیز ہے اور اُس کی سختی انسان کی سوچ بھی زیادہ ہے اس حوالہ سے روایت ملاحظہ فرمائیں !

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ !

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ موت کی سختی کا ذکر فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا کہ اتنی تکلیف ہوتی ہے جیسے کہ تین سو جگہ تلوار کے کاٹ سے ہوتی ہے۔

مرنے والے کے روزے اُس کا ولی رکھے

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَیْہِ صِیَامٌ صَامَ عَنْہُ وَلِیُّہُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ روزے (باقی) ہوں تو اس کا ولی اس کی طرف سے وہ روزے رکھے۔

(بخاری شریف ج ۲ ص ۶۹۰)

مرنے والے کی طرف سے صدقہ

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِنَّ اُمِّی افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَاَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَهَلْ لَهَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ نَعَمْ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا میری والدہ اچانک فوت ہوگئی ہے اور میرا خیال ہے کہ اگر وہ (بوقت نزع) گفتگو کرسکتی تو صدقہ (کی ادائیگی کا حکم) کرتی۔ اگر میں اس کی طرف سے خیرات کروں تو کیا اسے ثواب پہنچے گا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں۔

(بخاری شریف ج ۱ ص ۴۶۷)

مرنے والے کی طرف سے حج

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ امْرَاَةً مِنْ جُهَيْنَةَ جَاءَتْ اِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَقَالَتْ اِنَّ اُمِّي

نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ فَلَمْ تَحُجَّ حَتّٰی مَاتَتْ. اَفَاَحُجُّ عَنْهَا؟ قَالَ نَعَمْ
حُجِّی عَنْهَا. اَرَاَیْتِ لَوْ كَانَ عَلٰی اُمِّكِ دَیْنٌ اَكُنْتِ قَاضِیَةً؟
اقْضُو اللّٰهَ. فَاللّٰهُ اَحَقُّ بِالْوَفَاءِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ (قبیلہ) جُہینہ کی ایک عورت نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کیا: میری والدہ نے حج کی منت مانی تھی لیکن وہ حج نہ کرسکی یہاں تک کہ فوت ہوگئی۔ کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں تم اس کی طرف سے حج کرو۔ بھلا بتاؤ تو اگر تمہاری والدہ پر قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا نہ کرتیں؟ پس اللہ تعالی کا حق ادا کرو کیونکہ وہ زیادہ حق دار ہے کہ اُس کا قرض ادا کیا جائے۔

(بخاری شریف ج ۲ ص ۶۵۶)

صدقہ کی بدولت گناہوں سے نجات

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ صلی الله
علیه وآله وسلم اِنَّ اَبِیْ مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا وَلَمْ یُوْصِ فَهَلْ
یُكَفِّرُ عَنْهُ اَنْ اَتَصَدَّقَ عَنْهُ؟ قَالَ نَعَمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا والد فوت ہوگیا ہے اور اس نے مال چھوڑا ہے اور اس نے وصیت بھی نہیں کی اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا یہ (صدقہ) اس کے گناہوں کا کفارہ ہوجائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں۔

(مسلم شریف ج ۳ ص ۱۲۵۴)

مرنے والے کا قرض پہلے ادا کرو

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما اَنَّ امْرَاَةً اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَقَالَتْ اِنَّ اُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ فَقَالَ اَرَاَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ اَكُنْتِ تَقْضِيْنَهُ؟ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَدَيْنُ اللهِ اَحَقُّ بِالْقَضَاءِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اور عرض کیا میری ماں فوت ہو گئی ہے اور اس پر ایک ماہ کے روزے واجب ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ بتاؤ اگر اس پر کچھ قرض ہوتا تو کیا تم اس کی طرف سے وہ قرض ادا کرتیں؟ اس عورت نے عرض کیا ہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پس اللہ تعالیٰ زیادہ حقدار ہے کہ اس کا قرض (پہلے) ادا کیا جائے۔

اور ایک روایت میں یہ الفاظ مروی ہیں کہ اس نے عرض کیا: میری بہن فوت ہو گئی ہے اور اس پر دو ماہ کے مسلسل روزے واجب ہیں۔ (تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اس کی طرف سے ادائیگی کا حکم دیا)۔

(مسلم شریف ج ۲ ص ۸۰۴)

فوت شُدہ ماں کیلئے باغ کا صدقہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَارَسُوْلَ اللهِ اِنَّ اُمِّي تُوُفِّيَتْ اَفَيَنْفَعُهَا اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ نَعَمْ. قَالَ فَاِنَّ لِيْ مَخْرَفًا فَاُشْهِدُكَ اَنِّيْ قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! میری والدہ فوت ہو چکی ہے اگر میں اس کی طرف سے صدقہ دوں تو کیا وہ اسے کوئی نفع دے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں! اس نے عرض کیا: میرے پاس ایک باغ ہے آپ گواہ رہیں میں نے یہ باغ اس کی طرف سے صدقہ کر دیا۔

(ترمذی شریف ج ۳ ص ۵۶)

فوت شُدہ ماں کیلئے پانی کا صدقہ

عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رضی الله عنه اَنَّ اُمَّهُ مَاتَتْ. فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ اُمِّي مَاتَتْ. اَفَاَتَصَدَّقُ عَنْهَا؟ قَالَ نَعَمْ. قَالَ فَاَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ سَقْيُ الْمَاءِ فَتِلْكَ سِقَايَةُ سَعْدٍ اَوْ آلِ سَعْدٍ بِالْمَدِيْنَةِ

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ان کی والدہ فوت ہوگئی۔انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری والدہ فوت ہوگئی ہے، کیا میں اس کی طرف سے صدقہ کرسکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں! انہوں نے عرض کیا تو کونسا صدقہ بہتر رہے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پانی پلانا۔ (تو انہوں نے ایک کنواں خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کردیا) پس یہ کنواں مدینہ منورہ میں سعد یا آلِ سعد کی پانی کی سبیل (کے نام سے مشہور تھا)۔

(سنن نسائی شریف ج٦ ص ٢٥٤)

مرنے والے کیلئے تین نفع بخش اعمال

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ اِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ اَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ ختم ہوجاتا ہے سوائے تین چیزوں کے (ان کا اجر اسے برابر ملتا رہتا ہے:) ایک وہ صدقہ جس کا نفع جاری رہے، دوسرا وہ علم جس سے فائدہ اٹھایا

جائے تیسری وہ نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے۔

(مسلم شریف ج ۳ ص ۱۲۵۵)

مردوں کی طرف سے کھانا کھلانا

عَنْ سُفْيَانَ قَالَ قَالَ طَاوُوْس رضی اللہ عنہ اِنَّ الْمَوْتٰی يُفْتَنُوْنَ فِی قُبُوْرِهِمْ سَبْعًا فَكَانُوْا يَسْتَحِبُّوْنَ اَنْ يُطْعَمَ عَنْهُمْ تِلْكَ الْاَيَّامِ

حضرت سفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت طاووس رضی اللہ عنہ نے فرمایا بے شک سات دن تک مردوں کو قبروں میں آزمایا جاتا ہے اس لئے لوگ ان دنوں میں ان کی طرف سے کھانا کھلانے کو مستحب سمجھتے تھے۔

(السیوطی فی الدیباج علی صحیح المسلم ج ۲ ص ۴۹۲)

برادرانِ اسلام! اللہ تعالیٰ نے زندگی عطا فرمائی ہے اور اس کی انتہا موت ہے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق زندگی گزارنے والا اجر و ثواب کا مستحق ہوگا اللہ اور اُس کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نافرمان عذاب کا مزہ چکھے گا اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے رحمت کے درواز اُس کی وفات کے بعد بھی کُھلے رکھے ہیں اور اُس کی طرف صدقہ و خیرات اور نیک اعمال کا ثواب اُسے عطا کیا جائے گا اور ان اعمالِ صالحہ کے ذریعے اُس کی بخشش و مغفرت بھی ہوسکتی ہے اس لئے ہمیں چاہیے کہ اپنے فوت شدگان کے لئے نیک اعمال اور صدقہ و خیرات کرتے رہیں تا کہ اُن کی اُخروی منزلیں آسان ہو جائیں۔

جنازہ کے احکام

اسلام میں جہاں زندوں کے حقوق کا تحفظ کیا گیا ہے وہیں مُردوں کے حقوق بھی بیان ہوئے ہیں احادیث مبارکہ میں مسلمانوں کے فوت شُدگان کی میتوں کی عزت اور حُرمت کا حکم ہے اس کے ساتھ ساتھ اپنے فوت شُدگان کے لئے صدقہ وخیرات، دُعا، عبادات کرنے کا حکم بھی دیا گیا ہے اب ہم احادیث مصطفےٰ پیش کر رہے ہیں جن میں فوت شُدگان کے لئے دُعائے مغفرت اور اچھے کلمات کہنے کا حکم ہے۔

مُردہ مومن کے لئے اچھے کلمات کہو

عَنْ اَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ مَرُّوْا بِجَنَازَةٍ فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا. فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم وَجَبَتْ. ثُمَّ مَرُّوْا بِأُخْرَى فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا. فَقَالَ وَجَبَتْ. فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضى الله عنه مَا وَجَبَتْ؟ قَالَ هَذَا اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا. فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ. وَهَذَا اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا. فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ. اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللهِ فِي الْاَرْضِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (کچھ لوگ) ایک جنازہ کے ساتھ (صحابہ کرام کے سامنے سے) گزرے تو انہوں نے اس (میت) کی تعریف کی، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ پھر (کچھ لوگ) دوسرے جنازہ کے ساتھ (صحابہ کرام کے سامنے سے) گزرے تو انہوں نے اس (میت) کی برائی بیان کی تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) کیا واجب ہوگئی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کی تم نے تعریف کی ہے تو اس کے لئے جنت

واجب ہوگئی اور جس کی تم نے برائی بیان کی تو اس کے لیے دوزخ واجب ہو
گئی تم زمین پر اللہ تعالٰی کے گواہ ہو۔

(بخاری شریف ج ۱ ص ۴۶۰)

جنازہ جلدی اُٹھانا چاہیے

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا وَاِنْ يَكُ سِوَى ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُوْنَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جنازہ کو جلدی اٹھاؤ کیونکہ اگر جنازہ نیک آدمی کا ہے تو یہ ایک خیر ہے جسے تم بھیج رہے ہو اور جنازہ اس کے سوا (یعنی کسی گنہگار شخص) کا ہے تو تم ایک برائی کو اپنی گردنوں سے اتار رہے ہو۔

(مسلم شریف ج ۲ ص ۶۵۱)

کلمہ کی تلقین کرو

عَنْ اَبِی سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اپنے مرنے والوں کو (بوقت نزع) (لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ) کی تلقین کیا کرو (یعنی ان کے پاس کلمہ طیبہ کا ورد کیا کرو)۔

(ترمذی شریف ج ۳ ص ۳۰۶)

جنازہ پڑھنے والوں کی شفاعت قبول ہوگی

عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله

وسلم قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ تُصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُوْنَ مِئَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُوْنَ لَهُ اِلاَّ شُفِّعُوْا فِيْهِ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس میت پر بھی مسلمانوں کی ایک ایسی جماعت نماز جنازہ پڑھے جن کی تعداد سو تک پہنچتی ہو اور وہ تمام اس میت کی شفاعت (کی دعا) کریں تو اس (میت) کے حق میں ان کی شفاعت قبول ہوتی ہے۔

(ترمذی شریف ج ۳ ص ۲۴۸)

نماز جنازہ کے بعد دُعا کرو

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم يَقُوْلُ اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَأَخْلِصُوْا لَهُ الدُّعَاءَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جب تم میت کی نماز جنازہ پڑھ چکو تو اس کے لئے خلوصِ دل سے (بخشش کی) دعا کیا کرو۔

(ابوداؤد شریف ج ۳ ص ۲۱۰)

قبر پر تھوڑی دیر ٹھہرو

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی الله عنه قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلی الله علیه وآله وسلم اِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِاَخِيْكُمْ وَسَلُوْا لَهُ التَّثْبِيْتَ فَاِنَّهُ الْآنَ يُسْأَلُ

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی میت کی تدفین سے فارغ ہو جاتے تو اس کی قبر پر ٹھہرتے اور فرماتے اپنے بھائی کے لئے مغفرت طلب کرو اور (اللہ تعالیٰ سے) اس کے لیے (حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس کے بارے میں پوچھے جانے والے سوالات میں) ثابت قدمی کی التجا کرو، کیونکہ اب اس سے سوال کئے جائیں گے۔

(ابوداؤد شریف ج ۳ ص ۲۱۵)

میت کو غسل دینے والے کی شفاعت

عَنْ اَبِي رَافِعٍ اَسْلَمَ مَوْلَى رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَكَتَمَ عَلَيْهِ غَفَرَ اللهُ لَهُ اَرْبَعِيْنَ مَرَّةً

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے (آزاد کردہ) غلام حضرت ابو رافع اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس آدمی نے کسی میت کو غسل دیا اور اس کا (کوئی راز پایا اور پھر وہ) راز پوشیدہ رکھا تو اللہ تعالیٰ چالیس مرتبہ اس کی مغفرت فرمائے گا۔

(مستدرک حاکم ج ۱ ص ۵۰۵)

نماز جنازہ کا طریقہ

نماز جنازہ فرض کفایہ ہے، اگر بعض لوگوں نے پڑھ لی تو سب سے فرض ساقط ہو جائے گا لیکن اگر کسی نے بھی نہ پڑھی تو سب گنہگار ہوں گے۔ اس کے ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ امام میت کے سینے کے مقابل کھڑا ہو۔ اگر میت بالغ ہو تو اس کی دعائے مغفرت کا ارادہ کرے اس کے بعد نماز جنازہ کا فریضہ ادا کرنے کی نیت اس طرح کرے: چار تکبیریں نماز جنازہ فرضِ کفایہ، ثنا واسطے اللہ تعالیٰ کے، درود شریف واسطے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے، دعا واسطے حاضر اس میت کے، منہ طرف کعبہ شریف کے (اور مقتدی یہ بھی کہے) پیچھے اِس امام کے۔ پھر رفع یدین کے ساتھ

تکبیر تحریمہ کر کے زیر ناف ہاتھ باندھ لے اور یہ ثنا پڑھے

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ
وَجَلَّ ثَنَاءُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ

دوسری تکبیر ہاتھ اٹھائے بغیر کہے اور یہ درود پاک پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَسَلَّمْتَ
وَبَارَكْتَ وَرَحِمْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

پھر ہاتھ اٹھائے بغیر تیسری تکبیر کہے اور میت اور تمام مسلمانوں کے لیے دعائے مغفرت کرے بالغ مرد وعورت دونوں کی نماز جنازہ کے لیے یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا
وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَاَحْيِهِ عَلَى
الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْاِيْمَانِ

یا اللہ! تو ہمارے زندوں کو بخش اور ہمارے مردوں کو، اور ہمارے حاضر شخصوں کو اور ہمارے غائب لوگوں کو اور ہمارے چھوٹوں کو اور ہمارے بڑوں کو اور ہمارے مردوں کو اور ہماری عورتوں کو یا اللہ! تو ہم میں سے جس کو زندہ رکھے تو اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور جس کو ہم میں سے موت دے تو اس کو ایمان پر موت دے۔

(فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۶۴)

نابالغ لڑکے کا جنازہ ہو تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا
شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا

اے اللہ! اس بچہ کو ہمارے لیے منزل پر آگے پہنچانے والا بنا، اسے ہمارے لیے باعثِ اجر اور آخرت کا ذخیرہ بنا، اور اسے ہمارے حق

میں شفاعت کرنے والا اور مقبولِ شفاعت بنا۔

(فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۶۴)

نابالغ لڑکی کا جنازہ ہو تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطاً وَّ اجْعَلْھَا لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّ اجْعَلْھَا
لَنَا شَافِعَةً وَّ مُشَفَّعَةً

اے اللہ! اس بچی کو ہمارے لیے منزل پر آگے پہنچانے والا بنا،
اسے ہمارے لیے باعثِ اجر اور آخرت کا ذخیرہ بنا، اور اسے ہمارے حق
میں شفاعت کرنے والا اور مقبولِ شفاعت بنا۔

اگر کسی کو ان دعاؤں میں سے کوئی دعا یاد نہ ہو تو یہ دعا پڑھ لینی چاہیے !

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنَا وَلِوَالِدَیْنَا وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

اے اللہ! تو ہمیں ہمارے والدین اور تمام مومن مردوں اور عورتوں کو بخش
دے۔

اگر یہ دعا بھی یاد نہ ہو تو جو دعا یاد ہو وہی پڑھ سکتا ہے۔

پھر چوتھی تکبیر کہے اور اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ
اللہِ کہتے ہوئے دائیں بائیں سلام پھیر دے۔

زیارتِ قبور کی فضیلت

آخرت کو یاد رکھنے کے لیے زیارتِ قبور ایک بہترین عمل ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی تلقین فرمائی ہے کہ قبروں کی زیارت کیا کرو بعض لوگ عام مسلمانوں کو زیارتِ قبور سے منع کرتے ہیں اور وہاں فاتحہ کے لیے جانے والوں پر بھی شرک اور قبر پرستی کا الزام لگا کر انہیں دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتے ہیں۔

برادرانِ اسلام! جو عمل حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت سے ثابت ہو اُس کو شرک اور بدعت کہنا بہت بڑی جسارت نہیں تو اور کیا ہے یہ ایک انتہائی موقف ہے قرآن پاک اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اس شدت پسندی کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔

صحیح احادیثِ مبارکہ سے ثابت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود قبورِ شہداء پر تشریف لے جاتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کا بھی یہی معمول تھا۔ لہٰذا یہ عمل شرک ہے نہ توحید کے منافی بلکہ عین سُنت ہے۔

برادرانِ اسلام! آغازِ اسلام میں لوگ بت پرستی اور شرک کو چھوڑ کر آئے تھے اس لئے اُن کی نفسیات کو دیکھتے ہوئے حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ عرصہ کے لیے مسلمانوں کو قبروں پر جانے سے منع فرمایا لیکن جب اسلام کا عروج ہوا اور صحابہ کرام اسلام کے نور سے کامل طور پر منور ہو گئے تو حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زیارت قبور کا حکم دے دیا

زیارت قبر سے موت یاد رہتی ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

فَزُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ

تم قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ یہ موت کی یاد دلاتی ہے

(مسلم شریف ج ۲ ص ۶۷۱)(مستدرک حاکم ج ۱ ص ۵۳۱)(مسند احمد ج ۲ ص ۴۴۱)

برادرانِ اسلام ! حدیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ قبور کی زیارت سُنت مبارکہ ہے اور اس کا حکم اس لئے دیا گیا کہ انسان اپنے دُنیاوی اُمور اس قدر اُلجھا نہ رہے کہ موت کو ہی بھول جائے اس لئے قبروں پر جانا نفس کو دُنیاوی اُمور سے کنارا کشی پر مجبور کرتا ہے بندہ جب بار بار قبروں کی زیارت کرتا ہے تو اُس کی ظاہری اور باطنی اصلاح ہوتی رہتی ہے۔

پہلے منع فرمایا پھر اجازت دے دی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَإِنَّهَا تُذَكِّرُكُمُ الْمَوْتَ

”میں نے تمہیں زیارتِ قبور سے منع کیا تھا اب تم اُن کی زیارت کیا کرو کیونکہ وہ تمہیں موت کی یاد دلاتی ہے۔“

(مستدرک حاکم ج ۱ ص ۵۳۱)

جیسا کہ ہم نے مضمون کے آغاز میں بتایا ہے کہ اسلام کے ابتدائی دنوں میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قبروں پر جانا منع فرمادیا تھا اُس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ نئے نئے اسلام قبول کرنے والے لوگوں کے دِلوں میں اسلام راسخ ہو جائے اور پھر اُنہیں قبور پر جانے کی اجازت اس لئے عطا فرمائی کہ آخرت کی یاد باقی رہے۔

زیارتِ قبور سے آخرت کی یاد

حضرت بریدہ بن حُصَیب اَسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا !

قَدْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ. فَقَدْ أُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهِ. فَزُوْرُوْهَا فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْآخِرَةَ.

میں تمہیں زیارتِ قبور سے منع کیا کرتا تھا، بلاشبہ اب محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اپنی والدہ محترمہ کی قبر کی زیارت کرنے کی اجازت دے دی گئی

ہے پس تم بھی قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ یہ آخرت کی یاد دلاتی ہے۔

(ترمذی شریف ج ۳ ص ۳۷۰)

زیارت قبور کی اجازت

رَوَى أَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ رضی الله عنهم عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم أَنَّهُ قَالَ نَهَيْنَا كُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ وَقَدْ أُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِيْ زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهِ فَزُوْرُوْهَا وَلَا تَقُوْلُوْا هُجْرًا

امام اعظم ابوحنیفہ علقمہ بن مرثد سے وہ سلیمان بن بریدہ سے اور وہ اپنے والد حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہم نے تمہیں قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا، محمد مصطفی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کرنے کا اذن دے دیا گیا ہے، سو (اب) تم بھی قبروں کی زیارت کیا کرو اور بے ہودہ باتیں مت کیا کرو۔

(سنن نسائی ج ۴ ص ۸۹)

اہلِ قبور کے لئے دُعائے مغفرت

عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم (كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم) يَخْرُجُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ إِلَى الْبَقِيْعِ فَيَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ وَآتَاكُمْ مَا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُؤَجَّلُوْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (کی جب میرے یہاں باری ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) رات کے آخری پہر بقیع کے قبرستان میں تشریف لے جاتے اور (اہلِ قبرستان سے) فرماتے: تم پر سلامتی ہو، اے مومنوں کے گھر والو! جس چیز کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ تمہارے پاس آ گئی کہ جسے کل ایک مدت بعد پاؤ گے اور اگر اللہ تعالٰی نے چاہا تو ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔ اے اللہ! بقیع غرقد (اہلِ مدینہ کے قبرستان) والوں کی مغفرت فرما۔

(مسلم شریف ج ۲ ص ۲۶۹)

دعا کی تعلیم

عَنْ بُرَيْدَةَ رضی الله عنه قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم يُعَلِّمُهُمْ اِذَا خَرَجُوْا اِلَى الْمَقَابِرِ فَكَانَ قَائِلُهُمْ يَقُوْلُ وفی روایة زُهَيْرٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللهُ لَلَاحِقُوْنَ اَسْأَلُ اللهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں سکھایا کرتے تھے کہ جب وہ قبور کی زیارت کے لئے جائیں تو ان میں سے کہنے والا کہے اور حضرت زہیر کی روایت میں ہے اے مومنوں اور مسلمانوں کے گھر والو! تم پر سلامتی ہو اور اگر اللہ تعالٰی نے چاہا تو ہم بھی ضرور بالضرور تم سے ملنے والے ہیں، ہم اللہ تعالٰی سے اپنے لئے اور تمہارے لئے عافیت کے طلب گار ہیں۔

(مسند امام احمد بن حنبل ج ۵ ص ۳۵۳)

اہلِ قبور سے مخاطب ہونا

عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها. فی روایة طویلة قَالَتْ قُلْتُ

كَيْفَ اَقُوْلُ لَهُمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ؛ (تَعْنِي فِيْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ) قَالَ قُوْلِي السَّلَامُ عَلَى اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ. وَيَرْحَمُ اللهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِيْنَ. وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْن

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک طویل روایت میں بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! میں زیارتِ قبور کے وقت اہلِ قبور سے کس طرح مخاطب ہوا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! یوں کہا کرو اے مومنو اور مسلمانوں کے گھر والو! تم پر سلامتی ہو، اللہ تعالیٰ ہمارے اگلے اور پچھلے لوگوں پر رحم فرمائے اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم بھی تمہیں ملنے والے ہیں۔

(مسلم شریف ج ۲ ص ۶۶۹)(سنن نسائی ج ۴ ص ۹۱)

اہلِ قبور کے لئے سلامتی کی دُعا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم بِقُبُوْرِ الْمَدِيْنَةِ. فَاَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ. فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ. اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ کے قبرستان سے گزرے تو اہلِ قبور کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے اہلِ قبور! تم پر سلامتی ہو اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے تم ہم سے پہلے پہنچے ہو اور ہم بھی تمہارے پیچھے آنے والے ہیں۔

(ترمذی شریف ج ۲ ص ۳۵۷)

برادرانِ اسلام ! فی الحقیقت دُنیا کے دھندوں نے ہمیں خوف آخرت سے بے نیاز کر رکھا ہے لیکن یہ چندروزہ زندگی ہے اور اس کے بعد دائمی زندگی ہوگی جس کی دُنیا کے ساتھ ساتھ آخرت کی زندگی بہتر ہوگی وہ کامیاب ہو جائے گا اور جس نے محض دُنیاوی زندگی کو سنوارا اور اپنی قبر کی تیاری نہ کی وہ بہت پچھتائے گا اس لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے دُنیاوی اُمور کے ساتھ ساتھ اپنی آخرت کے لئے بھی زادِ سفر تیار رکھیں اور اس کا بہترین طریقہ زیارتِ قبور ہے جس سے خوفِ خُدا بھی پیدا ہوتا ہے اور دُنیا کی محبت بھی جاتی رہتی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اچھے اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

دعا کی فضیلت

دُعا کا مفہوم

دُعا دعوت سے نکلا ہے اور اُس کا اصطلاحی معنیٰ التجاء ہے اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں بہت سے مقامات پر دُعا کا ذکر فرمایا ہے اور اپنے ماننے والوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اُس کی بارگاہ میں اپنی معروضات بصورتِ دُعا پیش کریں اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء کو کئی دُعائیں تعلیم فرمائیں جو کہ تمام انسانیت کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ سے اُس کی رحمتیں مانگنے کا بہترین وسیلہ ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب کوئی بندہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اُس کی سنتا ہوں ایک آیت کا مفہوم ہے کہ میں اُن کے قریب ہوں۔

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِيٓ أَسْتَجِبْ لَكُمْ

اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا

(سورۃ المومن آیت ٦٠)

مفسرِ قرآن حضرت سیّد نعیم الدین مُراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر خزائن العرفان میں لکھتے ہیں !اللہ تعالیٰ بندوں کی دعائیں اپنی رحمت سے قبول فرماتا ہے اور ان کے قبول کے لئے چند شرطیں ہیں ایک اخلاص دعا میں، دوسرے یہ ہے کہ قلب غیر کی طرف مشغول نہ ہو، تیسرے یہ کہ وہ دعا کسی امرِ ممنوع پر مشتمل نہ ہو، چوتھے یہ کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت پر یقین رکھتا ہو، پانچویں یہ کہ شکایت نہ کرے کہ میں نے دعا مانگی قبول نہ ہوئی۔

جب ان شرطوں سے دعا کی جاتی ہے قبول ہوتی ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ دعا کرنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے یا تو اس کی مراد دنیا ہی میں اس کو جلد دے دی جاتی ہے یا آخرت میں اس کے لئے ذخیرہ ہوتی ہے یا اس کے گناہوں کا کفارہ کر دیا جاتا ہے۔

آیت کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ دعا سے مراد عبادت ہے اور قرآنِ کریم میں دعا بمعنیٰ عبادت بہت جگہ وارد ہے حدیث شریف میں ہے !

اَلدُّعَآءُ هُوَ الْعِبَادَۃُ

اس تقدیر پر آیت کے معنٰی یہ ہوں گے کہ تم میری عبادت کرو میں تمہیں ثواب دوں گا۔

(ابوداؤد و ترمذی)

دُعا عبادت کا مغز ہے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ الدُّعَآءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ! دعا عبادت کا بھی مغز (یعنی خلاصہ اور جوہر) ہے۔

(ترمذی شریف ج۵ص۴۵٦)

دعا سے تقدیر بدل جاتی ہے

عَنْ سَلْمَانَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيْدُ فِي الْعُمْرِ اِلَّا الْبِرُّ

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ! دعا کے علاوہ کوئی چیز تقدیر کو رد نہیں کرسکتی اور نیکی کے علاوہ کوئی چیز عمر میں اضافہ نہیں کرسکتی۔

(ترمذی شریف ج۴ص۴۴۸)

اذان واقامت کے درمیان دعا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ الله صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم اَلدُّعَاءُ لَا یُرَدُّ بَیْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اذان اور اقامت کے درمیان مانگی جانے والی دعا رد نہیں ہوتی۔

(سنن نسائی ج٦ ص ٢٢)

دعا مانگنے والے کے ساتھ اللہ ہوتا ہے

حَدَّثَنَا اَبُو کُرَیْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ. حَدَّثَنَا وَکِیعٌ. عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ. عَنْ یَزِیدَ بْنِ الْاَصَمِّ. عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ یَقُولُ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِی بِی وَاَنَا مَعَهُ اِذَا دَعَانِی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں اور جب وہ مجھ سے دعا کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔

(مسلم شریف حدیث ٦٨٢٩)

دعا اور قربِ خدا

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا تَقَرَّبَ عَبْدِی مِنِّی شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا. وَاِذَا تَقَرَّبَ مِنِّی ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا اَوْ بُوعًا وَاِذَا اَتَانِی یَمْشِی اَتَیْتُهُ هَرْوَلَةً

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب بندہ مجھ سے ایک بالشت کے

قریب ہوتا ہے تو میں اس سے ایک ہاتھ کے قریب ہوتا ہوں، اور جب وہ مجھ سے ایک ہاتھ کے قریب ہوتا ہے تو میں اس سے چار ہاتھ کے قریب ہوتا ہوں اور جب وہ میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑتا ہوا آتا ہوں۔

اللہ کا وعدہ

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضی اللہ عنہما قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَأَ (وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! دعا عین عبادت ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (بطور دلیل) یہ آیت تلاوت فرمائی! ''اور تمہارے رب نے فرمایا ہے تم لوگ مجھ سے دعا کیا کرو میں ضرور قبول کروں گا، بیشک جو لوگ میری بندگی سے سرکشی کرتے ہیں وہ عنقریب دوزخ میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے۔

(ترمذی شریف ج ۵ ص ۳۷۴)

بارگاہ خدا میں دعا محترم ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللهِ تَعَالَى مِنَ الدُّعَاءِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا سے زیادہ کوئی چیز

محترم ومکرم نہیں ہے۔

(سنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۱۲۵۸)

خوشحالی میں دعائیں کیا کرو

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَسْتَجِيْبَ اللهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْكَرْبِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جسے پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ مشکلات اور تکالیف کے وقت اس کی دعا قبول کرے، وہ خوشحالی کے اوقات میں زیادہ سے زیادہ دعا کیا کرے۔

(سنن نسائی ج ٦ ص ۴۵۰)

دعا سے گناہ معاف ہوجاتے ہیں

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا ابْنَ آدَمَ اِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِيكَ وَلَا اُبَالِي يَا ابْنَ آدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ وَلَا اُبَالِي يَا ابْنَ آدَمَ اِنَّكَ لَوْ اَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيْتَنِي لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَاَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اللہ تعالیٰ نے فرمایا! اے ابن آدم! جب تک تو مجھ سے دعا کرتا رہے گا اور امید رکھے گا جو کچھ بھی تو

کرتا رہے میں تجھے بخشتا رہوں گا اور مجھے کوئی پروانہیں ۔اے ابن آدم! اگر تیرے گناہ آسمان کے بادلوں تک پہنچ جائیں پھر بھی تو بخشش مانگے تو میں بخش دوں گا مجھے کوئی پرواہ نہیں ۔اے ابن آدم !اگر تو زمین بھر کے برابر گناہ بھی لے کر میرے پاس آئے پھر مجھے اس حالت میں ملے کہ تو نے میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرایا ہو تو یقینا میں زمین بھر کے برابر تجھے بخشش عطا کروں گا۔

(ترمذی شریف ج۵ ص۵۴۸)

دعا گو کے لئے فرشتہ دعا کرتا ہے

عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَدْعُوْ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ اِلَّا قَالَ الْمَلَكُ وَلَكَ بِمِثْلٍ

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کے لئے اس کی عدم موجودگی میں دعا کرتا ہے تو (مقرر کردہ) فرشتہ کہتا ہے تیرے لیے بھی ایسا ہی ہو (جو تو نے اپنے بھائی کے لئے دعا کی ہے)۔

(مسلم شریف ج۴ ص۲۰۹۴)

غائب کیلئے کی گئی دُعا کی قبولیت

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضی الله عنهما اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ اِنَّ اَسْرَعَ الدُّعَاءِ اِجَابَةً دَعْوَةُ غَائِبٍ لِغَائِبٍ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! دعاؤں میں سب سے جلدی قبول

ہونے والی دعا وہ ہے جو ایک غائب شخص (اخلاص کے ساتھ) دوسرے غائب شخص کے لئے کرے۔

(ابو داؤد شریف ج ۲ ص ۸۹)

تین دُعائیں مقبول ہیں

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِیْهِنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلٰی وَلَدِہٖ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! تین (قسم کے لوگوں کی) دعائیں بلاشک وشبہ مقبول ہیں، مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور والد کی اپنی اولاد کے لئے کی گئی بد دعا۔

(ترمذی شریف ج ۴ ص ۳۱۴)

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے !

اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ

میں پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں جب بھی وہ مجھے پکارتا ہے۔

لہٰذا بندۂ مومن کو ہر لمحہ اپنے رب کو پکارتے رہنا چاہیے اور کبھی بھی اسے فراموش نہیں کرنا چاہیے۔ اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ جو کام بھی کیا جائے اس کی دعا ضرور پڑھی جائے تاکہ یادِ الٰہی بھی باقی رہے اور کام میں بھی خیر و برکت پیدا ہو۔

برادرانِ اسلام ! سائل کے سوال کا طریقہ اور آداب ہوتے ہیں ہم اللہ رب العزت کی عاجز مخلوق ہیں تو اپنے خالق سے التجاء کرنا ضروری ہے وہ رحمٰن و رحیم ہے وہ کریم ہے اور کرم فرماتا ہے لیکن دُعا صرف زُبان سے کافی نہیں بلکہ دُعا کے لئے دل کا ہمنوا ہونا بہت ضروری ہے اور اس کے لئے دل کا پاک ہونا بھی بہت ضروری ہے۔

حسد کینہ بغض ان چیزوں سے دل کو صاف کر کے اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور اپنی التجائیں

پیش کرنی چاہئیں۔

جس جگہ دُعا مانگی جائے وہ جگہ بھی پاک ہونی چاہیے۔

جہاں ذکر اذکار کی محفلیں منعقد ہوتی ہوں، کلام الٰہی کی تلاوت ہوتی ہو، اور جہاں بندہ اپنی عجز وانکساری کو خلوص کے ساتھ اپنے رب عزوجل کی بارگاہ میں پیش کر سکے۔

دُعا کی ابتداء میں اور اس کے اختتام پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ اقدس پر درود شریف پڑھنا چاہیے۔

جو آدمی اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگنا چاہے اسے چاہیے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پاک سے ابتداء کرے اور پھر اپنی حاجت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرے اور وہ اختتام بھی درود پاک سے کرے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پاک ہر حالت میں مقبول ہے تو اللہ کی شان سے یہ کیسے بعید ہے کہ درود پاک تو قبول کرے اور اس کے درمیان دعا کو رد کر دے۔

مسنون دُعائیں

برادرانِ اسلام! حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت سی دُعائیں منقول ہیں یہ دُعائیں کُتبِ احادیث اور سیرت میں صحیح اسناد کے ساتھ موجود ہیں سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر اچھے کام سے پہلے دُعائیں تعلیم فرمائی ہیں ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بتائی گئی ان دعاؤں کو یاد کریں اپنے بچوں کو یاد کروائیں تاکہ ہر اچھے عمل سے پہلے اللہ تبارک وتعالٰی کی بے شمار رحمتیں اور برکتیں حاصل کرسکیں۔

دُعائیں قبول ہونے کے اوقات

اللہ تبارک وتعالٰی فرماتا ہے مجھ سے جب بھی مانگو میں دُعا قبول فرماتا ہوں یوں تو اللہ تبارک وتعالٰی ہر ہر گھڑی اور ہر جگہ دُعا قبول فرماتا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ قرآن وحدیث میں خاص اوقات کی نشاندہی موجود ہے جن میں کی گئی دُعا شرفِ قبولیت حاصل کرلیتی ہے روایات میں آتا ہے خانہ کعبہ پر پہلی نظر پڑتے وقت کی جانے والی دُعا مقبول ہے۔

جمعہ کے دو خطبوں کے درمیان کی جانے والی دُعا مقبول ہے۔

مزدلفہ میں مانگی جانے والی دُعا مقبول ہے۔

آبِ زم زم نوشِ جان کرکے کی جانے والی دُعا مقبول ہے۔

ماہِ رمضان کا چاند دیکھ کر مانگی جانے والی دُعا مقبول ہے۔

سحری اور افطاری کے وقت کی جانے والی دُعا قبول ہے۔

لیلۃ القدر میں مانگی جانے والی دُعا مقبول ہے۔

عیدالفطر کے دن فطرانہ ادا کرکے مانگی جانے والی دُعا مقبول ہے۔

عیدالضحیٰ کے دن قربانی کرکے کی جانے والی دُعا مقبول ہے۔

حج کے موقع پر مانگی جانے والی دُعائیں مقبول ہیں اور آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دربارِ اقدس کے سامنے مانگی جانے والی دُعائیں قبول ہیں۔

شرط یہ ہے کہ بندہ بے آداب دُعا کو ملحوظ رکھے اور نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ رب سے دُعا مانگے۔

گھر سے نکلنے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ

"اللہ کے نام کے ساتھ میں نے اللہ پر بھروسہ کیا۔"

مسجد میں داخل ہونے کی دعا

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

اے اللہ! میرے لیے رحمت کے دروازے کھول دے۔

مسجد سے نکلنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ

"اے اللہ! میں تجھ سے تیرا فضل اور تیری رحمت مانگتا ہوں۔"

نیا چاند دیکھنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ
وَالتَّوْفِيْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ

اے اللہ! اس چاند کو ہم پر برکتِ ایمان، خیریت اور سلامتی والا کر دے اور (ہمیں) توفیق دے اس (عمل) کی جو تجھے پسند اور مرغوب ہو (اے چاند!) میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔

روزہ رکھنے کی نیت

وَبِصَوْمِ غَدٍ نَّوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ

اور میں نے ماہِ رمضان کے کل کے روزے کی نیت کی

روزہ افطار کرتے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّی لَکَ صُمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ

اے اللہ! میں نے تیری خاطر روزہ رکھا اور تیرے اوپر ایمان لایا اور تجھ پر بھروسہ کیا اور تیرے رزق سے اسے کھول رہا ہوں۔

لیلۃ القدر اور شبِ برأت کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ یَا غَفُوْر

اے اللہ! تو معاف کرنے والا ہے اور معافی کو پسند کرتا ہے پس مجھ کو معاف فرما دے اے بخشنے والے۔

سوتے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰ

اے اللہ! میں تیرے ہی نام سے سوتا ہوں اور (تیرے ہی نام سے) جی اٹھتا ہوں۔

بیدار ہوتے وقت کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْر

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں مارنے (یعنی سونے) کے بعد زندہ کیا اور (ہم نے) اسی کی طرف اٹھنا ہے۔

کھانا کھانے کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی بَرَکَۃِ اللّٰہِ

کھانے کے بعد کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ
سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور مسلمانوں میں سے کیا۔

کسی کے گھر کھانا کھائیں تو یہ دعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ
اے اللہ! کھلا اس کو جس نے مجھے کھلایا اور پلا اس کو جس نے مجھے پلایا۔

لباس پہننے کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِہٖ فِیْ حَیَاتِیْ
سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھ کو لباس پہنایا کہ میں اس سے ستر چھپاتا ہوں اور اپنی زندگی میں اس کے ساتھ زینت کرتا ہوں۔

سواری پر بیٹھنے کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ
پاک ہے وہ ذات جس نے اِس کو ہمارے تابع کر دیا حالاں کہ ہم اِسے قابو میں نہیں لا سکتے تھے اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف ضرور لوٹ کر جانے والے ہیں

قبرستان میں داخل ہونے کی دعا

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَآاَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ وَاَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ

سلام ہو تم پر اے قبروں والو! اللہ ہمیں اور تمہیں بخشے، تم آگے جا چکے ہو اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں۔

آئینہ دیکھنے کی دعا

اَللّٰھُمَّ کَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ

اے اللہ! جیسا تو نے میری صورت کو اچھا بنایا ہے (اسی طرح) تو میری سیرت کو بھی اچھا بنا دے۔

خوش خبری سن کر کہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اللہ سب سے بڑا ہے

پسندیدہ چیز دیکھ کر کہیں

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ

اے اللہ! ہمیں اس میں برکت دے

ناپسندیدہ چیز دیکھ کر کہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ

تعریفیں ہر حال میں اللہ ہی کے لیے ہیں

کوئی نعمت ملے تو کہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے

اِبتلاء و مصیبت کے وقت کی دعا

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰھُمَّ عِنْدَكَ اَحْتَسِبُ مُصِیْبَتِیْ فَاْجِرْنِیْ فِیْھَا وَاَبْدِلْنِیْ مِنْھَا خَیْرًا

بیشک ہم اللہ کے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں، اے اللہ! میں اپنی اس مصیبت میں تجھ سے ثواب کا امیدوار ہوں پس مجھے اس میں اجر دے اور اس کا بہتر بدلہ دے۔

قرض اور فکر سے خلاصی کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّیْنِ وَقَھْرِ الرِّجَالِ

اے اللہ! میں فکر اور غم سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور قرض کے گھیر لینے اور لوگوں کے دبا لینے سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں۔

سخت پریشانی سے چھٹکارے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مَا كَانَتِ الْحَیٰوةُ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَیْرًا لِّیْ

اے اللہ! مجھے زندہ رکھنا جب تک میرے لیے زندہ رہنا بہتر ہے اور مجھے موت دینا اس وقت جب موت میرے لیے باعثِ خیر ہو۔

غصّہ آئے تو یہ دُعا پڑھے

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

بارش کے لیے دعا

اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا مُغِیْثًا مَرِیْئًا مُرِیْعًا نَافِعًا غَیْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَیْرَ اٰجِلٍ

اے اللہ! ہم پر ایسا مینہ برسا جو ہماری ضرورت پوری کرنے والا ہو، ارزانی پیدا کرنے والا ہو، نقصان دینے والا نہ ہو، جلدی برسنے والا ہو، دیر میں برسنے والا نہ ہو۔

آندھی آئے تو یہ دعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا رِیَاحًا وَّلَا تَجْعَلْھَا رِیْحًا

اے اللہ! اسے خوشخبری کی ہوائیں بنا اور عذاب کی ہوا نہ بنا۔

نظر بد سے بچنے کی دعا

مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

جو اللہ چاہے کسی میں قوت نہیں سوائے اللہ کے

مریض کی عیادت کرتے وقت کی دعا

اَذْھِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ وَاَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُکَ شِفَاءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا

اے لوگوں کے رب! تکلیف دور فرما دے اور شفا عطا فرما اور تو ہی شفا

دینے والا ہے، کوئی شفا نہیں سوائے تیری شفا کے، ایسی مکمل شفا عطا
فرمادے جس کے بعد بیماری باقی نہ رہے۔

بیتُ الخلاء میں جانے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِكَ مِنَ الۡخُبُثِ وَالۡخَبَآئِثِ

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں خبیث جنوں اور جنیوں سے

بیت الخلاء سے نکلنے کی دعا

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ اَذۡهَبَ عَنِّی الۡاَذٰی وَعَافَانِیۡ

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھ سے اذیت کو دور کیا اور مجھ کو
عافیت دی

دعائے امن

اَللّٰھُمَّ فَرِّجۡنَا بِدُخُوۡلِ الۡقَبۡرِ وَاخۡتِمۡ لَنَا بِالۡخَیۡرِ وَالظَّفَرِ
وَاغۡفِرۡ لَنَا وَلِوَالِدَیۡنَا وَلِجَمِیۡعِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ
بِرَحۡمَتِكَ یَآاَرۡحَمَ الرَّاحِمِیۡنَ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجۡمَعِیۡنَ

سید الاستغفار

اَللّٰھُمَّ اَنۡتَ رَبِّیۡ لَآاِلٰهَ اِلَّا اَنۡتَ خَلَقۡتَنِیۡ وَاَنَا عَبۡدُكَ وَاَنَا عَلٰی
عَهۡدِكَ وَوَعۡدِكَ مَا اسۡتَطَعۡتُ اَعُوۡذُبِكَ مِنۡ شَرِّ مَا صَنَعۡتُ
اَبُوۡءُ لَكَ بِنِعۡمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوۡءُ بِذَنۡبِیۡ فَاغۡفِرۡ لِیۡ ذُنُوۡبِیۡ فَاِنَّهٗ
لَایَغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ اِلَّا اَنۡتَ

برادرانِ اسلام! اللہ تبارک وتعالیٰ سے ہر لمحہ دُعا مانگتے رہنا چاہیے اور دُنیا کا سامان ہی
طلب کرتے رہنا بہت بڑی محرومی ہے اللہ سے قبر اور حشر میں نجات طلب کرنا بہت ضروری ہے۔

دعامانگنے سے مصائب سے چھٹکارا ہوجاتا ہے۔

دعامانگنے سے دردوآلام دور ہوجاتے ہیں۔

دعامانگنے سے اللہ کی رحمتیں قریب آجاتی ہیں۔

دعامانگنے سے گناہوں کے دفتر دُھل جاتے ہیں۔

دعامانگنے سے آئینۂ دل صاف ہوجاتا ہے۔

دُعامانگنے سے نورِ بصیرت حاصل ہوجاتا ہے۔

دعامانگنے سے قربِ الٰہی مل جاتا ہے۔

دعامانگنے سے روح تازہ ہوجاتی ہے۔

دعامانگنے سے پاکیزگی وطہارت حاصل ہوجاتی ہے۔

دعامانگنے سے نجات ومغفرت کی سند مل جاتی ہے۔

دعامانگنے سے حصول جنت کا راستہ مل جاتا ہے۔

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہمیشہ دُعا کرتے رہیں ہر حال میں دُعا کرتے رہیں اگر آسانی ہے تو شُکر کرتے رہیں اور اگر تنگی ہے تو اللہ تعالیٰ سے فراخی کا سوال کرتے رہیں۔

ایمان کی صفات

آئمہ ومحدثین نے ایمان اور ایمانیات کو قرآن وحدیث سے اخذ کر کے اس کی تعلیم کو آسان اور سادہ طریقے سے سمجھانے کے لئے نہایت خوبصورت پیرائے میں بیان کیا ہے۔
علمائے اسلام نے ایمان کی صفات کو دو طرح سے بیان کیا ہے۔

ایمانِ مُجمَل ۔ایمانِ مُفَصّل

ایمانِ مجمل

ایمانِ مُجمل میں ایمانیات کو نہایت مختصر مگر جامع طریقے سے بیان کیا گیا ہے کیونکہ مُجمل کا معنی ہی ''خلاصہ'' ہے۔ اس میں اللہ پر ایمان لانے کا ذکر اس طرح ہوا ہے کہ بغیر اعلان کے جملہ ایمانیات اس میں در آئیں، ایمانِ مُجمل یہ ہے

اٰمَنْتُ بِاللهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَائِهٖ وَ صِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ.

اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَ تَصْدِيْقٌ بِالْقَلْبِ

''میں اللہ پر اس کے تمام اسماء وصفات کے ساتھ ایمان لایا، اور میں نے اس کے تمام احکام قبول کیے اور اس کا زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق کی۔''

ایمان مفصل

ایمانِ مُفَصَّل میں قرآن وحدیث کی روشنی میں ثابت شدہ ایمانیات کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓائِکَتِهٖ وَ کُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ
وَالْقَدْرِ خَیْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ

”میں ایمان لایا اللہ تعالٰی پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور
اس کے رسولوں پر اور آخرت کے دن پر۔
اور اچھی اور بری تقدیر کے اللہ کی طرف سے ہونے پر اور مرنے کے بعد اٹھائے جانے پر۔“

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درج ذیل امور پر ایمان لانے کو ضروری قرار دیا ہے

اللہ تعالٰی پر ایمان لانا۔
فرشتوں پر ایمان لانا۔
کتابوں پر ایمان لانا۔
رسولوں پر ایمان لانا۔
یومِ آخرت پر ایمان لانا۔
تقدیر کے اچھا یا برا ہونے پر ایمان لانا۔
موت کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان لانا۔

شش کلمے

اول کلمہ طیبہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد {ت} اللہ کے رسول ہیں

دوم کلمہ شہادت

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اسکا کوئی
شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکے
بندے اور رسول ہیں

تیسرا کلمہ تمجید

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

منزہ ہے اللہ اور تمام تعریف اللہ ہی کیلئے ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیک کام کرنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے جو عالیشان اور عظمت والا ہے۔

چہارم کلمہ توحید

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ؕ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے تمام تعریف ہے وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے اس کو ہرگز کبھی موت نہیں آئے گی بڑے جلال اور بزرگی والا ہے بہتری اسی کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

پنجم کلمہ استغفار

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا اَوْ خَطَأً سِرًّا اَوْ عَلَانِيَةً وَّ اَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ لَآ اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُيُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

میں اللہ تعالٰی سے معافی کا طالب ہوں جو میرا پروردگار ہے ہر اس گناہ سے جو میں نے جان بوجھ کر کیا یا بھول کر چھپ کر کیا یا ظاہر ہو کر اور میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اس گناہ سے جس کو میں جانتا ہوں اور اس گناہ سے جس کو میں نہیں جانتا۔

اے اللہ! بے شک تو ہی غیبوں کا جاننے والا اور عیبوں کا چھپانے

والااور گناہوں کا بخشنے والا ہے اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت نہیں مگر اللہ تعالیٰ کی مدد سے جو بہت بلند عظمت والا ہے

ششم کلمہ ردِّ کفر

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِهٖ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَآ
اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَتَبَرَّاْتُ مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْكِذْبِ وَالْغِيْبَةِ وَالْبِدْعَةِ وَالنَّمِيْمَةِ وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُهْتَانِ وَالْمَعَاصِيْ كُلِّهَا وَ اَسْلَمْتُ وَاَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

اے اللہ! میں تیری پناہ کا طالب ہوں اس بات سے کہ میں کسی شے کو تیرا شریک بناؤں جان بوجھ کر اور بخشش مانگتا ہوں تجھ سے اس شرک کی جس کو میں نہیں جانتا اور میں نے اس سے توبہ کی اور میں بیزار ہوا کفر سے اور شرک سے اور جھوٹ سے اور غیبت سے اور بدعت سے اور چغلی سے اور بے حیائیوں سے اور بہتان سے اور تمام گناہوں سے اور میں اسلام لے آیا اور میں کہتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں

منظومات

بنا ہے جو سُنتوں کا پیکر

بنا ہے جو سُنتوں کا پیکر
جہاں میں وہ کامیاب ہوگا
رسولِ اکرم کی بارگہ میں
وہ بالیقیں باریاب ہوگا

کتاب سُنّت کا آئینہ میں
بیان ہے میٹھی سُنتوں کا
جو پڑھ کے ان پر عمل کرے گا
اُسی کو حاصل ثواب ہوگا

نبی کی سُنت کو ماننا ہی
خُدا کے احکام ماننا ہے
نبی کے احکام مان لو تو
کرم بھی پھر بے حساب ہوگا

وہ جس کے دامن میں کملی والے
کی سُنّتوں کے خزانے ہوں گے
مِلے گی جنّت یقیناً اُس کو
کہاں سوال و جواب ہوگا

نبی کی سُنّت سے پیار کرنا
ہے اصل میں پیار مصطفےٰ سے
نبی کی رحمت جو ساتھ ہوگی
کہاں بھلا پھر عتاب ہوگا

مجھے بھی اذن حضوری مقصودؔ
حضورِ اکرم عطا کریں گے
مِرا بھی طیبہ کے زائروں میں
یقیناً اب انتخاب ہوگا

راہِ جنت کو بھولا

رسولِ خُدا کی جو سُنّت کو بھُولا
یقیناً وہ ہے راہِ جنت کو بھولا
اطاعت نہ کی جس نے مقصودؔ اُن کی
وہ سمجھو کہ قرآں کی آیت کو بھولا

نبی کی اطاعت

خُدا کی اطاعت نبی کی اطاعت
نبی کی اطاعت خُدا کی اطاعت
خُدا کا وہ مقصودؔ محبوب ٹھہرا
اطیعوا اللہ کی جس نے سمجھی ہے آیت

سنت پر کرو عمل

رب کے پیار کی سُنّت پر کرو عمل
ملے گا آپ کی سُنّت سے مشکل کا حل
نبی کی سُنّت سے مقصودؔ پیار کرو
نبی کے عشق میں گزرے اپنا اِک اِک پل

سُنتوں سے پیار کرلو

خُدا کا لُطف مل جائے گا تم کو
نبی کی سُنتوں سے پیار کر لو
خُدا مقصودؔ تم پہ ہوگا راضی
نبی سے عشق کا اظہار کر لو

سُنّت کی راہ ہے

ہر معصیت سے بچنا ضروری ہے دوستو
تقویٰ کی راہ اصل میں جنت کی راہ ہے
مقصودؔ جا رہی ہے جو سیدھی بہشت کو
آقائے دوجہان کی سُنّت کی راہ ہے

مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پیار ہے

جس کو ہوتا مصطفٰے سے پیار ہے
کرتا وہ اعمال سے اظہار ہے
بھائے نہ مقصودؔ جس کو راہِ عشق
سمجھو وہ نادان بے کار ہے

جھولیاں بھرپور کرتے ہیں

دلوں کو مصطفےٰ کے پیار سے معمور کرتے ہیں
بُرے اعمال کو وہ زندگی سے دُور کرتے ہیں
رسولِ پاک کی سنت پہ جو مقصودؔ چلتے ہیں
خُدا کے لطف سے وہ جھولیاں بھرپور کرتے ہیں

رسولِ پاک ﷺ کی سُنّت

بڑے ہشیار ہوتے ہیں کبھی غافل نہیں ہوتے
کبھی بھی غیر کی باتوں سے وہ قائل نہیں ہوتے
رسولِ پاک کی سُنت جنہیں مقصودؔ ہوتی ہے
وہ بزمِ غافلاں میں بھی کبھی داخل نہیں ہوتے

عشق میں دیوانہ ہوتا ہے

رسول پاک کے جو عشق میں دیوانہ ہوتا ہے
مقدّر میں اُسی کے جلوۂ جانانہ ہوتا ہے
نبی کی سُنتوں پر چلتا ہے مقصودؔ جو بندہ
اُسے حاصل رسولِ پاک کا یارانہ ہوتا ہے

تاثرات

پیرِ طریقت رہبرِ شریعت ماہِ ولایت آفتابِ نقشبندیت محقق العصر

اولادِ رسول جگر گوشۂ بتول حضرت جناب پیر سیّد محمد منظور آصف طاہر بادشاہ مدظلہ العالی

درگاہِ عالیہ نوریہ چورہ شریف

اللہ کریم عزیزم محمد مقصود مدنی کو اپنے نیک مقاصد میں کامیاب فرمائے اس کی کوشش یہ ہے کہ یورپ اور امریکہ کا مسلمان وہاں رہ کر اپنا اسلامی تشخص گم نہ کردے اگر ایسا ہوا تو وہ بہت خسارے میں ہے۔

عزیزم محمد مقصود مدنی صاحب کی یہ کوشش ہے کہ آسان کتاب کے ذریعہ لوگوں کو سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے آگاہ کیا جائے اور مسلمان دُنیا میں جہاں بھی رہے میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت اُس کا جزوِ ایمان رہے۔

دُنیا میں اسلام کے انقلاب کی تکمیل کے لئے ضروری ہے کہ یورپ اور امریکہ میں رہنے والے مسلمان اپنے بچوں خصوصاً بچیوں کو واپس اپنے وطنوں میں تعلیم دلائیں تا کہ وہ اچھے مسلمان بن سکیں۔ اللہ کریم سب مسلمانوں کو سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سُنت پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین اور ابو احمد محمد مقصود مدنی خلیفہ دربار چورہ شریف کو یورپ میں مسلمانوں کو بیدار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

محمد مقصود مدنی کو یہ نصیحت ووصیت کی ہے کہ میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے آباؤ اجداد کی عظمت سے کام کر رہا ہوں تم شانِ اہلِ بیت کے حوالہ سے کام جاری رکھو، میری ہر دُعا تمہارے ساتھ ہے۔

دُعا گو

سید طاہر عفی عنہ

اندازِ محبت

ازسیّدالعلماءامام الفصحافخرالاولیاء
حضرت جناب پیر سیّد محمد امین علی نقوی مدظلہ العالی باب الہدیٰ
فیض آباد فیصل آباد

مولانا محمد مقصود مدنی کی کتاب آئینہ سُنت مصطفٰے کے بعد اقتباسات سُننے کا اتفاق ہوا یہ کتاب عشق ومحبت کی مستی، علم وادب کی بستی، رحمت کی تحصیل ستی اوراس کے مصنف کی عظیم ہستی ہے کیوں نہ ہو جب مومن کا مقصود سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل کرنا ہے تو مولانا محمد مقصود مدنی کی کتاب آئینہ سنت مصطفٰے کا معرض وجود میں آنا ضروری تھا خُدا اسے منظور فرمائے اور مولانا محمد مقصود مدنی کو رضائے الٰہی کی دولت سے نوازے اور قلم کو غلطی سے بچائے اور قلب کو نورِ ضیاء سے منور فرمائے۔

طالب دُعا
سید محمد امین علی شاہ نقوی

تقریظِ عالیہ

ازفخر السادات پیرطریقت رہبر شریعت
حضرت پیر سیّد سخی محمد شاہ کاظمی چشتی نقشبندی قادری
ہزاروی بھاڈیوالہ سیالکوٹ

ابو احمد محمد مقصود مدنی فنافی الرسول محقق دوراں حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ ہونہار شاگرد ہیں اور اُن کے مشن کو لے کر آگے بڑھ رہے ہیں۔

سفیرِ صائم مبلغ اسلام ابو احمد محمد مقصود مدنی کی خوش بختی ہے کہ پاکستان کے ساتھ ساتھ دیارِ غیر میں بھی دین کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ سر انجام دے رہے ہیں اور ظلمت کدۂ کفر میں دن رات عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شمع فروزاں کئے ہوئے ہیں جس کا اُجالا نگر نگر پھیل رہا ہے۔

مقصود مدنی صاحب نے کئی تحقیقی کُتب تحریر فرمائی ہیں جن میں میرے محسن۔ عظمتِ شہزادی کونین۔ عظمتِ اہلِ بیت، عظمت صحابہ، عظمت اعلیٰ حضرت، فیضانِ نقابت، اور کئی دیگر کُتب جو شائع ہو کر اہلِ علم سے داد و تحسین حاصل کر چکی ہیں ان کے علاوہ مدنی صاحب نے کئی منظوم تخلیقات پیش کی ہیں۔

زیرِ نظر کتاب آئینۂ سُنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا پہلا ایڈیشن چند سال قبل طبع ہوا تھا جدید ایڈیشن کئی اعتبار سے خصوصیات کا حامل ہے اس کتاب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مُبارک سُنتوں کا بیان ہے اس کتاب پر دریا کُوزے میں بند کرنے کی مثال صادق آتی ہے بلکہ سمندر کُوزے میں بند کر دیا گیا ہے۔

آئینۂ سُنت مصطفےٰ میں ارکانِ اسلام کے فضائل اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیاری سُنتوں اور دین کے دیگر مسائل مسائل ضروریہ پر مستند احادیث کو باحوالہ جمع کر دیا گیا ہے جس سے کتاب کی اہمیت دو چند ہو گئی ہے۔

پیارے محبوب کریم رؤف الرحیم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیاری پیاری سُنتوں کا یہ خوبصورت مجموعہ اہلِ اسلام کے لئے عظیم تحفہ ہے اگرچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مبارک سُنتوں کے حوالہ سے بہت سی کتابیں اُردو زبان میں موجود ہیں لیکن اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ نہایت آسان الفاظ میں احکام ومسائل سے آگاہ کیا گیا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیاری سُنتوں پر عمل کرنے کی اہمیت اُجاگر کی گئی ہے اور اندازِ تحریر میں سادگی اور پُرکاری دونوں موجود ہیں جس سے کم پڑھا لکھا شخص بھی مستفیذ ہوسکتا ہے اور محققین بھی اس کتاب سے استفادہ کرسکتے ہیں کیونکہ اس کتاب میں آیات واحادیث باحوالہ درج کی گئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ محمد مقصود مدنی صاحب کی اس کاوش کو منظور فرمائے اور اہلِ اسلام کو اس کتاب سے کماحقہٗ فائدہ اُٹھانے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

سید سخی محمد شاہ کاظمی

بھاڈیوالہ سیالکوٹ

11-3-2014

تقریظ عالیہ

از : قاسمِ فیضانِ صائم، جگر گوشۂ مفسرِ قرآن، شاعرِ اہلسنّت

حضرت صاحبزادہ **محمد لطیف ساجد** چشتی مدظلہ العالی

زیب آستانہ چشتیہ فیصل آباد

سفیرِ صائم برادرِ مکرم مبلغ اسلام ابواحمد پیر محمد مقصود مدنی صاحب زیدہ مجدہٗ پر اللہ تبارک وتعالیٰ اور اُس کے محبوبِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خصوصی نوازشات کا سلسلہ جاری ہے تبلیغِ دین کے سلسلہ میں دُنیا کے مختلف ممالک میں صوفیا کا اَمن مشن لے کر جارہے ہیں۔

آلِ رسول جگر گوشۂ بتول حضرت پیر سید محمد منظور آصف طاہر بادشاہ مدظلہ العالی زیب آستانہ عالیہ نوریہ چوراہیہ کی خلافت سے فیضیاب ہونے کے بعد مرشدِ کامل کے حکم سے صوفی ازم کی ترویج کے لئے دن رات کام کررہے ہیں۔

فنافی الرسول حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے تبلیغی وتحریری مشن کو آگے بڑھا رہے ہیں تصنیف وتالیف کا سلسلہ بھی جاری ہے اور تبلیغ واشاعتِ دین کا کام بھی جاری ہے۔ دن رات اسی کام میں مگن رہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ بہت کم عرصہ میں انہوں نے ایسی تحقیقی کتابیں تالیف فرمائی ہیں جنہیں ہر طبقۂ فکر نے سراہا ہے۔ ان کا مشن یہ ہے کہ تمام مسلمان فروعی اختلافات کو چھوڑ کر ایک ہوجائیں اور حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عشق میں مستغرق ہوجائیں تا کہ دُنیا بھر میں اسلام کی نشاۃِ ثانیہ ممکن ہوسکے۔

آئینۂ سنّتِ مصطفےٰ ﷺ کتاب میں انہوں نے اسی جذبۂ اتحاد بین المسلمین کے تحت تمام مضامین میں ایک ہی بات کا اعادہ کیا ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مبارک سُنّتوں پر عمل کرکے ہی اہلِ اسلام کی نجات ممکن ہے یہ خوبصورت کتاب جامع بھی ہے اور عام فہم بھی اللہ تعالیٰ ان کی اس کاوش کو قبول فرمائے۔ آمین

تہنیت

معظم ومحترم ومحتشم مبلغِ اسلام عظیم محقق و شاعر حضرت جناب پیر محمد مقصود مدنی مدظلہ العالی کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری سُنتوں کے پیارے مجموعہ ''آئینہ سُنّتِ مصطفےٰ ﷺ'' کی اشاعتِ ثانی پر ادارہ نُورالاسلام کے منتظمین وارا کین ہدیۂ تبریک پیش کرتے ہیں اور اللہ تبارک وتعالٰی کی بارگاہ میں دُعا گو ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زُلفِ واللیل کے صدقہ سے آپ کو دین اسلام کی تبلیغ کرنے اور اہلِ اسلام کی رہنمائی کرنے کے لئے مزید کتب تحریر و شائع کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

منتظمین وارا کین

ادارہ نُورالاسلام الٰہی آباد فیصل آباد

فِدَاكَ كُلُّ شَيْءٍ يَارَسُوْلَ اللہ ﷺ

دُرودوں کا سلاموں کا اُجالا ہے مِرے گھر میں
نبی کے مُوئے اقدس کا حوالہ ہے مِرے گھر میں

دُرود محل شریف

دُرودِ مدنی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِه وَاَزْوَاجِه وَاٰبَائِه وَاَصْحَابِه اَجْمَعِیْنَ
بِرَحْمَتِكَ یَآاَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

زیرِ سرپرستی

مبلغ اسلام ابو احمد محمد مقصود مدنی

ہر جمعۃ المبارک کو بعد نمازِ عصر تا مغرب ''درود محل شریف'' میں محفل درود شریف منعقد ہوتی ہے۔ الحمدللہ! مدنی بھائی اور بہنیں پوری دُنیا میں ذکر و درود پاک کی محافل کا انعقاد کرتے ہیں اور دُرودِ مدنی پڑھا جاتا ہے۔

جامعہ نُور الاسلام کے شعبہ جات

❁ دورۂ حدیث شریف ❁ شعبہ درسِ نظامی

(۱) عامہ کورس (۲) خاصہ کورس (۳) شہادۃ العالیہ (۴) شہادۃ العالمیہ
ایم، اے کے برابر

❁ ترجمۃ القرآن ❁ تفسیر القرآن

❁ شعبہ حفظ القرآن ❁ شعبہ ناظرہ

❁ شعبہ تجوید وقرأت

دیگر شعبہ جات

❁ فاضل عربی ❁ شعبہ نعت

❁ شعبہ بیان وخطاب ❁ انگلش میڈیم سکول

❁ شعبہ کمپیوٹر ❁ دستکاری سکول

❁ فری ڈسپنسری

جامعہ میں تمام کورسز فری ہیں ماہانہ اور داخلہ فیس نہیں لی جاتی۔

مستحق طالبات کی شادی اور جہیز کے اخراجات ادارہ ادا کرتا ہے

اِدارہ نُور الاسلام

مدینہ منزل گلی نمبر 1 حاکم علی روڈ بغدادی چوک فیصل آباد

03007903711,03006690097

ضروری مسائل پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی
چالیس احادیث کا ترجمہ وتشریح

اربعین مدنی

❁ ❁ ❁

طلباء وطالبات کے لئے

چالیس روزہ مدنی نصاب

مولف ومرتب

مبلغ اسلام ابو احمد محمد مقصود مدنی

چشتی کتب خانہ فیصل آباد لاہور 03007681230